الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ

فیضانِ رمضان

(تخریج شدہ)

اِس کِتاب میں آٹھ عُنوانات ہَیں

فضائلِ رمضان شریف

اَحکامِ روزہ

فیضانِ تراویح

فیضانِ لیلۃ القدر

فیضانِ اِعتکاف

فیضانِ عیدالفِطر

نَفل روزے کے فضائل

روزہ داروں کی ۱۲ حکایات

مؤلف

امیرِ اہلسنت ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

حضرت مولانا

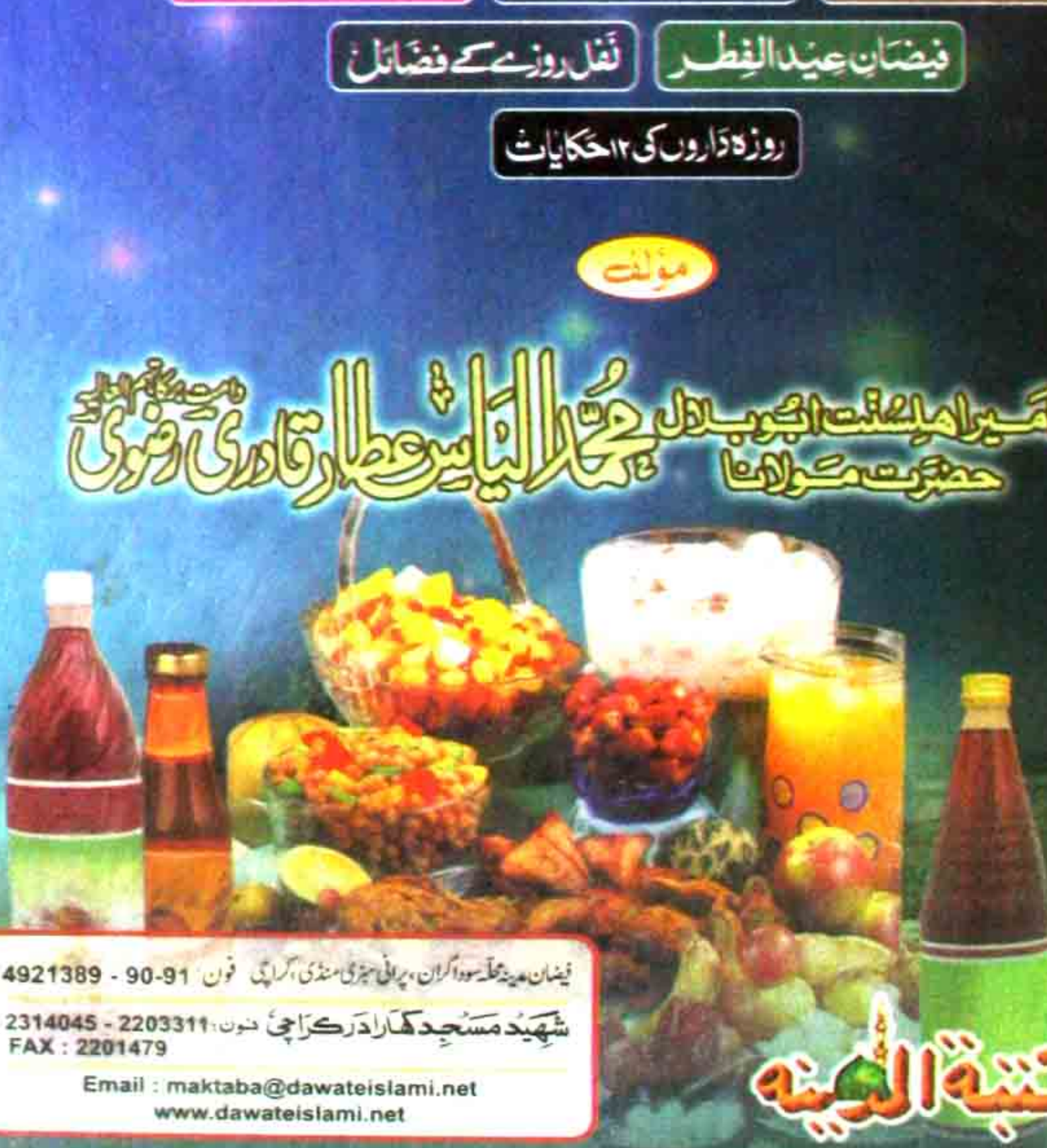

مکتبۃ المدینہ

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، کراچی فون 4921389 - 90-91

شہید مسجد کھارادر کراچی فون: 2314045 - 2203311
FAX : 2201479

Email : maktaba@dawateislami.net
www.dawateislami.net

ایک نظر ادھر بھی.....

اللہ ورسول عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے فضل و کرم سے فیضانِ سُنّت کا ایک باب "فیضانِ رَمضان" (تخریج شدہ) جدید ترتیب کے ساتھ آپ کے ہاتھوں میں ہے جو کہ ان آٹھ عُنوانات پر مُنقسم ہے:

(۱)فضائلِ رَمَضان شریف(۲)اَحکامِ روزہ(۳)فیضانِ تَراویح(٤)فیضانِ لیلۃُ القدر(٥)فیضانِ اِعتِکاف(٦)فیضانِ عِیدُ الفطر (۷)نَفل روزوں کے فضائل(۸)روزہ داروں کی ۱۲ حِکایات۔

اِس مبارَک کتاب کی خصوصیات :(ا) آیات کے ترجَمے کنزُ الایمان شریف سے(ب)احادیثِ مبارَکہ کے مکمّل حَوالہ جات (ج)فِقْہی مسائل اَحْناف کی مُسْتَنَد کُتُب سے (د)حِکایات(ہ)تقریباً ہر کِتاب کا حوالہ بَمع جِلد وصَفحہ نمبر (و)روزے کے سائنسی فوائد(ز)تلفُّظ کی دُرُستی کیلئے جابجا اِعراب(ح) ماخذ ومَراجِع.

ہمارے حُسنِ ظن کے مطابق رَمَضانُ المبارَک کے فضائل پر ایسی آسان اور تحقیقی کتاب جو عوام اور عُلَما ئے کِرام دونوں کیلئے یکساں مفید ہو آج تک منظرِ عام پر نہیں آئی. اللہ عزوجل اِس کتاب کو اپنی بارگاہ میں قَبول فرمائے اور مسلمانوں کو توفیق دے کہ وہ مسجِد مسجِد اور گھر گھر اِس کا دَرْس دیکر ثواب کا خزانہ لُوٹیں.

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
اٰمین بجاہِ النبیِّ الامین

دعائے مَغْفِرت کے حریص:

اراکین مجلس مکتبۃ المدینہ
شعبان المعظم ۱٤۱۳ھ

فہرس کتاب کے آخر میں دیکھئے۔

marfat.com

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم

۴۰ فرامین مصطفٰے

۱ جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

(صحیح مسلم ج ۱ ص ۱۶۶ قدیمی کتب خانہ کراچی)

صلوا علی الحبیب صلی اللہ تعالیٰ علیٰ محمد

۲ بروزِ قیامت لوگوں میں سے میرے قریب تر وہ ہوگا جس نے دنیا میں مجھ پر زیادہ دُرُودِ پاک پڑھے ہونگے۔

(جامع ترمذی ج ۱ ص ۶۴ مکتبہ دار القرآن والحدیث ملتان)

صلوا علی الحبیب صلی اللہ تعالیٰ علیٰ محمد

۳ جس نے مجھ پر ایک مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا اور اس کے نامہ اعمال میں دس نیکیاں لکھتا ہے۔ (جامع ترمذی ج ۱ ص ۶۴ مکتبہ دار القرآن والحدیث ملتان)

صلوا علی الحبیب صلی اللہ تعالیٰ علیٰ محمد

۴ مسلمان جب تک مجھ پر دُرُود شریف پڑھتا رہتا ہے فرشتے اُس پر رحمتیں بھیجتے رہتے ہیں اب بندے کی مرضی ہے کم پڑھے یا زیادہ۔

(سُنن ابن ماجہ ص ۶۵ قدیمی کتب خانہ باب المدینہ کراچی)

صلوا علی الحبیب صلی اللہ تعالیٰ علیٰ محمد

۵ نماز کے بعد حمد و ثناء و دُرُود شریف پڑھنے والے سے فرمایا، "دعا مانگ قبول کی جائے گی سُوال کر دیا جائے گا۔"

(سُنن النسائی ج ۱ ص ۱۸۹ قدیمی کتب خانہ باب المدینہ کراچی)

صلوا علی الحبیب صلی اللہ تعالیٰ علیٰ محمد
صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم

۶ جبرائیل (علیہ السلام) نے مجھ سے عرض کیا کہ ربّ تعالیٰ فرماتا ہے، اے محمد! کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ تمہارا اُمتی تم پر ایک سلام بھیجے، میں اُس پر دس سلام بھیجوں۔

(سنن النسائی ج ۱ ص ۱۹۱ قدیمی کتب خانہ باب المدینہ کراچی)

صلوا علی الحبیب صلی اللہ تعالیٰ علیٰ محمد

۷ جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عزوجل اُس پر دس رحمتیں نازِل فرماتا ہے، دس گناہ مٹاتا ہے، دس درجات بلند فرماتا ہے۔

marfat.com

(سنن النسائی ج۱ص ۱۹۱ قدیمی کتب خانہ باب المدینہ کراچی)

صلوا علی الحبیب صلی اللہ تعالیٰ علیٰ محمد

۸ جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

(الترغیب والترھیب ج۲ص ۳۲۲ مکتبہ روضۃ القران پشاور)

صلوا علی الحبیب صلی اللہ تعالیٰ علیٰ محمد

۹ جس نے مجھ پر سو مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نِفاق اور جہنم کی آگ سے آزاد ہے اور اُسے بروزِ قیامت شُہَداء کے ساتھ رکھے گا۔

(مجمع الزوائد ج۱۰ ص۲۵۳ رقم الحدیث ۱۷۲۹۹۸)

صلوا علی الحبیب صلی اللہ تعالیٰ علیٰ محمد

۱۰ جو مجھ پر ایک دن میں ایک ہزار بار دُرُودِ پاک پڑھے گا وہ اُس وقت تک نہیں مرے گا جب تک جنّت میں اپنا مقام نہ دیکھ لے۔ (الترغیب والترھیب ج۲ص۳۲۸)۔

صلوا علی الحبیب صلی اللہ تعالیٰ علیٰ محمد

۱۱ جس نے دن اور رات میں میری طرف شوق ومحبّت کی وجہ سے تین تین مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ وہ اُس کے اُس دن اور اُس رات کے گناہ بخش دے۔

(الترغیب والترھیب ج۲ص۳۲۸)

صلوا علی الحبیب صلی اللہ تعالیٰ علیٰ محمد

۱۲ تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو کہ تمہارا دُرُود مجھ تک پہنچتا ہے۔

(طبرانی کبیر ج۳ص۸۲رقم الحدیث ۲۷۲۹ مطبوعہ دار احیاء التراث بیروت)

صلوا علی الحبیب صلی اللہ تعالیٰ علیٰ محمد

۱۳ بے شک تمہارے نام بمع شناخت مجھ پر پیش کیے جاتے ہیں لہٰذا مجھ پر اَحْسَن (یعنی خوبصورت الفاظ میں) دُرُودِ پاک پڑھو۔

(مصنف عبد الرزاق ج۲ص۲۱٤ رقم الحدیث ۳۱۱۱ مطبوعہ ادارۃ القرآن کراچی)

صلوا علی الحبیب صلی اللہ تعالیٰ علیٰ محمد

۱٤ بے شک (حضرتِ) جبرائیل (علیہ السلام) نے مجھے بِشارت دی، "جو آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اُس پر رحمت بھیجتا ہے اور جو آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) پر سلام پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اُس پر سلامتی بھیجتا ہے۔

(مسند امام احمد ج۱ص٤۰۷رقم الحدیث ۱٦٦٤ مطبوعہ دارالفکر بیروت)

صلوا علی الحبیب صلی اللہ تعالیٰ علیٰ محمد

۱۵ حضرتِ اُبَیّ بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ (فرائض وغیرہ کے علاوہ) میں اپنا سارا

marfat.com

وَقت دُرُود خوانی میں صَرف کرونگا۔ تو سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا، یہ تمہاری فِکروں کو دُور کرنے کے لئے کافی اور تمہارے گناہوں کیلئے کفّارہ ہوجائے گا۔"

(ترمذی ج ٤ ص ٢٠٧ رقم الحدیث ٢٤٦٥ مطبوعہ دار الفکر)

صلوا علی الحبیب صلی اللہ تعالیٰ علیٰ محمد

١٦ جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام درود پاک پڑھا اُسے قِیامت کے دن میری شَفاعت ملے گی۔

(مجمع الزوائد ج ١٠ ص ١٦٣ رقم الحدیث ١٧٠٢٢)

صلوا علی الحبیب صلی اللہ تعالیٰ علیٰ محمد

١٧ مجھ پر دُرُودِ پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

(مسند ابی یعلیٰ ج ٥ ص ٤٥٨ رقم الحدیث ٦٣٨٣ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

صلوا علی الحبیب صلی اللہ تعالیٰ علیٰ محمد

١٨ اللہ عزوجل کی خاطر آپس میں محبت رکھنے والے جب باہم ملیں اور مُصافحہ کریں اور نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) پر دُرُود پاک بھیجیں تو ان کے جدا ہونے سے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

(مسند ابی یعلیٰ ج ٣ ص ٩٥ رقم الحدیث ٢٩٥١ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ)

صلوا علی الحبیب صلی اللہ تعالیٰ علیٰ محمد

١٩ جس نے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) پر دُرُودِ پاک پڑھا اور کہا، "اَللّٰھُمَّ اَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔" اُس کیلئے میری شَفاعت واجِب ہوگئی۔

(اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط ج ٢ ص ٢٧٩ رقم الحدیث ٣٢٨٥)

صلوا علی الحبیب صلی اللہ تعالیٰ علیٰ محمد

٢٠ جس نے کتاب میں مجھ پر دُرُودِ پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس میں رہے گا فِرِشتے اُس کے لئے اِستِغفار کرتے رہیں گے۔ (اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط ج ١ ص ٤٩٧ رقم الحدیث ١٨٣٥)

صلوا علی الحبیب صلی اللہ تعالیٰ علیٰ محمد

٢١ اے لوگو! بے شک بروزِ قِیامت اسکی دَہشتوں اور حساب کتاب سے جلد نَجات پانے والا شخص وہ ہوگا جس نے تم میں سے مجھ پر دنیا کے اندر بکثرت دُرُود شریف پڑھے ہوں گے

(فردوس الاخبار ج ٥ ص ٣٧٥ رقم الحدیث ٨٢١٠ طبعہ دار الکتاب العربی بیروت)

صلوا علی الحبیب صلی اللہ تعالیٰ علیٰ محمد

٢٢ مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا تمہارے

marfat.com

گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

(الجامع الصغیر ص ۸۷ رقم الحدیث ۱٤۰٦ طبعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)

صلوا علی الحبیب صلی اللہ تعالیٰ علیٰ محمد

حدیث ۲۳ جو مجھ پر ایک دُرود شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کے لئے ایک قیراط اجر لکھتا ہے اور قیراط اُحد پہاڑ جتنا ہے۔

(مُصنّف عبد الرزاق ج ۱ ص ۵۱ رقم الحدیث ۱۵۳)

صلوا علی الحبیب صلی اللہ تعالیٰ علیٰ محمد

حدیث ۲۴ بے شک اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ میری قبر پر مقرر فرمایا ہے جسے تمام مخلوق کی آوازیں سننے کی طاقت عطا فرمائی ہے پس قیامت تک جو کوئی مجھ پر دُرودِ پاک پڑھتا ہے تو وہ مجھے اس کا اور اسکے باپ کا نام پیش کرتا ہے۔ کہتا ہے فلاں بن فلاں نے آپ پر اس وقت دُرودِ پاک پڑھا ہے۔"

(مجمع الزوائد ج ۱۰ ص ۲۵۱ رقم الحدیث ۱۷۲۹۱)

سبحٰن اللہ! دُرود شریف پڑھنے والا کس قدر بلند و ارفع ہے کہ اُس کا نام مع ولدیت بارگاہِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم میں پیش کیا جاتا ہے۔ یہاں یہ نکتہ بھی انتہائی ایمان افروز ہے کہ قبرِ منوّر پر حاضر فرشتے کو اس قدر زیادہ قوتِ سماعت دی گئی ہے کہ وہ دنیا کے کونے کونے میں ایک ہی وقت کے اندر دُرود شریف پڑھنے والے لاکھوں مسلمانوں کی انتہائی دھیمی آواز بھی سن لیتا ہے۔ اور اسے علمِ غیب بھی عطا کیا گیا ہے کہ وہ دُرودِ پاک پڑھنے والوں کے نام بلکہ ان کے والد صاحبان تک کے نام جان لیتا ہے۔ جب خادمِ دربار کی قوتِ سماعت اور علمِ غیب کا یہ حال ہے تو سرکارِ والا تبار، مکّے مدینے کے تاجدار محبوبِ پروردگار عزوجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کے اختیارات و علمِ غیب کی کیا شان ہوگی! وہ کیوں نہ اپنے غلاموں کو پہچانیں گے اور کیوں نہ اُن کی فریادیں سُن کر باذنِ اللہ ان کی امدادیں فرمائیں گے!

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں دُرود
صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم

میں قرباں اس ادائے دلکش گیری پر مرے آقا
صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم
مدد کو آگئے جب بھی پکارا یارسول اللہ

صلوا علی الحبیب صلی اللہ تعالیٰ علیٰ محمد

حدیث ۲۵ جسے یہ پسند ہو کہ اللہ عزوجل کی بارگاہ میں پیش ہوتے وقت وہ (عزوجل) اُس سے راضی ہو اُسے چاہئے مجھ پر کثرت سے دُرود شریف پڑھے۔

marfat.com

(فردوس الاخبار ج۴ص۱۸۳رقم الحدیث ۶۰۸۳ طبعہ دارالکتاب العربی بیروت)

صلوا علی الحبیب صلی اللہ تعالیٰ علیٰ محمد

۲۶ فرض حج کرو بے شک اس کا اجر بیس غزوات میں شرکت کرنے سے زیادہ ہے اور مجھ پر ایک مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھنا اس کے برابر ہے۔

(فردوس الاخبار ج۲ص۲۰۷رقم الحدیث ۲۴۸۴ طبعۃ دارالکتاب العربی بیروت)

صلوا علی الحبیب صلی اللہ تعالیٰ علیٰ محمد

۲۷ جو مجھ پر دن میں سو مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے گا اللہ عزوجل اُس کی سو حاجات پوری فرمائے گا۔ ان میں سے تیس دنیا کی ہیں اور ستر آخرت کی۔

(کنز العمّال ج۱ص۲۵۵ رقم الحدیث ۲۲۲۹)

صلوا علی الحبیب صلی اللہ تعالیٰ علیٰ محمد

۲۸ جس نے یہ کہا، جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّاھُوَ اَھْلُہٗ ستر فرشتے ایک ہزار دن تک اس کیلئے نیکیاں لکھتے رہیں گے۔

(طبرانی کبیر ج۱۱ص۱۶۵ رقم الحدیث ۱۱۵۰۹ طبعۃ داراحیاء التراث العربی بیروت)

صلوا علی الحبیب صلی اللہ تعالیٰ علیٰ محمد

۲۹ مجھ پر دُرُود شریف پڑھو اللہ تعالیٰ تم پر رحمت بھیجے گا۔

(تفسیر درمنثور ج۶ ص ۶۵۴ بیروت)

صلوا علی الحبیب صلی اللہ تعالیٰ علیٰ محمد

۳۰ جب تم مُرسَلین (علیہم السلام) پر دُرُودِ پاک پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو بے شک میں تمام جہانوں کے ربّ کا رسول ہوں۔ (کنز العمّال ج۱ص۲۵۶ رقم الحدیث ۲۲۴۱)

صلوا علی الحبیب صلی اللہ تعالیٰ علیٰ محمد

۳۱ جس نے قرآنِ پاک پڑھا، ربّ تعالیٰ کی حمد کی اور نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) پر دُرُود شریف پڑھا نیز اپنے ربّ سے مغفِرت طلب کی تو اُس نے بھلائی کو اپنی جگہ سے تلاش کرلیا۔ (تفسیر دُرِّ منثور ج۸ ص۶۹۸ بیروت)

صلوا علی الحبیب صلی اللہ تعالیٰ علیٰ محمد

۳۲ جو مجھ پر جُمعہ کے دن سو مرتبہ دُرُود شریف پڑھے اللہ تعالیٰ اُسکی سو حاجتیں پوری فرمائے گا۔ ستر آخرت کی اور تیس دنیا کی۔ (کنز العمال ج۱ص۲۵۶رقم الحدیث۲۲۳۹)

صلوا علی الحبیب صلی اللہ تعالیٰ علیٰ محمد

۳۳ چمکتی رات (یعنی شب جمعہ) اور روشن دن میں (یعنی روز جمعہ) مجھ پر کثرت سے دُرُود شریف پڑھو کیونکہ تمہارا دُرُودِ پاک مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ (مجمع الزوائد ج۲ص۳۸۱رقم الحدیث ۳۰۲۵)

صلوا علی الحبیب صلی اللہ تعالیٰ علیٰ محمد

marfat.com

٣٤ شبِ جُمعہ اور روزِ جُمعہ (یعنی جُمعرات کے غروبِ آفتاب سے لیکر جُمعہ کا سورج ڈوبنے تک) مجھ پر دُرُودِ پاک کی کثرت کرلیا کرو، جو ایسا کرے گا قِیامت کے دن میں اُس کا شفیع و گواہ بنوں گا۔

(الجامع الصغیر ص ٨٧ رقم الحدیث ١٤٠٥ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

صلوا علی الحبیب صلی اللہ تعالیٰ علیٰ محمد

٣٥ جب جُمعرات کا دن آتا ہے اللہ تعالیٰ فِرِشتوں کو بھیجتا ہے جن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں وہ لکھتے ہیں، کون یومِ جُمعرات اور شبِ جُمعہ مجھ پر کثرت سے دُرُود پاک پڑھتا ہے۔

(کنز العمال ج ١ ص ٢٥٠ رقم الحدیث ٢١٧٤)

صلوا علی الحبیب صلی اللہ تعالیٰ علیٰ محمد

٣٦ مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا پُل صِراط پر نور ہے جو روزِ جُمعہ مجھ پر اَسّی (٨٠) بار دُرُودِ پاک پڑھے اُس کے اَسّی سال کے گناہ مُعاف ہوجائیں گے۔

(الجامع الصغیر ص ٣٢٠ رقم الحدیث ١٩١٥ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

صلوا علی الحبیب صلی اللہ تعالیٰ علیٰ محمد

٣٧ جو مجھ پر روزِ جُمعہ دُرُود شریف پڑھے گا میں قِیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

(کنز العُمّال ج ١ ص ٢٥٥ رقم الحدیث ٢٢٣٦)

صلوا علی الحبیب صلی اللہ تعالیٰ علیٰ محمد

٣٨ جو شخص بروزِ جُمعہ مجھ پر سو بار دُرُودِ پاک پڑھے، جب وہ قِیامت کے روز آئے گا تو اُس کے ساتھ ایک ایسا نور ہوگا کہ اگر وہ ساری مخلوق میں تقسیم کردیا جائے تو سب کو کِفایت کرے۔

(حِلیۃُ الاولیاء ج ٨ ص ٤٩ رقم الحدیث ١١٣٤١ طبعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

صلوا علی الحبیب صلی اللہ تعالیٰ علیٰ محمد

٣٩ جو مجھ پر شب جُمعہ اور روزِ جُمعہ سو بار دُرُود شریف پڑھے اللہ تعالیٰ اُس کی سو حاجتیں پوری فرمائے گا ستر آخرت کی اور تیس دنیا کی۔ (تفسیر در منثور ج ٦ ص ٦٥٤)

صلوا علی الحبیب صلی اللہ تعالیٰ علیٰ محمد

٤٠ جس نے مجھ پر روزِ جُمعہ دوسو بار دُرُودِ پاک پڑھا اُس کے دوسو سال کے گناہ مُعاف ہوں گے۔

(کنز العُمّال ج ١ ص ٢٥٦ رقم الحدیث ٢٢٣٨)

صلوا علی الحبیب صلی اللہ تعالیٰ علیٰ محمد

marfat.com

صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم

دُرود نہ پڑھنے کے نقصانات پر ۸ فرامینِ نبوی

حدیث ۱ جولوگ اپنی مجلس سے اللہ تعالیٰ کے ذِکر اور نبیِّ پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم پر دُرُود شریف پڑھے بغیر اُٹھ گئے تو وہ بدبودار مُردار سے اُٹھے۔ (تفسیر درمنثور ج۶ ص ۶۵۳ بیروت)

صلوا علی الحبیب صلی اللہُ تعالیٰ علیٰ محمد

حدیث ۲ جو شخص مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنّت کا راستہ بھول گیا۔ (مجمع الزوائد ج ۱۰ ص ۲۵۵ رقم الحدیث ۱۷۳۰۷)

صلوا علی الحبیب صلی اللہُ تعالیٰ علیٰ محمد

حدیث ۳ اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذِکر ہو اور وہ مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھے۔

(المستدرك على الصحيحين الحاكم ج۲ص ۲۴۷ رقم الحديث ۲۰۶۰ دار المعرفة بيروت)

صلوا علی الحبیب صلی اللہُ تعالیٰ علیٰ محمد

حدیث ۴ جس کے پاس میرا ذِکر ہو اور وہ مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھے تو وہ لوگوں میں سے کنجوس ترین شخص ہے۔

(الترغیب والترھیب ج۲ ص ۳۳۲)

صلوا علی الحبیب صلی اللہُ تعالیٰ علیٰ محمد

حدیث ۵ جو قوم کسی مجلس میں بیٹھے، اللہ تعالیٰ کا ذِکر اور نبیِّ پاک (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) پر دُرُود شریف نہ پڑھے وہ قِیامت کے دن جب اس کی جزاء دیکھیں گے تو اُن پر حسرت طاری ہوگی اگرچہ جنّت میں داخِل ہو جائیں۔

(مُسندِ امام احمد بن حنبل ج۳ص ۴۸۹ رقم الحدیث ۹۹۷۲)

صلوا علی الحبیب صلی اللہُ تعالیٰ علیٰ محمد

حدیث ۶ جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔

(مصنف عبدالرزاق ج۲ ص ۱۴۲ رقم الحدیث ۳۱۲۹)

صلوا علی الحبیب صلی اللہُ تعالیٰ علیٰ محمد

حدیث ۷ جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بدبخت ہوگیا۔

(الجامع الصغیر ص۲۶۵ رقم الحدیث ۸۶۷۸ دار الکتب العلمیة)

صلوا علی الحبیب صلی اللہُ تعالیٰ علیٰ محمد

حدیث ۸ جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھتے ہیں پھر اُس میں نہ اللہ تعالیٰ کا ذِکر کرتے ہیں اور نہ ہی اُس کے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم پر دُرُودِ پاک پڑھتے ہیں قِیامت کے دن وہ مجلس ان کیلئے باعثِ حسرت ہوگی، (اللہ عزوجل) چاہے تو ان کو عذاب دے اور چاہے تو بخش دے۔

marfat.com

(سنن ترمذی ج۵ص۲۴۷ رقم الحدیث ۳۳۹۱ طبعہ دارالفکر بیروت)

صلوا علی الحبیب صلی اللہ تعالیٰ علیٰ محمد

صحابۂ کرام (علیہم الرضوان) کے ۵ ارشادات

۱ فرمانِ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے، نبیِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم پر دُرُودِ پاک پڑھنا ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ خطاؤں کو مٹاتا ہے۔ اور سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم پر سلام پڑھنا گردنیں (یعنی غلاموں کو) آزاد کرنے سے افضل ہے۔ (تفسیر در منثور ج۶ص۶۵۴ بیروت)

صلوا علی الحبیب صلی اللہ تعالیٰ علیٰ محمد

۲ فرمانِ حضرتِ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہے، تم اپنی مجالس کو سلطانِ انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم پر دُرُودِ پاک پڑھ کر آراستہ کرو۔ (تفسیر درمنثور ج۶ ص۶۵۵)

صلوا علی الحبیب صلی اللہ تعالیٰ علیٰ محمد

۳ فرمانِ فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے، دعا زمین وآسمان کے درمیان روک دی جاتی ہے بلند نہیں ہوتی جب تک دعا گو نبیِ پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم پر دُرُود نہ پڑھے۔

(جامع ترمذی ج۱ص۶۴ مکتبہ دار القرآن و الحدیث ملتان)

صلوا علی الحبیب صلی اللہ تعالیٰ علیٰ محمد

۴ فرمانِ مولیٰ علی مشکلکشا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم ہے، "ہر شخص کی دعا پردے میں ہوتی ہے یہاں تک کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم پر دُرُودِ پاک پڑھے۔"

(مجمع الزوائد ج۲ص۲۴۷ رقم الحدیث ۱۷۲۲۸ بیروت)

صلوا علی الحبیب صلی اللہ تعالیٰ علیٰ محمد

۵ فرمانِ عبداللہ ابن عَمْرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہے، "جو نبیِ پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھے گا اس پر اللہ تعالیٰ اور اُس کے ملائکہ ستر مرتبہ رحمت بھیجیں گے۔"

(مُسندِ امام احمد ج۲ص۶۱۴ دار الفکر بیروت رقم الحدیث ۶۷۶۶)

صلوا علی الحبیب صلی اللہ تعالیٰ علیٰ محمد

marfat.com

مرحبا صد مرحبا پھر آمدِ رَمضان ہے

مرحبا صد مرحبا پھر آمدِ رَمضان ہے
کِھل اُٹھے مُرجھائے دِل تازہ ہُوا ایمان ہے

ہم گنہگاروں پہ یہ کتنا بڑا اِحسان ہے
یاخدا عزوجل تُو نے عطا پھر کردیا رَمضان ہے

تُجھ پہ صَدقے جاؤں رَمضاں! تو عظیمُ الشّان ہے
کہ خدا نے تجھ میں ہی نازِل کیا قرآن ہے

اَبرِ رَحمت چھا گیا ہے اور سَماں ہے نُور نُور
فضلِ ربّ عزوجل سے مغفِرت کا ہوگیا سامان ہے

ہر گھڑی رَحمت بھری ہے ہر طرف ہیں بَرَکتیں
ماہِ رَمضاں رَحمتوں اور بَرَکتوں کی کان ہے

آ گیا رَمضاں عبادت پر کمر اب باندھ لو
فیض لے لو جلد کہ دِن تیس کا مہمان ہے

عاصیوں کی مَغفِرت کا لے کر آیا ہے پیام
جُھوم جاؤ مجرِمو! رَمضاں مہِ غُفران ہے

بھائیو کرلو گناہوں سے سبھی توبہ کہ اب
پڑ گئے دوزخ پہ تالے قید میں شیطان ہے

خوش دلی سے سنّتیں اپنائے جاؤ بھائیو!
خُلد کے دَر کُھل گئے ہیں دَاخِلہ آسان ہے

مسجدیں آباد ہیں زورِ گُنہ کم ہوگیا
ماہِ رَمضانُ المُبارَک کا یہ سب فَیضان ہے

روزہ دارو! جُھوم جاؤں کیونکہ دیدارِ خُدا عزوجل
خُلد میں ہوگا تمہیں یہ وعدۂ رحمٰن عزوجل ہے

دُو جہاں کی نعمتیں مِلتی ہیں رَوزہ دار کو
جو نہیں رکھتا ہے روزہ وُہ بڑا نادان ہے

یاالٰہی عزوجل! تُو مدینے میں کبھی رَمضاں دِکھا
مُدّتوں سے دِل میں یہ عطّار کے اَرمان ہے

marfat.com

۷۸۶

صدائے مدینہ برائے سحری

(رمضانُ المبارک میں صُبحِ صادِق سے تقریباً ایک گھنٹہ قبل مساجِد میں مائک پر مِل کر اس "صدائے مدینہ" کی دھوم مچائیے۔)

وَقت سَحَری کا ہوگیا جاگو — نور ہر سَمْت چھا گیا جاگو
اُٹھو سَحَری کی کرلو تیاری — روزہ رکھنا ہے آج کا جاگو
ماہِ رَمَضاں کے فَرض ہیں روزے — ایک بھی تم نہ چھوڑنا جاگو
اُٹھو اُٹھو وُضو بھی کرلو اور — تم تہجُّد کرو ادا جاگو
چُسکیاں گَرْم چائے کی لو اور — کھالو ہلکی سی کچھ غِذا جاگو
ہوگی مقبول فضلِ مولیٰ عزوجل سے — کھاکے سَحَری کرو دُعاء جاگو
ماہِ رَمَضاں کی بَرَکتیں لوٹو — لوٹ لو رَحْمتِ خدا عزوجل جاگو
سَحَری کھاکر کے تم ادا کرلو — سنّتِ شاہِ انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم جاگو
تم کو مولیٰ عزوجل مدینہ دِکھلائے — اور حج بھی کرو ادا جاگو
تم کو ماہِ صِیام کے صَدْقے — دے خدا عزوجل عشقِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم جاگو
تم کو اِفْطار کا مدینے میں — دے شَرَف ربِّ مصطفےٰ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم جاگو
کیسی پیاری فَضا ہے رَمَضاں کی — دیکھ لو کرکے آنکھ وا جاگو
رَحْمتوں کی جَھڑی برستی ہے — جلد اُٹھ کر کے لو نہا جاگو

تم کو دیدارِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم ہوجائے
ہے یہ عطّار کی دعاء جاگو

marfat.com

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

(۱)

فَضَائِلِ رَمَضَان شَرِیف

اللہ کے مَحبُوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمانِ تَقَرُّب نِشان ہے، ''بے شک بروزِ قِیامت لوگوں میں سے میرے قریب تَر وہ ہوگا جو مجھ پر سب سے زیادہ دُرُود بھیجے۔'' (ترمذی ج۲ص۲۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خُدائے رَحْمٰن عَزَّوَجَلَّ کا کروڑہا کروڑ اِحْسان کہ اُس نے ہمیں ماہِ رَمَضان جیسی عظیمُ الشّان نِعمت سے سَرفَراز فرمایا۔ ماہِ رَمَضان کے فَیضان کے کیا کہنے ! اِس کی تو ہر گھڑی رَحْمت بھری ہے۔ اِس مہینے میں اَجْر وثَواب بَہُت ہی بڑھ جاتا ہے۔ نَفْل کا ثواب فَرض کے برابر اور فَرض کا ثواب سَتّر گُنا کردیا جاتا ہے۔ بلکہ اِس مہینے میں تو روزہ دار کا سونا بھی عبادت میں شُمار کیا جاتا ہے۔ عَرْش اُٹھانے والے فِرِشتے روزہ داروں کی دُعاء پر آمین کہتے ہیں اور ایک رِوایت کے مُطابِق ''رَمَضان کے روزہ دار کیلئے دریا کی

marfat.com

مچھلیاں اِفطار تک دُعائے مَغْفِرت کرتی رہتی ہیں۔" (اَلتَّرغیب والتَّرھیب ج۲ص۲۰)

عِبادت کا دَروازہ

روزہ باطِنی عِبادت ہے، کیوں کہ ہمارے بتائے بِغیر کِسی کو یہ عِلْم نہیں ہوسکتا کہ ہمارا روزہ ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ باطِنی عِبادت کو زِیادہ پسند فرماتا ہے۔ ایک حدیثِ پاک کے مطابِق "روزہ عِبادت کا دروازہ ہے۔" (کَنْزُ الْعُمّال، ج۸ص۲۰۹)

نُزُولِ قُرآن

اِس مُبارَک مہینہ کی ایک خُصُوصِیَّت یہ بھی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اِس میں قُرآنِ پاک نازِل فرمایا ہے۔ چُنانچہ مُقدّس قُران میں خُدائے رَحمٰن عَزَّوَجَلَّ کا نُزُولِ قُرآن اور ماہِ رَمَضان کے بارے میں فرمانِ عالیشان ہے،

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْۤ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَ بَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَ الْفُرْقَانِۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْیَصُمْهُؕ وَ مَنْ كَانَ مَرِیْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَؕ یُرِیْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْیُسْرَ وَ لَا یُرِیْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ٘ وَ لِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ (پ۲ سورۃ البقرۃ آیت ۱۸۵)

تَرجَمۂ کَنْزُ الْاِیْمان: رَمَضان کا مہینہ، جس میں قُرآن اُترا، لوگوں کے لئے ہدایت اور رَہنُمائی اور فیصلہ کی رُوشن باتیں، تو تُم میں جو کوئی یہ مہینہ پائے ضَرور اِس کے روزے رکھے اور جو بیمار یا سَفَر میں ہو، تو اُتنے روزے اور دِنوں میں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ تُم پر آسانی چاہتا ہے اور تُم پر دُشواری نہیں چاہتا اور اِس لئے کہ تُم گِنتی پوری کرو اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بڑائی بولو اِس پر کہ اُس نے تُمہیں ہدایت کی اور کہیں تُم حق گُزار ہو۔

رَمَضان کی تعریف

اِن آیاتِ مُقدّسہ کے اِبتدائی حِصّہ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ کے تحت مُفَسِّرِ شہیر حضرت مُفتی اَحمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ تَفسِیرِ نعیمی میں فرماتے ہیں، "رَمَضان" یا تو "رحمٰن عَزَّوَجَلَّ" کی طرح اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نام ہے۔ چُونکہ اِس مہینہ میں دِن رات اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عِبادت

marfat.com

ہوتی ہے۔لہٰذا اِسے شَہرِ رَمَضان یعنی اللہ عَزَّوَجَل کا مہینہ کہا جاتا ہے۔جیسے مسجِد وکعبہ کو اللہ عَزَّوَجَل کا گھر کہتے ہیں کہ وہاں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہی کام ہوتے ہیں۔ایسے ہی رَمَضان اللہ عَزَّوَجَل کا مہینہ ہے کہ اِس مہینہ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہی کام ہوتے ہیں۔رَوزہ تَراویح وغیرہ تو ہیں ہی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے۔مگر بَحَالتِ روزہ جو جائز نوکری اور جائز تِجارت وغیرہ کی جاتی ہے وہ بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کام قرار پاتے ہیں۔اِس لئے اِس ماہ کا نام رَمَضان یعنی اللہ عَزَّوَجَل کا مہینہ ہے۔یا یہ رَمْضَاءٌ سے مُشتَق ہے۔ رَمْضَاء" موسَمِ خَرِیف کی بارِش کو کہتے ہیں، جس سے زمین دُھل جاتی ہے اور رَبیع کی فَصل خُوب ہوتی ہے۔چُونکہ یہ مہینہ بھی دِل کے گَرد وغُبار دُھو دیتا ہے اور اس سے اَعمال کی کھیتی ہَری بَھری رہتی ہے اِس لئے اِسے رَمَضان کہتے ہیں۔"سَاوَن" میں روزانہ بارِشیں چاہئیں اور "بھادَوں" میں چار۔پھر "اَساڑ" میں ایک۔اِس ایک سے کھیتیاں پَک جاتی ہیں۔تو اِسی طرح گیارہ مہینے برابر نیکیاں کی جاتی رَہیں۔پھر رَمَضان کے روزوں نے اِن نیکیوں کی کھیتی کو پَکا دیا۔یا یہ "رَمْض" سے بنا جس کے معنٰی ہیں "گرمی یا جلنا۔" چُونکہ اِس میں مُسلمان بُھوک پیاس کی تَپش برداشت کرتے ہیں یا یہ گناہوں کو جَلا ڈالتا ہے، اِس لئے اِسے رَمَضان کہا جاتا ہے۔(کنز العُمال کی آٹھویں جلد کے صفحہ دو سو ستَرہ پر حضرتِ سَیِّدُنا اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی گئی ہے کہ نبی کریم رءُوف رَّحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا، "اس مہینے کا نام رَمَضان رکھا گیا ہے کیونکہ یہ گناہوں کو جلا دیتا ہے")۔

رَحِمَہُمُ اللہُ تعالیٰ

مہینوں کے نام کی وَجہ: بعض مُفَسِّرین نے فرمایا کہ جب مہینوں کے

marfat.com

نام رکھے گئے تو جس موسم میں جو مہینہ تھا اُسی سے اُس کا نام ہُوا۔ جو مہینہ گرمی میں تھا۔ اُسے رَمَضان کہہ دیا گیا اور جو موسمِ بہار میں تھا اُسے ربیع الاوّل اور جو سردی میں تھا جب پانی جَم رہا تھا اُسے جُمادَی الاُولیٰ کہا گیا۔ اِسلام میں ہر نام کی کوئی نہ کوئی وجہ ہوتی ہے اور نام کام کے مُطابِق رکھا جاتا ہے۔ دُوسری اِصطِلاحات میں یہ بات نہیں۔ ہمارے یہاں بڑے جاہل کا نام ''محمد فاضِل''، اور بُزدِل کا نام ''شیر بہادُر''، ہوتا ہے اور بدصُورت کو ''یُوسُف خان'' کہتے ہیں اِسلام میں یہ عَیب نہیں۔ رَمَضان بَہُت خُوبیوں کا جامع تھا اِسی لئے اِس کا نام رَمَضان ہوا۔ (تفسیرِ نعیمی ج۲ص۲۳۰)

سونے کے دروازے والا مہینہ

سَیِّدُنا ابوسعید خُدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، مکّی مَدَنی سُلطان، رَحمتِ عالَمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ رَحمت نِشان ہے، ''جب ماہِ رَمَضان کی پہلی رات آتی ہے تو آسمانوں اور جَنّت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور آخِر رات تک بند نہیں ہوتے۔ جو کوئی بندہ اِس ماہِ مُبارَک کی کسی بھی رات میں نَماز پڑھتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کے ہر سَجدہ کے عِوَض (یعنی بدلہ میں) اُس کے لئے پندرہ سو (۱۵۰۰) نیکیاں لکھتا ہے اور اُس کے لئے جنّت میں سُرخ یاقُوت کا گھر بناتا ہے۔ جس میں ساٹھ ہزار دروازے ہوں گے۔ اور ہر دروازے کے پَٹ سونے کے بنے ہوں گے جن میں یاقُوتِ سُرخ جَڑے ہوں گے۔ پس جو کوئی ماہِ رَمَضان کا پہلا روزہ رکھتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ مہینے کے آخِر دِن تک اُس کے گُناہ مُعاف فرما دیتا ہے، اور اُس کیلئے صبح سے شام تک

marfat.com

ستّر ہزار فِرِشتے دُعائے مَغْفِرت کرتے رہتے ہیں۔ رات اور دِن میں جب بھی وہ سَجدہ کرتا ہے اُس ہر سَجدہ کے عِوَض (یعنی بدلے) اُسے (جنّت میں) ایک ایسا دَرَخت عطا کیا جاتا ہے کہ اُس کے سائے میں گھوڑے سُوار پانچ سَو برس تک چلتا رہے۔"

(شُعَبُ الایمان ج۳ ص۳۱۴)

سُبْحٰنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خدائے حَنّان ومَنّان عَزَّوَجَلَّ کا کِس قَدَر عظیم اِحْسان ہے کہ اُس نے ہمیں اپنے حبیبِ ذِیشان، رَحْمتِ عالَمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے طُفَیل ایسا ماہِ رَمَضان عطا فرمایا کہ اِس ماہِ مُکَرَّم میں جنّت کے تمام دروازے کُھل جاتے ہیں۔ اور نیکیوں کا اَجْر اِس قَدَر بڑھ جاتا ہے کہ بیان کردہ حدیث کے مُطابِق رَمَضانُ الْمُبارَک کی راتوں میں نَماز ادا کرنے والے کو ہر ایک سَجدہ کے بدلے میں پندرہ سَو نیکیاں عطا کی جاتی ہیں۔ نیز جنّت کا عظیمُ الشّان مَحَل مزید بَرآں۔ اِس حدیثِ مُبارَک میں رَوزہ داروں کے لئے یہ بِشارتِ عُظمیٰ بھی مَوجُود ہے کہ صُبح تا شام ستّر ہزار فِرِشتے اُن کے لئے دُعائے مَغْفِرت کرتے رہیں گے۔

پانچ خُصُوصی کرم!

حضرتِ سَیِّدُنا جابِر بِن عبدُاللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رَحْمتِ عالَمیان، حبیبِ رَحْمٰن عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ ذِی شان ہے، "میری اُمّت کو ماہِ رَمَضان میں پانچ چیزیں ایسی عطا کی گئیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی علیہ السلام کو نہ مِلیں۔

(۱) پہلی یہ کہ جب رَمَضانُ الْمُبارَک کی پہلی رات ہوتی ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُنکی

marfat.com

طرف رَحمت کی نَظر فرماتا ہے اور جس کی طرف اللہ عَزَّوَجَلَّ نَظرِ رَحمت فرمائے اُسے کبھی بھی عذاب نہ دے گا (۲) دوسری یہ کہ شام کے وَقْت ان کے مُنہ کی بُو (جو بھوک کی وجہ سے ہوتی ہے) اللہ تعالیٰ کے نزدیک مُشک کی خوشبو سے بھی بہتر ہے (۳) تیسرے یہ کہ فِرِشتے ہر رات اور دن انکے لئے مغفِرت کی دعائیں کرتے رہتے ہیں (٤) چوتھے یہ کہ اللہ تعالیٰ جنّت کو حکم دیتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے، ''میرے (نیک) بندوں کیلئے مُزَیَّن (یعنی آراستہ) ہوجا عنقریب وہ دنیا کی مَشَقَّت سے میرے گھر اور کرم میں راحت پائیں گے (۵) پانچواں یہ کہ جب ماہِ رَمضان کی آخِری رات آتی ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ سب کی مغفِرت فرمادیتا ہے۔ قوم میں سے ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کی، یارسولَ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کیا یہ لَیلَۃُ القَدر ہے؟ ارشاد فرمایا، ''نہیں، کیا تم نہیں دیکھتے کہ مزدور جب اپنے کاموں سے فارِغ ہوجاتے ہیں تو انہیں اُجرت دی جاتی ہے۔''

(التّرغیب وَالتّرھیب ج ۲ ص ۲۰)

صغیرہ گناہوں کا کفّارہ:

حضرت سَیِّدُنا ابُوہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَروی ہے، حُضُورِ پُرنور، شافِعِ یَومُ النُّشُور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ پُرسُرُور ہے، ''پانچوں نمازیں، اور جُمعہ اگلے جُمعہ تک اور ماہِ رَمضان اگلے ماہِ رَمضان تک گناہوں کا کفّارہ ہیں جب تک کہ کبیرہ گناہوں سے بچا جائے۔'' (صحیح مسلم ج ۱ ص ۱۲۲)

توبہ کا طریقہ:

سبحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ رَمَضانُ المُبارَک میں رَحمتوں کی چھما چھم بارِشیں اور گناہِ صغیرہ

marfat.com

کے کفّارے کا سامان ہوجاتا ہے۔ گناہِ کبیرہ توبہ سے مُعاف ہوتے ہیں۔ توبہ کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ جو گناہ ہوا خاص اُس گناہ کا ذِکر کرکے دل کی بیزاری اور آئندہ اُس سے بچنے کا عہد کرکے توبہ کرنا ہوگی۔ مَثَلاً جُھوٹ بولا، یہ کبیرہ گناہ ہے۔ بارگاہِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ میں عرض کرے، "یااللہ! عَزَّوَجَلَّ میں نے جو یہ جھوٹ بولا اِس سے توبہ کرتا ہوں اور آئندہ نہیں بولوں گا"۔ توبہ کے دَوران دل میں جھوٹ سے نفرت اور "آئندہ نہیں بولوں گا" یہ کہتے وَقْت دل میں یہ ارادہ بھی ہو کہ جو کچھ کہہ رہا ہوں ایسا ہی کروں گا جبھی توبہ ہے۔ اگر بندے کی حَق تلفی کی ہے تو توبہ کے ساتھ ساتھ اُس بندے سے مُعاف کروانا بھی ضَروری ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ماہِ رَمَضان کے فضائل سے کُتُبِ اَحادیث مالا مال ہیں۔ رَمَضانُ الْمُبارَک میں اِس قَدَر بَرَکتیں اور رَحمتیں ہیں کہ ہمارے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے یہاں تک ارشاد فرمایا، "اگر بندوں کو معلوم ہوتا کہ رَمَضان کیا ہے تو میری اُمّت تمنّا کرتی کہ کاش! پورا سال رَمَضان ہی ہو۔"

(صحیح ابن خُزَیمہ ج ۳ ص ۱۹۰)

بیانِ جنّت نشان

حضرت سَیِّدُنا سَلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ "محبوبِ رَحمٰن، رَحمتِ عالَمیان، مَکّی مَدَنی سُلطان صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ماہِ شَعْبان کے آخِری دن بیان فرمایا، "اے لوگو! تمھارے پاس عظمت والا بَرَکت والا مہینہ آیا۔ وہ مہینہ جس میں ایک رات (ایسی بھی ہے جو) ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اِس (ماہِ مُبارَک) کے روزے

marfat.com

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرض کیئے اور اِس کی رات میں قِیام[1] اَتَطَوُّع (یعنی سنّت) ہے۔ جو اِس میں نیکی کا کام کرے تو ایسا ہے جیسے اور کسی مہینے میں فرض ادا کیا اور اس میں جس نے فَرض ادا کیا تو ایسا ہے جیسے اور دِنوں میں ستّر فَرض ادا کیے۔ یہ مہینہ صَبْر کا ہے اور صَبْر کا ثواب جنّت ہے اور یہ مہینہ مُوَاسات (یعنی غمخواری اور بھلائی) کا ہے اور اِس مہینے میں مُؤمِن کا رِزْق بڑھایا جاتا ہے۔ جو اِس میں روزہ دار کو اِفطار کروائے اُس کے گُناہوں کے لئے مَغْفِرت ہے اور اُس کی گردن آگ سے آزاد کردی جائے گی۔ اور اِس اِفطار کروانے والے کو وَیسا ہی ثواب مِلے گا جیسا روزہ رکھنے والے کو ملے گا۔ بِغیر اِس کے کہ اُس کے اَجْر میں کچھ کمی ہو۔'' ہم نے عرض کی، یارسولَ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہم میں کا ہر شَخص وہ چیز نہیں پاتا جس سے روزہ اِفطار کروائے، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا ''اللہ تعالیٰ یہ ثواب (تو) اُس (شَخْص) کو دے گا جو ایک گھونٹ دُودھ یا ایک کھجور یا ایک گھونٹ پانی سے روزہ اِفطار کروائے اور جس نے روزہ دار کو پیٹ بھر کر کِھلایا، اُس کو اللہ تعالیٰ میرے حَوض سے پلائے گا کہ کبھی پیاسا نہ ہوگا۔ یہاں تک کہ جنّت میں داخِل ہو جائے۔ یہ وہ مہینہ ہے کہ اِس کا اوّل (یعنی اِبتدائی دس دن) رَحْمت ہے اور اِس کا اَوْسَط (یعنی درمِیانی دس دن) مَغْفِرت ہے اور آخِر (یعنی آخِری دس دن) جہنَّم سے آزادی ہے۔ جو اپنے غُلام پر اِس مہینے میں تَخْفِیف کرے (یعنی کام کم لے) اللہ تعالیٰ اُسے بَخْش دے گا۔ اور جہنَّم سے آزاد فرمادے گا۔ اِس مہینے میں چار باتوں کی کثرت کرو۔ ان میں سے دو[2] ایسی ہیں جن کے ذرِیعے تم اپنے

[1] یہاں قِیام سے مُراد تراویح ہے۔

ربّ عَزَّوَجَل کوراضی کروگے اور بقیہ دو۲ سے تمہیں بے نیازی نہیں۔پس وہ دو۲ باتیں جن کے ذریعے تم اپنے ربّ عَزَّوَجَل کوراضی کرو گے وہ یہ ہیں،(۱) لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی گواہی دینا۔(۲)اِستِغفار کرنا۔جبکہ وہ دو۲ باتیں جن سے تمہیں غَنا (بے نیازی) نہیں وہ یہ ہیں(۱)اللہ تعالیٰ سے جَنَّت طَلَب کرنا(۲)جہنَّم سے اللہ عَزَّوَجَل کی پناہ طَلَب کرنا۔'' (صحیح ابنِ خُزَیمہ ج۳ ص۱۹۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ابھی جوحدیثِ پاک بیان کی گئی اس میں ماہِ رَمَضانُ الْمُبارَک کی رَحمتوں، بَرَکتوں اور عظمتوں کا خوب تذکِرہ ہے۔اس ماہِ مُبارَک میں کلِمہ شریف زیادہ تعداد میں پڑھکر اور اِستِغفار یعنی بار بار توبہ کے ذریعے اللہ تعالیٰ کوراضی کرنے کی سَعْی کرنی ہے۔اوران دو۲ باتوں سے توکسی صورت میں بھی لاپرواہی نہیں کرنی ہے یعنی اللہ تعالیٰ سے جَنَّت میں داخِلہ اور جہنَّم سے پناہ کی بُہت زیادہ التجائیں کرنی ہیں۔

بَرَکتیں ہی بَرَکتیں

اَللہُ اَکبر عَزَّوَجَلَّ! ماہِ رَمَضان کا بھی کیاخُوب فیضان ہے! حضرتِ مُفتی اَحمد یار خان علیہ رحمۃُ الرحمٰن تفسیرِ نعیمی میں فرماتے ہیں،''اِس ماہِ مُبارَک کے کُل ۴ چار نام ہیں(۱)ماہِ رَمَضان(۲) ماہِ صَبر(۳)ماہِ مُؤاسات اور(۴)ماہِ وُسعَتِ رِزق۔

مزید فرماتے ہیں،روزہ صبر ہے جس کی جَزاء رَبّ عَزَّوَجَلَّ ہے اوروہ اِسی مہینہ میں رکھا جاتا ہے۔اِس لئے اِسے ماہِ صبر کہتے ہیں۔مُؤاسات کے معنٰی ہیں بَھلائی کرنا۔چُونکہ اِس مہینہ میں سارے مُسلمانوں سے خاص کر اہلِ

marfat.com

قَرابَت سے بَھلائی کرنا زیادہ ثواب ہے۔اِس لئے اسے ماہِ مُوَاسات کہتے ہیں اِس میں رِزْق کی فَراخی بھی ہوتی ہے کہ غریب بھی نِعمتیں کھالیتے ہیں اِسی لئے اِس کا نام ماہِ وُسعَتِ رِزْق بھی ہے۔" (تفسیرِ نعیمی ج۲ص۲۳۶)

حضرتِ قبلہ مُفتی اَحمد یار خان علیہ رحمۃ الرحمٰن نے ضِمناً ماہِ رَمَضان کے مزید تیرہ[۱۳] فضائل بیان فرمائے ہیں جو یہ ہیں:۔

مدنی ۱ کعبہ مُعَظَّمہ مُسلمانوں کو بُلا کر دیتا ہے اور یہ آکر رَحمتیں بانٹتا ہے۔گویا وہ (یعنی کعبہ) کُنواں ہے اور یہ (یعنی رَمَضان شریف) دریا، یا وہ (یعنی کعبہ) دریا ہے اور یہ (یعنی رَمَضان) بارِش۔

مدنی ۲ ہر مہینہ میں خاص تاریخیں اور تاریخوں میں بھی خاص وَقْت میں عبادت ہوتی ہے۔مَثَلاً بَقَر عید کی چند (مخصوص) تاریخوں میں حج، مُحَرَّم کی دسویں تاریخ اَفضل، مگر ماہِ رَمَضان میں ہر دن اور ہر وَقْت عبادت ہوتی ہے۔ روزہ عِبادت، اِفطار عِبادت، اِفطار کے بعد تراویح کا اِنتِظار عِبادت، تراویح پڑھ کر سَحَری کے اِنتِظار میں سونا عِبادت، پھر سَحَری کھانا بھی عبادت الغَرَض ہر آن میں خداعَزَّوَجَلَّ کی شان نظر آتی ہے۔

مدنی ۳ رَمَضان ایک بھٹی ہے جیسے کہ بھٹی گندے لوہے کو صاف اور صاف لوہے کو مشین کا پُرزہ بنا کر قیمتی کر دیتی ہے اور سونے کو زیور بنا کر اِستِعمال کے لائق کر دیتی ہے۔ایسے ہی ماہِ رَمَضان گنہگاروں کو پاک کرتا اور نیک لوگوں کے دَرَجے بڑھاتا ہے۔

marfat.com

مدنی ۴ رَمَضان میں نَفْل کا ثواب فَرض کے برابر اور فَرض کا ثواب ستّر گُنا ملتا ہے۔

مدنی ۵ بعض عُلَماء فرماتے ہیں کہ جو رَمَضان میں مَر جائے اُس سے سُوالاتِ قَبْر بھی نہیں ہوتے۔

مدنی ۶ اِس مہینہ میں شبِ قَدْر ہے۔ گُزشتہ آیت سے معلوم ہوا کہ قُرآن رَمَضان میں آیا اور دُوسری جگہ فرمایا:-

اِنَّاۤ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ ۟ۖ

(پ ۳۰ سورۃ القدر آیت ۱)

تَرجَمۂ کَنْزُ الْاِیْمَان: بے شک ہم نے اِسے شبِ قَدْر میں اُتارا۔

۲ دونوں آیتوں کے مِلانے سے معلوم ہوا کہ شبِ قدر رَمَضان میں ہی ہے اور وہ غالِباً ستائیسویں شب ہے۔ کیونکہ لَیلۃُ الْقَدْر میں نو حُروف ہیں اور یہ لفظ سُورۂ قَدْر میں تین ۳ بار آیا۔ جس سے ستائیس ۲۷ حاصِل ہوئے معلوم ہوا کہ وہ ستائیسویں ۲۷ شب ہے۔

مدنی ۷ رَمَضان میں اِبلیس قید کر لیا جاتا ہے اور دَوزخ کے دروازے بند ہو جاتے ہیں، جنّت آراستہ کی جاتی ہے اس کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ اِسی لئے اِن دِنوں میں نیکیوں کی زیادَتی اور گُناہوں کی کمی ہوتی ہے جو لوگ گُناہ کرتے بھی ہیں وہ نفسِ اَمّارہ یا اپنے ساتھی شیطان (قَرین) کے بَہکانے سے کرتے ہیں۔

مدنی ۸ رَمَضان کے کھانے پینے کا حِساب نہیں۔

مدنی ۹ قِیامت میں رَمَضان و قرآن روزہ دار کی شَفاعت کریں گے کہ رَمَضان تو کہے گا، مولیٰ عَزَّوَجَلَّ! میں نے اِسے دن میں کھانے پینے سے روکا تھا

marfat.com

اور قُرآن عَرض کرے گا کہ یاربّ! عَزَّوَجَلَّ میں نے اِسے رات میں تِلاوت وتراویح کے ذریعے سونے سے روکا۔

مدینہ ۱۰ حُضُورِ پُرنُور، شافِعِ یَومُ النُّشُور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم رَمَضانُ الْمُبارَک میں ہر قَیدی کو چھوڑ دیتے تھے اور ہر سائل کو عطا فرماتے تھے ربّ عَزَّوَجَلَّ بھی رَمَضان میں جَہَنَّمِیّوں کو چھوڑتا ہے۔ لہٰذا چاہئے کہ رَمَضان میں نیک کام کئے جائیں اور گُناہوں سے بچا جائے۔

مدینہ ۱۱ قُرآنِ کریم میں صِرف رَمَضان شریف ہی کا نام لیا گیا اور اسی کے فضائل بیان ہوئے۔ کسی دُوسرے مہینہ کا نہ صَراحَتاً نام ہے نہ ایسے فضائل۔ مہینوں میں صِرف ماہِ رَمَضان کا نام قُرآن شریف میں لیا گیا۔ عورتوں میں صِرف بی بی مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام قُرآن میں آیا۔ صَحابہ میں صِرف حضرت سَیِّدُنا زَید ابنِ حارِثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام قُرآن میں لیا گیا جس سے ان تینوں[۳] کی عَظمت معلوم ہوئی۔

مدینہ ۱۲ رَمَضان شریف میں اِفطار اور سَحَری کے وقت دُعاء قَبول ہوتی ہے۔ یعنی اِفطار کرتے وَقت اور سَحَری کھا کر۔ یہ مرتبہ کسی اور مہینہ کو حاصِل نہیں۔

مدینہ ۱۳ رَمَضان میں پانچ[۵] حُروف ہیں ر، م، ض، ا، ن۔ **ر** سے مُراد رَحمتِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ، **مِیم** سے مُراد مَحبتِ اِلٰہی عَزَّوَجَلَّ، **ض** سے مُراد ضَمانِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ **اَلِف** سے امانِ اِلٰہی عَزَّوَجَلَّ، **ن** سے نُورِ اِلٰہی عَزَّوَجَلَّ۔ اور رَمَضان میں پانچ[۵] عِبادات خُصُوصی ہوتی ہیں۔ روزہ، تَراویح، تِلاوتِ قُرآن، اِعتِکاف،

marfat.com

شبِ قَدْر میں عبادات ۔تو جو کوئی صِدْقِ دِل سے یہ پانچ عِبادات کرے وہ اُن پانچ اِنعاموں کا مُستَحَق ہے۔(تفسیر نعیمی ج۲ ص۲۳۶تا۲۳۷)

جنّت سجائی جاتی ہے: **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** رَمَضانُ الْمُبارَک کے اِستِقبال کیلئے سارا سال جَنّت کو سجایا جاتا ہے۔چُنانچِہ حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ ابنِ عُمَر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ، سُرورِ قَلْب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے، ''بے شک جَنّت اِبتِدائی سال سے آئندہ سال تک رَمَضانُ الْمبارَک کے لئے سجائی جاتی ہے اور فرمایا، رَمَضان شریف کے پہلے دِن جَنّت کے دَرَختوں کے نیچے سے بڑی بڑی آنکھوں والی حُوروں پر ہَوا چلتی ہے اور وہ عَرض کرتی ہیں، ''اے پروردگار! عَزَّوَجَلَّ اپنے بندوں میں سے ایسے بندوں کو ہمارا شوہر بنا جن کو دیکھ کر ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور جب وہ ہمیں دیکھیں تو اُن کی آنکھیں بھی ٹھنڈی ہوں۔'' (مشکوٰۃ ص۱۷۴)

ہر شب ساٹھ ہزار کی بخشش: حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ ابنِ مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مکّی مَدَنی سلطان، رَحمتِ عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ رَحمت نشان ہے، ''رَمَضان شریف کی ہر شب آسمانوں میں صُبحِ صادِق تک ایک مُنادِی یہ نِدا کرتا ہے، ''اے اچّھائی مانگنے والے! مکمّل کر (یعنی اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی طرف آگے بڑھ) اور خوش ہو جا۔اور اے شریر! شَر سے باز آجا اور عِبرت حاصِل کر۔ ہے کوئی مغفِرت کا طالِب! کہ اُس کی طَلَب پُوری کی جائے۔ ہے کوئی تَوبہ کرنے والا! کہ اُس کی تَوبہ قَبول کی جائے۔ ہے کوئی دُعاء مانگنے والا! کہ اُس کی دُعا قَبول کی

marfat.com

جائے۔ ہے کوئی سائل! کہ اُس کا سُوال پورا کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ رَمَضانُ الْمُبارَک کی ہر شب میں اِفطار کے وَقت ساٹھ ہزار گُناہگاروں کو دوزخ سے آزاد فرمادیتا ہے۔ اور عید کے دِن سارے مہینے کے برابر گُناہگاروں کی بخشش کی جاتی ہے۔" (اَلدُّرُّالمَنثُور ج ۱ ص ۱۴۶)

مدینے کے دیوانو! رَمَضانُ الْمُبارَک کی جَلوہ گری تو کیا ہوتی ہے، ہم غریبوں کے وارے نیارے ہوجاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے رَحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور خُوب مَغفِرت کے پَروانے تقسیم ہوتے ہیں۔ کاش! ہم گُنہگاروں کو بَطُفیلِ ماہِ رَمَضان، سَرورِ کون ومَکان، مکّی مَدَنی سُلطان، رَحمتِ عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے رَحمت بھرے ہاتھوں جہنَّم سے رِہائی کا پَروانہ مِل جائے۔ امامِ اہلسنّت علیہ رحمۃ الرحمٰن بارگاہِ رِسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم میں عرض کرتے ہیں،

تمنّا ہے فرمایئے روزِ مَحشر ۔۔۔ کہ یہ تیری رِہائی کی چِٹھی ملی ہے (حدائقِ بخشش)

روزانہ دس لاکھ گُنہگاروں کی دوزخ سے رِہائی

اللہ تعالیٰ کی عِنایتوں، رَحمتوں اور بخشِشوں کا تذکِرہ کرتے ہوئے ایک موقع پر تاجدارِ مدینہ، سُرورِ قلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا، "جب رَمَضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اپنی مَخلوق کی طرف نظر فرماتا ہے اور جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی بندے کی طرف نظر فرمائے تو اُسے کبھی عذاب نہ دے گا۔ اور ہر روز دس لاکھ (گُنہگاروں) کو جَہنَّم سے آزاد فرماتا ہے اور جب اُنتیسویں ۲۹ رات ہوتی ہے تو مہینے بھر میں جتنے آزاد کیے اُن کے مجموعہ کے

marfat.com

برابر اُس ایک رات میں آزاد فرماتا ہے۔ پھر جب عِیدُ الفِطر کی رات آتی ہے۔ مَلائِکہ خوشی کرتے ہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے نُور کی خاص تَجَلّی فرماتا ہے۔ اور فِرِشتوں سے فرماتا ہے، ''اے گَرُوہِ مَلائکہ! اُس مَزدور کا کیا بدلہ ہے جس نے کام پورا کرلیا؟'' فِرِشتے عرض کرتے ہیں، ''اُس کو پُورا پُورا اَجر دیا جائے۔'' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، ''میں تمہیں گواہ کرتا ہوں کہ میں نے ان سب کو بَخش دیا۔''

(کَنزُ الْعُمّال، ج ۸، ص ۲۱۹)

جُمُعہ کی ہر ہر گھڑی دس۱۰ دس۱۰ لاکھ کی مغفِرت

حضرتِ سَیِّدُنا عبدُاللہ ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے رِوایت ہے کہ مَحبُوبِ ربُّ الْعٰلَمین، سَیِّدُ الْاَنبیاءِ وَ الْمُرْسَلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ دلنشین ہے، ''اللہ عَزَّوَجَلَّ ماہِ رَمَضان میں روزانہ اِفطار کے وَقت دس۱۰ لاکھ ایسے گُنہگاروں کو جَہنَّم سے آزاد فرماتا ہے جن پر گُناہوں کی وجہ سے جہنَّم واجِب ہو چُکا تھا، نیز شبِ جُمُعہ اور روزِ جُمُعہ (یعنی جُمَعْرات کو غُروبِ آفتاب سے لے کر جُمُعہ کو غُروبِ آفتاب تک) کی ہر ہر گھڑی میں ایسے دس دس۱۰ لاکھ گنہگاروں کو جہنَّم سے آزاد کیا جاتا ہے جو عذاب کے حقدار قرار دیئے جاچکے ہوتے ہیں۔ (کَنزُ الْعُمّال، ج ۸، ص ۲۲۳)

عِصیاں سے کبھی ہم نے کِنارہ نہ کیا پَر تُو نے دِل آزُردہ ہمارا نہ کیا
ہم نے تو جہنَّم کی بَہُت کی تجویز لیکن تِری رَحمت نے گوارا نہ کیا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ احادیثِ مُبارَکہ میں ربُّ الْاَنام عَزَّوَجَلَّ کے کس قَدَر عظیم الشّان اِنعام و اِکرام کا ذِکر ہے۔ سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ!

روزانہ دس لاکھ ایسے گنہگاروں کی بخشش ہوجایا کرتی ہے جو اپنے گناہوں کے سبب جہنّم کے حَقدار قرار پاچکے ہوتے ہیں۔ نیز شبِ جُمعہ اور روزِ جُمعہ کی تو ہر ہر گھڑی میں دس دس لاکھ گنہگار عذابِ نار سے آزاد قرار دیئے جاتے ہیں۔ اور پھر رَمضانُ المبارَک کی آخری شب کی تو کیا خوب بہار ہے کہ سارے ماہِ رَمضان میں جتنے بخشے گئے تھے اُس کے شُمار کے برابر گنہگار اُس ایک رات میں عذابِ نار سے نَجات پاتے ہیں۔ اے کاش! اللہ تعالیٰ ہم گنہگاروں اور بدکاروں کو بھی اِن مَغفِرت یافتگان میں شامل کرلے۔ ؎

جب کہا عِصیاں سے میں نے سخت لاچاروں میں ہوں
جن کے پلّے کچھ نہیں ہے اُن خریداروں میں ہوں
تیری رَحمت کیلئے شامل گنہگاروں میں ہوں
بول اُٹھی رَحمت نہ گھبرا میں مَدد گاروں میں ہوں

بھلائی ہی بھلائی

امیرُ المؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمرِ فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے، ''اُس مہینہ کو خُوش آمدید ہے جو ہمیں پاک کرنے والا ہے۔ پُورا رَمضان خَیر ہی خَیر ہے دِن کا روزہ ہو یا رات کا قِیام۔ اِس مہینہ میں خَرچ کرنا جہاد میں خَرچ کرنے کا دَرجہ رکھتا ہے۔ (تنبیہُ الغافِلین ص ۳۲۱)

خَرچ میں کُشادگی کرو

حضرت سیِّدُنا ضَمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہُ سے مَروی ہے کہ نبیِ کریم رَءُوفٌ رَّحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ معظّم ہے، ''ماہِ رَمضان میں گھر والوں کے خرچ میں کُشادگی کرو کیونکہ ماہِ رَمضان

marfat.com

میں خرچ کرنا اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کی طرح ہے۔ (کَنزُ العُمّال، ج ۸، ص ۲۱۶)

جنّت کی ہوا: مدینہ

حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مَروی ہے کہ نبیِ کریم رءُوفٌ رَّحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے، ''جب رَمضان شریف کی پہلی تاریخ آتی ہے تو عرشِ عظیم کے نیچے سے مَثِیرہ نامی ہوا چلتی ہے جو جنّت کے درختوں کے پتّوں کو ہلاتی ہے۔ اِس ہوا کے چلنے سے ایسی دِلکش آواز بلند ہوتی ہے کہ اِس سے بہتر آواز آج تک کسی نے نہیں سُنی۔ اِس آواز کو سن کر بڑی بڑی آنکھوں والی حُوریں ظاہر ہوتی ہیں یہاں تک کہ جنّت کے بلند مَحَلّوں پر کھڑی ہو جاتی ہیں اور کہتی ہیں کہ ''ہے کوئی جو ہم کو اللہ تعالیٰ سے مانگ لے کہ ہمارا نکاح اُس سے ہو؟'' پھر وہ حوریں داروغۂ جنّت (حضرت) رِضوان (علیہ السّلام) سے کہتی ہیں، ''آج یہ کیسی رات ہے؟'' (حضرت) رِضوان (علیہ السّلام) جواباً تَلْبِیَہ (یعنی لبّیک) کہتے ہیں۔ پھر کہتے ہیں، ''یہ ماہِ رَمضان کی پہلی رات ہے۔ جنّت کے دروازے اُمّتِ محمّدیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کے روزے داروں کیلئے کھول دیئے گئے ہیں۔'' (الترغیب والترھیب ج ۲ ص ۲۹)

۲ دو اندھیرے دُور: مدینہ

منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت سَیِّدُنا مُوسیٰ کَلیمُ اللہ علیٰ نَبِیِّنَا وَعَلَیہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ سے فرمایا کہ میں نے اُمّتِ مُحَمَّدِیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کو ۲ دو نور عطا کئے ہیں تاکہ وہ ۲ دو اندھیروں کے ضَرَر (یعنی نُقصان) سے مَحفُوظ رہیں۔ سَیِّدُنا مُوسیٰ کَلیمُ اللہ علیٰ نَبِیِّنَا وَعَلَیہِ الصَّلٰوۃ وَالسَّلَامُ نے عَرض کی، یا اللہ! عَزَّوَجَلَّ وہ کون کون سے ۲ دو نور ہیں؟ اِرشاد ہوا، ''نورِ رَمضان اور نُورِ قُرآن'' سَیِّدُنا مُوسیٰ کَلیمُ اللہ علیٰ نَبِیِّنَا وَعَلَیہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ نے عَرض کی

marfat.com

"دو۲ اندھیرے کون کون سے ہیں؟" فرمایا، "ایک قَبر کا اور دُوسرا قِیامت کا"۔

(دُرَّۃُ النَّاصِحِین ص ۱۱)

مینھے مینھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ خُدائے حَنَّان ومَنَّان عَزَّوَجَلَّ ماہِ رَمَضان کے قَدر دان پر کس دَرَجہ مہربان ہے۔ پیش کردہ دو۲ رِوایتوں میں ماہِ رَمَضان کی کس قَدر عظیم رَحمتوں اور بَرَکتوں کا ذِکر کیا گیا ہے۔ ماہِ رَمَضان کا قَدر دان روزے رکھ کر خُدائے رَحمٰن عَزَّوَجَلَّ کی رِضا حاصِل کر کے جَنّتوں کی اَبَدی اور سَرمَدی نِعمتیں حاصِل کرتا ہے۔ نیز دوسری۲ حکایت میں دو۲ نور اور دو۲ اندھیروں کا ذِکر کیا گیا ہے۔ اندھیروں کو دُور کرنے کیلئے روشنی کا وُجود ناگُزیر ہے۔ خُدائے رَحمٰن عَزَّوَجَلَّ کے اس عظیم اِحسان پر قربان! کہ اِس نے ہمیں قُرآن ورَمَضان کے دو۲ نُور عطا کر دیئے تا کہ قَبر وقِیامت کے ہَولناک اندھیرے دُور ہوں اور نور ہی نور ہو جائے نیز روزہ اور قُرآن بروزِ مَحشر مُسلمان کیلئے شَفاعَت کا سامان بھی فراہم کریں گے۔ چُنانچہ

فیضانِ رَمَضان وقُرآن

حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عُمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما کہتے ہیں کہ مکی مَدَنی سرکار، شفیعِ روزِ شُمار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں، "روزہ اور قُرآن بندے کیلئے قِیامت کے دن شَفاعت کریں گے۔ روزہ عَرض کرے گا، اے ربِّ کریم عَزَّوَجَلَّ! میں نے کھانے اور خواہشوں سے دن میں اِسے روک دیا، میری شَفاعَت اِس کے حَق میں قَبول فرما۔ قُرآن کہے گا، میں نے اِسے رات میں سونے سے باز

marfat.com

رکھا، میری شَفاعَت اِس کے لئے قَبول کر۔ پس دونوں کی شَفاعَتیں قَبول ہوں گی۔''

(مُسندِ امام احمد ج ۲ ص ۵۸۶)

بخشش کا بہانہ

حضرتِ سَیِّدُنا مَولا علی کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہُ الْکَرِیم فرماتے ہیں، ''اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ کو اُمَّتِ مُحَمَّدِی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم پر عذاب کرنا مقصود ہوتا تو ان کو رَمَضان اور سُورۂ قُلْ ھُوَ اللہ شریف ہرگز عِنایت نہ فرماتا۔''

(نُزْھَۃُ المجالِس ج ۱ ص ۱۶۳)

ع ڈر تھا کہ عِصیاں کی سَزا اب ہوگی یا روزِ جَزا
دی اُن کی رَحمت نے صَدا یہ بھی نہیں، وہ بھی نہیں (حدائقِ بخشش)

لاکھ رَمَضان کا ثواب

حضرتِ سَیِّدُنا عبداللہ ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حَبیبِ پروَردگار، اَحمدِ مختار، دو جہاں کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم فرماتے ہیں، ''جس نے مکّۂ مکرّمہ میں ماہِ رَمَضان پایا اور رَوزہ رکھا اور رات میں جتنا مُیَسَّر آیا قِیام کیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کے لئے اور جگہ کے ایک لاکھ رَمَضان کا ثواب لکھے گا اور ہر دن ایک غُلام آزاد کرنے کا ثواب اور ہر رات ایک غُلام آزاد کرنے کا ثواب اور ہر روز جِہاد میں گھوڑے پر سُوار کر دینے کا ثواب اور ہر دن میں نیکی اور ہر رات میں نیکی لکھے گا۔''

(ابنِ ماجہ ج ۳، ص ۵۲۳)

اللہ اکبر عَزَّوَجَلَّ! مکّۂ مکرّمہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کا دیارِ وِلادَت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیبِ مُکَرَّم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کے

marfat.com

صَدقے میں کس قَدَر لُطف وکرم فرمایا ہے کہ اُس کے پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا کوئی غُلام اگر ماہِ رَمَضان مکّۂ مکرَّمہ میں گُزار لے اور وَہیں روزے، تَراویح کرے تو اُسے دُوسرے مَقامات کے ایک لاکھ رَمَضان کے برابر ثواب عطا کیا جائے گا اور ہر روز وشب ایک ایک غُلام آزاد کرنے کا ثواب اور ایک ایک عظیم الشّان نیکی مزید بَرْآں۔ اے کاش! ہمیں بھی مکّۂ مکرَّمہ میں ماہِ رَمَضان گُزارنے کی عظیم سَعادت نصیب ہو جائے اور اُس میں ہر لَمحہ عِبادت کرنے کی بھی توفیق مِلے اور پھر ماہِ رَمَضان گُزار کر فوراً ہی عِید مَنانے کیلئے اپنے میٹھے میٹھے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے رَوضۂ پُر اَنوار پر حاضِر ہو کر ''عِیدی'' کی بھیک مانگیں اور سَبز سَبز گُنبد کے مَکِین، رَحْمَةٌ لِّلْعٰلَمِین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی رَحمت جوش پر آجائے اور اے کاش! آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے دَستِ پُر اَنوار سے ہم گُنہگار عِیدی پائیں اور یہ سب کچھ اُن صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے کرم ہی سے ممکِن ہے۔

عبادت کی کثرت مدینہ **مینھے مینھے اسلامی بھانیو!** ماہِ رَمَضان میں ہمیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خوب خوب عِبادت کرنی چاہئے اور ہر وہ کام کرنا چاہئے جس میں اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اسکے محبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی رِضا ہو کہ اگر اِس مہینے میں بھی کوئی اپنی بخشش نہ کرواسکا تو پھر کب کروائے گا؟ ہمارے میٹھے میٹھے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم اِس مہینے کی آمد کے ساتھ ہی عِبادتِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں بہت زیادہ مگن ہو جایا کرتے تھے۔ چُنانچِہ اُمُّ الْمُؤمنین سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، ''جب ماہِ

marfat.com

رَمَضان آتا تو میرے سَر تاج، صاحِبِ مِعراج صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عِبادت کیلئے کمر بَستہ ہوجاتے اور پورے مہینے اپنے بستر پر تشریف نہ لاتے"۔

(اَلدُّرُّ المَنثُور ج۱ ص۴۴۹)۔

مزید فرماتی ہیں کہ جب ماہِ رَمَضان تشریف لاتا تو نبیءِ کریم رءُوفٌ رَّحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا رنگ مبارک مُتَغَیَّر ہوجاتا اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نماز کی کثرت فرماتے اور خوب گِڑگِڑا کر دُعائیں مانگتے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خوف آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم پر طاری رہتا۔ (شُعَبُ الایمان ج۳ص۳۱۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس ماہِ مبارک میں خوب صَدَقہ وخیرات کرنا بھی سنّت ہے۔ چُنانچہ سَیِّدُنا عبداللہ ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں، "جب ماہِ رَمَضان آتا تو سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم ہر قیدی کو رِہا کردیتے اور ہر سائل کو عطا فرماتے۔" (اَلدُّرُّ المَنثُور ج۱ ص۴۴۹)

سَیِّدُنا عبداللہ ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں، "رسولُ اللہ عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم تمام لوگوں میں سب سے زیادہ سخی ہیں اور آپکی سخاوت کا دریا اُس وقت سب سے زیادہ جوش پر ہوتا جب رَمَضان میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم سے جبرئیل امین علیہ السلام ملاقات کے لئے حاضِر ہوتے، جبرئیلِ امین علیہ السَّلام (رَمَضان کی) ہر رات میں ملاقات کیلئے حاضِر ہوتے اور سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم انکے ساتھ قرآن کا دَور فرماتے۔ پس رسولُ اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم تیز

marfat.com

چلنے والی ہوا سے بھی زیادہ خیر کے معاملے میں سخاوت فرماتے "۔

(صحیح بخاری ج۱ ص۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ماہِ رَمَضان میں نیکیوں کا اَجر بَہُت بڑھ جاتا ہے لہٰذا کوشش کر کے زیادہ سے زیادہ نیکیاں اِس ماہ میں جَمع کر لینی چاہئیں۔

ہزار گنا ثواب

چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نَخُعِی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں، "ماہِ رَمَضان میں ایک دن کا روزہ رکھنا ایک ہزار دن کے روزوں سے افضل ہے اور ماہِ رَمَضان میں ایک مرتبہ تسبیح کرنا (یعنی سبحٰن اللّٰہ کہنا) اس ماہ کے علاوہ ایک ہزار مرتبہ سبحٰن اللّٰہ کہنے سے افضل ہے اور ماہِ رَمَضان میں ایک رَکعَت پڑھنا غیرِ رَمَضان کی ایک ہزار رَکعتوں سے افضل ہے۔

(اَلدُّرُّ الْمَنْثُور ج۱ ص۴۵۴)

رَمَضان میں ذکر کی فضیلت

حضرتِ امیرُ المؤمنین سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ نبیوں کے سرور، محبوبِ ربِّ اکبر، سیِّدہ آمِنہ کے دِلبر عزَّوَجلَّ وصلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم و رضی اللہ تعالٰی عنہا کا فرمانِ رحمت نشان ہے،

ذَاکِرُ اللّٰہِ فِیْ رَمَضَانَ یُغْفَرُلَہٗ وَسَائِلُ اللّٰہِ فِیْہِ لَایَخِیْبُ ۔

(ترجمہ) "رَمَضان میں ذکرُ اللہ عزَّوَجلَّ کرنے والے کو بخش دیا جاتا ہے اور اِس مہینے میں اللہ تعالٰی سے مانگنے والا محروم نہیں رہتا۔ (شُعَبُ الایمان ج۳ ص۳۱۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! وہ لوگ کتنے خوش نصیب ہیں جو اِس ماہِ

marfat.com

مبارَک میں خُصُوصِیَّت کے ساتھ محافِلِ ذِکر ودُرُود اور سنّتوں بھرے اجتماع میں شِرکت کی سعادت حاصِل کرتے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اپنی دُنیا وآخِرت کی بھلائی کا سُوال کرتے ہیں۔ اب ایک دِیوانۂ رَمَضان کی ایمان اَفروز داستان پڑھیئے اور خُدائے رَحمٰن عَزَّوَجَلَّ کی بے پایاں رَحمتوں پر جھومئے!

رَمَضان کا دیوانہ

ایک شَخْص جس کا نام مُحَمَّد تھا۔ وہ تمام سال نَماز نہ پڑھتا تھا۔ جب رَمَضان شریف کا مُتَبَرِّک مہینہ آتا تو وہ پاک صاف کپڑے پہنتا اور پانچوں وقت پابندی کے ساتھ نَماز پڑھتا اور سالِ گُزشتہ کی قَضاء نَمازیں بھی پڑھتا۔ لوگوں نے اُس سے پوچھا، تُو ایسا کیوں کرتا ہے؟ اُس نے جواب دیا یہ مہینہ رَحمت، بَرَکت اور توبہ ومغفِرت کا ہے، شاید اللہ تعالیٰ مجھے میرے اِسی عمل کے سبب بَخْش دے۔ جب اُس کا انتِقال ہوگیا تو کسی نے اُسے خواب میں دیکھا تو پُوچھا، مَا فَعَلَ اللّٰہ بِكَ؟ یعنی اللہ تعالیٰ نے تیرے ساتھ کیا مُعاملہ کیا؟ اُس نے جواب دیا، ''میرے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے رَمَضان شریف کی تعظیم وتَوقیر کرنے کے سبب بَخْش دیا۔''

(دُرَّۃُ النّاصحین ص ۱۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ خُدائے رَحْمٰن عَزَّوَجَلَّ ماہِ رَمَضان کے قَدْردان پر کس دَرَجہ مہربان ہے کہ سال کے باقی مہینے چھوڑ کر صِرْف ماہِ رَمَضان میں عبادت کرنے والے کی مَغْفِرت فرمادی۔ اِس حِکایت سے کہیں کوئی یہ نہ سمجھ بیٹھے کہ اب تو (مَعاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ) سارا سال نَمازوں کی چُھٹّی ہوگئی! صِرف رَمَضانُ المُبارَک میں روزہ نَماز کرلیا کریں گے اور سیدھے

marfat.com

جنّت میں چلے جائیں گے۔ پیارے اسلامی بھائیو! دراصل یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی مَشِیَّت پر ہے۔ وہ بے نیاز ہے، کسی کو چاہے تو بظاہر کسی چھوٹے سے نیک عمل پر ہی بَخْش دے اور اگر کسی کو چاہے تو بڑی بڑی نیکیوں کے باوُجُود کسی ایک چھوٹے سے گُناہ پر پکڑ لے۔ اپنی تو عرض یہی ہے۔

ع تُو بے حِساب بَخْش کہ ہیں بے شُمار جُرم

دیتا ہوں واسِطہ تجھے شاہِ حجاز کا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (ذوقِ نعت)

مینھے مینھے اسلامی بھائیو! کوئی نیکی چھوڑنی نہیں چاہئے نہ جانے اللہ عَزَّوَجَلَّ کو کونسی نیکی پسند آجائے اور کوئی چھوٹے سے چھوٹا گناہ بھی نہیں کرنا چاہئے کہ نہ جانے کس گناہ پر اللہ تعالیٰ ناراض ہوجائے اور اُس کا دردناک عذاب آکر گھیر لے۔

تین۳ چیزیں

خلیفۂ اعلیٰ حضرت، فقیہِ اعظم سیِّدُنا ابو یوسف محمد شریف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ محدِّث کوٹلوی نَقْل فرماتے ہیں، ''اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تین۳ چیزوں کو تین۳ چیزوں میں مَخْفی (یعنی پوشیدہ) رکھا ہے، (۱) اپنی رِضا کو اپنی اِطاعت میں اور (۲) اپنی ناراضگی کو نافرمانی میں اور (۳) اپنے اَولیاء کو اپنے بندوں میں۔'' یہ قول نَقْل کرنے کے بعد فقیہِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں ''لہٰذا ہر طاعت اور ہر نیکی کو عمل میں لانا چاہئے کہ معلوم نہیں کس نیکی پر وہ راضی ہوجائے اور ہر بدی سے بچنا چاہئے کیونکہ معلوم نہیں کس بدی پر وہ ناراض ہوجائے۔ خواہ وہ

marfat.com

بدی کیسی ہی صَغِیر (یعنی چھوٹی) ہو۔مَثَلاً (بلا اجازت) کسی کے تِنکے کا خِلال کرنا بظاہر ایک معمولی سی بات ہے، یا کسی ہمسایہ کی مِٹّی سے اُس کی اجازت کے بِغیر ہاتھ دھونا گویا ایک چھوٹی سی بات ہے، مگر مُمکن ہے کہ اِس بُرائی میں ہی حق تعالیٰ کی ناراضگی مَخْفی (یعنی چُھپی ہوئی) ہو۔تو ایسی چھوٹی چھوٹی باتوں سے بھی بچنا چاہئے۔"

(اَخلاقُ الصّالحین ص ۵۶)

رَحمت کے طلبگارو! جب وہ بخشنے پر آتا ہے تو بظاہر نیکی کتنی ہی چھوٹی ہو وہ اِسی پر کرم فرما دیتا ہے۔چُنانچِہ اِس ضِمن میں کثیر احادیث وارِد ہیں۔مَثَلاً ایک عورت کو صِرف اِس لئے بخش دیا گیا کہ اُس نے ایک پیاسے کُتّے کو پانی پلایا تھا۔(بخاری ج ۴، ص ۱۲۰) ایک حدیث میں سرکارِ مدینہ، سُرورِ قلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا یہ فرمانِ عالیشان بھی مِلتا ہے کہ ایک شخص نے راستے میں سے ایک دَرَخت کو اِس لئے ہٹا دیا تاکہ لوگوں کو اِس سے اِیذا نہ پہنچے۔اللہ تعالیٰ (عَزَّوَجَلَّ) نے خوش ہو کر اُس کی مَغْفِرت فرما دی۔(مسلم ج ۲ ص ۳۲۸) ایک صحیح حدیث میں تقاضے میں نرمی (یعنی قرض کی وُصُولی میں آسانی) کرنے والے ایک شخص کی نَجات ہو جانے کا واقِعہ بھی آیا ہے۔(بخاری ج ۳ ص ۱۳) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت کے واقِعات جَمع کرنے جائیں تو اتنے ہیں کہ ہم جَمع ہی نہ کر سکیں۔ ؎

مُژدہ باد اے عاصیو! ذاتِ خُدا غفّار ہے عزوجل
تَہنِیَت اے مجرِمو! شافِع شہِ اَبرار ہے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم (حدائقِ بخشش)

رَحمت ہی رَحمت مدینہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب اللہ عَزَّوَجَلَّ رَحمت کرنے پر آتا ہے تو کسی بھی ایک عمل کو اپنی بارگاہ

میں شَرَفِ قَبولیّت عطا فرمادیتا ہے اور پھر اسی کے سبب اُس پر رَحمتوں کی بارِش کردیتا ہے۔ لہٰذا اب ایک حدیثِ مُبارَک پیش کی جاتی ہے جس میں مُتَعَدَّد ایسے لوگوں کا بیان کیا گیا ہے کہ وہ کسی نہ کسی نیکی کے سبب اللہ تعالیٰ کی گرِفت سے بچ گئے اور رَحمتِ خُداوندی نے انہیں اپنی آغوش میں لے لیا۔ چُنانچِہ حضرتِ سَیِّدُنا عبدالرحمٰن بن سَمُرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایت ہے، ایک بار حُضُورِ اکرم، نورِ مُجَسَّم، رَحمتِ عالَم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم تشریف لائے اور ارشاد فرمایا، ''آج رات میں نے ایک عجیب خواب دیکھا کہ

مدینہ ۱ ایک شخص کی رُوح قبض کرنے کیلئے مَلَکُ الموت (علیہ السلام) تشریف لائے لیکن اُس کا ماں باپ کی اِطاعت کرنا سامنے آگیا اور وہ بچ گیا۔

مدینہ ۲ ایک شَخْص پر عذابِ قَبْر چھا گیا لیکن اُس کے وُضو (کی نیکی) نے اُسے بچالیا۔

مدینہ ۳ ایک شَخْص کو شیاطین نے گھیر لیا لیکن ذکرُ اللہ عَزَّوَجَلَّ (کرنے کی نیکی نے) اُسے بچالیا۔

مدینہ ۴ ایک شَخْص کو عذاب کے فِرِشتوں نے گھیر لیا لیکن اُسے (اُس کی) نَماز نے بچالیا۔

مدینہ ۵ ایک شَخْص کو دیکھا کہ پیاس کی شِدّت سے زَبان نکالے ہوئے تھا اور ایک حَوض پر پانی پینے جاتا تھا مگر لَوٹا دیا جاتا تھا کہ اتنے میں اُس کے روزے آگئے (اور اِس نیکی نے) اُس کو سیراب کردیا۔

مدینہ ۶ ایک شَخْص کو دیکھا کہ جہاں اَنْبیاءِ کرام (علیہمُ السّلام) حلقے بنائے ہوئے تشریف فرما تھے وہاں ان کے پاس جانا چاہتا تھا لیکن دُھتکار دیا جاتا تھا کہ اتنے میں اُس کا غُسلِ جَنابت آیا اور (اور اِس نیکی نے) اُس کو میرے پاس بٹھادیا۔

marfat.com

مدینہ ۷ ایک شَخْص کو دیکھا کہ اُس کے آگے پیچھے، دائیں بائیں، اوپر نیچے اندھیرا ہی اندھیرا ہے اور وہ اس اندھیرے میں حیران و پریشان ہے تو اُس کے حج وعُمرہ آگئے اور (ان نیکیوں نے) اُس کو اندھیرے سے نکال کر روشنی میں پہنچا دیا۔

مدینہ ۸ ایک شخص کو دیکھا کہ وہ مُسلمانوں سے گفتگو کرنا چاہتا ہے لیکن کوئی اُس کو منہ نہیں لگاتا تو صِلۂ رِحْمی (یعنی اُس کے رشتہ داروں سے حُسنِ سلوک کرنے کی نیکی) نے مؤمنین سے کہا کہ تم اِس سے بات چیت کرو۔ تو مسلمانوں نے اُس سے بات کرنا شروع کی۔

مدینہ ۹ اَیک شَخْص کے جِسم اور چہرے کی طرف آگ بڑھ رہی ہے اور وہ اپنے ہاتھ سے بچا رہا ہے تو اُس کا صَدَقہ آگیا اور اُس کے آگے ڈھال بن گیا اور اُسکے سَر پر سایہ فِگَن ہوگیا۔

مدینہ ۱۰ ایک شَخْص کو زَبانیہ (یعنی عذاب کے مَخْصوص فِرِشتوں) نے چاروں طرف سے گھیر لیا لیکن اُس کا اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهْیٌ عَنِ الْمُنْكَرِ آیا (یعنی نیکی کا حُکم کرنے اور بُرائی سے مَنْع کرنے کی نیکی آئی) اور اُس نے اُسے بچالیا اور رحمت کے فِرِشتوں کے حوالے کردیا۔

مدینہ ۱۱ ایک شَخْص کو دیکھا جو گھٹنوں کے بَل بیٹھا ہے لیکن اُس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان حِجاب (یعنی پَردہ) ہے مگر اُس کا حُسنِ اَخْلاق آیا اِس (نیکی) نے اُس کو بچالیا اور اللہ تعالیٰ سے مِلا دیا۔

مدینہ ۱۲ ایک شَخْص کو اُس کا اَعْمالنامہ اُلٹے ہاتھ میں دیا جانے لگا تو اُسکا خوفِ خُدا عَزَّوَجَلَّ

marfat.com

آ گیا اور (اِس عظیم نیکی کی بَرَکت سے) اُس کا نامۂ اعمال سیدھے ہاتھ میں دے دیا گیا۔

مدینہ ۱۳ ایک شَخْص کی نیکیوں کا وَزْن ہلکا رہا مگر اُس کی سَخاوت آ گئی اور نیکیوں کا وَزْن بڑھ گیا۔

مدینہ ۱۴ ایک شَخْص جہنَّم کے کِنارے پر کھڑا تھا مگر اُس کا خوفِ خُدا عَزَّوَجَلَّ آ گیا اور وہ بچ گیا۔

مدینہ ۱۵ ایک شخص جہنَّم میں گر گیا لیکن اُس کے خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں بہائے ہوئے آنسو آ گئے اور (اِن آنسوؤں کی بَرَکت سے) وہ بچ گیا۔

مدینہ ۱۶ ایک شَخْص پُلِ صِراط پر کھڑا تھا اور ٹہنی کی طرح لَرز رہا تھا لیکن اُس کا اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ حُسنِ ظَن (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اچھا گُمان کہ وہ رَحمت ہی کرے گا) آیا (اور اِس نیکی) نے اُسے بچا لیا اور وہ پُلِ صِراط سے گزر گیا۔

مدینہ ۱۷ ایک شَخْص پُلِ صِراط پر گھِسَٹ گھِسَٹ کر چل رہا تھا کہ اُسکا مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا آ گیا اور (اس نیکی نے) اُسکو کھڑا کر کے پُلِ صِراط پار کروا دیا۔

مدینہ ۱۸ میری اُمّت کا ایک شَخْص جنّت کے دروازوں کے پاس پہنچا تو وہ سب اسپر بند تھے کہ اسکا لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہ کا گواہی دینا آیا اور اُسکے لئے جنّتی دروازے کُھل گئے اور وہ جنّت میں داخِل ہو گیا۔

مدینہ ۱۹ کچھ لوگوں کے ہونٹ کاٹے جا رہے تھے میں نے جبرئیل (علیہ السلام) سے دریافت کیا، یہ کون ہیں؟ تو اُنھوں نے بتایا کہ یہ لوگوں کے درمیان چُغل خوری کرنے والے ہیں۔

مدینہ ۲۰ کچھ لوگوں کو اُن کی زَبانوں سے لٹکا دیا گیا تھا۔ میں نے جبرئیل علیہ السلام سے اُن کے بارے میں پُوچھا تو اُنہوں نے بتایا کہ یہ لوگوں پر

marfat.com

بلا وجہ اِلزام گُناہ لگانے والے ہیں۔ (شرح الصُّدور ص ۱۸۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے مُلاحَظہ فرمایا، اِطاعتِ والِدَین، وُضو، نَماز، روزہ، ذِکرُ اللہ عَزَّوَجَلَّ، حج وعُمرہ، صِلۂ رِحمی، اَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَر، صَدَقہ، حُسنِ اَخلاق، سَخاوت، خَوفِ خُدا عَزَّوَجَلَّ میں رونا، نیز اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ حُسنِ ظَن وغیرہ وغیرہ نیکیوں کے سَبَب اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مُعَذَّبین (یعنی جو لوگ عذاب میں مبتَلا تھے اُن) پر کرم فرمادیا اور اُنہیں عِتاب وعذاب سے رِہائی مِل گئی۔ بَہَر حال یہ اُس کے فضل وکرم کے مُعامَلات ہیں۔ وہ مالِک ومُختار عَزَّوَجَلَّ ہے۔ جِسے چاہے بَخْش دے، جسے چاہے عذاب کرے، یہ سب کچھ اُس کا عَدْل ہی عَدْل ہے۔ جہاں وہ کسی ایک نیکی سے خوش ہوکر اپنی رَحمت سے بَخْش دیتا ہے وَہیں بعض اَوقات کسی ایک گُناہ پر جب وہ ناراض ہوجاتا ہے تو اُس کا قَہر وغضب جوش پر آجاتا ہے اور پھر اُس کی گرِفت نِہایت ہی سَخْت ہوتی ہے۔ جیسا کہ ابھی گزَشتہ طویل حدیث کے آخِر میں چُغل خوروں (یعنی اِدھر کی اُدھر لگانے والوں، آپَس میں لڑانے والوں) اور دوسروں پر گناہ کی تُہمت باندھنے والوں کا اَنجام بھی ہمارے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے مُلاحَظہ فرما کر ہمیں بتا کر مُتَنَبِّہ (یعنی خبردار) کیا کہ گویا جہاں کسی ایک نیکی کی وجہ سے نَجات ہوسکتی ہے وَہیں کسی ایک گُناہ کے سبب گرِفت بھی کی جاسکتی ہے۔ لہٰذا عَقْلمند وُہی ہے کہ بظاہر کوئی چھوٹی سی بھی نیکی ہو اُسے تَرک نہ کرے کہ ہوسکتا ہے یہی نیکی نَجات کا ذَرِیعہ بن جائے اور بظاہر گُناہ کتنا ہی معمولی نظر آتا ہو ہرگز ہرگز نہ کرے کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کو معمولی سمجھنا سَراسَر

marfat.com

حَماقت ہے اور اُس کے نہایت ہی بھیانک نتائج نِکل سکتے ہیں۔ لہٰذا اِسی ضِمن میں چند حِکایات پیش کی جاتی ہیں۔ اِنہیں پڑھیے اور خوفِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ سے لرزیے اور بار بار گُناہوں سے توبہ کرتے رہیے۔ اور اللہ تعالیٰ سے اُس کی رَحمت کی بھیک مانگتے رہیے۔

قبر میں آگ بھڑک اٹھی!

حضرتِ سَیِّدُنا عَمرو بن شُرَحبیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک ایسا شَخص اِنتِقال کر گیا جس کو لوگ مُتَّقی سمجھتے تھے۔ جب اُسے دَفن کر دیا گیا تو اُس کی قَبر میں عذاب کے فِرِشتے آ پہنچے اور کہنے لگے، "ہم تجھ کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عذاب کے سَو کوڑے ماریں گے۔" اُس نے خوفزدہ ہو کر کہا کہ مجھے کیوں مارو گے؟ میں تو پرہیز گار آدمی تھا۔ تو اُنہوں نے کہا، اچھا چلو پچاس ہی مارتے ہیں مگر وہ برابر بَحث کرتا رہا۔ حتّٰی کہ فِرِشتے ایک پر آ گئے اور اُنہوں نے ایک کوڑا مار ہی دیا۔ جس سے تمام قَبر میں آگ بھڑک اُٹھی اور وہ شخص جل کر خاکِستَر (یعنی راکھ) ہو گیا۔ پھر اُس کو زِندہ کیا گیا تو اُس نے دَرد سے تِلمِلاتے اور روتے ہوئے فریاد کی، آخِر مجھے یہ کوڑا کیوں مارا گیا؟ تو اُنہوں نے جواب دیا، ایک روز تُو نے بے وُضو نماز پڑھ لی تھی۔ اور ایک روز ایک مظلوم تیرے پاس فریاد لے کر آیا مگر تُو نے فریادرَسی نہ کی۔ (شرح الصدور، ص ۱۶۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ ناراض ہُوا تو اُس نے نیک اور پرہیز گار شخص کی بھی گِرفت فرمائی اور وہ عذاب قَبر میں گھِر گیا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے حالِ زار پر رَحم فرمائے۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

marfat.com

اب دو گیّالوں (یعنی غلّہ ماپنے والوں) کی بے احتیاطی کے سَبَب عذاب میں گرِفتار ہونے کی لَرزہ خیز داستان پڑھئے اور تھرّائیے!

دو گیّالوں کی لَرزہ خیز حکایات

حضرتِ سیِّدُنا حارِث مُحاسِبی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ ایک گیّال (یعنی غلّہ ماپنے والا) نے اِس کام کو چھوڑ دیا۔ اور عِبادتِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں مشغول ہوا۔ جب وہ مرگیا تو اُس کے بَعض اَحباب نے اُس کو خواب میں دیکھا تو پوچھا، "مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِكَ؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا مُعامَلہ کیا؟" اُس نے کہا، "میرا وہ پیمانہ جس میں غلّہ وغیرہ ماپا کرتا تھا اُس میں میری بے اِحتیاطی کی وجہ سے کچھ مِٹّی سی بیٹھ گئی تھی۔ جس کو میں نے لاپرواہی کے سَبَب صاف نہ کیا۔ تو ہر مرتبہ ماپنے کے وَقت بقَدرِ اُس مِٹّی کے کم ہوجاتا تھا۔ میں اُس قُصُور کے سَبَب عِتاب میں گرِفتار ہوں۔" اِسی طرح ایک اور شخص بھی اپنی تَرازُو کو مِٹّی وغیرہ سے صاف نہیں کرتا تھا اور اِسی طرح چیز تَول دیتا تھا۔ جب وہ مرگیا تو اُس کو بھی قَبر میں عذاب شُروع ہوگیا۔ یہاں تک کہ لوگوں نے اُس کی قَبر سے چیخنے چلّانے کی آواز سُنی۔ بعض صالِحین رحمۃ اللہ علیہم (یعنی نیک لوگوں) کو قَبر سے چلّانے کی آواز سُن کر رَحم آگیا اور اُنہوں نے اُس کیلئے دُعائے مَغْفِرت کی تو اِس کی بَرَکت سے اللہ تعالٰی عَزَّوَجَلَّ نے اُس کے عذاب کو دَفع کیا۔ (اَخلاق الصّالِحین، ص ۵۶)

حَرام کی کمائی کہاں جاتی ہے؟

اِن لَرزا دینے والی حِکایات سے وہ لوگ ضَرور دَرسِ عِبرت حاصِل کریں، جو ڈنڈی مارتے اور کم ماپ تَول کرتے ہیں۔ مُسلمانو! ڈنڈی مار کر کم ماپ کر بَعض اَوقات بظاہر مال

marfat.com

میں کچھ زیادَتی نظر آ بھی جاتی ہے مگر ایسی آمدَنی کو کیا کرو گے؟ دُنیا میں بھی تو اِس قِسم کا مال وَبال ہوجاتا ہے۔ ہوسکتا ہے کہ ڈاکٹروں کی فِیسوں، بیماریوں کی دواؤں، جیب کَتروں، چوروں یا رِشوت خوروں کے ہاتھوں میں یہ مال چلا جائے۔ اور پھر مَعاذ اللہ عَزَّوَجَلَّ آخِرت کا عذابِ شدید بھی بُھگتنا پڑ جائے۔

آگ کے ۲ پہاڑ

تفسیرِ روحُ البیان میں نَقل کیا گیا ہے، ''جو شخص ناپ تَول میں خِیانَت کرتا ہے، قِیامت کے روز اُسے دوزخ کی گہرائیوں میں ڈالا جائے گا اور آگ کے دو ۲ پہاڑوں کے درمیان بِٹھا کر حُکم دیا جائے گا، اِن پہاڑوں کو ناپو اور تولو! جب تولنے لگے گا تو آگ اُسے جَلا ڈالے گی۔'' (تفسیرِ روحُ البیان ج ۱۰ ص ۲۶۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور تو کرو! سوچو تو سہی! مختصر سی زندگی میں چند فانی سِکّے حاصِل کرنے کیلئے اگر ڈنڈی مار لی تو کس قَدر شدید عذاب کی وَعید ہے۔ آج معمولی گرمی برداشت نہیں ہوتی تو جہنَّم میں آگ کے پہاڑوں کی تپش کِس طرح برداشت ہوگی! خُدارا! اپنے حال پر رَحم کرتے ہوئے مال کی ہَوَس سے دُور رہیے۔ ورنہ مالِ غیرِ حَلال دُنیا ۲ و آخِرت جہاں میں وَبال ہی وَبال ثابِت ہوگا۔ اب ایک ایسے اِسْرائیلی عابِد کی حِکایت سنئے جو باوُجُود پرہیز گار ہونے کے ایک معمولی تِنکے کی وجہ سے پھنس گیا چُنانچہ

تِنکے کا بوجھ

حضرت سَیِّدُنا وَہب بن مُنَبِّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، ''بنی اسرائیل کے ایک نوجوان نے ہر قِسم کے گُناہوں

marfat.com

سے تَوبہ کی۔ پھر ستّر سال تک مُسَلسل عِبادت کرتا رہا۔ دِن کو روزہ رکھتا۔ رات کو جاگتا۔ اُس کے تقویٰ کا یہ عالَم تھا کہ نہ کسی سایہ کے نیچے آرام کرتا اور نہ ہی کوئی عُمدہ غِذا کھاتا۔ جب اُس کا اِنتِقال ہوگیا تَو اُس کے بَعض دوستوں نے اُسے خواب میں دیکھ کر پُوچھا "مَافَعَلَ اللّٰہُ بِکَ ؟یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تیرے ساتھ کیا مُعَامَلہ کیا؟" اُس نے بتایا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میرا حِساب لیا۔ پھر سب گُناہوں کو بَخش دیا، مگر آہ! ایک تِنکا، جسے میں نے اُس کے مالِک کی مرضی کے بِغیر لے لیا تھا اور اُس سے دانتوں میں خِلال کیا تھا وہ تِنکا اُس کے مالِک سے مُعاف کروانا رہ گیا تھا۔ افسوس صَد افسوس! اِسی سَبَب سے ابھی تک مجھے جَنّت سے روک دیا گیا ہے۔

(تَنبِیہُ المُغتَرِّین ص ۲۱)

لرز جاؤ! میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! لرز جاؤ! تھرّا اُٹھو!! کہ جب غَضَبِ جَبّار اور قہرِ قَہّار عَزَّوَجَلَّ جوش پر آتا ہے تَو ایسے گُناہ پر بھی گرِفت ہو جاتی ہے جسے بَہُت ہی معمولی تَصوُّر کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ ابھی حِکایت میں گُزرا کہ ایک عابِد وزاہِد اور نیک بندہ صِرف اور صِرف اِس وجہ سے جَنّت سے روک دیا گیا کہ اُس نے ایک حَقیر تِنکا اُس کے مالِک کی اِجازت کے بِغیر لے کر اُس سے خِلال کرلیا اور پھر بے مُعاف کروائے وہ اِنتِقال کر گیا تَو پھنس گیا۔ ہم ذرا سوچیں! غور کریں!! ایک تِنکا تَو کیا شَے ہے؟ آج تو لوگ نہ جانے کِتنی کِتنی اَمانتیں ہڑپ کر جاتے ہیں اور ڈکار تک نہیں لیتے۔

حُقُوقُ العِباد مُسلمانو! ڈر جاؤ!! حُقُوقُ العِباد کا مُعامَلہ نِہایت ہی سَخت ہے۔ اگر ہم نے کسی بندے کا حق دَبا لیا، یا

marfat.com

اُس کو گالی دے دی، آنکھیں دِکھا کر ڈرایا، دھمکایا، غُصّہ اور ڈانٹ ڈَپٹ کی جس سے اُس کا دِل دُکھا۔ اَلْغَرَض کسی طرح بھی بے اجازتِ شرعی اُس کی دِل آزاری کی یا قَرضہ دبالیا، بلکہ بغیر صحیح مجبوری کے ادائیگیٔ قَرض میں تاخیر ہی کی، یہ سب بندوں کی حق تلفیاں ہیں۔ یاد رکھئے! اگر آپ نے کسی سے قَرض لیا اور ادائیگی کیلئے رقم پاس نہیں ہے مگر گھر کے اَسباب وغیرہ بیچ کر قَرض ادا کیا جاسکتا ہے تو یہ بھی کرنا پڑے گا۔ قَرض ادا کرنے کی ممکن صُورت ہونے کے باوُجُود قرضدار سے مُہلَت لئے بغیر آپ قرض کی ادائیگی میں جب تک تاخیر کرتے رہیں گے، گنہگار ہوتے رہیں گے۔ اب خواہ آپ جاگ رہے ہوں یا سو رہے ہوں ایک ایک لمحے کا گُناہ لکھا جاتا رہے گا۔ اِس کو یُوں سمجھئے گویا ادائیگی قرض تک مُسَلسَل آپ کے گُناہوں کا میٹر چلتا رہے گا (اَلْاَمَان وَالْحَفِیْظ) جب قَرض کی ادائیگی میں تاخیر کا یہ وَبال ہے تو جو کوئی پُورا قَرضہ ہی دَبالے اُس کا کیا حال ہوگا!

تین ۳ پیسے کا وَبال:

میرے آقائے نعمت، امامِ اَہلسنّت مَولیٰنا شاہ اَحمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن عُلَمائے کِرام سے نَقل کرتے ہیں، ''جو شَخص کسی کا تین ۳ پیسے قَرضہ دَبالے گا کل قِیامت کے روز اُس کو اُن تین ۳ پیسوں کے عِوَض سات ۷۰ سو باجماعت نَمازیں قَرض خواہ کو دینی پڑ جائیں گی۔'' (از فتاوٰی رضویہ ج ۱۱ ص ۳۳)

بَہَر کَیف دُنیا میں کسی پر ذرّہ برابر ظُلْم کرنے والا جب تک مظلوم کو راضی نہیں کرلے گا اُس وقت تک اُس کی خَلاصی (یعنی چُھٹکارا) ناممکن ہے۔ ہاں

marfat.com

اللہ عَزَّوَجَلَّ اگر چاہے گا تو اپنے فضل وکرم سے قِیامت کے روز ظالم ومظلوم میں صُلح کروادے گا۔ بَصُورتِ دِیگر اُس مظلوم کو ظالم کی نیکیاں دے دی جائیں گی۔ اگر اس سے بھی مظلوم یا مظلومین کے حُقُوق ادا نہ ہوئے تو مظلومین کے گُناہ ظالم کے سَر پر ڈال دیئے جائیں گے اور اِس طرح وہ ظالم اگرچہ دنیا میں نیک وپرہیزگار رہ کر بڑی بڑی نیکیاں لے کر قِیامت میں آیا ہوگا، مگر بندوں کے حُقُوق ضائع کرنے کے سَبَب بالکل مُفلِس وقَلّاش ہوجائے گا اور اِسی وجہ سے جہنَّم رَسید کردیا جائے گا (وَالْعِیَاذُ بِاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ)

قِیامت میں مُفلِس کون؟ حدیث شریف میں آیا ہے، تاجدارِ مدینہ، سُرورِ قلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے صَحابۂ کِرام علیہمُ الرِّضوان سے اِستِفسار فرمایا، ''کیا تم جانتے ہو کہ مُفلِس کون ہے؟'' صَحابۂ کِرام علیہمُ الرِّضوان نے عرض کی، یارسولَ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم ہم میں سے مُفلس تو وہ ہے جس کے پاس دِرہم ودُنیاوی سازوسامان نہ ہو۔ تو آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا، ''میری اُمّت کا مفلِس ترین شَخْص وہ ہے جو قِیامت کے دن نَماز، روزہ، زکوٰۃ تو لیکر آئے گا مگر ساتھ ہی کسی کو گالی بھی دی ہوگی، کسی کو تُہمت لگائی ہوگی، اُس کا مال ناحَق کھایا ہوگا، اُسکا خون بہایا ہوگا، اسکو مارا ہوگا، پس ان سب گُناہوں کے بدلے میں اِس کی نیکیاں لی جائیں گی۔ پس اگر اِسکی نیکیاں خَتم ہوجائیں اور مزید حقدار باقی ہوں تو اُن (یعنی مظلوموں) کے گناہ لیکر بدلے میں اِس (یعنی ظالم) پر ڈالے جائیں گے پھر اِس (ظالم) شخص کو جہنَّم میں ڈال دیا

marfat.com

جائے گا۔" (صحیح مسلم ج۲ص۳۲۰)

یعنی حقیقت میں مُفلِس وہ شخص ہے کہ قِیامت کے روز نَماز، روزہ، حج، زکوٰۃ ہونے کے باوُجُود خالی کا خالی رہ جائے۔

یاد رہے! یہاں ظالِم سے مُراد صرف قاتِل، ڈاکو یا مار دھاڑ کرنے والا ہی نہیں، بلکہ جس نے بظاہر کسی کی تھوڑی سی بھی حق تلفی کی مَثَلاً اُس کی دیوار یا گاڑی کا تھوڑا سا رنگ کُھرچ دیا، اُس کے کپڑے یا دَری کا دھاگہ نوچ لیا، اس کے گھر یا دکان کی چھت یا گاڑی پر کچرا پھینکا، تب بھی یہ ظالم ہے اور وہ مظلوم۔ اب یہ جُدا بات ہے کہ اِس "مظلوم" نے بھی "اُس ظالم" کی بعض حق تلفیاں کی ہوں۔ اِس صورتِ حال میں دونوں ایک دوسرے کے حق میں مخصوص مُعاملات میں "ظالم" بھی ہیں اور "مظلوم" بھی۔ اسی طرح کئی لوگ ہونگے جو بعضوں کے حق میں "ظالم" اور بعضوں کے حق میں "مظلوم" ہوں گے۔

حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ اَنیس رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، اللہ عزوجل قِیامت کے دن ارشاد فرمائے گا، "کوئی دوزخی دوزخ میں اور کوئی جنّتی جنّت میں داخِل نہ ہو۔ جب تک وہ حُقُوقُ الْعِباد کا بدلہ نہ ادا کرے۔" یعنی جس کسی کا حَق جس کسی نے دَبایا ہو اُس کا فیصلہ ہونے تک کوئی دوزخ، جنّت میں داخِل نہ ہوگا۔

(اَخلاقُ الصالحین، ص۵۵)

اللہ عزوجل ہم سب مُسلمانوں کو ایک دُوسرے کی حق تلفی کرنے سے بچائے

marfat.com

اور جو کچھ اس سلسلے میں کوتاہیاں ہوچکی ہیں اِنہیں آپس میں مُعاف کروالینے کی توفیق مَرحمت فرمائے۔[1] اٰمین بِجاہِ النبی الاَمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

رَمَضان میں مَرنے کی فضیلت

جو خوش نصیب مُسلمان ماہِ رَمَضان میں اِنتِقال کرتا ہے اُس کو سُوالاتِ قَبر سے اَمان مِل جاتی ہے اور وہ عذابِ قَبر سے بھی بچ جاتا ہے اور جنّت کا حَقدار قرار دیا جاتا ہے۔ چُنانچہ حضراتِ مُحَدِّثین کِرام (رِضوانُ اللّٰہِ تعالیٰ علیہم اَجمَعین) کا قَول ہے، ''جو مؤمن اِس مہینہ میں مرتا ہے وہ سیدھا جنّت میں جاتا ہے۔ گویا اُس کے لئے دوزخ کا دروازہ بند ہے۔'' (اَنیسُ الواعظین ص ۲۵)

جنّت کی بشارت

سَیِّدُنا عبد اللہ ابنِ مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہُ سے روایت ہے، نبیوں کے سردار، دو عالَم کے مالِک ومختار، باذنِ پروردگار ہم بے کسوں کے مددگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا، ''جسکو رَمَضان کے اختِتام کے وقت موت آئی وہ جنّت میں داخِل ہوگا اور جسکی موت عَرَفہ کے دن (یعنی ۹ ذُوالحجّۃ الحرام) کے ختم ہوتے وقت آئی وہ بھی جنّت میں داخِل ہوگا اور جسکی موت صَدَقہ دینے کی حالت میں آئی وہ بھی داخِلِ جنّت ہوگا۔'' (حِلیۃُ الاَولیاء ج ۵ ص ۲۶)

قِیامت تک کے روزوں کا ثواب

اُمُّ المؤمنین سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے رِوایت ہے نبیِّ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''جس کا روزہ کی حالت میں اِنتِقال ہوا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسکو قِیامت تک کے

[1] حقوق العباد کی تفصیلی معلومات کیلئے امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کا تحریری بیان ''ظلم کا انجام'' مکتبۃ المدینہ سے حاصل کرکے مطالعہ فرمائیے۔

روزوں کا ثواب عطا فرماتا ہے۔" (کنزالعمال ج۸ص۲۱۳)

سُبْحٰنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! روزہ دار کس قَدَر نصیب دار ہے کہ اگر روزے کی حالت میں موت سے ہمکِنار ہوا تو قِیامت تک کے روزوں کے ثواب کا حقدار قرار پائے گا۔

جنّت کے دروازے کھل جاتے ہیں! **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** ماہِ رَمَضان تو کیا آتا ہے رَحمت و جنّت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کو تالے پڑ جاتے ہیں۔ نیز شیطٰن کو قید کر دیا جاتا ہے۔ چُنانچِہ حضرت سَیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ رسولِ اکرم، رَحمتِ عالَم، نورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم اپنے صَحابہ کِرام رِضوانُ اللّٰہِ تَعَالٰی علیہم اَجْمَعین کو خُوش خبری سُناتے ہوئے ارشاد فرمایا کرتے تھے "رَمَضان کا مہینہ آ گیا ہے جو کہ بَہُت ہی بابَرَکت ہے۔ اللہ تعالٰی نے اِس کے روزے تم پر فَرض کئے ہیں، اِس میں آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنَّم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں، سَرکش شیطانوں کو قَید کر لیا جاتا ہے۔ اِس میں اللہ تعالٰی کی ایک رات شبِ قَدْر ہے، جو ہزار مہینوں سے بڑھ کر ہے جو اسکی بھلائی سے محروم ہوا وُہی محروم ہے۔" (سُنَنِ نَسائی ج۴ص۱۳۱)

شیطان قید ہونے کے باوجود ہم سے گناہ کیوں ہو جاتے ہیں؟ **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** بیان کردہ حدیثِ پاک میں فرمایا گیا ہے کہ ماہِ رَمَضان میں آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنَّم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں یہ کتنی بڑی سعادت کی بات ہے نیز اسی حدیثِ پاک میں یہ بھی فرمایا گیا ہے کہ ماہِ رَمَضان میں سَرکش شیاطین قید کر دیئے جاتے ہیں۔ یہاں ایک سُوال ذِہن

میں آتا ہے کہ جب سَرکش شیاطین قید میں ہوتے ہیں تو پھر لوگوں سے گُناہوں کا صُدُور کیوں کر ہوتا ہے؟ اِس کا جواب یہ ہے کہ گیارہ مہینہ تک شیطان انسان کو بَہکانے میں لگا رہتا ہے اور بدنصیب انسان بھی اُس کے بَہکاوے میں آ کر گُناہ کرتا رہتا ہے۔ اِس طرح انسانی ذِہن گناہوں کا عادی ہوجاتا ہے۔ لِھٰذا ماہِ رَمَضان میں بھی وہ گُناہوں سے باز نہیں رہ پاتا۔ گویا وہ اِس شِعر کا مِصداق بن جاتا ہے۔

مانُوس اتنے ہو چکے صَیّاد سے ہم جو رِہائی ملے گی تو مر جائیں گے

عُمُوماً ماہِ رَمَضان میں اُنہیں لوگوں سے گُناہوں کا زیادہ صُدُور ہوتا ہے جو رَمَضان کے عِلاوہ بھی کثرت کے ساتھ گُناہوں میں پڑے رہتے ہیں کیونکہ اُن کا نَفْس انہیں گناہوں پر اُبھارتا رہتا ہے۔ حدیثِ مُبارَک میں آتا ہے، ''جب کوئی انسان گُناہ کرتا ہے تو اُس کے دل پر ایک سیاہ نُقْطہ بن جاتا ہے، جب دوسری بار گُناہ کرتا ہے تو دُوسرا سیاہ نُقْطہ بنتا ہے یہاں تک کہ اُس کا دِل سِیاہ ہوجاتا ہے۔ نتیجۃً بَھلائی کی بات اُس کے دِل پر اثر انداز نہیں ہوتی۔'' (اَلدُّرُّ الْمَنْثُور ج۸ص۴۴۶)

اب ظاہر ہے کہ جس کا دِل ہی زنگ آلُود اور سیاہ ہو چکا ہو اُس پر بَھلائی، خَیر کی بات اور نصیحت کہاں اثر کرے گی؟ ماہِ رَمَضان ہو یا غیرِ رَمَضان ایسے انسان کا گُناہوں سے باز و بیزار رہنا نِہایت ہی دُشوار ہوجاتا ہے۔ اُس کا دِل نیکی کی طرف مائِل ہی نہیں ہوتا۔ اگر وہ نیکی کی طرف آ بھی گیا تو بسا اَوقات اُس کا جی اِسی سِیاہی کے سَبَب نیکی میں نہیں لگتا اور وہ سنّتوں بھرے مَدَنی ماحول سے بھاگنے ہی

کی تدبیریں سوچتا ہے۔اُس کا نَفْس اُسے لمبی اُمیدیں دِلاتا، غَفْلت اُسے گھیر لیتی ہے اور وہ بدنصیب سنّتوں بھرے مَدَنی ماحول سے دُور جا پڑتا ہے۔ماہِ رَمَضان کی مُبارَک ساعتیں بلکہ بسا اوقات پوری پوری راتیں ایسا شخص، کھیل کُود، گانے باجے، تاش وشَطرنج، گپ شپ اور طرح طرح کی فُضُولیات میں برباد کرتا ہے۔

دِل کی سیاہی کا عِلاج

اِس سیاہ قَلبی کا عِلاج ضَروری ہے اور اِس کے عِلاج کا ایک مُؤثّر ذَرِیعہ پیر کامِل بھی ہے یعنی کسی ایسے بُزُرگ کے ہاتھ میں ہاتھ دے دیا جائے جو پرہیزگار اور مُتَّبِعِ سُنّت ہو جس کی زِیارت خُدا و مُصْطَفٰے عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کی یاد دِلائے جس کی باتیں صَلوٰۃ وسُنّت کا شَوق اُبھارنے والی ہوں جس کی صُحبت موت وآخِرت کی تیّاری کا جذبہ بڑھاتی ہو۔اگر خوش قسمتی سے ایسا پیرِ کامِل مُیَسَّر آ گیا تو اِن شآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دِل کی سیاہی کا ضَرور عِلاج ہو جائے گا۔لیکن کسی گنہگار مسلمان کو کہنا کہ اس کے دل پر مُہر لگ گئی یا اُس کا دل سیاہ ہو گیا جبھی نیکی کی دعوت اس پر اثر نہیں کرتی یہ جائز نہیں کیونکہ ہوسکتا ہے بعد میں اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے توبہ کی توفیق عطا فرمادے اور وہ راہِ راست پر آ جائے۔اللہ عَزَّوَجَلَّ ہر مُسلمان کے دِل کی سیاہی کو دُور فرمائے۔ اٰمین بِجاہِ النبی الْاَمین صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم

گناہوں میں کمی تو آہی جاتی ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بَہَر کیف عام مُشاہَدہ یہی ہے کہ ماہِ رَمَضان میں ہماری مساجِد غَیرِ رَمَضان کے مُقابلہ میں زِیادہ آباد ہو جاتی ہیں۔نیکیاں کرنے میں آسانیاں رہتی ہیں اور اتنا ضَرور ہے کہ ماہِ رَمَضان میں گُناہوں کا سِلسِلہ کچھ نہ کچھ کم ہو جاتا ہے۔

جُوں ہی شیطان آزاد ہوتا ہے!

حکایت: ماہِ رَمَضان کے رُخصت ہوتے ہی، شیطٰن آزاد ہو جاتا اور گُناہوں کا زَور خُوب بڑھ جاتا ہے۔ اور عید کے دِن تو اِس قدر گُناہوں کی کثرت ہو جاتی ہے کہ وہ سینما گھر جو شاید سارے سال میں کبھی نہ بھرتے ہوں اُن پر بھی "ہاؤس فُل" کا بورڈ لگ جاتا ہے، پُورے سال میں جن تماشوں کے مَیلے نہیں لگتے وہ بھی عید کے روز ضَرور لگ جاتے ہیں، گویا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ایک مہینے کی قید کے سَبَب شیطٰن بے حد بپھر چکا ہے اور ماہِ رَمَضان کی ساری کسَر وہ عِید کے روز ہی نِکال دینا چاہتا ہے۔ تمام تفریح گاہیں بے پردہ عورتوں اور مَرْدوں سے بھر جاتی ہیں، تمام ڈِرامہ گاہوں میں اِژدِہام ہوتا ہے، بلکہ عِید کے لئے نئی نئی فِلمیں اور جدید ڈِرامے لگا دیئے جاتے ہیں۔ آہ! شیطٰن کے ہاتھوں مسلمان کِھلونا بن کر رہ جاتا ہے۔ مگر کئی خوش نصیب مسلمان ایسے بھی ہوتے ہیں جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی یاد سے غفلت نہیں کرتے اور شیطٰن کے بَہکانے سے مَحفُوظ رہتے ہیں۔

اب ماہِ رَمَضان کے ایک قَدْردان مَجُوسی (آتش پَرَست) کی ایمان اَفروز داستان پیش کی جاتی ہے:-

آتش پَرَست پر رَحمت

حکایت: بُخارا میں ایک مَجوسی (آتش پَرَست) رہتا تھا ایک مرتبہ رَمَضان شریف میں وہ اپنے بیٹے کے ساتھ مسلمانوں کے بازار سے گُزر رہا تھا۔ اُس کے بیٹے نے کوئی چیز عَلانیہ طور پر کھانی شُروع کردی۔ مَجوسی نے جب یہ دیکھا تو اپنے بیٹے کو ایک طَمانچہ رَسید کر دیا اور خوب

ڈانٹ کر کہا، تجھے رَمَضانُ الْمُبارَک کے مہینہ میں مسلمانوں کے بازار میں کھاتے ہوئے شَرم نہیں آتی؟ لڑکے نے جواب دیا، ابّا جان! آپ بھی تو رَمَضان شریف میں کھاتے ہیں۔ والدِ نے کہا، میں چُھپ کر اپنے گھر میں کھاتا ہوں، مُسلمانوں کے سامنے نہیں کھاتا اور اِس ماہِ مُبارَک کی بے حُرمتی نہیں کرتا۔ کچھ عرصہ بعد اُس شَخْص کا اِنتِقال ہوگیا۔ کسی نے خواب میں اُس کو جنّت میں ٹہلتے ہوئے دیکھا تو اُسے بڑا تَعَجُّب ہوا، پُوچھا، تُو تو مَجوسی تھا، جنّت میں کیسے آ گیا؟ کہنے لگا، ''واقعی میں مَجوسی تھا، لیکن جب موت کا وَقت قریب آیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اِحترامِ رَمَضان کی بَرَکت سے مُجھے ایمان کی دولت سے اور مرنے کے بعد جنّت سے سرفراز فرمایا۔'' رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ (نُزھۃ المجالس ج۱ص۱۶۳)

مینھے مینھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ ماہِ رَمَضان کی تعظیم کے سَبَب ایک آتش پَرَست کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے نہ صِرْف دَولتِ اِیمان سے نَواز دیا بلکہ اُس کو جنّت کی لازَوال نعمتوں سے بھی مالا مال فرما دیا۔ اِس واقِعہ سے خُصُوصاً ہمارے اُن غافِل اِسلامی بھائیوں کو دَرْسِ عِبْرت حاصِل کرنا چاہیے جو مسلمان ہونے کے باوُجُود رَمَضانُ الْمُبارَک کا بالکل اِحْتِرام نہیں کرتے۔ اَوَّل تو وہ روزہ نہیں رکھتے۔ پھر چوری اور سینہ زَوری یُوں کہ روزہ داروں کے سامنے ہی سگریٹ کے کَش لگاتے، پان چباتے، حَتّٰی کہ بَعْض تو اتنے بیباک و بے مُرَوَّت، کہ سرِ عام پانی پیتے بلکہ کھانا کھاتے بھی نہیں شرماتے۔ یاد رکھئے! فُقَہائے کِرام (رَحِمَہُمُ اللہ) فرماتے ہیں، ''جو شَخْص رَمَضانُ الْمُبارَک میں بِغیر کِسی مَجبوری کے عَلَی الْاِعْلان جان

بُوجھ کر کھائے پیئے اُس کو (بادشاہِ اسلام کی طرف سے) قتل کر دیا جائے۔"

(دُرِّمُختار مع رَدُّالمُحتار ج۳ ص۳۹۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور کرو! سوچو!! جب روزہ خوروں کی دُنیا ہی میں اِس قَدر سخت سزا تجویز کی گئی ہے (یہ سزا صرف حاکمِ اسلام ہی دے سکتا ہے) تو آخرت کی سزا کس قَدر ہولناک اور تباہ کُن ہوگی؟ مُسلمانو! ہوش میں آؤ!! کب تک اِس دُنیا میں گُلچھرّے اُڑاؤ گے؟ کیا تمہیں مَرنا نہیں؟ کیا اِس دُنیا میں ہمیشہ اِسی طرح دَنَدناتے پھرو گے؟ یاد رکھو! ایک نہ ایک دِن موت ضَرور آئے گی اور تُمہارا رِشتۂ حیات مُنقَطِع کر کے نرم و آرام دِہ گَدیلوں سے اُٹھا کر مِٹّی پر سُلا دے گی۔ بہترین ہَوادار ٹھنڈے ٹھنڈے اور ہر طرح کے سامانِ طَرَب سے آراستہ کمروں سے نکال کر اندھیری قَبروں میں پہنچا دے گی۔ پھر پچھتانے سے کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔ ابھی مَوقع ہے، گُناہوں سے سچّی توبہ کر لو اور روزہ و نَماز کی پابندی اِختیار کرو۔

شاں بھر کی نیکیاں بربادِ مدینہ

حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ ابن عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مَروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے، "بے شک جنّت ماہِ رَمَضان کیلئے ایک سال سے دوسرے سال تک سجائی جاتی ہے، پس جب ماہِ رَمَضان آتا ہے تو جنّت کہتی ہے، "اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے اِس مہینے میں اپنے بندوں میں سے (میرے اندر) رہنے والے عطا فرما دے۔" اور حُورِ عین کہتی

ہیں، ''اے اللہ عزوجل اِس مہینے میں ہمیں اپنے بندوں میں سے شوہر عطا فرما۔'' پھر سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا، ''جس نے اِس ماہ میں اپنے نفس کی حِفاظت کی کہ نہ تو کوئی نَشہ آور شَے پی اور نہ ہی کسی مؤمن پر بُہتان لگایا اور نہ ہی اِس ماہ میں کوئی گُناہ کیا تو اللہ عزوجل اُسکے ایک سال کے اَعمال برباد فرمادے گا۔ پس تم ماہِ رَمضان (کے حق) میں کوتاہی کرنے سے ڈرو کیونکہ یہ اللہ عزوجل کا مہینہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمھارے لئے گیارہ مہینے کردیئے کہ ان میں نِعْمتوں سے لُطف اندوز ہو اور تلذُّذ (لذّت) حاصِل کرو اور اپنے لئے ایک مہینہ خاص کرلیا ہے۔ پس تم ماہِ رَمضان کے مُعاملے میں ڈرو۔'' (مَجْمَعُ الزَّوائد ج ۳ ص ۲۴۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا جہاں ماہِ رَمضانُ الْمُبارَک کی تعظیم کرنے والوں کیلئے اُخْرَوی اِنعام و اِکرام کی بِشارَتیں ہیں وہاں اِس مبارَک مہینے کی ناقَدْری کرتے ہوئے اِس میں گناہ کرنے والوں کیلئے وعیدیں بھی ہیں۔ اِس حدیثِ پاک میں نَشہ آور چیز پینے اور مؤمن پر بُہتان باندھنے کا خُصُوصیّت کے ساتھ تذکِرہ ہے یاد رکھئے! شراب اُمُّ الْخَبائِث (یعنی برائیوں کی ماں

ہے) اِس کا پینا حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔ حضرت سَیِّدُنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایت ہے، سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا، ''جو چیز زیادہ مقدار میں نَشہ لائے تو اُس کی تھوڑی سی مِقدار بھی حرام ہے۔'' (ابو داؤد ج۳ص۳۲۶)

دوزخیوں کا خون اور پیپ مدینہ

مؤمن پر بُہتان باندھنا بھی حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے، حدیثِ پاک میں ہے، ''جو کسی مؤمن کے بارے میں ایسی چیز کہے جو اس میں نہ ہو تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس (بُہتان تراش) کو اُس وقت تک ''رَدْغَۃُ الخَبال'' میں رکھے گا جب تک اُس کی سزا پوری نہ ہو لے۔ (ابو داؤد ج۳ص۲۹۷) (''رَدْغَۃُ الخَبال'' جہنّم میں وہ مقام ہے جہاں دوزخیوں کا خون اور پیپ جَمْع ہوتا ہے۔)

رَمَضان میں گناہ کرنیوالا مدینہ

سَیِّدَتُنا اُمِّ ھانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ مکّی مَدَنی سرکار، دو عالَم کے مالِک ومُختار بعطائے پروَرْدگار عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عِبرت نشان ہے، ''میری اُمّت ذلیل ورُسوا نہ ہوگی جب تک وہ ماہِ رَمَضان کے حق کو ادا کرتی رہے گی۔'' عرض کی گئی، یارسولَ اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم رَمَضان کے حق کو ضائع کرنے میں ان کا ذلیل ورُسوا ہونا کیا ہے؟ فرمایا، ''اِس ماہ میں انکا حرام کاموں کا کرنا، پھر فرمایا، جس نے اِس ماہ میں زِنا کیا یا شراب پی تو اگلے رَمَضان تک اللہ عَزَّوَجَلَّ اور جتنے آسمانی فِرِشتے ہیں سب اُس پر لعنت کرتے ہیں۔ پس اگر یہ شخص اگلے ماہِ رَمَضان کو پانے سے پہلے ہی مرگیا تو اس کے پاس کوئی ایسی نیکی نہ ہوگی جو اسے جہنّم کی آگ سے بچا سکے۔ پس تم

marfat.com

ماہِ رَمَضان کے معاملے میں ڈرو کیونکہ جس طرح اِس ماہ میں اور مہینوں کے مقابلے میں نیکیاں بڑھادی جاتی ہیں اِسی طرح گناہوں کا بھی مُعامَلہ ہے۔"

(طَبرانی مُعجَم صغیر ج ۱ ص ۲۴۸)

ناقدرو خبردار! **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** لرز اٹھئے! ماہِ رَمَضان کی ناقدری سے بچنے کا خُصُوصیَّت کے ساتھ سامان کیجئے۔ اِس ماہِ مبارَک میں دوسرے مہینوں کے مقابلے میں جس طرح نیکیاں بڑھادی جاتی ہیں اِسی طرح دیگر مہینوں کے مقابلے میں گناہوں کی ہَلاکت خیزیاں بھی بڑھ جاتی ہیں۔ ماہِ رَمَضان میں شراب پینے والا اور زِنا کرنے والا تو ایسا بدنصیب ہے کہ آئندہ رَمَضان سے پہلے پہلے مرگیا تو اب اس کے پاس کوئی نیکی ایسی نہ ہوگی جو اسے جہنَّم کی آگ سے بچا سکے۔ یاد رہے! آنکھوں کا زِنا بدنگاہی، ہاتھوں کا زِنا اَجنبیّہ کو یا شَہْوت کے ساتھ اَمْرَد کو چُھونا ہے، لِھٰذا خبردار! خبردار! ماہِ رَمَضان میں بالخُصُوص اپنے آپ کو بدنِگاہی اور اَمْرَد بینی سے بچایئے۔ حَتَّی الامکان "آنکھوں کا قفلِ مدینہ" لگا لیجئے یعنی نگاہیں نیچی رکھنے کی بھرپور سَعْی کیجئے۔ آہ! صد ہزار آہ! بَسا اوقات نَمازی اور روزہ دار بھی ماہِ رَمَضان کی بے حُرمتی کر کے قَہّارِ قَہّار اور غَضَبِ جبّار کا شِکار ہو کر عذابِ نار میں گرِفتار ہو جاتے ہیں۔ ایک عِبرت انگیز حِکایت پیش کرتا ہوں اِس کو پڑھئے اور خوفِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ سے لرز جایئے! خاص کر وہ لوگ اِس حِکایت سے دَرسِ عِبرت حاصِل کریں، جو روزہ رکھنے کے باوُجُود تاش، شَطرَنج، لُڈّو، وِڈیو گیمز،

marfat.com

فِلمیں ڈِرامے، گانے باجے وغیرہ وغیرہ بُرائیوں میں رات دن لگے رہتے ہیں، چُنانچہ مَنقُول ہے،

قبر کا بھیانک منظر!

ایک بار مَولائے کائنات حضرت سَیِّدُنا علیُّ المُرتَضٰی شیرِ خُدا (کَرَّمَ اللہ تعالٰی وَجْہَہُ الکریم) زِیارتِ قُبور کے لئے کُوفہ کے قَبرِستان تشریف لے گئے۔ وَہاں ایک تازہ قَبر پر نظر پڑی۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو اُس کے حالات معلوم کرنے کی خواہش ہوئی۔ چُنانچہ بارگاہِ خُداوندی عَزَّوَجَلَّ میں عَرض گُزار ہوئے، ''یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! اِس مَیِّت کے حالات مجھ پر مُنکَشِف (یعنی ظاہر) فرما۔'' فوراً اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں آپ کی اِلتجا مَسمُوع ہوئی (یعنی سُنی گئی) اور دیکھتے ہی دیکھتے آپ کے اور اُس مُردے کے درمیان جتنے پردَے تھے تمام اٹھا دیئے گئے۔ اب ایک ہَیبت ناک منظر آپ کے سامنے تھا۔ کیا دیکھتے ہیں کہ مُردہ آگ کی لَپیٹ میں ہے اور رو رو کر اِس طرح آپ سے فریاد کر رہا ہے،

یا عَلِی! اَنَا غَرِیْق فِی النَّارِ وَحَرِیْق فِی النَّار.

یعنی یا علی! کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہُ الکریم میں آگ میں ڈوبا ہوا ہوں اور آگ میں جل رہا ہوں۔ قَبر کے دَہشتناک منظر اور مُردہ کی چیخ و پُکار اور دَرد ناک فریاد نے حیدرِ کرّار کَرَّمَ اللہ تعالٰی وَجْہَہُ الکریم کو بے قرار کر دیا۔ آپ نے اپنے رَحمت والے پروَردگار عَزَّوَجَلَّ کے دربار میں ہاتھ اُٹھا دیئے اور نہایت ہی عاجزی کے ساتھ اُس مَیِّت کی بخشش کیلئے درخواست پیش کی۔ غیب سے آواز آئی، ''اے علی کَرَّمَ اللہ

marfat.com

تعالیٰ وَجْہَہُ الکریم)! آپ (کَرَّمَ اللہ تعالیٰ وَجْہَہُ الکریم) اِس کی سِفارش نہ ہی فرمائیں کیوں کہ روزے رکھنے کے باوُجُود یہ شخص رَمَضانُ الْمُبارَک کی بے حُرمتی کرتا، رَمَضانُ الْمُبارَک میں بھی گُناہوں سے باز نہ آتا تھا۔ دن کو روزے تَو رکھ لیتا مگر راتوں کو گُناہوں میں مُبْتَلا رہتا تھا۔" مَولائے کائِنات مولا علی کَرَّمَ اللہُ تعالیٰ وَجْہَہُ الکریم یہ سُن کر اور بھی رنجیدہ ہو گئے اور سَجدے میں گِر کر رو رو کر عرض کرنے لگے،" یا اللہ! عَزَّوَجَلَّ میری لاج تیرے ہاتھ میں ہے۔ اِس بندے نے بڑی اُمید کے ساتھ مجھے پُکارا ہے، میرے مالِک عَزَّوَجَلَّ! تُو مجھے اِس کے آگے رُسوا نہ فرما۔ اِس کی بے بَسی پر رَحْم فرمادے اور اِس بیچارے کو بَخْش دے۔" حضرتِ علی کَرَّمَ اللہُ تعالیٰ وَجْہَہُ الکریم رو رو کر مُناجات کر رہے تھے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحْمت کا دریا جوش میں آگیا اور نِدا آئی، "اے علی! (کَرَّمَ اللہ تعالیٰ وَجْہَہُ الکریم) ہم نے تمھاری شِکَستہ دِلی کے سَبَب اِسے بَخْش دیا۔" چُنانچہ اُس مُردے پر سے عذاب اُٹھالیا گیا۔ (انیسُ الواعظین ص ۲۵)

کیوں نہ مُشکِلکُشا کہوں تم کو! تم نے بگڑی مری بنائی ہے

مُردوں سے گفتگو

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مولیٰ علی کَرَّمَ اللہ تعالیٰ وَجْہَہُ الکریم کی عظمت وشان کے کیا کہنے! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اَہلِ قُبور سے گفتگو فرمالیا کرتے تھے۔ ایک اور حِکایت پیشِ خدمت ہے۔ چُنانچہ حضرت علّامہ جلالُ الدّین السیُوطی الشّافِعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نَقْل کرتے ہیں، حضرت سَیِّدُنا سعید بن مُسَیَّب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، "ہم امیرُ المؤمنین حضرتِ مولیٰ علی کَرَّمَ اللہ تعالیٰ وَجْہَہُ الکریم کے ہمراہ قَبرستان سے گزرے۔ حضرتِ علی کَرَّمَ

marfat.com

اللہ تعالیٰ وَجْہَہُ الکریم نے ارشاد فرمایا، "اَلسَّلامُ عَلَیْکُمْ یَااَھْلَ الْقُبُورِ وَرَحْمَۃُ اللّٰہ ۔کیا تم ہم کو اپنی خبریں سُناتے ہو یا ہم تم کو اپنی خبریں سُنائیں"۔ راوی کہتے ہیں کہ ہم نے ایک قَبر کے اندر سے آواز سُنی وَعَلَیْکُمُ السَّلامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکاتُہٗ یا امیرَ المؤمنین (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)! آپ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ہمیں بتایئے ہمارے بعد دنیا میں کیا ہوا؟ تو آپ کَرَّمَ اللہ تعالیٰ وَجْہَہُ الکریم نے فرمایا، "تمھاری بیویاں نئی شادیاں کرچُکیں، تمھارے مال بَٹ چکے، اور اَولاد یتیموں کے زُمرہ میں شامِل ہے، وہ گھر جو تم نے پُختہ بنائے تھے، اُن میں تمھارے دشمن آباد ہو گئے۔ اب تم اپنا حال سُناؤ"۔ تو ایک قَبر سے آواز آئی، "کفن پھٹ چکے، بال بِکھر گئے، کھالیں ٹکڑے ٹکڑے ہوگئیں اور آنکھیں رُخساروں پر بہہ گئیں اور نتھنوں کا پیپ بن گیا، جیسا کیا وَیسا پایا، جو چھوڑ کر آئے اُس میں نُقصان اُٹھایا اور اب اَعْمال کے بدلے رَہَن ہیں۔" (یعنی جس کے اچھے اعمال ہوں گے آخرت میں آسائش پائے گا اور بُرے اَعْمال والا اپنی کرنی کا پھل بُھگتے گا۔) (شَرحُ الصُّدور ص ۲۰۹)

رَمَضان کی راتوں میں کھیل کُود

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! گزشتہ دو[۲] دنوں حِکایات میں ہمارے لئے عبرت کے بے شمار مَدَنی پھول ہیں۔ زندہ انسان خوب پُھدکتا ہے مگر جب موت کا شکار ہو کر قَبر میں اتار دیا جاتا ہے، اُس وقت آنکھیں بند ہونے کے بجائے حقیقت میں کُھل چکی ہوتی ہیں۔ اچھے اَعْمال اور راہِ خدائے ذُوالجلال عَزَّوَجَلَّ میں دیا ہوا مال تو کام آتا ہے مگر جو کچھ دَھن پیچھے چھوڑ آتا ہے اُس میں بھلائی کا اِمکان بَہُت کم ہوتا ہے کہ وُرثاء

marfat.com

سے یہ اُمید کم ہی ہوتی ہے کہ وہ اپنے مرحوم عزیز کی آخرت کی بہتری کیلئے مالِ کثیر خرچ کریں، بلکہ مرنے والا اگر حرام وناجائز مال مَثَلاً گناہوں کے اَسباب جیسا کہ آلاتِ مُوسیقی، وڈیو گیمز کی دُکان، میُوزک سینٹر، ملاوٹ والے مال کا کاروبار وغیرہ پیچھے چھوڑے تو اُس کیلئے مرنے کے بعد سَخت ترین اور ناقابلِ تصوُّر نقصان ہے۔ "قَبر کا بھیانک منظر" نامی حِکایت میں رَمَضانُ الْمبارَک کی بے حُرمتی کرنے والے کا خوفناک انجام پیش کیا گیا ہے۔ اِس سے دَرسِ عِبرت حاصِل کیجئے۔ آہ! صد آہ! رَمَضانُ الْمُبارَک کی پاکیزہ راتوں میں ہمارے کئی نوجوان اسلامی بھائی مَحَلّہ میں کرکٹ، فُٹ بال وغیرہ کھیل کھیلتے، خوب شور مچاتے اور اِس طرح یہ بدنصیب لوگ خود تو عِبادت سے محروم رہتے ہی ہیں مگر دوسروں کیلئے بھی بے حد پریشانی کا باعِث بنتے ہیں۔ نہ تو خود عِبادت کرتے ہیں، نہ دوسروں کو کرنے دیتے ہیں۔ اِس قِسم کے کھیل اللہ عَزَّوَجَلَّ کی یاد سے غافِل کرنے والے ہیں۔ نیک لوگ تو اِن کھیلوں سے سَدا دُور ہی رہتے ہیں۔ خود کھیلنا تو دَرکِنار ایسے کھیل تماشے دیکھتے بھی نہیں، بلکہ اِس قِسم کے کھیلوں کا آنکھوں دیکھا حال (COMMENTARY) بھی نہیں سُنتے۔ لہٰذا ہمیں بھی اِن حَرکات سے بچنا ہی چاہیے اور خُصُوصاً رَمَضانُ الْمُبارَک کے بابَرَکت لَمحات تو ہرگز ہرگز اِس طرح برباد نہیں کرنے چاہئیں۔ نیز کافی ایسے نادان لوگ بھی دیکھے جاتے ہیں جو اگرچہ روزہ تو رکھ لیتے ہیں مگر پھر ان بے چاروں کا وَقت "پاس" نہیں ہوتا۔ لہٰذا وہ لوگ بھی اِحترامِ رَمَضان شریف کو ایک طرف رکھ کر حرام وناجائز

marfat.com

کاموں کا سہارا لے کر وَقت ''پاس'' کرتے ہیں اور یُوں رَمَضان شریف میں شَطرَنج تاش، لُڈّو، گانے باجے، وغیرہ میں بعض لوگ کچھ زیادہ ہی مُلَوَّث ہو جاتے ہیں۔ یاد رکھئے! شَطرنج اور تاش وغیرہ پر کسی قِسم کی بازی یا شرط نہ بھی لگائی جائے تب بھی یہ کھیل ناجائز ہیں۔ بلکہ تاش میں چُونکہ جانداروں کی تصویریں بھی ہوتی ہیں اِس لئے اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جُھوٹ مُوٹ تاش کھیلنے کو بھی حرام لکھا ہے۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۱۰ جز ۱۰ اول ص ۱۹۱)

لہٰذا اے جنّت کے طَلَبگار روزہ دار اِسلامی بھائیو! رَمَضانُ الْمُبارَک کے مُقدّس لَمحات کو فُضُولیات وخُرافات میں برباد ہونے سے بچاؤ! زندگی بے حد مختَصَر ہے اِس کو غنیمت جانو، تاش کی گڈّیوں اور فِلمی گانوں کے ذریعے وَقت ''پاس'' (بلکہ برباد) کرنے کے بجائے تلاوتِ قُرآن اور ذِکر و دُرُود میں وَقت گُزارنے کی کوشش کرو۔ جتنی بُھوک پیاس کی شِدّت زیادہ مَحسوس ہوگی اُتنا ہی صَبر کرنے پر اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ ثواب بھی زائد ملے گا۔ جیسا کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمانِ عالیشان ہے، ''اَفْضَلُ الْعِبَادَاتِ اَحْمَزُهَا یعنی عبادتوں میں افضل عبادت وہ ہے جس میں زحمت (تکلیف) زیادہ ہے۔'' (کَشْفُ الخِفاء وَمُزِیْلُ الْاِلْباس ج ۱ ص ۱۷۵)

ولیٔ کامِل حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن اَدْھَم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا فرمانِ عالیشان ہے، ''دُنیا میں جو نیک عَمَل جتنا دُشوار ہوگا قِیامت کے روز نیکیوں کے پلڑے میں اُتنا ہی زیادہ وَزن دار ہوگا۔'' (تذکرۃ الاولیاء ص ۶۱)

اِس سے صاف ظاہر ہوا کہ ہمارے لئے روزہ رکھنا جتنا دُشوار اور نَفْسِ بدکار

کیلئے ناگوار ہوگا۔اِن شآء اللّٰہ اَلْغفَّار عَزَّوَجَلَّ بروزِ شُمار میزانِ عمل میں اُتنا ہی زیادہ وَزن دار ہوگا۔

روزے میں زیادہ سونا

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سَیِّدُنا اِمامِ محمد غَزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ "کیمیائے سعادَت" میں فرماتے ہیں، "روزہ دار کے لئے سُنّت یہ ہے کہ دِن کے وَقْت زیادہ دیر نہ سوئے بلکہ جاگتا رہے تاکہ بُھوک اور ضُعف (یعنی کمزوری) کا اَثر مَحسوس ہو۔"[1] (کیمیائے سعادت ص ۱۸۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صاف ظاہر ہے کہ جو دِن بھر روزہ میں سو کر وَقْت گُزار دے اُس کو روزہ کا پتا ہی کیا چلے گا؟ ذرا سوچو تو سہی! اِمام مُحمد غَزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تو زیادہ سونے سے بھی مَنْع فرماتے ہیں کہ اِس طرح بھی وَقْت فالتو "پاس" ہوجائے گا۔تو جو لوگ کھیل تَماشوں اور حرام کاموں میں وَقت برباد کرتے ہیں وہ کس قَدَر مَحرُوم و بدنصیب ہیں۔لہٰذا اِس مُبارَک مہینے کی قَدْر کیجئے۔اِس کا اِحْتِرام بجالایئے۔اِس میں خُوش دِلی کے ساتھ روزے رکھئے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا حاصِل کیجئے۔

اے ہمارے پیارے اللہ عزوجل فیضانِ رَمَضان سے ہر مسلمان کو مالا مال فرما۔ اِس ماہِ مبارَک کی ہمیں قَدْر و مَنزِلت نصیب کر اور اِس کی بے اَدَبی سے بچا۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

[1] اگرچہ افضل کم سونا ہی ہے پھر بھی اگر ضَروری عِبادات کے علاوہ کوئی شخص سویا بھی رہے تو گناہ گار نہ ہوگا۔

marfat.com

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

(۲) اَحْکامِ روزہ [1]

حضرتِ سَیِّدُنا شیخ اَحمد بن مَنصور رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ جب فَوت ہوئے تو اہلِ شیراز میں سے کسی نے خواب میں دیکھا کہ وہ شیراز کی جامع مَسْجِد کی محراب میں کھڑے ہیں اور اُنہوں نے بہترین حُلّہ (جنّتی لباس) زیبِ تَن کیا ہوا ہے اور سَر پر مَوتیوں والا تاج سَجا ہوا ہے۔

خواب دیکھنے والے نے عَرْض کیا، حضرت! کیا حال ہے؟ فرمایا، ''اللہ تعالٰی نے مُجھے بَخْش دیا اور مجھ پر کرم فرمایا اور مجھے تاج پَہنا کر جنّت میں داخِل کیا۔'' پوچھا، کس سبب سے؟ فرمایا، ''میں تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھا کرتا تھا اور یہی عَمَل کام آ گیا۔'' اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِین۔ (القولُ البدیع ص ۱۱۲)

صَلُّوا علی الحبیب! صلی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمد

اللہ تبارَکَ وَتعالٰی کا کتنا بڑا کرم ہے کہ اُس نے ہم پر ماہِ رَمضانُ المبارَک کے روزے فَرْض کر کے ہمارے لئے تقوٰی اور اپنی رِضا کا سامان فراہم کیا۔ اللہ عزوجل پارہ نمبر ۲ سورۃُ البَقَرۃ کی آیت ۱۸۳ تا ۱۸۴ میں ارشاد فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۸۳﴾ اَیَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِیْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ

ترجَمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! تم پر روزے فَرض کئے گئے جیسے اگلوں پر فرض ہوئے تھے کہ کہیں تمہیں پرہیزگاری ملے گِنتی کے دن ہیں تو تم میں جو کوئی بیمار یا سفر میں ہو تو اتنے روزے

[1] اِفْضانِ سُنّت میں ہر جگہ مسائل فقہِ حنفی کے مطابق دیئے ہیں۔ لہٰذا شافعی، مالکی اور حنبلی اسلامی بھائی فقہی مسائل کے معاملے میں اپنے اپنے علمائے کرام سے رجوع کریں۔

marfat.com

اَیَّامٍ اُخَرَ ؕ وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ ؕ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ ؕ وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝

(پ ۲ سورۃ البقرۃ آیت ۱۸۳،۱۸۴)

اور دِنوں میں اور جنہیں اِس کی طاقت نہ ہو وہ بدلہ میں ایک مسکین کا کھانا پھر جو اپنی طرف سے نیکی زیادہ کرے تو وہ اُس کے لئے بہتر ہے اور روزہ رکھنا تمھارے لئے زیادہ بھلا ہے اگر تم جانو۔

روزہ کس پر فرض ہے؟ توحید و رِسالت کا اِقرار کرنے اور تمام ضَروریاتِ دِین پر ایمان لانے کے بعد جس طرح ہر مُسلمان پر نَماز فَرض قرار دی گئی ہے اِسی طرح رَمَضان شریف کے روزے بھی ہر مُسلمان (مرد وعورت) عاقِل و بالغ پر فَرض ہیں۔ دُرِّمُختار میں ہے، روزے ۱۰ شعبانُ الْمُعَظَّم ۲ھ کو فرض ہوئے۔ (دُرِّمُختار علی مع رَدُّالْمُحتار ج ۳ ص ۳۳۰)

روزہ فَرض ہونے کی وجہ اِسلام میں اکثر اَعمال کسی نہ کسی رُوح پَرور واقِعہ کی یاد تازہ کرنے کے لئے مُقَرَّر کئے گئے ہیں۔ مَثَلاً صَفا اور مَرْوَہ کے درمیان حاجیوں کی سَعْی حضرتِ سَیِّدَتُنا ھاجِرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی یادگار ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے لختِ جگر حضرتِ سَیِّدُنا اِسماعیل ذَبِیحُ اللہ علیٰ نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کیلئے پانی تلاش کرنے کیلئے اِن دونوں پہاڑوں کے درمیان سات بار چلی اور دَوڑی تھیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو حضرت سَیِّدَتُنا ھاجِرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی یہ ادا پسند آ گئی، لہٰذا اِسی سُنّتِ ہاجِرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے باقی رکھتے ہوئے حاجیوں اور عمرہ

marfat.com

کرنے والوں کے لئے صَفَا ومَرْوَہ کی سَعْی کو واجِب کردیا۔ اِسی طرح اَیّامِ رَمَضان میں سے کچھ دن ہمارے پیارے سرکار، مکّے مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے غارِ حرا میں گُزارے تھے۔ اِس دوران آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم دن کو کھانے سے پرہیز کرتے اور رات کو ذِکرُ اللہ عَزَّوَجَلَّ میں مشغُول رہتے تھے۔ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اُن دِنوں کی یاد تازہ کرنے کیلئے روزے فَرْض کئے تا کہ اُس کے مَحبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی سُنّت قائم رہے۔

اَنبیائے کِرام علیہم السلام کے روزے: روزہ گُزشتہ اُمّتوں میں بھی تھا مگر اُس کی صُورت ہمارے روزوں سے مختلِف تھی۔ رِوایات سے پتا چلتا ہے کہ ''حضرتِ سَیِّدُنا آدم صَفِیُّ اللہ علٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ نے ۱۳، ۱۴، ۱۵ تاریخ کو روزہ رکھا۔'' (کنزُالعُمّال ج۸ص۲۵۸)

''حضرتِ سَیِّدُنا نُوح نَجِیُّ اللہ علٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام (عیدَین کے علاوہ) ہمیشہ روزہ دار رہتے۔'' (ابنِ ماجہ ج۲ص۳۳۳)

''حضرتِ سَیِّدُنا داؤد علٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ایک دن چھوڑ کر ایک دن روزہ رکھتے۔''

(مسلم ج۱ص۳۶۵)

حضرتِ سَیِّدُنا سُلَیمان علٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ۳ تین دن مہینے کے شروع میں، ۳ تین دن درمیان میں اور ۳ تین دن آخر میں (یعنی مہینے میں ۹ دن) روزہ رکھا کرتے۔ (کنزالعمّال ج۸ص۳۰۴)

marfat.com

روزہ دار کا ایمان کتنا پُختہ ہے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سَخت گرمی کے مدنی پھول: ہے، پیاس سے حلق سُوکھ رہا ہے، ہونٹ خُشک ہو رہے ہیں مگر پانی موجُود ہوتے ہوئے بھی روزہ دار اُس کی طرف دیکھتا تک نہیں ، کھانا موجُود ہے بُھوک کی شِدّت سے حالت دِگرگُوں ہے مگر وہ کھانے کی طرف ہاتھ تک نہیں بڑھاتا۔ آپ اندازہ فرمائیں اِس شَخْص کا خُدائے رَحْمٰن عزوجل پر کِتنا پُختہ ایمان ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اِس کی حَرَکت ساری دُنیا سے تو چُھپ سکتی ہے مگر اللہ عزوجل سے پوشیدہ نہیں رہ سکتی۔ اللہ عزوجل پر اِس کا یہ یقین کامِل روزے کا عملی نتیجہ ہے۔ کیونکہ دُوسری عِبادتیں کِسی نہ کِسی ظاہری حَرَکت سے ادا کی جاتی ہیں مگر روزے کا تَعلُّق باطِن سے ہے۔ اِس کا حال اللہ عزوجل کے سِوا کوئی نہیں جانتا اگر وہ چُھپ کر کھا پی لے تب بھی لوگ تو یہی سمجھتے رہیں گے کہ یہ روزہ دار ہے۔ مگر وہ مَحض خوفِ خدا عزوجل کے باعِث کھانے پینے سے اپنے آپ کو بچا رہا ہے۔

بچّوں کو کب روزہ رکھوایا جائے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہو سکے تو اپنے بچّوں کو بھی جلدی جلدی روزہ رکھنے کی عادت ڈلوائیں تاکہ جب وہ بالغ ہو جائیں تو اُنہیں روزہ رکھنے میں دُشواری نہ ہو۔ چُنانچِہ فُقَہائے کِرام رَحِمَہُمُ اللہ فرماتے ہیں، ''بچّہ کی عُمر دس سال کی ہو جائے اور اُس میں روزہ رکھنے کی طاقت ہو تو اُس سے رَمَضانُ الْمُبارَک میں روزہ رکھوایا جائے۔ اگر

marfat.com

پُوری طاقت ہونے کے باوُجُود نہ رکھے تو مار کر رکھ کر توڑ دیا تو قَضاء کا حُکم نہ دیں گے۔ اور نَماز توڑ دے تو پھر پڑھوائیں۔

(رَدُّالْمُحتار ج ۳ ص ۳۸۵)

کیا روزے سے آدمی بیمار ہو جاتا ہے؟ عام لوگوں میں یہ تأثُّر پایا جاتا ہے کہ روزہ رکھنے سے انسان کمزور ہو کر بیمار پڑ جاتا ہے۔ حالانکہ ایسا نہیں۔ اِس ضِمن میں امامِ اہلسنّت، اعلیٰحضرت مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ رَحمۃُ الرَّحمٰن کا ایمان اَفروز واقِعہ پیش کیا جاتا ہے۔ چُنانچِہ الملفوظ حصّہ دُوم ص ۴۳ پر ہے، آپ علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں، ''ایک سال رَمَضانُ الْمبارَک سے تھوڑا عرصہ قبل والدِ مرحوم حضرتِ رئیس الْمُتَکَلِّمِین سَیِّدُ نا ومولیٰنا نَقی علی خان علیہ رَحمۃُ الرَّحمٰن خواب میں تشریف لائے اور فرمایا، بیٹا! آئندہ رَمَضان شریف میں تم سَخت بیمار ہو جاؤ گے، مگر خیال رکھنا کوئی روزہ قَضاء نہ ہونے پائے چُنانچِہ والدِ صاحِب کے حسبُ الِارشاد واقِعی رَمَضانُ الْمبارَک میں سَخت بیمار ہو گیا۔ لیکن کوئی روزہ نہ چُھوٹا۔ الحمدللہ! روزوں ہی کی بَرَکت سے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے صِحّت عطا فرمائی۔ اور صِحّت کیوں نہ ملتی کہ سَیِّدُ الْمَحْبُوبِین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا ارشادِ پاک بھی تو ہے:۔ صُوْمُوْا تَصِحُّوا یعنی روزہ رکھو صِحّتیاب ہو جاؤ گے۔'' [1]

[1] دُرِّمَنثور ج ۱ ص ۴۴۰

marfat.com

روزے سے صحّت ملتی ہے

حضرت سَیِّدُنا مولیٰ علی کَرَّمَ اللہ تعالٰی وَجْہَہُ الْکریم سے مَروی ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حبیب، ہم مریضوں کے طبیب صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ صحّت نشان ہے، ''بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بنی اسرائیل کے ایک نبی علیہ السلام کی طرف وَحی فرمائی کہ آپ اپنی قوم کو خبر دیجئے کہ جو بھی بندہ میری رِضا کیلئے ایک دن کا روزہ رکھتا ہے تو میں اُس کے جِسم کو صحّت بھی عطا فرماتا ہوں اور اسکو عظیم اَجر بھی دُونگا۔'' (شُعَب الایمان ج۳ص ۴۱۲)

مِعدے کا وَرَم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! الحمدللہ عَزَّوَجَلَّ احادیثِ مبارکہ سے مُستفاد ہوا کہ روزہ اَجر وثواب کے ساتھ ساتھ حُصولِ صحت کا بھی ذریعہ ہے۔اب تو سائنسدان بھی اپنی تحقیقات میں اس حقیقت کو تسلیم کرنے لگے ہیں۔جیسا کہ آکسفورڈ یونیورسٹی کا پروفیسر مُور پالڈ (MOORE PALID) کہتا ہے، ''میں اسلامی عُلوم پڑھ رہا تھا جب روزوں کے بارے میں پڑھا تو اُچھل پڑا کہ اسلام نے اپنے ماننے والوں کو اتنا عظیم الشان نُسخہ دیا ہے! مجھے بھی سبق ہوا لہٰذا میں نے مسلمانوں کی طرز پر روزے رکھنے شروع کر دیئے۔عرصہ دارز سے میرے معِدے پر وَرَم تھا۔کچھ ہی دِنوں کے بعد مجھے تکلیف میں کمی مَحسوس ہوئی میں روزے رکھتا رہا یہاں تک کہ ایک مہینے میں میں میرا مرض بالکل ختم اُس میں ہو گیا!''

marfat.com

حیرت انگیز انکشافات: ہالینڈ کا پادری ایلف گال (ALF GAAL) کہتا ہے، میں نے شُوگر، دل اور مِعدے کے مریضوں کو مسلسل ۳۰ دن روزے رکھوائے، نَتیجتاً شُوگر والوں کی شوگر کنٹرول ہوگئی، دِل کے مریضوں کی گھبراہٹ اور سانس کا پھولنا کم ہوا اور مِعدے کے مریضوں کو سب سے زیادہ فائدہ ہوا۔ ایک اِنگریز ماہر نفسیات سگمنڈ فرائیڈ (SIGMEND FRIDE) کا بیان ہے، روزے سے جسمانی کھچاؤ، ذِہنی ڈِپریشن اور نفسیاتی اَمراض کا خاتمہ ہوتا ہے۔

ڈاکٹروں کی تحقیقاتی ٹیم: ایک اخباری رپورٹ کے مطابق جَرمنی، اِنگلینڈ اور امریکہ کے ماہِر ڈاکٹروں کی تحقیقاتی ٹیم رَمَضانُ الْمُبارَک میں پاکستان آئی اور اُنہوں نے بابُ المدینہ کراچی، مرکزُ الاولیاء رحمہم اللہ لاہور اور دِیارِ مُحدِّثِ اعظم علیہ الرحمۃ سردار آباد (فیصل آباد) کا انتِخاب کیا۔ جائزہ (SURVEY) کے بعد اُنہوں نے یہ رَپورٹ پیش کی، "چُونکہ مسلمان نماز پڑھتے اور رَمَضانُ الْمُبارَک میں اِس کی زیادہ پابندی کرتے ہیں اسلئے وُضو کرنے سے E.N.T. یعنی ناک، کان، اور گلے کے اَمراض میں کمی واقع ہوجاتی ہے، نیز مسلمان روزے کے باعِث کم کھاتے ہیں لہٰذا مِعدے جگر، دل اور اَعصاب (یعنی پٹھوں) کے اَمراض میں کم مُبتَلا ہوتے ہیں۔"

خُوب ڈٹ کر کھانے سے بیماریاں پیدا ہوتی ہیں: **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** فِی نَفسِہٖ روزہ سے کوئی بیمار نہیں ہوتا بلکہ سَحَری

marfat.com

و اِفطاری میں بے اِحتیاطیوں اور بد پرہیزیوں کے سبب نیز دونوں وقت خوب مُرَغَّن (یعنی تیل، گھی والی) غِذاؤں کے اِستِعمال اور رات بھر وقتاً فوقتاً کھاتے پیتے رہنے سے روزہ دار بیمار ہو جاتا ہے۔ لہٰذا سَحَری اور اِفطاری کے وقت کھانے پینے میں اِحتِیاط برتنی چاہئے۔ رات کے دَوران پیٹ میں غذا کا اتنا زیادہ بھی ذخیرہ نہ کرلیا جائے کہ دن بھر ڈکاریں ہی آتی رہیں۔ اور روزے میں بُھوک و پیاس کا اِحساس ہی نہ رہے۔ کیونکہ اگر بُھوک و پیاس کا اِحساس ہی نہ رہا تو پھر روزے کا لُطف ہی کیا ہے؟ روزہ کا تو مزا ہی اِس بات میں ہے کہ سخت گرمی ہو، شدتِ پیاس سے اَب سُوکھ گئے ہوں اور بُھوک سے خوب نِڈھال ہو چکے ہوں۔ ایسے میں کاش! مدینۂ مُنوّرہ کی میٹھی میٹھی گرمی اور ٹھنڈی ٹھنڈی دُھوپ کی یاد تازہ ہو۔ اور اے کاش! کربلا کے تپتے ہوئے صَحرا، اور گُلستانِ نُبُوَّت صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے مَہکتے ہوئے نوشگفتہ پُھولوں، تین دن کی بُھوک اور پیاس سے تڑپتے بِلکتے مدینے کے "حقیقی مَدَنی مُنّوں" اور شَہَنشاہِ مدینہ، سُرورِ قَلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے بھوکے پیاسے مظلوم شہزادوں کی یاد تڑپانے لگے، اور جس وَقت بُھوک اور پیاس کچھ زیادہ ہی ستائے اُس وَقت تسلیم و رِضا کے پیکر، مدینے کے تاجور، نبیوں کے سَرْوَر، مَحبوبِ داوَر صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے شِکَمِ اَطہَر پر بندھے ہوئے بامُقدّر پتھر بھی یاد آجائیں تو کیا کہنے! لہٰذا میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی روزے تو ایسے ہونے چاہئیں کہ ہم اپنے

marfat.com

آقاؤں اور سرکاروں کی حسین یادوں میں گم ہو جائیں۔ ؎

کھانا تو دیکھو ! جَو کی روٹی
وہ بھی شکم بھر روز نہ کھانا
تھوڑی کھجوریں ہی کھا لینا
دو۲ دو۲ مہینے یوں ہی گزارہ
کون و مکاں کے گو ہیں سَرور
سادہ ہیں اُمت کے یاور

بے چھنا آٹا روٹی بھی موٹی
صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب
تھوڑا پانی ہی پی لینا
صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب
پھر بھی پیٹ پہ دو۲ ہیں پتھر
صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب

سابقہ گناہوں کا کفّارہ

حضرتِ سیِّدُنا ابوسعید خُدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایت ہے کہ ہمارے میٹھے میٹھے مَدَنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں، ''جس نے رَمَضان کا روزہ رکھا اور اُس کی حُدُود کو پہچانا اور جس چیز سے بچنا چاہیے اُس سے بچا تو جو (کچھ گناہ) پہلے کر چکا ہے اُس کا کفّارہ ہو گیا۔''

(صحیح ابن حبان ج۵ ص۱۸۳)

روزہ کی جزا

حضرت سیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایت ہے کہ سُلطانِ مدینہ، سُرورِ قلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں، ''آدمی کے ہر نیک کام کا بدلہ دس۱۰ سے سات سو۷۰۰ گنا تک دیا جاتا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا، اِلَّا الصَّوْمَ فَاِنَّهٗ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِهٖ۔ سوائے روزے کے کہ روزہ میرے لئے ہے اور اُس کی جزا میں خود دوں گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا مزید ارشاد ہے، بندہ اپنی خواہش اور کھانے کو صِرف میری وَجہ سے تَرک کرتا

ہے۔روزہ دار کیلئے دو خوشیاں ہیں۔ایک اِفطار کے وَقت اور ایک اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ سے ملنے کے وقت۔روزہ دار کے منہ کی بُو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک مُشک سے زیادہ پاکیزہ ہے۔'' (صحیح مسلم ج ۱ ص ۳۶۳)

مزید ارشاد ہے، ''روزہ سِپَر (یعنی ڈھال) ہے اور جب کسی کے روزہ کا دِن ہو تو نہ بے ہُودہ بکے اور نہ ہی چیخے۔پھر اگر کوئی اور شخص اِس سے گالم گلوچ کرے یا لڑنے پر آمادہ ہو، تو کہہ دے، میں روزہ دار ہوں۔ (بخاری ج ۲ ص ۲۸۰)

روزہ کا خصوصی انعام

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ اَحادیثِ مُبارَکہ میں روزہ کی کئی خُصوصیات ارشاد فرمائی گئی ہیں۔کتنی پیاری بِشارت ہے اُس روزہ دار کے لئے جس نے اِس طرح روزہ رکھا جس طرح روزہ رکھنے کا حق ہے۔یعنی کھانے پینے اور جماع سے بچنے کے ساتھ ساتھ اپنے تمام اَعْضاء کو بھی گناہوں سے باز رکھا تو وہ روزہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فَضل وکرم سے اُس کیلئے تمام پچھلے گناہوں کا کفّارہ ہوگیا۔اور حدیثِ مُبارَک کا یہ فرمانِ عالیشان تو خاص طور پر قابلِ تَوجُّہ ہے جیسا کہ سرکارِ اَبد قَرار، ہم غریبوں کے غمگسار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم اپنے پروَرْدگار عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ خوشگوار سُناتے ہیں ''فَاِنَّہ' لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ''۔ یعنی روزہ میرے لئے ہے اور اِس کی جَزا میں خود ہی دُوں گا۔حدیثِ قُدسی کے اِس ارشادِ پاک کو بَعض مُحَدِّثِین کرام رَحِمَہُمُ اللہ نے، ''اَنَا اُجْزٰی بِہٖ'' بھی پڑھا ہے جیسا کہ تفسیرِ

نعیمی" وغیرہ میں ہے تو پھر معنٰی یہ ہوں گے، روزہ کی جزا میں خود ہی ہوں" سُبْحٰنَ اللّٰہ! عَزَّوَجَل یعنی روزہ رکھ کر روزہ دار بذاتِ خود اللہ تبارک وَتعالٰی ہی کو پالیتا ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قُرآنِ کریم میں مختلِف مَقامات پر بیان ہُوا ہے کہ جو اچّھے اَعمال کرے گا اُسے جنّت مِلے گی۔ چُنانچِہ ارشاد ہوتا ہے:-

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّةِ ؕ جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَآ اَبَدًا ؕ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِیَ رَبَّهٗ ۚ

(پ ۳۰ سورۃ البینۃ آیت ۸،۷)

ترجَمۂ کنزالایمان: بے شک جو ایمان لائے اور اچّھے کام کئے وُہی تمام مخلوق میں بہتر ہیں۔ اُن کا صِلہ اُن کے ربّ کے پاس بَسنے کے باغ ہیں، جن کے نیچے نہریں بہیں، اُن میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں۔ اللہ تعالٰی اُن سے راضی اور وہ اُس سے راضی۔ یہ اُس کیلئے ہے جو اپنے ربّ سے ڈرے۔

رضی اللہ تعالٰی عنہ کہنا صَحابی کیلئے مخصُوص نہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ جو مشہُور ہے کہ رضی اللہ تعالٰی عنہ صِرف صَحابی کے نام کیساتھ مخصُوص ہے کسی غیرِ صحابی کے نام کے ساتھ رضی اللہ تعالٰی عنہ نہیں کہہ سکتے۔ پیش کردہ آیات کے اِس آخِری حصّے رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِیَ رَبَّهٗ ۝ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ اُن سے راضی اور وہ اُس سے راضی۔ یہ اُس کیلئے ہے جو اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ

marfat.com

سے ڈرے) نے اِس عوامی غلَط فہمی کو جَڑ سے اُکھاڑ دیا! خوفِ خُدا عزوجل رکھنے والے ہر مؤمن کیلئے یہ بشارتِ عُظمیٰ ارشاد فرمائی گئی ہے کہ جو بھی اللہ عزوجل سے ڈرنے والا ہے وہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ کے زُمرہ میں داخِل ہے۔ اِس میں صَحابی وغیرِ صَحابی کی کوئی تَخصیص نہیں، ہر صَحابی اور ہر وَلی کے لئے رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھنا اور بولنا بالکل دُرُست و جائز ہے۔ جس نے ایمان کے ساتھ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی حیاتِ ظاہری میں سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ایک لمحہ بھر بھی صُحبت پائی یا دیکھا اور اس کا ایمان پر خاتِمہ ہوا وہ صَحابی ہے۔ بڑے سے بڑا ولی صَحابی کے مرتبہ کو نہیں پا سکتا، ہر صَحابی عادِل اور قَطعی جنّتی ہے۔ ان کے ساتھ جب رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھا جائے گا تو معنیٰ یہ ہوں گے، ''اللہ عزوجل ان سے راضی ہُوا۔'' اور جب کسی غیرِ صَحابی کے لئے لکھا یا بولا جائے گا تو دعائیہ معنیٰ ہونگے، یعنی ''اللہ عَزَّوَجَلَّ ان سے راضی ہو۔'' رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بات تو ضِمناً آ گئی دَراصل بتانا یہ مقصُود تھا کہ نَماز، حج، زکوٰۃ، غُرَباء کی اِمداد، بیماروں کی عِیادت، مَساکِین کی خَبر گیری وغیرہ تمام اَعمالِ خَیر سے جنّت ملتی ہے۔ مگر روزہ وہ عِبادت ہے، جس سے جنّت والا یعنی خود مالِکِ حقیقی عَزَّوَجَلَّ ہی مِل جاتا ہے۔ کہتے ہیں:

مجھے موتیوں والا چاہیئے مدینہ

ایک مرتبہ مَحمود غَزنوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کچھ قیمتی مَوتی اپنے اُمَراء کے سامنے پھینکتے ہوئے

marfat.com

فرمایا، ''چُن لیجئے اور خود آگے چل دیئے۔ تھوڑی دُور جانے کے بعد مُڑ کر دیکھا تو اَیاز گھوڑے پر سُوار پیچھے چلا آرہا ہے۔ پوچھا، اَیاز! کیا تجھے مَوتی نہیں چاہئیں؟ ایاز نے عَرض کیا، ''عالی جاہ! جو موتیوں کے طالِب تھے وہ موتی چُن رہے ہیں، مجھے تو مَوتی نہیں بلکہ موتیوں والا چاہیے۔''

ہم رَسُولُ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے جنّتی رَسُولُ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی

اِس سِلسِلے میں ایک حدیثِ مُبارَک بھی مُلاحَظہ فرمایئے۔ حضرتِ سَیِّدُنا رَبیعہ بن کَعب اَسْلَمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، ایک مرتبہ میں نے حُضُور، سَرِ اپا نُور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کو وُضو کروایا تو رَحمۃ لِّلعٰلَمِین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے خوش ہو کر ارشاد فرمایا، **سَلْ رَبِیعَۃُ!** یعنی رَبیعہ! مانگ کیا مانگتا ہے؟ حضرت رَبیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عَرض کیا، **اَسْئَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِی الْجَنَّۃ**، یعنی سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم جنّت میں آپ کی رَفاقت (یعنی پڑوس) چاہئے۔ (گویا عَرض کر رہے ہیں)

تجھ سے تُجھی کو مانگ لوں تو سب کچھ مل جائے
سو سُوالوں سے یہی ایک سُوال اچّھا ہے

دریائے رَحمت مزید جوش میں آیا اور فرمایا، **''اَوَغَیْرَ ذٰلِكَ؟** یعنی کچھ اور مانگنا ہے؟'' میں نے عرض کیا، ''بس صِرف یہی۔'' (یعنی یارسولَ اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم! جنّتُ الفِردَوس میں آپ کا پڑوس مانگنے کے بعد اب دُنیا و عُقبیٰ کی اور کونسی نِعمت باقی رہ جاتی

marfat.com

ہے جسے مانگا جائے!)

ع تجھ سے تجھی کو مانگ کر مانگ لی ساری کائنات

مجھ سا کوئی گدا نہیں، تجھ سا کوئی سخی نہیں

جب حضرتِ سَیِّدُنا رَبیعہ بن کَعْب اَسْلَمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنّت کی رَفاقت (پڑوس) طلب کر چکے اور مزید کسی حاجت سے اِنکار کر دیا تو اِس پر سرکارِ اَبَد قرار، بِاِذْنِ پروَرْدِگار، دونوں جہاں کے مالِک ومُختار عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا،

"فَاَعِنِّیْ عَلٰی نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُوْد" یعنی اپنے نَفْس پر زیادہ نَوافِل سے میری مدد کر۔ (صحیح مسلم ج۱ص۱۹۳)

(یعنی ہم نے تمہیں جنّت تو عطا کر ہی دی اب تم بھی بطورِ شکرانہ نوافِل کی کثرت کرتے رہو۔)

جو چاہو مانگ لو!

سُبْحٰنَ اللّٰہ! سُبْحٰنَ اللّٰہ! سُبْحٰنَ اللّٰہ! عَزَّوَجَلَّ اِس حدیثِ مُبارَک نے تو ایمان ہی تازہ کر دیا۔

حضرتِ سَیِّدُنا شیخ عَبدُ الحَقّ مُحَدِّث دِہلوی رحمۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، سرکارِ مدینہ، سُرورِ قلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا بِلا کسی تَقْیِید وتَخْصِیص مُطْلَقاً فرمانا، سَلْ؟ یعنی مانگ کیا مانگتا ہے؟ اِس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ سارا مُعامَلہ ہی سرکارِ عالی وقار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے دَستِ پُر انوار میں ہے۔ جو چاہیں جس کو چاہیں اپنے

ربّ عزّوجل کے حُکم سے عطا کردیں۔ علّامہ بُوصَیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ قصیدۂ بُردہ شریف میں فرماتے ہیں۔

فَاِنَّ مِنْ جُوْدِكَ الدُّنْيَا وَضَرَّتَهَا وَمِنْ عُلُوْمِكَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ

یعنی، یارسولَ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم! دُنیااور آخرت آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم ہی کی سَخاوت کاحِصّہ ہےاور لَوح وقَلم کا عِلم تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے عُلُومِ مُبارَکہ کا ایک حصّہ ہے۔

اگر خیریتِ دُنیا و عُقبیٰ آرزُو داری
بَدَرگاہَش بیَادِ ہر چہ مَن خواہی تمنا کن

یعنی دُنیاوآخرت کی خَیر چاہتے ہوتو اِس آستانِ عَرش نِشان پر آؤاور جو چاہو مانگ لو!

(اَشِعَّۃُ اللَّمعات ج۱ص۳۹۶)

خالقِ کُل عزّوجلّ نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کو مالِکِ کُل بنادیا
دونوں جہان دے دیئے قبضہ واِختیار میں ۲

جنّتی دروازہ

حضرتِ سیِّدُنا سَہل بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، ماہِ نُبوّت، مِہرِ رِسالت، قاسِمِ نِعمت، شافِعِ اُمّت صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عظمت نِشان ہے، ''بے شک جنّت میں ایک دروازہ ہے جسکو رَیّان کہا جاتا ہے اس سے قِیامت کے دن روزہ دار داخِل ہوں گے ان کے علاوہ کوئی داخِل نہ ہوگا۔ کہا جائے گا روزے دار کہاں

ہیں؟ پس یہ لوگ کھڑے ہوں گے ان کے علاوہ کوئی اور اِس دروازے سے داخِل نہ ہوگا۔ جب یہ داخِل ہوجائیں گے تو دروازہ بند کردیا جائے گا پس پھر کوئی اس دروازے سے داخِل نہ ہوگا۔ (صحیح بخاری ج۲ص۲۷۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُبْحٰنَ اللّٰہ! روزہ داروں کا بھی خوب مُقدّر ہے۔ بروزِ قِیامت ان کا خُصُوصی اِعزاز ہوگا۔ جانا جنّت ہی میں ہے دیگر خوش قسمت بھی جُوق در جُوق داخِلِ جنّت ہورہے ہوں گے مگر روزہ دار خُصُوصی طور پر ''بابُ الرَّیّان'' سے داخِلِ جنّت ہوں گے۔

ایک روزے کی فضیلت

حضرتِ سَیِّدُنا سَلَمہ بن قَیصر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَروی ہے، رسولوں کے سالار، نبیوں کے سردار، دوعالَم کے مالِک و مختار باذنِ پروردگار عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ خوشبودار ہے، جس نے ایک دن کا روزہ اللہ عزوجل کی رِضا حاصِل کرنے کیلئے رکھا، اللہ عزوجل اُسے جہنَّم سے اتنا دُور کردے گا جتنا کہ ایک کوّا جو اپنے بچپن سے اُڑنا شروع کرے یہاں تک کہ بوڑھا ہوکر مَر جائے۔ (مُسندِ ابی یعلی ج۱ص۳۸۳)

کوّے کی عُمر

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کوّا لمبی عُمر پانے والا پرندہ ہے۔ غُنْیَۃُ الطَّالِبِین میں ہے، کہا جاتا ہے، ''کوّے کی عُمر پانچ سو سال تک ہوتی ہے''۔ بَہر حال رِضائے

الٰہی عزوجل کیلئے ایک روزہ رکھنے والے کا جب یہ حال ہے کہ وہ جہنّم سے اس قدر دُور کردیا جاتا ہے جتنا فاصِلہ کوّا بچپن سے مسلسل اُڑتے اُڑتے بوڑھا ہوکر مرنے تک طے کرتا ہے۔تو جو سارا مہینہ روزہ رکھے گا اُس کا کیا عالم ہوگا !

سُرخ یاقوت کا مکان

حضرت سیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَروی ہے نبی کریم رءُوفٌ رَّحیم علیہ الصّلوٰۃُ والتّسلیم کا فرمانِ عظیم ہے، ''جس نے ماہِ رَمضان کا ایک روزہ بھی خاموشی اور سُکون سے رکھا اسکے لئے جنّت میں ایک گھر سُرخ یاقوت یا سبز زَبَرجَد کا بنایا جائے گا۔'' (مجمع الزّوائد ج۳ ص۲۴۶)

جسم کی زکوٰۃ

حضرتِ سیِّدُنا ابُوہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَروی ہے، حُضورِ پُرنُور، شافِعِ یومَ النُّشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ پُرسُرور ہے، ''ہر شئے کیلئے زکوٰۃ ہے اور جسم کی زکوٰۃ روزہ ہے اور روزہ آدھا صَبر ہے۔''

(ابنِ ماجہ ج۲ ص۲۴۷)

سونا بھی عبادت

حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن اَبی اَوفٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، مدینے کے تاجور، دلبروں کے دلبر، محبوبِ ربِّ اکبر عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ مُنوَّر ہے، ''روزہ دار کا سونا عبادت اور اسکی خاموشی تسبیح کرنا اور اسکی دعاء قَبول اور اسکا عمل مقبول ہوتا ہے۔''

(شُعَبُ الایمان ج۳ ص۴۱۵)

marfat.com

سُبحٰن اللّٰہ عزّوجل! روزہ دار کس قدر بَختوَر ہے کہ اُس کا سونا بندگی، خاموشی تسبیحِ خداوندی عزّوجل، دعائیں اور اعمالِ حَسَنہ مقبولِ بارگاہِ الٰہی عزّوجل ہیں۔

اَعضاء کا تسبیح کرنا:

اُمُّ الْمُؤمِنین سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا فرماتی ہیں، میرے سرتاج، صاحبِ معراج صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے، ''جو بندہ روزہ کی حالت میں صُبح کرتا ہے، اُس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اسکے اَعضاء تسبیح کرتے ہیں اور آسمانِ دُنیا پر رہنے والے (فِرِشتے) اسکے لئے سورج ڈوبنے تک مغفِرت کی دعاء کرتے رہتے ہیں۔ اگر وہ ایک دَور رَکعتیں پڑھتا ہے تو آسمان میں اسکے لئے نور روشن ہوجاتا ہے اور حُورِ عِین میں سے اُسکی بیویاں کہتی ہیں، اے اللہ عزّوجل تُو اسکو ہمارے پاس بھیج دے ہم اس کے دیدار کی بَہُت زیادہ مُشتاق ہیں۔ اور اگر وہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یا سُبحٰنَ اللّٰہ یا اللّٰہُ اَکبَر پڑھتا ہے تو ستّر ہزار فِرِشتے اُسکا ثواب سورج ڈوبنے تک لکھتے رہتے ہیں۔ (کامل ابنِ عدی ج۲ص۳۴۳)

سُبحٰن اللّٰہ عزّوجل! سُبحٰن اللّٰہ عزّوجل! سُبحٰن اللّٰہ عزّوجل! روزہ دار کے تو وارے ہی نیارے ہیں کہ اسکے لئے آسمان کے دروازے کُھلیں، اسکے جسم کے اَعضاء اللہ عزّوجل کی تسبیح کریں، آسمانِ دنیا پر رہنے والے ملائکہ غروبِ آفتاب تک اسکے لئے دعائے مغفِرت مانگیں، نماز پڑھے تو اسکے لئے آسمان میں روشنی

marfat.com

ہواور حُورِ عین یعنی بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں جواس کے لئے مُقَرَّر رہوئی ہیں وہ جنّت میں اِس کی آمَد کا انتِظار کریں، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یا سُبْحٰنَ اللّٰہ یا اللّٰہُ اَکْبَرُ کہے تو ستّر ہزار فِرِشتے غُروبِ آفتاب تک اس کا ثواب لکھیں۔

جنّتی پھل:

حضرتِ سَیِّدُنا علیُّ المُرتَضٰی کَرَّمَ اللہ تعالیٰ وَجْھَہُ الْکَرِیم سے روایت ہے کہ رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمین، سَیِّدُ المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ دلنشین ہے، ''جس کو روزے نے کھانے یا پینے سے روک دیا کہ جسکی اسے خواہش تھی تو اللہ تعالیٰ اسے جنّتی پھلوں میں سے کھلائے گا اور جنّتی شراب سے سیراب کرے گا۔'' (شُعَبُ الاِیمان ج۳ص ۴۱۰)

سونے کا دسترخوان:

حضرتِ سَیِّدُنا عبداللہ ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مَروی ہے، مالِکِ جنّت، ساقیٔ کوثر، محبوبِ ربِّ داور عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ پُر اثر ہے، ''قِیامت والے دن روزے داروں کیلئے سونے کا ایک دسترخوان رکھا جائے گا۔ حالانکہ لوگ (حساب کتاب کے) منتظِر ہوں گے''۔ (کَنْزُ العُمّال ج۸ص ۲۱۴)

سات قسم کے اعمال:

حضرت سَیِّدُنا عبداللہ ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں، ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک اعمال سات قِسم پر ہیں، دو عمل

marfat.com

واجِب کرنے والے، دو[۲] عملوں کی جَزاء (ان کی) مِثْل، ایک عمل کی جَزاء اپنے سے دس[۱۰] گُنا، ایک عمل کی سات سو[۷۰۰] گُنا تک اور ایک عمل ایسا ہے کہ اِس کا ثواب اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔ پس جو دو[۲] واجِب کرنے والے ہیں (۱) وہ شخص جو اللہ عزوجل سے اِس حال میں ملا کہ اللہ عزوجل کی عِبادت اِخلاص کے ساتھ اسطرح کی کہ کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرایا تو اُس کیلئے جنّت واجِب ہوگئی۔ (۲) اور جو اللہ عزوجل سے اِس حال میں ملا کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا تو اس کیلئے دوزخ واجِب ہوگئی۔ اور جس نے ایک گناہ کیا تو اس کی مِثْل (یعنی ایک ہی گناہ کی) جزاء پائے گا اور جس نے صِرف نیکی کا ارادہ کیا تو ایک نیکی کی جزاء پائے گا۔ اور جس نے نیکی کرلی تو وہ دس[۱۰] (نیکیوں کا اجر) پائے گا اور جس نے اللہ عزوجل کی راہ میں اپنا مال خرچ کیا تو اس کے خَرچ کئے ہوئے ایک دِرہم کو سات سو[۷۰۰] دِرہم اور ایک دینار کو سات سو[۷۰۰] دینار میں بڑھادیا جائے گا اور روزہ اللہ تعالیٰ کیلئے ہے اسکے رکھنے والے کا ثواب اللہ عَزَّوَجَل کے عِلاوہ کوئی نہیں جانتا۔"

(کنز العُمّال ج ۸ ص ۲۱۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس کا ایمان پر خاتمہ ہوگا وہ یا تو اللہ عزوجل کی رَحمت سے بے حساب یا معاذ اللہ عزوجل گناہوں کا عذاب ہوا تب بھی بالآخر یقیناً داخِلِ جنّت ہوگا۔ اور جس کا (مَعاذ اللہ عزوجل) خاتمہ کُفر پر ہوا وہ ہمیشہ ہمیشہ دوزخ میں

marfat.com

رہیگا۔جس نے ایک گناہ کیا اُس کو ایک ہی گناہ کا بدلہ ملے گا۔اللہ عزوجل کی رَحمت کے قربان! صرف نیکی کی نِیّت کرنے پر ایک نیکی کا ثواب اور اگر نیکی کر لی تو ثواب دَس گُنا، راہِ خُدا عزوجل میں خرچ کرنے والے کو سات سو گُنا اور روزہ دار کی بھی کَتنی زبردست عظمت ہے کہ اس کے ثواب کو اللہ عزوجل کے سِوا کوئی نہیں جانتا۔

بے حِساب اَجْر

حضرتِ سَیِّدُنا کَعبُ الْاَحبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَروی ہے، فرماتے ہیں، ''بروزِ قیامت ایک مُنادِی اِسطرح نِدا کریگا، ہر بَونے والے (یعنی عمل کرنے والے) کو اس کی کھیتی (یعنی عمل) کے برابر اَجْر دیا جائے گا سوائے قُرآن والوں (یعنی عالِمِ قُرآن) اور روزہ داروں کے کہ انہیں بے حدو بے حِساب اَجْر دیا جائیگا۔'' (شُعَبُ الایمان ج۳ص ۴۱۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دنیا میں جیسا بوئیں گے ویسا کاٹیں گے۔ عُلَمائے کرام رَحِمَہُمُ اللہ اور روزہ دار بَہُت ہی نصیب دار ہیں کہ بروزِ قیامت ان کو بے حِساب ثواب سے نوازا جائیگا۔

جَہَنَّم سے دُوری

حضرتِ سَیِّدُنا ابو سعید خُدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَروی ہے کہ رسولوں کے سالار، نبیوں کے سردار غَیبوں پر خبردار باِذنِ پروردگار عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ مُشکبار ہے، ''جس نے اللہ عزوجل کی راہ میں ایک دن کا روزہ رکھا اللہ عزوجل اسکو جہنَّم سے ستر

(صحیح بخاری ج ۳ ص ۲۸۱)

سال کی مُسافت دُور کردے گا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جہاں روزہ رکھنے کے بے شُمار فضائل ہیں وَہیں بغیر کسی صحیح مجبوری کے رَمَضانُ الْمُبارَک کا روزہ تَرک کرنے پر سخت وَعِیدیں بھی ہیں۔ رَمَضان شریف کا ایک روزہ جو بلا کسی عُذرِ شَرعی جان بُوجھ کر ضائع کردے تو اب عُمر بھر بھی اگر روزے رکھتا رہے تب بھی اُس چھوڑے ہوئے ایک روزے کی فضیلت کو نہیں پا سکتا۔

ایک روزہ چھوڑنے کا نقصان

حضرتِ سیِّدُنا ابُو ہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، سرکارِ اَبد قرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں، ''جس نے رَمَضان کے ایک دن کا روزہ بغیر رُخصت و بغیر مَرض اِفطار کیا (یعنی نہ رکھا) تو زمانہ بھر کا روزہ بھی اُس کی قَضا نہیں ہوسکتا اگرچہ بعد میں رکھ بھی لے۔'' (صحیح بُخاری ج ۱ ص ۲۸۹)

یعنی وہ فضیلت جو رَمَضانُ الْمُبارَک میں روزہ رکھنے کی تھی اب کسی طرح نہیں پا سکتا۔ لہٰذا ہمیں ہرگز ہرگز غَفلت کا شِکار ہوکر روزۂ رَمَضان جیسی عظیم الشّان نِعمت نہیں چھوڑنی چاہئے۔ جو لوگ روزہ رکھ کر بغیر صحیح مجبوری کے توڑ ڈالتے ہیں اللہ عزَّوَجَلَّ کے قَہر و غَضَب سے خوب ڈریں۔ چُنانچِہ

اُلٹے لٹکے ہوئے لوگ

حضرت سیِّدُنا ابُو اُمامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، میں نے سرکارِ مدینہ، سُرورِ قَلب و سینہ صلی اللہ تعالیٰ

marfat.com

علیہ والہٖ وسلم کو یہ فرماتے سُنا، ''میں سَو یا ہوا تھا تَو خواب میں دو۲ شخص میرے پاس آئے اور مجھے ایک دُشوار گُزار پہاڑ پر لے گئے۔ جب میں پہاڑ کے درمیانی حِصّہ پر پہنچا تو وہاں بڑی سخت آوازیں آ رہی تھیں، میں نے کہا، ''یہ کیسی آوازیں ہیں؟'' تَو مجھے بتایا گیا کہ یہ جہنّمیوں کی آوازیں ہیں۔ پھر مجھے اور آگے لے جایا گیا تَو میں کچھ ایسے لوگوں کے پاس سے گُزرا کہ اُن کو اُن کے ٹخنوں کی رَگوں میں باندھ کر (اُلٹا) لٹکایا گیا تھا اور اُن لوگوں کے جبڑے پھاڑ دیئے گئے تھے جن سے خون بہ رہا تھا۔ تَو میں نے پوچھا، ''یہ کون لوگ ہیں؟'' تَو مجھے بتایا گیا کہ یہ لوگ روزہ اِفطار کرتے تھے قَبل اِس کے کہ روزہ اِفطار کرنا حَلال ہو۔'' (صحیح ابنِ حبان ج۹ ص۲۸۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رَمَضان کا روزہ بلا اجازتِ شرعی نہ رکھنا کبیرہ گناہ اور رکھ کر بغیر شَرعی مجبوری کے توڑ دینا بھی اَشَدّ گناہ ہے۔ وَقت سے پہلے اِفطار کرنے سے مُراد یہ ہے کہ روزہ تَو رکھ لیا مگر سُورج غُروب ہونے سے پہلے پہلے جان بُوجھ کر کسی صحیح مجبوری کے بغیر توڑ ڈالا۔ اِس حدیث پاک میں جو عذاب بیان کیا گیا ہے وہ روزہ رکھ کر توڑ دینے والے کیلئے ہے اور جو بلا عذرِ شرعی روزۂ رَمَضان ترک کر دیتا ہے اسکو بھی اِس وَعید سے ڈرنا چاہیئے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کے طُفیل ہمیں اپنے قَہر و غَضَب سے بچائے۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

marfat.com

تین۳ بدبخت

حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مَروی ہے، تاجدارِ مدینہ، سُرورِ قلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کا فرمانِ باقرینہ ہے، ''جس نے ماہِ رَمَضان کو پایا اور اسکے روزے نہ رکھے وہ شَخْص شَقی (یعنی بدبَخْت) ہے۔ جس نے اپنے والِدَین یا کسی ایک کو پایا اور ان کے ساتھ اچھا سُلوک نہ کیا وہ بھی شَقی (یعنی بدبَخْت) ہے اور جس کے پاس میرا ذِکْر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُود نہ پڑھا وہ بھی شَقی (یعنی بدبَخْت) ہے''۔ (مجمع الزوائد ج ۳ ص ۳۴۰)

حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَروی ہے، رسولُ اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا، ''اُس شَخْص کی ناک مِٹّی میں مل جائے کہ جس کے پاس میرا ذِکْر کیا گیا تو اُس نے میرے اُوپر دُرُود نہیں پڑھا اور اُس شَخْص کی ناک مِٹّی میں مل جائے جس پر رَمَضان کا مہینہ داخِل ہوا پھر اُس کی مغفِرت ہونے سے قبل گُذر گیا۔ اور اُس آدمی کی ناک مِٹّی میں مِل جائے کہ جس کے پاس اُسکے والِدَین نے بُڑھاپے کو پالیا اور اس کے والِدَین نے اسکو جنّت میں داخِل نہیں کیا۔ (یعنی بوڑھے ماں باپ کی خدمت کر کے جنّت حاصِل نہ کر سکا۔)

(مُسندِ اَحمد ج ۳ ص ۶۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! روزہ کی اگرچہ ظاہری شَرْط یہی ہے کہ روزہ دار قَصْداً کھانے پینے اور جماع سے باز رہے۔ تاہم روزے کے کچھ باطِنی آداب بھی ہیں جن کا جاننا ضَرُوری ہے تاکہ حقیقی معنوں میں ہم روزہ کی بَرَکتیں

marfat.com

حاصل کرسکیں۔چُنانچہ روزے کے تین دَرَجے ہیں۔

(۱)عَوَام کاروزہ (۲)خَوَاص کاروزہ (۳)اَخَصُّ الْخَوَاص کاروزہ

(۱) عَوَام کا روزہ: روزہ کے لُغوی معنٰی ہے،''رُکنا''لہٰذا شریعت کی اِصْطِلاح میں صُبحِ صادِق سے لے کرغُروبِ آفتاب تک قَصْداً کھانے پینے اورجماع سے''رُکے رہنے''کوروزہ کہتے ہیں اوریہی عوام کاروزہ ہے۔

(۲) خَوَاص کا روزہ: کھانے پینے اورجماع سے رُکے رہنے کے ساتھ ساتھ جِسْم کے تمام اَعْضاء کو بُرائیوں سے''روکنا''خَوَاص کاروزہ ہے۔

اَخَصُّ الْخَوَاص کا روزہ: اپنے آپ کوتمام تَراُمُور سے''روک''کر صِرْف اور صِرْف اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف مُتَوجِّہ ہونا۔یہ اَخَصُّ الْخَوَاص کاروزہ ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ضَرورت اِس اَمْر کی ہے کہ کھانے پینے وغیرہ سے''رُکے رہنے''کے ساتھ ساتھ اپنے تمام تَراَعْضائے بَدَن کوبھی روزے کا پابند بنایا جائے۔

دَاتَاصَاحِب رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا اِرْشاد: حضرتِ سَیِّدُنا داتا گنج بخش علی ہَجویری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں،''روزے کی حقیقت''رُکنا''ہے اوررُکے

رہنے کی بَہُت سی شَرائِط ہیں مَثَلاً مِعدے کو کھانے پینے سے رَوکے رکھنا، آنکھ کو شَہوانی نظر سے روکے رکھنا، کان کو غِیبت سُننے، زَبان کو فُضُول اور فِتنہ انگیز باتیں کرنے اور جسم کو حُکمِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ کی مخالَفَت سے روکے رکھنا "روزہ" ہے جب بندہ اِن تمام شرائِط کی پیروی کرے گا۔ تَب وہ حَقیقتاً روزہ دار ہوگا۔ (کَشْفُ الْمَحْجُوب ص۵۹۸)

افسوس صَد افسوس! ہمارے اکثر اِسلامی بھائی روزہ کے آداب کا بالکل ہی لِحاظ نہیں کرتے وہ صِرف "بُھوکے پیاسے" رہنے ہی کو بَہُت بڑی بَہادُری تصوُّر کرتے ہیں۔ روزہ رکھ کر بے شُمار ایسے اَفعال کر گُزرتے ہیں جو خِلافِ شَرع ہوتے ہیں۔ اِس طرح فِقہی اِعتِبار سے روزہ ہو تو جائے گا لیکن ایسا روزہ رکھنے سے روحانی کیف و سُرور حاصِل نہ ہو سکے گا۔

روزہ رکھ کر بھی گُناہ! توبہ! توبہ!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خُدارا عَزَّوَجَلَّ! اپنے حالِ زار پر تَرس کھاؤ اور غور کرو کہ روزہ دار اِس مہینے میں دن کو کھانا پینا چھوڑ دیتا ہے۔ حالانکہ یہ کھانا پینا رَمَضان شریف کے مہینے سے پہلے دِن کے وَقت بھی بِالکل جائِز تھا۔ مگر ماہِ رَمَضان میں مَمنُوع ہو جاتا ہے۔ پھر خُود ہی سوچ لو کہ جو چیزیں رَمَضان شریف سے پہلے حَلال تھیں وہ بھی جب اِس مُبارَک مہینے کے مُقدَّس دِنوں میں مَنع کر دی گئیں۔ تو جو چیزیں رَمَضانُ الْمُبارَک سے پہلے بھی حرام تھیں، مَثَلاً جُھوٹ، غِیبت، چُغلی، لڑائی جھگڑا، گالی گلوچ

marfat.com

، داڑھی مُنڈانا، والدین کو ستانا، بِلا اجازتِ شرعی لوگوں کا دل دُکھانا وغیرہ وہ رَمَضان کے مہینے میں کیوں نہ اور بھی زیادہ حرام ہو جائیں گی؟ یعنی روزہ دار جب رَمَضان شریف کے مُبارَک مہینے میں حلال وطیّب کھانا پینا چھوڑ دیتا ہے تو وہ جُھوٹ، چُغلی، گالم گلوچ داڑھی مُنڈانا وغیرہ حرام کام کیوں نہ چھوڑے؟ اب فرمایئے! جو شخص پاک اور حلال کھانا، پینا تو چھوڑ دے لیکن حرام اور گندی باتیں نہ چھوڑے، مَثَلاً جُھوٹ، غِیبت، چُغلی، وَعدہ خِلافی، گانے باجے سُننا، بدنِگاہی، گالم گلوچ، لڑائی جھگڑا، داڑھی مُنڈانا وغیرہ وغیرہ بدستُور جاری رکھے۔ وہ کس قسم کا روزے دار ہے؟

اَللّٰہ کو کُچھ حاجت نہیں عزوجل

یاد رکھئے! سرکارِ مدینہ، سُرورِ قَلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے، ''جو بُری بات کہنا اور اُس پر عَمَل کرنا نہ چھوڑے تو اُس کے بُھوکا پیاسا رہنے کی اللہ عَزَّوَجَلَّ کو کچھ حاجت نہیں۔''

(صحیح بُخاری ج ۲ ص ۲۷۹)

ایک اور مقام پر فرمایا، ''صِرف کھانے اور پینے سے باز رہنے کا نام روزہ نہیں بلکہ روزہ تو یہ ہے کہ لَغو اور بے ہُودہ باتوں سے بچا جائے۔''

(مُسْتَدْرَك لِلْحَاكِم ج ۱ ص ۵۹۰)

میں روزہ دار ہوں مطلب یہ کہ روزہ دار کو چاہیئے کہ وہ روزے

marfat.com

میں جہاں کھانا پینا چھوڑ دیتا ہے، وہاں جُھوٹ، فَریب، لڑائی جھگڑا اور بدزَبانی وغیرہ گُناہ بھی چھوڑ دے۔ ایک مَقام پر حُضُور سَراپا نُور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا، تم سے اگر کوئی لڑائی کرے۔ گالی دے تَو تم اُس سے کہدو کہ ''میں روزہ سے ہوں''۔ (الترغیب والترھیب ج۲ص۸۹)

رَوزہ تجھ سے ہی کھولوں گا!! **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!**

آجکل تَو مُعامَلہ ہی اُلٹا نظر آرہا ہے بلکہ اب تَو صُورتِ حال یہ ہوگئی ہے کہ کوئی کسی سے لڑ بھی پڑتا ہے تو گَرَج کر یُوں گویا ہوتا ہے، ''چُپ ہوجا! ورنہ یاد رکھنا میں روزے سے ہوں اور روزہ تجھ ہی سے کھولوں گا۔'' یعنی تجھے کھا جاؤں گا۔ (معاذاللہ عزوجل) توبہ! توبہ! اِس قِسم کی بات ہرگز زَبان سے نہ نکلنی چاہیئے بلکہ عاجِزی کا مُظاہرہ کرنا چاہیئے۔ اِن تمام آفتوں سے ہم صِرف اُسی صُورت میں بچ سکتے ہیں کہ اپنے اَعضاء کو روزے کا پابند کرنے کی کوشش کریں۔ لہٰذا اب اَعضاء کے روزے کی تَفصیل پیش کی جاتی ہے۔ قبل ازیں یہ بات اچھی طرح ذِہن نشین کرلیں کہ ''اَعضاء کا روزہ'' یعنی ''جسم کے تمام حِصّوں کو گُناہوں سے بچانا'' یہ صِرف روزہ ہی کیلئے مخصوص نہیں بلکہ پُوری زندگی اِن اَعضاء کو گُناہوں سے بچانا ضَروری ہے اور یہ جَبھی ممکِن ہے کہ ہمارے دِلوں میں خوفِ خُدا عزوجل راسِخ ہوجائے۔ آہ! قِیامت کے اُس ہَولناک منظر کو یاد کیجئے جب ہر طرف ''نَفسی نَفسی'' کا عالَم

حقوق العباد کی تفصیلی معلومات کیلئے امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ تحریری بیان ''ظلم کا انجام'' مکتبۃ المدینہ سے حاصل فرما کر مطالعہ فرمائیے۔

marfat.com

ہوگا۔سُورج آگ برسارہا ہوگا۔زَبانیں شِدَّتِ پیاس کے سبب مُنہ سے باہَر نِکل پڑی ہوں گی۔بیوی شَوہر سے، ماں اپنے لَختِ جِگر سے اور باپ اپنے نورِ نظر سے نَظر بچا رہا ہوگا۔مُجرِموں کو پکڑ پکڑ کر لایا جارہا ہوگا۔اُن کے مُنہ پر مُہر ماردی جائے گی اور اُن کے اَعْضاء اُن کے گُناہوں کی داستان سُنا رہے ہوں گے جِس کا قُرآن پاک کی ''سُورۂ یٰسٓ'' میں یوں تذکِرہ کیا گیا ہے:۔

اَلْیَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰۤی اَفْوَاهِهِمْ وَ تُكَلِّمُنَاۤ اَیْدِیْهِمْ وَ تَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ(۶۵)

ترجَمۂ کنزالایمان: آج ہم اِن کے مُونہوں پر مُہر کردینگے اوران کے ہاتھ ہم سے بات کریں گے اور ان کے پاؤں ان کے کئے کی گواہی دیں گے۔

(پ۲۳ سورۂ یٰسٓ آیت ۶۵)

آہ!اے کمزورونا تواں انسان !قِیامت کے اُس کڑے وَقْت سے اپنے دِل کو ڈرااور ہر وَقْت اپنے تمام اَعْضائے بَدَن کو مَعْصِیَت کی مُصیبَت سے باز رکھنے کی کوشش جاری رکھ۔اب اَعْضاء کے روزے کی تفصیل پیش کی جاتی ہے:۔

آنکھ کا روزہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آنکھ کا روزہ اِس طرح رکھنا چاہئے کہ آنکھ جب بھی اُٹھے تو صِرف اورصِرف جائز اُمُور ہی کی طرف اُٹھے۔آنکھ سے مسجِد دیکھئے، قُرآن مجِید دیکھئے ،مزارات اَولیا رَحِمَہُمُ اللّٰہ کی زیارت کیجئے، عُلَمائے کِرام رَحِمَہُمُ اللّٰہ، اور نیک بندوں رَحِمَہُمُ اللہ کا دیدار کیجئے، اللہ عَزَّوَجَلَّ دِکھائے تو کعبۂ مُعَظَّمہ کے اَنوار دیکھئے،

marfat.com

مکّہ مُکرمہ کی مَہکی مَہکی گلیاں اور وہاں کے وادی و کُہسار دیکھئے، سُنہری جالیوں کے اَنوار دیکھئے، جنّت کی پیاری پیاری کیاری کی بَہار دیکھئے، مَہکے مَہکے مَدینے کے دَر و دیوار دیکھئے، سَبز سَبز گُنبد و مینار دیکھئے، میٹھے میٹھے مدینے کے صَحرا و گُلزار دیکھئے۔

حُضور مفتی اَعظم ہند سَیِّدُنا مُصطَفٰے رضا خان (علیہ رحمۃ الرحمٰن) بارگاہِ خداوندی عزوجل میں عرض کرتے ہیں ؎

کچھ ایسا کر دے مرے کرد گار آنکھوں میں
ہمیشہ نقش رہے رُوئے یار آنکھوں میں
انہیں نہ دیکھا تو کس کام کی ہیں یہ آنکھیں
کہ دیکھنے کی ہے ساری بَہار آنکھوں میں (سامانِ بخشش)

پیارے روزہ دارو! آنکھ کا روزہ رکھئے اور ضَرور رکھئے بلکہ آنکھ کا روزہ تو چوبیس گھنٹے، تیسوں دِن اور بارہ مہینے ہونا چاہیے۔ اللہ عزوجل کی عطا کردہ مُقدّس آنکھوں سے ہرگز ہرگز فِلم نہ دیکھئے، ڈِرامے نہ دیکھئے، نامَحرم عورتوں کو نہ دیکھئے شَہوَت کے ساتھ اَمْردوں کو نہ دیکھئے، کسی کا کُھلا ہوا سِتر نہ دیکھئے، بلکہ بِلا ضَرورت اپنا کُھلا ہوا سِتر بھی نہ دیکھئے، اللہ عزوجل کی یاد سے غافِل کرنے والے کھیل تماشے مَثَلاً ریچھ اور بندر کا ناچ وغیرہ نہ دیکھئے۔ (ان کو نچانا اور ناچ دیکھنا[۲] دونوں ناجائز ہے) کرکٹ، کَبَڈّی، فُٹبال، ہاکی، تاش، شَطرَنج، وِڈیو گیمز، ٹیبل فُٹبال وغیرہ وغیرہ کھیل نہ دیکھئے۔ (جب دیکھنے کی اِجازت نہیں تو کھیلنے کی اِجازت کس

طرح ہوسکتی ہے؟ اور اِن میں بَعْض کھیل تَو ایسے ہیں جو نیکر یا چَڈّی پَہن کر کھیلے جاتے ہیں جس کی وجہ سے گُھٹنے بلکہ مَعَاذَاللہ عَزَّوَجَل رانیں تک کُھلی رہتی ہیں اور اِس طرح دُوسروں کے آگے رانیں یا گُھٹنے کھولے رہنا گُناہ ہے اور دُوسروں کو اِس طرف نظر کرنا بھی گناہ۔) ۔کِسی کے گھر میں بے اِجازت نہ جھانکئے ،کِسی کا خَط (فَرِیقین کی اِجازت کے بِغیر)نہ دیکھئے،کِسی کی ڈائری کی تحریر بھی بےاجازت نہ دیکھئے۔اور یاد رکھئے !حدیثِ پاک میں ہے،''جو اپنے بھائی کے خط کو بِغیر اجازت دیکھتا ہے گویا وہ آگ میں دیکھتا ہے۔'' (مُسْتَدْرَك لِلْحَاكِم ج٤ص٣٠١)

کان کا روزہ مدینہ

کانوں کا روزہ یہ ہے کہ صِرْف اور صِرْف جائز باتیں سُنیں ۔مَثَلاً کانوں سے تِلاوت ونَعْت سُنئے ،سُنّتوں بھرا بَیان سُنئے ،اَذان واِقامت سُنئے ،سُن کر جواب دیجئے ،قِراءَت سُنئے ،اچھی اچھی باتیں سُنئے ،ڈھول ،باجے اور مُوسیقی ہرگز ہرگز نہ سُنئے ،گانے اور نَغمے اور فُضُول یا فُحْش لطیفے نہ سُنئے ،کسی کی غِیبت نہ سُنئے ،کسی کی چُغلی نہ سُنئے ،کسی کے عَیب ہرگز ہرگز نہ سُنئے ،دو آدمی چُھپ کر بات کریں تو کان لگا کر نہ سُنئے (کہ اس کی سزا یہ ہے، بروزِ قِیامت کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ اُنڈیلا جائے گا۔)

زَبان کا روزہ مدینہ

زَبان کا روزہ یہ ہے کہ زَبان صِرْف اور صِرْف نیک وجائز باتوں کیلئے ہی حَرکت میں آئے ۔مَثَلاً زَبان

سے تِلاوتِ قُرآن کیجئے، ذِکر و دُرُود کا وِرد کیجئے۔ نَعت شریف پڑھئے، دَرس دیجئے، سُنّتوں بھرا بَیان کیجئے، نیکی کی دعوت دیجئے، اچھی اچھی اور پیاری پیاری دینداری والی باتیں کیجئے۔ خَبردار! گالی گلوچ، جُھوٹ، غِیبت، چُغلی، فُضُول ''بک بک'' وغیرہ سے زَبان ناپاک نہ ہونے پائے کہ ''چمچہ اگر نَجاست میں ڈال دیا جائے تو دو ایک گلاس پانی سے پاک ہوجائے گا مگر زَبان بے حَیائی کی باتوں سے ناپاک ہوگئی تو اِسے سات سَمُندر بھی نہیں دھوسکیں گے۔''

زَبان کی بے اِحتیاطی کی تباہ کاریاں حضرتِ سَیِّدُنا اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایَت ہے، سرکارِ مدینہ سُرورِ قَلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے صَحابۂ کرام علیہم الرضوان کو ایک دِن روزہ رکھنے کا حُکم دیا اور ارشاد فرمایا، ''جب تک میں تمہیں اِجازت نہ دوں، ''تم میں سے کوئی بھی اِفطار نہ کرے۔'' لوگوں نے روزہ رکھا۔ جب شام ہوئی تو تمام صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوان ایک ایک کر کے حاضِرِ خدمتِ بابَرَکت ہوکر عَرض کرتے رہے، ''یا رَسولَ اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم! میں روزے سے رہا، اب مجھے اِجازت دیجئے تاکہ میں روزہ کھول دُوں۔'' آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم اُسے اِجازت مَرحمت فرمادیتے۔ ایک صَحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حاضِر ہوکر عَرض کیا، آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم! میرے گھر والوں میں سے دو نوجوان لڑکیاں بھی ہیں جنہوں نے روزہ رکھا اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی خدمتِ بابَرَکت میں آنے سے

شرماتی ہیں ۔ اُنہیں روزہ کھولنے کی اجازت دیجئے تاکہ وہ بھی روزہ کھول لیں'' اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اُن سے رُخِ انور پھیر لیا، اُنہوں نے دوبارہ عَرض کیا، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے پھر چہرۂ انور پھیر لیا۔ پھر جب تیسری بار اُنہوں نے بات دُہرائی تو غیب دان رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے (غَیب کی خبر دیتے ہوئے) ارشاد فرمایا، ''اُن لڑکیوں نے روزہ نہیں رکھا وہ کیسی روزہ دار ہیں؟ وہ تو سارا دن لوگوں کا گوشت کھاتی رہیں! جاؤ، ان دونوں کو حُکم دو کہ وہ اگر روزہ دار ہیں تو قَے کردیں۔'' وہ صَحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُن کے پاس تشریف لائے اور انہیں فرمانِ شاہی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سُنایا۔ اِن دونوں نے قَے کی، تو قَے سے خُون اور چھیچھڑے نکلے۔ اُن صَحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خِدمتِ بابَرَکت میں واپس حاضِر ہوکر صُورتِحال عَرض کی۔ مَدَنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''اُس ذات کی قَسم! جس کے قَبضۂ قُدرت میں میری جان ہے، اگر یہ اُن کے پیٹوں میں باقی رہتا، تو اُن دونوں کو آگ کھاتی۔'' (کیوں کہ اُنہوں نے غِیبت کی تھی۔) (الترغیب والترھیب ج ۳ ص ۴۹۱)

ایک اور رِوایَت میں ہے کہ جب سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اُن صَحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مُنہ پھیرا تو وہ سامنے آئے اور عَرض کیا، ''یارسولَ اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! وہ دونوں فَوت ہوچکی ہیں یا کہا کہ وہ دونوں قریبُ المَرگ ہیں۔'' سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

marfat.com

نے ارشاد فرمایا، ''اُن دونوں کو میرے پاس لاؤ۔ وہ دونوں حاضر ہوئیں۔ سرکارِ عالی وقار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ایک پیالہ منگوایا اور اُن میں سے ایک کو حُکم فرمایا، اِس میں قَے کرو۔ اُس نے خون اور پیپ کی قَے کی۔ حتّٰی کہ پیالہ بھر گیا۔ پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے دُوسری کو حُکم دیا کہ تم بھی اِس میں قَے کرو۔ اُس نے بھی اِسی طرح کی قَے کی۔ اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''اِن دونوں نے اللہ عزوجل کی حلال کردہ چیزوں (یعنی کھانا، پینا وغیرہ) سے تو روزہ رکھا مگر جن چیزوں کو اللہ عزوجل نے (عِلاوہ روزے کے بھی) حرام رکھا ہے ان (حرام چیزوں) سے روزہِ اِفطار کر ڈالا۔ ہُوا یُوں کہ ایک لڑکی دُوسری لڑکی کے پاس بیٹھ گئی اور دونوں مِل کر لوگوں کا گوشت کھانے لگیں۔ (یعنی لوگوں کی غیبت کرنے لگیں۔)

(الترغیب والترھیب ج۲ ص ۹۱)

علمِ غیبِ مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم مدینہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس حِکایت سے روزِ روشن کی طرح واضح ہوا کہ اللہ عزوجل کی عطا سے ہمارے میٹھے میٹھے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو علمِ غیب حاصِل ہے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو اپنے غلاموں کے تمام مُعامَلات معلوم ہو جاتے ہیں۔ جبھی تو اُن لڑکیوں کے بارے میں مسجِد شریف میں بیٹھے بیٹھے غیب کی خبر ارشاد فرما دی۔ اِس حِکایت سے یہ بھی پتا چلا کہ غِیبت اور دُوسرے گناہوں کا

marfat.com

اِرْتِکاب کرنے سے براہِ راست اِس کا اثر روزے پر بھی پڑ سکتا ہے۔ جس کی وجہ سے روزہ کی تکلیف ناقابلِ برداشْت ہو سکتی ہے۔ جبکہ اِس کے بَرْعَکس بَسا اَوْقات نیک لوگوں کو روزہ کی سَختی اتنی مَحسوس نہیں ہوتی۔ بَہَر حال روزہ ہو یا نہ ہو، ہر حال میں زَبان کو قابُو ہی میں رکھنا پڑتا ہے ورنہ یہ ایسے گُل کِھلاتی ہے کہ تَوبہ! اگر ان تین۳ اُصُولوں کو پیشِ نظر رکھ لیا جائے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بڑا نَفْع ہوگا، (۱) بُری بات کہنا ہر حال میں بُرا ہے۔ (۲) فُضُول بات سے خاموشی اَفْضل ہے (۳) اچھی بات کرنا خاموشی سے بہتر ہے۔ ایک پنجابی شاعِر نے بڑی پیاری بات کہی ہے۔ ؎

دِل یادِیَں بنایا اے، تعریف لَئی زَباں ۔ اَکھیاں بنایاں سوہنے دے دیدار واسطے

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

ہاتھوں کا رَوزہ

ہاتھوں کا روزہ یہ ہے کہ جب بھی ہاتھ اُٹھیں تو صِرْف نیک کاموں کے لئے اُٹھیں۔ مَثَلاً ہاتھوں سے قُرآنِ مجید کو چُھوئیں۔ نیک لوگوں سے مُصافَحہ کریں کہ اِن شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہاتھ جُدا ہونے سے پہلے پہلے دونوں کی مَغْفِرت ہو جائے گی۔ ہو سکے تو کسی یتیم کے سر پر شَفَقَت سے ہاتھ پھیریں کہ ہاتھ کے نیچے جتنے بال آئیں گے ہر بال کے عِوَض ایک ایک نیکی مِلے گی۔ (بچّہ (یا بچی) اُس وقت تک ہی یتیم ہے جب تک نابالِغ ہے جُوں ہی بالِغ ہوا یتیم نہ رہا۔ لڑکا بارہ اور پندرہ سال کے درمیان بالِغ اور لڑکی نو۹ اور

marfat.com

پندرہ[۱۵] سال کے درمیان بالغہ ہوتی ہے) خبردار! کسی پر ظلماً ہاتھ نہ اُٹھیں، رِشوت لینے دینے کے لئے نہ اُٹھیں، نہ کسی کا مال چُرائیں، نہ تاش کھیلیں نہ پتنگ اُڑائیں، نہ کسی نامحرم عورت سے مُصافحہ کریں۔ (بلکہ شہوت کا اندیشہ ہو تو "آمرد" سے بھی ہاتھ نہ مِلائیں، اُس کی دل آزاری نہ ہو اِس طرح حکمتِ عملی سے کترا جائیں)

پاؤں کا روزہ

پاؤں کا روزہ یہ ہے کہ پاؤں اُٹھیں تو صرف نیک کاموں کیلئے اُٹھیں۔ مَثَلاً پاؤں چلیں تو مسجِد کی طرف چلیں، مزاراتِ اولیاء رَحِمَہُمُ اللّٰہ کی طرف چلیں، سُنّتوں بھرے اِجتماع کی طرف چلیں، نیکی کی دعوت دینے کیلئے چلیں، سُنّتوں کی تربیَت کیلئے مَدَنی قافِلوں میں سفر کیلئے چلیں، نیک صُحبتوں کی طرف چلیں، کسی کی مدد کیلئے چلیں، کاش! مکّۂ مکرّمہ ومَدینہ منوّرہ کی طرف چلیں، سوئے مِنیٰ وعَرَفات و مُزدَلِفہ چلیں، طَواف وسَعْی میں چلیں۔ ہرگز ہرگز سینما گھر کی طرف نہ چلیں، ڈِرامہ گاہ کی طرف نہ چلیں، بُرے دوستوں کی مجلِسوں کی طرف نہ چلیں، شَطرَنج، لُڈو، تاش، کرکِٹ، فُٹ بال، وِڈیو گیمز، ٹیبل فُٹبال وغیرہ وغیرہ کھیلوں کی طرف نہ چلیں، کاش! پاؤں کبھی تو ایسے بھی چلیں کہ بس مدینہ ہی مدینہ لَب پر ہو۔ اور سَفَر بھی مدینے کا ہو۔

مدینے کا سَفَر ہے اور میں نَمدِیدہ نَمدِیدہ
چلا ہوں ایک مُجرِم کی طرح میں جانب طیبہ

جَبیں اَفسُردہ اَفسُردہ قدم لَغزِیدہ لَغزِیدہ
نظر شرمندہ شرمندہ بدن لرزیدہ لرزیدہ

marfat.com

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقِعی حَقِیقی مَعْنوں میں روزے کی بَرَکتیں تو اُسی وَقْت نصیب ہوں گی، جب ہم تمام اَعْضاء کا بھی روزہ رکھیں گے۔ ورنہ بھوک اور پیاس کے سوا کچھ بھی حاصل نہ ہوگا جیسا کہ حضرت سیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَروی ہے کہ سرکارِ عالی وَقار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا ارشاد ہے، ''بَہُت سے روزے دار ایسے ہیں کہ اُن کو ان کے روزے سے بُھوک اور پیاس کے سِوا کچھ حاصِل نہیں ہوتا، اور بَہُت سے قِیام کرنے والے ایسے ہیں کہ اُن کو اُن کے قِیام سے سِوائے جاگنے کے کچھ حاصِل نہیں ہوتا۔'' (ابنِ ماجہ ج ۲ ص ۳۰)

یعنی بَعْض لوگ روزہ تَو رکھتے ہیں مگر اپنے اَعْضاء کو چُونکہ بُرائیوں سے نہیں بچاتے اِس لئے اُن کو روزہ کی نُورانیت اور اُس کی اَصْل رُوح سے مَحْرُومی ہی رہتی ہے۔ نِیز جو لوگ خواہ مخواہ رات جاگ کر گپ شَپ لگاتے ہیں۔ انہیں وقت، صحت اور آخِرت کے نقصان کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آتا۔ بلکہ نقصان ہی نقصان ہوتا ہے۔

روزہ کی نیّت:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! روزہ کیلئے بھی اُسی طرح نِیَّت شَرط ہے جس طرح کہ نَماز، زکوٰۃ وغیرہ کے لئے۔ لہٰذا ''بے نِیَّتِ روزہ اگر کوئی اِسلامی بھائی یا اسلامی بہن صُبحِ صادِق کے بعد سے لے کر غُروب آفتاب تک بالکل نہ کھائے پیئے تَو اُس کا روزہ نہ ہوگا، (رَدُّالْمُحتار ج ۳ ص ۳۳۱) رَمَضان شریف کا روزہ ہو یا نَفْل یا نَذْرِ مُعَیَّن کا روزہ

marfat.com

یعنی اللہ عزوجل کیلئے کسی مخصوص دِن کے روزہ کی مَنّت مانی ہو مَثَلاً خود سُن سکے اتنی آواز سے یُوں کہا ہو کہ ''مجھ پر اللہ عزوجل کیلئے اِس سال رَبیعُ النُّور شریف کی ہر پیر شریف کا روزہ ہے۔ تو یہ نَذرِ مُعَیَّن ہے اور اِس مَنّت کا پُورا کرنا واجِب ہوگیا۔ اِن تینوں قِسم کے روزوں کے لئے غُروبِ آفتاب کے بعد سے لیکر ''نِصفُ النَّہارِ شَرعی'' (اِسے ضَحْوۂ کُبریٰ بھی کہتے ہیں) سے پہلے پہلے تک جب بھی نِیَّت کرلیں روزہ ہوجائے گا۔ (ردالمحتار ج ۳ ص ۳۲۲)

شاید آپ کے ذِہن میں یہ سُوال اُبھر رہا ہوگا کہ نِصفُ النَّہارِ شَرعی کا وَقْت کونسا ہے؟ اِس کا جواب یہ ہے کہ جس دِن کا نِصف النَّہارِ شَرعی معلوم کرنا ہو اُس دِن کے صُبحِ صادِق سے لے کر غُروبِ آفتاب تک کا وَقْت شُمار کرلیں اور اُس سارے وَقْت کے دو حِصّے کرلیں پہلا آدھا حِصّہ ختم ہوتے ہی ''نِصفُ النَّہارِ شَرعی'' کا وَقْت شُروع ہوگیا۔ مَثَلاً آج صُبحِ صادِق ٹھیک پانچ بجے ہے اور غُروبِ آفتاب ٹھیک چھ بجے۔ تو دونوں کے درمیان کا وَقْت کُل تیرہ گھنٹے ہوا۔ اِن کے دو۲ حِصّے کریں تو دونوں میں کا ہر ایک حِصّہ ساڑھے چھ گھنٹے کا ہوا۔ اب صُبحِ صادِق کے پانچ بجے کے بعد والے ابتدائی ساڑھے چھ گھنٹے ساتھ مِلا لیجئے۔ تو اِس طرح دِن کے ساڑھے گیارہ بجے ''نِصفُ النَّہارِ شَرعی'' کا وَقْت شُروع ہوگیا۔ تو اب ان تین طرح کے روزوں کی نِیَّت نہیں ہوسکتی۔ (ردالمحتار ج ۳ ص ۳۴۱ ملخصاً)

marfat.com

بیان کردہ تین۳ قِسم کے روزوں کے عِلاوہ دیگر جتنی بھی اَقسامِ روزہ ہیں اُن سب کیلئے یہ لازِمی ہے کہ راتوں رات یعنی غُروبِ آفتاب کے بعد سے لیکر صُبحِ صادِق تک نِیَّت کرلیں۔اگر صُبحِ صادِق ہوگئی تو اب نِیَّت نہیں ہوسکے گی۔مَثَلاً قَضائے روزۂ رَمَضان ،کَفَّارے کے روزے ،قَضائے روزۂ نَفْل (روزۂ نَفْل شُروع کرنے سے واجِب ہوجاتا ہے۔اب بے عُذْرِ شَرعی توڑنا گُناہ ہے۔اگر کسی طرح سے بھی ٹوٹ گیا خواہ عُذْر سے ہو یا بلا عُذْر، اِس کی قَضا بَہَر حال واجِب ہے) ''روزۂ نَذْرِ غیر مُعَیَّن'' (یعنی اللہ عَزَّوَجَل کیلئے روزہ کی مَنَّت تو مانی ہو مگر دِن مَخْصُوص نہ کیا ہو اِس مَنَّت کا بھی پورا کرنا واجِب ہے اور اللہ عَزَّوَجَل کیلئے مانی ہوئی ہر جائز مَنَّت کا پورا کرنا واجِب ہے۔جب کہ زَبان سے اِس طرح کے اَلْفاظ اتنی آواز سے کہے ہوں کہ خود سن سکے، مثلاً اِس طرح کہا، ''مجھ پر اللہ عَزَّوَجَل کیلئے ایک روزہ ہے'' اب چُونکہ اِس میں دِن مَخْصُوص نہیں کیا کہ کونسا روزہ رکھوں گا۔ لہٰذا زِندگی میں جب بھی مَنَّت کی نِیَّت سے روزہ رکھ لیں گے مَنَّت ادا ہوجائے گی۔مَنَّت کیلئے زَبان سے کہنا شَرط ہے اور یہ بھی شَرط ہے کہ کم از کم اتنی آواز سے کہیں کہ خود سُن لیں۔مَنَّت کے اَلْفاظ اِتنی آواز سے ادا تو کئے کہ خود سُن لیتا مگر بَہرا پن یا کسی قِسم کے شَور وغُل وغیرہ کی وجہ سے سُن نہ پایا جب بھی مَنَّت ہوگئی اِس کا پُورا کرنا واجِب ہے) وغیرہ وغیرہ ان سب روزوں کی نِیَّت رات میں ہی کرلینی ضَروری ہے۔ (مُلَخَّص از رَدُّ المحتار ج۳ ص۳۴۵)

اگرچہ افضل کم سونا ہی ہے پھر بھی اگر ضروری عبادات کے علاوہ کوئی شخص سویا بھی رہے تو گناہ گار نہ ہوگا۔

marfat.com

اب اس مقدس جُملے ''مجھے ماہِ رَمضان سے پیار ہے'' کے ۲۰ حُروف کی نسبت سے پیشِ خدمت ہیں ؎

روزہ کی نِیَّت کے ۲۰ مَدَنی پھول

مدنی ۱ ادائے روزۂ رَمضان اور نَذرِ مُعَیَّن اور نَفل کے روزوں کیلئے نِیَّت کا وقت غُروبِ آفتاب کے بعد سے ضَحْوۂ کُبریٰ یعنی نِصفُ النَّہارِ شرعی سے پہلے پہلے تک ہے اِس پورے وَقْت کے دَوران آپ جب بھی نِیَّت کرلیں گے یہ روزے ہوجائیں گے۔ (رَدُّالمُحتار ج ۳ ص ۳۳۲)

مدنی ۲ نِیَّت دِل کے اِرادے کا نام ہے زَبان سے کہنا شَرط نہیں۔ مگر زَبان سے کہہ لینا مُستَحَب ہے اگر رات میں روزۂ رَمضان کی نِیَّت کریں تو یُوں کہیں۔

نَوَیتُ اَنْ اَصُوْمَ غَدًا لِلّٰہِ تَعَالٰی مِنْ فَرْضِ رَمَضان.

ترجَمہ: میں نے نِیَّت کی کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے اِس رَمضان کا فَرض روزہ کل رکھوں گا۔

مدنی ۳ اگر دن میں نِیَّت کریں تو یُوں کہیں:-

نَوَیتُ اَنْ اَصُوْمَ ھٰذَا الْیَوْمَ لِلّٰہِ تَعَالٰی مِنْ فَرْضِ رَمَضَانَ.

ترجَمہ: میں نے اللہ تعالیٰ کے لئے آج رَمضان کا فَرض روزہ رکھنے کی نِیَّت کی۔

(ردالمحتار ج ۳ ص ۳۴۵)

مدنی ۴ عَرَبی میں نِیَّت کے کلِمات ادا کرنے اُسی وَقت ''نِیَّت'' شُمار کئے جائیں

marfat.com

گے جبکہ اُن کے معنیٰ بھی آتے ہوں۔اور یہ بھی یاد رہے کہ زَبان سے نِیَّت کرنا خواہ کسی بھی زَبان میں ہو اُسی وَقْت کارآمد ہوگا جبکہ اُس وقت دِل میں بھی نِیَّت مَوجُود ہو۔ (اَیضاً)

مسئلہ ۵ نِیَّت اپنی مادَری زَبان میں بھی کی جاسکتی ہے۔مگر شَرط یہی ہے کہ عَرَبی میں کریں خواہ کسی اور زَبان میں نِیَّت کرتے وَقْت دِل میں بھی اِرادہ مَوجُود ہو۔وَرْنہ بے خیالی میں صِرف زَبان سے رَٹے رَٹائے جُملے ادا کر لینے سے نِیَّت نہ ہوگی۔ہاں اگر بِالْفَرض زَبان سے رَٹی ہوئی نِیَّت کہہ لی مگر بعد میں نیت کیلئے مقرَرہ وقت کے اندر دِل میں بھی نِیَّت کرلی تَو اب نِیَّت صحیح ہے۔(اَیضاً)

مسئلہ ۶ اگر دِن میں نِیَّت کریں تَو ضَروری ہے کہ یہ نِیَّت کریں کہ میں صُبح سے روزہ دار ہوں۔اگر اِس طرح نِیَّت کی کہ اب سے روزہ دار ہوں صُبح سے نہیں، تَو روزہ نہ ہوا۔ (الجَوھَرَۃُ النَّیِّرۃ ج ۱ ص ۱۶۷)

مسئلہ ۷ دِن میں وہ نِیَّت کام کی ہے کہ صُبحِ صادِق سے نِیَّت کرتے وَقْت تک روزے کے خِلاف کوئی اَمْر نہ پایا گیا ہو۔البتّہ اگر صُبحِ صادِق کے بعد بُھول کر کھا پی لیا یا جِماع کرلیا تب بھی نِیَّت صحیح ہوجائے گی۔کیوں کہ بُھول کر اگر کوئی ڈَٹ کر بھی کھا پی لے تَو اِس سے روزہ نہیں جاتا۔

(مُلَخَّص از ردالمحتار ج ۳ ص ۳۶۷)

مسئلہ ۸ آپ نے اگر یُوں نیّت کی کہ ''کل کہیں دعوت ہوئی تو روزہ نہیں اور نہ ہوئی تو روزہ ہے''۔ یہ نیّت صحیح نہیں۔ بَہر حال آپ روزہ دار نہ ہوئے۔

(عَالمگِیری ج۱ ص۱۹۵)

مسئلہ ۹ ماہِ رَمَضان کے دِن میں نہ روزہ کی نیّت کی نہ ہی یہ کہ ''روزہ نہیں'' اگرچہ معلوم ہے کہ یہ رَمَضانُ الْمُبارَک کا مہینہ ہے تو روزہ نہ ہوگا۔

(عَالمگِیری ج۱ ص۱۹۵)

مسئلہ ۱۰ غُروبِ آفتاب کے بعد سے لیکر رات کے کسی وَقْت میں بھی نیّت کی پھر اِس کے بعد رات ہی میں کھایا پِیا تو نیّت نہ ٹُوٹی، وُہی پہلی ہی کافی ہے پھر سے نیّت کرنا ضَروری نہیں۔ (اَلْجَوْهَرَةُ النَّيِّرَة ج۱ ص۱۶۷)

مسئلہ ۱۱ آپ نے اگر رات میں روزہ کی نیّت تو کی مگر پھر راتوں رات پکّا اِرادہ کر ڈالا کہ ''روزہ نہیں رکھوں گا۔'' تو اب وہ آپ کی، کی ہوئی نیّت جاتی رہی۔ اگر نئی نیّت نہ کی اور دِن بھر روزہ داروں کی طرح بھوکے پیاسے رہے تب بھی روزہ نہ ہوا۔ (دُرِّمُخْتار مع رَدُّالْمُحْتار ج۳ ص۳۴۵)

مسئلہ ۱۲ دَورانِ نَماز کلام (بات چیت) کی نیّت تو کی مگر بات نہیں کی تو نَماز فاسِد نہ ہوگی۔ اِسی طرح روزے کے دَوران توڑنے کی صِرْف نیّت کر لینے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا جب تک توڑنے والی کوئی چیز نہ کرے۔ (اَلْجَوْهَرَةُ النَّيِّرَة ج۱ ص۱۶۷) یعنی

marfat.com

صِرف یہ نِیَّت کرلی بس اب میں روزہ توڑ ڈالتا ہوں تو اسطرح اُس وَقت تک روزہ نہیں ٹوٹے گا جب تک حَلْق کے نیچے کوئی چیز نہ اُتاریں گے یا کوئی ایسا فِعل نہ کرگزریں گے جس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہو۔

مسئلہ ۱۳ سَحَری کھانا بھی نِیَّت ہی ہے۔ خواہ ماہِ رَمَضان کے روزے کیلئے ہو یا کسی اور روزے کیلئے مگر جب سحَری کھاتے وَقْت یہ اِرادہ ہے کہ صُبح کو روزہ نہ رکھوں گا تو یہ سَحَری کھانا نِیَّت نہیں۔ (الجوھرۃ النیرۃ ج ۱ ص ۱۶۷)

مسئلہ ۱۴ رَمَضانُ الْمبارَک کے ہر روزے کے لئے نئی نِیَّت ضَروری ہے۔ پہلی تاریخ یا کسی بھی اور تاریخ میں اگر پُورے ماہِ رَمَضان کے روزے کی نِیَّت کر بھی لی تو یہ نِیَّت صِرف اُسی ایک دن کے حق میں ہے، باقی دِنوں کیلئے نہیں۔ (الجوھرۃ النیرۃ ج ۱ ص ۱۶۷)

مسئلہ ۱۵ ادائے رَمَضان اور نَذْرِ مُعَیَّن اور نَفْل کے عِلاوہ باقی روزے مَثَلاً قضائے رَمَضان اور نَذْرِ غیر مُعَیَّن اور نَفْل کی قَضاء (یعنی نَفْلی روزہ رکھ کو توڑ دیا تھا اُس کی قضاء) اور نَذْرِ مُعَیَّن کی قَضاء اور کَفّارے کا روزہ اور تَمَتُّع[1] کا روزہ اِن سب میں عَین چمکتے وَقْتِ صُبح صادِق یا رات میں نِیَّت کرنا ضَروری ہے اور یہ بھی ضَروری ہے کہ جو روزہ رکھنا ہے خاص اُسی مَخْصُوص روزے کی نِیَّت

[1] حج کی تین قسمیں ہیں (۱) قِران، (۲) تَمَتُّع (۳) اِفراد۔ قِران اور تمتع والے پر حج ادا کرنے کے بعد بطورِ شکرانہ حج کی قربانی کرنا واجب ہے جبکہ اِفراد والے کیلئے مستحب۔ اگر قِران اور تمتع والے بہت زیادہ مسکین اور محتاج ہیں مگر قِران اور تمتع کی نیت کرلی ہے اور اب ان کے پاس نہ کوئی قربانی کے لائق جانور ہے نہ رقم نہ ہی کوئی ایسا سامان وغیرہ ہے جسے فروخت کرکے قربانی کا انتظام کرسکیں تو اب قربانی کے بدلے ان پر دس روزے واجب ہونگے۔ تین روزے حج کے مہینوں میں یعنی یکم شوال المکرم سے نویں ذی الحجہ تک احرام باندھنے کے بعد اس بیچ میں جب چاہیں رکھ لیں۔ ترتیب وار رکھنا ضروری نہیں۔ ناغہ کرکے بھی رکھ سکتے ہیں۔ بہتر یہ ہے کہ سات، آٹھ اور نویں ذی الحجہ کو رکھیں اور پھر تیرہ ذی الحجہ کے بعد بقیہ سات روزے جب چاہیں رکھ سکتے ہیں بہتر یہ ہے کہ گھر جا کر رکھیں۔

کریں۔اگر اِن روزوں کی نِیَّت دِن میں (یعنی صُبحِ صادِق سے لیکر ضحوۂ کُبریٰ سے پہلے پہلے) کی تو نَفْل ہوئے پھر بھی اِن کا پُورا کرنا ضَروری ہے۔توڑیں گے تو قَضاء واجِب ہوگی۔اگرچہ یہ بات آپ کے عِلْم میں ہو کہ میں جو روزہ رکھنا چاہتا تھا یہ وہ روزہ نہیں ہے بلکہ نَفْل ہی ہے۔

(دُرِ مُختار مع ردالمحتار ج۳ ص۳۴۰)

مسئلہ ۱۶ آپ نے یہ گُمان کر کے روزہ رکھا کہ میرے ذِمّے روزے کی قَضاء ہے،اب رکھنے کے بعد معلوم ہوا کہ گُمان غَلَط تھا۔اگر فوراً توڑ دیں تو کوئی حَرَج نہیں۔البتّہ بہتر یہی ہے کہ پُورا کرلیں۔اگر معلوم ہونے کے فوراً بعد نہ توڑا تو اب لازِم ہوگیا اسے نہیں توڑ سکتے اگر توڑیں گے تو قَضاء واجِب ہے۔ (ردالمحتار ج۳ ص۳۴۶)

مسئلہ ۱۷ رات میں آپ نے قَضاء روزے کی نِیَّت کی،اگر اب صُبح شُروع ہو جانے کے بعد اِسے نَفْل کرنا چاہتے ہیں تو نہیں کر سکتے۔

(ردالمحتار ج۳ ص۳۴۵)

مسئلہ ۱۸ دَورانِ نَماز بھی اگر روزے کی نِیَّت کی تو یہ نِیَّت صحیح ہے۔

(درمُختار، ردالمحتار ج۳ ص۳۴۵)

مسئلہ ۱۹ کئی روزے قَضاء ہوں تو نِیَّت میں یہ ہونا چاہیے کہ اُس رَمَضان کے

پہلے روزے کی قَضاء، دوسرے کی قَضاء اور اگر کچھ اِس سال کے قَضاء ہوگئے کچھ پچھلے سال کے باقی ہیں تو یہ نِیَّت ہونی چاہیئے کہ اِس رَمَضان کی قضاء اور اُس رَمَضان کی قَضاء اور اگر دِن کو مُعَیَّن نہ کیا، جب بھی ہوجائیں گے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۹۶)

معاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ نے رَمَضان کا روزہ قَصداً (یعنی جان بُوجھ کر) توڑ ڈالا تھا تو آپ پر اِس روزہ کی قَضاء بھی ہے اور (اگر کفّارے کی شرائط پائی گئیں تو) ساٹھ روزے کفّارے کے بھی۔ اب آپ نے اِکسٹھ روزے رکھ لئے قَضاء کا دِن مُعَیَّن نہ کیا تو اِس میں قَضاء اور کفّارہ دونوں ادا ہوگئے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۹۶)

سَحَری کرنا سُنّت ہے

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کروڑہا کروڑ اِحسان کہ اُس نے ہمیں روزہ جیسی عظیم نِعمت عطا فرمائی اور ساتھ ہی قُوَّت کیلئے سَحَری کی نہ صِرف اِجازت مَرْحمت فرمائی، بلکہ اِس میں ہمارے لئے ڈھیروں ثواب بھی رکھ دیا۔ ہمارے پیارے آقا، مَدَنی مُصطَفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم اگرچہ کھانے، پینے کے ہماری طرح محتاج نہیں۔ تاہم ہمارے پیارے آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہم غُلاموں کی خاطِر سَحَری فرمایا کرتے تاکہ مَحَبَّت والے غُلام اپنے مُحسِن آقا، شاہِ خَیرُ الْاَنام صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی سُنّت سمجھ کر سَحَری کرلیا کریں۔ یُوں

انہیں دِن کے وَقت روزہ میں قُوّت کے ساتھ ساتھ سُنّت پر عَمَل کرنے کا ثواب بھی ہاتھ آئے۔

بعض اِسلامی بھائیوں کو دیکھا گیا ہے کہ کبھی سَحَری کرنے سے رہ جاتے ہیں تو فخریہ باتیں بناتے ہیں اور یوں کہتے سنائی دیتے ہیں، ہم نے تو سحری کے بغیر ہی روزہ رکھ لیا ہے، مکّی مَدَنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے دِیوانو! سَحَری کے بغیر روزہ رکھنا کوئی کمال تو نہیں جس پر فَخر کیا جارہا ہے۔ بلکہ سَحَری کی سُنّت چُھوٹنے پر نَدامت ہونی چاہیئے، افسوس کرنا چاہیئے کہ تاجدار رِسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ایک عظیم سُنّت چُھوٹ گئی۔

ہزار سال کی عبادت سے بہتر مدینہ

حضرت سیِّدُنا شیخ شَرَفُ الدّین اَلْمَعْرُوف بابا بُلبل شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، ''اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی نے مجھے اپنی رَحمت سے اِتنی طاقت بخشی ہے کہ میں بغیر کھائے پیئے اور بغیر ساز وسامان کے اپنی زندگی گُزار سکتا ہوں۔ مگر چُونکہ یہ اُمورِ مدینے کے سُلطان، رَحمتِ عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی سُنّت نہیں ہیں، اِس لئے میں اِن سے بچتا ہوں، میرے نزدیک سُنّت کی پَیروی ہزار سال کی عِبادت سے بہتر ہے۔''

بَہَر حال تمام تر اَعمال کا حُسن وجمال اِتّباعِ سُنّتِ محبوبِ رَبِّ ذُوالجَلال عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم ہی میں پِنہاں ہے۔

سونے کے بعد سحری کی اجازت نہ تھی: ابتداءً رات کو اُٹھ کر سحری کرنے کی اجازت نہیں تھی۔ روزہ رکھنے والے کو غروبِ آفتاب کے بعد صِرف اُس وَقت تک کھانے، پینے کی اِجازت تھی جب تک وہ سو نہ جائے۔ اگر سو گیا تو اب بیدار ہو کر کھانا پینا ممنوع تھا۔ مگر اللہ عزوجل نے اپنے پیارے بندوں پر اِحسانِ عظیم فرماتے ہوئے سحری کی اجازت مَرحمت فرمادی اور اِس کا سَبَب یُوں ہوا جیسا کہ کنزُالایمان شریف کی تفسیر ''خزائنُ العرفان'' میں حضرتِ صَدرُ الافاضل مولینا سیِّد محمد نعیم الدّین مُرادآبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نَقل کرتے ہیں:

سحری کی اجازت کی حکایت: حضرتِ سیِّدُنا صَرمہ بن قَیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ محنتی شخص تھے۔ ایک دن بحالتِ روزہ اپنی زمین میں دِن بھر کام کر کے شام کو گھر آئے۔ اپنی زَوجۂ محترمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کھانا طلب کیا۔ وہ پکانے میں مصرُوف ہوئیں، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھکے ہوئے تھے، آنکھ لگ گئی۔ کھانا تیار کر کے جب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جگایا گیا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کھانے سے اِنکار کر دیا۔ کیوں کہ اُن دِنوں (غروبِ آفتاب کے بعد) سو جانے والے کیلئے کھانا پینا ممنوع ہو جاتا تھا۔ چُنانچِہ کھائے پیئے بغیر آپ نے دوسرے دِن بھی روزہ رکھ لیا آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کمزوری کے سَبَب بے ہوش ہو گئے تو ان کے حق میں یہ آیتِ مُقدَّسہ نازِل ہوئی:-

وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ

(پ۲ البقرۃ ۱۸۷)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ تمہارے لِئے ظاہر ہو جائے سپید ی کا ڈورا اِسیاہی کے ڈورے سے پَو پھٹ کر۔ پھر رات آنے تک روزے پُورے کرو۔

اِس آیتِ مُقدَّسہ میں رات کو سیاہ ڈورے سے اور صُبحِ صادِق کو سفید ڈورے سے تَشبیہ دی گئی۔ معنٰی یہ ہیں کہ تمھارے لئے رَمَضانُ الْمُبارَک کی راتوں میں کھانا پینا مُباح (یعنی جائز) قرار دے دیا گیا ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ روزہ کا اذانِ فَجر سے کوئی تَعلُّق نہیں یعنی فَجر کی اَذان کے دَوران کھانے پینے کا کوئی جَواز ہی نہیں۔ اَذان ہو یا نہ ہو، آپ تک آواز پہنچے یا نہ پہنچے صُبحِ صادِق ہوتے ہی آپ کو کھانا پینا بالکل ہی بند کرنا ہوگا۔

اِس مقدّس جُملے "**سَحَری سنّت ہے**" کے ۹ حُرُوف کی نسبت سے سَحَری کے فضائل پر مُشتمل نو۹ احادیثِ مبارکہ پڑھئے اور جھومئے:۔

۱ حضرتِ سَیِّدُنا اَنَس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے رِوَایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ، سُرورِ قَلب وسینہ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا، "سَحَری کھایا کرو کیوں کہ سَحَری میں بَرَکت ہے۔" (صحیح بخاری ج۲ ص۲۸۴)

۲ حضرتِ سَیِّدُنا عَمرِو بْنُ الْعاص رضی اللہ تعالٰی عنہ سے رِوَایت ہے کہ رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا، "ہمارے اور اَہلِ کِتاب کے دَرمِیان سَحَری کھانے کا فَرق ہے۔ (صحیح مسلم ج۱ ص۳۵۰)

۳ حُضُورِ اکرم، نورِ مُجَسَّم، شَفیعِ اُمَم، رَحمتِ عالَم صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد

فرمایا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے فِرِشتے سَحَری کھانے والوں پر رَحمت نازِل فرماتے ہیں۔ (صحیح ابن حبان ج ۵ ص ۱۹۴)

۴ نبیِ کریم، رءُوفٌ رَّحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم اپنے ساتھ جب کسی صَحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سَحَری کھانے کیلئے بُلاتے تو ارشاد فرماتے، ''آؤ بَرَکت کا کھانا کھالو۔'' (ابوداؤد ج ۲ ص ۲۹۰)

۵ حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، حُضُور سَراپا نُور، فیضِ گنجُور، شاہِ غَیُور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا، ''روزہ رکھنے کیلئے سَحَری کھا کر قُوّت حاصِل کرو اور دن (یعنی دوپہر) کے وَقْت آرام (یعنی قَیلُولہ) کر کے رات عِبادت کیلئے طاقت حاصِل کرو۔''

(ابنِ ماجہ ج ۲ ص ۳۲۱)

۶ حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن حارِث رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک صَحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایَت کرتے ہیں کہ میں رَسُولِ اکرم، نبیِ مُعَظَّم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی خدمتِ بابَرَکت میں ایسے وَقْت حاضِر ہوا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم سَحَری تناوُل فرما رہے تھے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا، ''سَحَری بَرَکت کی چیز ہے جو اللہ تعالیٰ نے تم کو عَطا فرمائی ہے۔ اِس کو مت چھوڑنا۔''

(السُّنَنُ الْکُبریٰ، لِلنَّسائی ج ۲ ص ۷۹)

marfat.com

حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ ابن عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے رِوایَت ہے کہ نبیِّ کریم رءُوفٌ رَّحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا، ''تین آدمی جتنا بھی کھالیں۔ اِنْ شآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُن سے کوئی حساب نہ ہوگا۔ بَشَرطیکہ کھانا حَلال ہو۔ اوّل روزہ دار اِفطار کے وَقْت، دوسرے سَحَری کھانے والے تیسرے مُجاہِد جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے راستہ میں سَرحدِ اسلام کی حِفاظت کرے۔'' (التَّرغیب والتَّرھیب ج ۲ ص ۸۰)

حضرتِ سَیِّدُنا ابو سعید خُدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَروی ہے نبیِّ کریم، رءُوفٌ رَّحیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا فرمانِ بَرَکت نِشان ہے، ''سَحَری پوری کی پوری بَرَکت ہے پس تم نہ چھوڑو چاہے یہی ہو کہ تم پانی کا ایک گھونٹ پی لو۔ بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُسکے فِرِشتے رَحمت بھیجتے ہیں سَحَری کرنے والوں پر۔'' (مُسندِ امام احمد ج ۴ ص ۲۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رَحمتِ کونَین، نانائے حَسَنَین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم و رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے اِن تمام فرامین سے ہمیں یہی دَرْس ملتا ہے کہ سَحَری ہمارے لئے ایک عظیم نِعمت ہے جس سے بے شُمار جسمانی اور رُوحانی فوائِد حاصِل ہوتے ہیں۔ اِسی لئے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے اِسے مُبارَک ناشتہ کہا ہے۔ جیسا کہ

حضرتِ سَیِّدُنا عِرْباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دَفعہ رَمَضانُ المُبارَک میں رَسُولُ اللہ عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے مجھے

اپنے ساتھ سَحَری کھانے کیلئے بُلایا اور فرمایا، ''آؤ مُبارَک ناشتہ کیلئے۔''

(ابوداؤد ج ۲ ص ۲۹۰)

کیا روزے کیلئے سَحَری شرط ہے؟ کسی کو یہ غَلَط فَہمی نہ ہو جائے کہ سَحَری روزہ کیلئے شَرط ہے۔ ایسا نہیں سَحَری کے بغیر بھی روزہ ہو سکتا ہے۔ مگر جان بُوجھ کر سَحَری نہ کرنا مُناسِب نہیں کہ ایک عظیم سُنَّت سے مَحرومی ہے اور یہ بھی یاد رہے کہ سَحَری میں خُوب ڈَٹ کر کھانا ہی ضَروری نہیں۔ چند کھجوریں اور پانی ہی اگر بہ نیّتِ سَحَری استعمال کر لیں جب بھی کافی ہے بلکہ کھجور اور پانی سے تو سَحَری کرنا سُنَّت بھی ہے جیسا کہ حضرتِ سَیِّدُنا اَنَس بن مالِک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تاجدارِ مدینہ، سُرورِ قَلْبُ وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم سَحَری کے وَقْت مجھ سے فرماتے، ''میرا روزہ رکھنے کا ارادہ ہے مجھے کچھ کِھلاؤ، لہٰذا میں کچھ کھجوریں اور ایک برتن میں پانی پیش کرتا۔'' (السُّنَنُ الکُبریٰ لِلنَّسائی ج ۲ ص ۸۰)

کھجور بہترین سَحَری ہے **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** معلوم ہوا کہ روزہ دار کیلئے ایک تو سَحَری کرنا بذاتِ خود سُنَّت ہے اور کھجور اور پانی سے سَحَری کرنا دوسری سُنَّت بلکہ کھجور سے سَحَری کرنے کی تو ہمارے آقا و مولیٰ، مدینے والے مصطفٰی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ترغیب بھی دلائی ہے۔ چُنانچِہ سَیِّدُنا سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَروی ہے، تاجدارِ مدینہ

سُرورِ قلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا، "نِعْمَ السَّحُوْرُ التَّمْرُ۔ یعنی کھجور بہترین سَحَری ہے۔" (الترغیب والترھیب ج۲ ص ۸۱)

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا، نِعْمَ سَحُوْرُ الْمُؤْمِنِ التَّمْرُ. "یعنی کھجور مومن کی بہترین سَحَری ہے"۔ (ابوداؤد ج ۲ ص ۲۹۰)

مینھے مینھے اسلامی بھائیو! کھجور اور پانی کا جمع کرنا بھی سَحَری کے لئے شرط نہیں صرف تھوڑا سا پانی بھی اگر بہ نیّتِ سَحَری پی لیا جائے تو اِس سے بھی سَحَری کی سنّت ادا ہو جائے گی۔

سَحَری کا وَقت کب ہوتا ہے

عَرَبی کی مشہور کتابِ لُغت "قامُوس" میں "سَحَر" کے بارے میں لکھا ہے کہ "سَحَر" اُس کھانے کو کہتے ہیں جو صُبح کے وَقت کھایا جائے۔" حَنفیوں کے زبردست پیشوا حضرتِ علّامہ مولٰینا اَلْمعروف مُلّا علی قاری علَیہِ رَحمۃُ الباری فرماتے ہیں، "بعضوں کے نزدیک سَحَری کا وَقت آدھی رات سے شُروع ہو جاتا ہے۔" (مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح ج۴ ص ۴۷۷)

سَحَری میں تاخِیر کرنا اَفضل ہے جیسا کہ حدیثِ مُبارَک میں آتا ہے کہ حضرتِ سَیِّدُنا یَعْلٰی بن مُرَّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایَت ہے کہ پیارے سرکار، مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، "تین چیزوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ محبوب رکھتا ہے (۱) اِفطار میں جلدی اور (۲) سَحَری میں تاخِیر اور (۳) نَماز (کے قِیام) میں

ہاتھ پر ہاتھ رکھنا۔'' (الترغیب والترھیب ج۲ ص ۸۳)

سَحَری میں تاخیر سے کونسا وقت مُراد ہے؟

مینھے مینھے اسلامی بھائیو! سَحَری میں تاخیر کرنا مُستَحَب ہے اور دیر سے سَحَری کرنے میں زیادہ ثواب مِلتا ہے۔ یہاں ذِہن میں یہ سُوال پیدا ہوتا ہے کہ ''تاخیر'' سے مُراد کونسا وَقْت ہے؟ حضرتِ مُفتی اَحمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ ''تفسیر نعیمی'' میں فرماتے ہیں کہ اِس سے مُرادرات کا چھٹا حِصّہ ہے۔ پھر سُوال ذِہن میں اُبھرا کہ رات کا چھٹا حِصّہ کیسے معلوم کیا جائے؟ اِس کا جواب یہ ہے کہ غُروبِ آفتاب سے لیکر صُبح صادِق تک رات کہلاتی ہے۔ مَثَلاً کسی دِن سات بجے شام کو سُورج غُروب ہوا اور پھر چار بجے صُبحِ صادِق ہوئی۔ اِس طرح غروبِ آفتاب سے لیکر صُبحِ صادِق تک جو ۹ نو گھنٹے کا وَقْفہ گُزرا وہ رات کہلایا۔ اب رات کے اِن ۹ نو گھنٹوں کے برابر برابر ۶ چھ حِصّے کر دیجئے۔ ہر حِصّہ ڈیڑھ گھنٹے کا ہُوا اب رات کے آخِری ڈیڑھ گھنٹے (اڑھائی بجے تا چار بجے) کے دوران صُبحِ صادِق سے پہلے پہلے جب بھی سَحَری کی، وہ تاخیر سے کرنا ہوا۔ سَحَری و اِفطار کا وَقْت عُمُوماً روزانہ تبدیل ہوتا رہتا ہے۔ بیان کئے ہوئے طریقے کے مطابِق جب بھی چاہیں رات کا چھٹا حصّہ نِکال سکتے ہیں اگر رات سَحَری کر لی اور روزہ کی نِیّت بھی کر لی۔ بلکہ عَوامی اِصْطِلاح میں ''روزہ بند'' بھی کر لیا پھر بھی بَقِیّہ رات میں جب چاہیں کھا پی سکتے ہیں۔ نئے سرے سے

marfat.com

نیّت کی حاجت نہیں۔

اَذانِ فجر نماز کیلئے ہے نہ کہ روزہ بند کرنے کیلئے!

سَحَری میں اِتنی تاخیر بھی نہ کردیں کہ صُبحِ صادِق کا شک ہونے لگے۔ جیسا کہ بعض لوگ صُبحِ صادِق کے بعد فَجر کی اذانیں ہورہی ہوتی ہیں مگر کھاتے پیتے رہتے ہیں۔ اگر کھاتے نہیں تو پانی پی کر ''روزہ بند'' ضَرور کرتے ہیں۔ آہ! بے چارے اِس طرح ''روزہ بند'' تو کیا کریں گے روزے کو بالکل ہی ''کُھلا'' چھوڑ دیتے ہیں۔ اور اس طرح روزہ ہوتا ہی نہیں اور سارا دن بُھوک پیاس کے سِوا کچھ ہاتھ آتا ہی نہیں۔ روزہ بند کرنے کا تَعلُّق اَذانِ فَجر سے نہیں۔ صُبحِ صادِق سے پہلے پہلے کھانا پینا بند کرنا ضَروری ہے۔ جیسا کہ آگے آیَتِ مُقَدَّسہ کے تحت گزرا اللہ عَزَّوَجَلَّ ہر مسلمان کو عَقلِ سَلیم عطا فرمائے اور صحیح اَوقات کی معلُومات کرکے روزہ نَماز وغیرہ عبادات صحیح صحیح بجالانے کی توفیق مَرحَمت فرمائے۔ اٰمِین بِجاہ النَّبِیِّ الْاَمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

اِفطار میں جلدی

جب غُروبِ آفتاب کا یقین ہوجائے تو اب اِفطار کرنے میں دیر نہیں کرنی چاہیئے۔ نہ سائرِن کا اِنتِظار کریں، نہ اَذان کا۔ فَوراً کوئی چیز کھاپی لیں۔ مگر بہتر یہ ہے کہ کَھجور یا بُھوہارہ یا پانی سے اِفطار کریں کہ یہ سُنَّت ہے۔ کَھجور کھا کر یا پانی پی لینے کے بعد پھر یہ دُعاء پڑھیں۔[1]

---

[1] اِفطار کی دُعاء عُمُوماً قَبل از اِفطار پڑھنے کا رواج ہے مگر امامِ اہلسنّت مولٰینا شاہ احمد رضا خان علیہِ رَحمۃ الرحمٰن نے ''فتاوٰی رضویہ ۳ ص ۶۰۱'' میں اپنی تحقیق یہی پیش کی ہے کہ دُعاءِ اِفطار کے بعد پڑھی جائے۔

marfat.com

بعد اِفطار کی دُعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ لَکَ صُمْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ۔

ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ میں نے تیرے لئے روزہ رکھا اور تجھ پر ایمان لایا اور تجھی پر بھروسہ کیا اور تیرے دیئے ہوئے رِزق سے روزہ اِفطار کیا۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۲۰۰)

کھانا پینا بند کردو

آج کل عِلمِ دین سے دُوری کے سبب عام طور پر لوگوں کا یہی مَعْمُول دیکھا گیا ہے کہ وہ اَذان یا سائرن ہی پر سَحَری و اِفطار کا دارومَدار رکھتے ہیں۔ بلکہ بَعْض تو اَذانِ فَجر کے دَوران ہی ''روزہ بند'' کرتے ہیں۔ اِس عام غَلَطی کو دُور کرنے کیلئے کیا ہی اچھا ہو کہ رَمَضَان الْمُبَارَک میں روزانہ صُبحِ صادِق سے تین مِنَٹ پہلے ہر مَسْجِد میں بُلند آواز سے صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالیٰ علیٰ محمّد کہنے کے بعد اِس طرح تین ۳ بار اِعلان کردیا جائے، ''روزہ رکھنے والو! آج سَحَری کا آخری وَقْت (مثلاً) چار بج کر بارہ ۱۲ مِنَٹ ہے۔ وقت خَتْم ہو رہا ہے، فوراً کھانا پینا بند کردیں۔ اذان کا ہرگز انتظار نہ فرمائیں، اذان سَحَری کا وقت خَتْم ہو جانے کے بعد نَمازِ فَجر کے لئے دی جاتی ہے۔'' ہر ایک کو یہ بات ذِہن نشین کرنی ضَروری ہے۔ کہ اَذانِ فَجر لازِمی طور پر صُبحِ صادِق کے بعد ہی ہوتی ہے اور وہ ''روزہ بند''

marfat.com

کرنے کیلئے نہیں بلکہ صِرف نمازِ فجر کیلئے دی جاتی ہے۔اِسی طرح مَغرِب کی اَذان بھی نمازِ مغرِب کیلئے ہوتی ہے ۔ چاہئے یہی کہ جیسے ہی آفتاب غُروب ہونے کا یقین ہوجائے ۔مَساجِد میں بُلند آواز سے ''صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد کہنے کے بعداِس طرح تین۳ بار اِعلان کردیا جائے کہ ''روزہ دارو! روزہ اِفطَار کرلیجئے''۔

(رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

''یاغوثَ الاعظم'' کے گیارہ حُروف کی نسبت سے مُلاحَظہ فرمائیں

اِفطَار کے گیارہ فضائل

مدینہ ۱ حضرتِ سیِّدُنا سَہل بن سَعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایَت ہے کہ عَرَب وعَجَم کے سُلطان، رَحمتِ عالَمیان صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں، ''ہمیشہ لوگ خَیر کے ساتھ رہیں گے جب تک اِفطَار میں جلدی کرینگے۔''

(صحیح بُخاری ج۲ ص۲۹۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جیسے ہی غُروبِ آفتاب کا یقین ہوجائے بِلا تاخِیر کھجُور یا پانی وغیرہ سے روزہ کھول لیں اور دُعاء بھی اب روزہ کھول کر مانگیں تاکہ اِفطَار میں کسی قسم کی تاخِیر نہ ہونے پائے۔

مدینہ ۲ سرکارِ مدینہ، سُرورِ قَلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا، ''میری اُمّت

marfat.com

میری سُنّت پر رہے گی جب تک اِفطار میں سِتاروں کا اِنتظار نہ کرے۔"

(صحیح اِبنِ حِبان ج۵ص۲۰۹)

اِس حدیثِ پاک میں بھی اِفطار میں جلدی کرنے کی تاکید فرمائی گئی ہے اور یہ بِشارت بھی دی گئی ہے کہ جب تک میری اُمّت اِفطار میں جلدی کرے گی میری سُنّت پر قائِم رہے گی۔ سُورج غُروب ہونے کے بعد اِفطار کرنے میں اتنی دیر نہ کریں کہ آسمان پر سِتارے نظر آنے لگیں۔ نمازِ مغرِب میں بھی بِلا کسی عُذرِ شرعی مثلاً سَفر و مَرض وغیرہ اتنی تاخِیر کردینا کہ سِتارے ظاہِر ہوجائیں "مَکرُوہِ تحریمی ہے"۔

۳ حضرتِ سَیِّدُنا ابُو ہُرَیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایَت ہے، پیارے آقا، تاجدارِ مدینہ، سُرورِ قَلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں، اللہ عزوجل نے فرمایا،

"میرے بندوں میں مجھے زیادہ پیارا وہ ہے جو اِفطار میں جلدی کرتا ہے۔"

(ترمذی ج۲ص۱۶۴)

سُبحٰن اللہ! اللہ عَزَّوَجَلَّ کا پیارا بننا ہے تو اِفطار کے وَقت کِسی قسم کی مشغُولِیت نہ رکھو، بس فوراً اِفطار کرلو۔

۴ حضرتِ سَیِّدُنا اَنَس بن مالِک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، میں نے اللہ عزوجل کے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کو کبھی اِس طرح نہیں دیکھا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم

نے اِفطار سے پہلے نمازِ مغرب ادا فرمائی ہو چاہے ایک گھونٹ پانی ہی ہوتا۔

(آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم اس سے اِفطار فرمالیتے)۔ (التّرغیب وَالتّرھیب ج۲ ص۸۳)

حضرتِ سَیِّدُنا ابُوہُرَیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایَت ہے کہ تاجدارِ مدینہ، سُرورِ قَلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا، ''یہ دِین ہمیشہ غالِب رہے گا۔ جب تک لوگ اِفطار میں جلدی کرتے رہیں گے کہ یَہُود ونَصاریٰ تاخِیر کرتے ہیں۔'' (ابوداؤد ج۲ ص۲۹۳)

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! اس حدیثِ پاک میں بھی اِفطار میں تاخِیر کرنے پر ناپسندیدگی کا اِظہار کیا گیا ہے۔ اور اِفطار میں تاخِیر کرنا چُونکہ یَہُود ونَصاریٰ کا فِعل ہے اِس لئے اِن کی مُشابَہت (یعنی نقل) سے روکا گیا ہے۔

حضرتِ سَیِّدُنا زَید بن خالِد جُھَنِی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایَت ہے کہ تاجدارِ مدینہ، سُرورِ قَلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا،

مَنْ جَهَّزَ غَازِياً اَوْ حَاجًّا اَوْ خَلَفَهٗ فِیْ اَهْلِهٖ اَوْ فَطَّرَ صَائِماً كَانَ لَهٗ مِثْلُ اَجْرِهٖ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَیْءٌ"

ترجَمہ: جس نے کِسی غازی یا حاجی کو سامان (زادِ راہ) دیا یا اسکے پیچھے اسکے گھر والوں کی دیکھ بھال کی یا کسی روزہ دار کا روزہ اِفطار کروایا تو اُسے بھی انہی کی مِثل اجر ملے گا بغیر اس کے کہ اُن کے اجر میں کچھ کمی ہو۔ (السُّنَنُ الکُبریٰ للنَّسائی ج۲ ص۲۵۶)

سُبْحٰنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! کتنی پیاری بِشارت ہے کہ غازی کو سامانِ جِہاد فَراہَم

کرنے والے کو غازی جیسا، حج پر جانے والے کی مالی مدد کرنے پر حج کا اور اِفطار کروانے والے کو روزہ دار جیسا ثواب دیا جائے گا اور کرم بالائے کرم یہ کہ اُن لوگوں کے ثواب میں بھی کوئی کمی نہیں ہوگی۔ ذَالِكَ فَضْلُ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ (یہ سب اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فضل ہے) مگر یاد رہے کہ حج وعمرہ کیلئے سُوال کرنا حرام ہے اور اِس سُوال کرنے والے کو دینا بھی گناہ ہے۔

مدینہ حضرتِ سَیِّدُنا سَلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایت ہے کہ مکّے مدینے کے سُلطان، رَحمتِ عالَمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا، ''جس نے حَلال کھانے یا پانی سے (کسی مُسلمان کو) روزہ اِفطار کروایا، فِرِشتے ماہِ رَمَضان کے اَوقات میں اُس کے لئے اِستِغفار کرتے ہیں اور جبرئیل (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام) شبِ قَدْر میں اُس کیلئے اِستِغفار کرتے ہیں۔'' (طبرانی المعجم الکبیر ج۶ ص۲۶۲)

سُبْحٰنَ اللّٰه! سُبْحٰنَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ! قُربان جایئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت پر کہ کوئی اِسلامی بھائی ماہِ رَمَضان میں اگر اپنے کسی روزہ دار اِسلامی بھائی کو ایک آدھ کھجور کھِلا کر یا پانی کا ایک گھونٹ پِلا کر روزہ اِفطار کروادے تو اُس کے لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَعصُوم فِرِشتے رَمَضانُ الْمُبارَک کے اَوقات میں اور فِرِشتوں کے سردار حضرتِ سَیِّدُنا جِبرَئیل علیہ السلام شبِ قدر میں دُعائے مَغْفِرت فرماتے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی اِحْسَانِهٖ ،

ایک روایت میں آتا ہے، ''جو حلال کمائی سے رَمضان میں روزہ اِفطار کروائے۔ رَمضان کی تمام راتوں میں فِرِشتے اُس پر دُرُود بھیجتے ہیں اور شبِ قَدْر میں جبرَئیل (علیہ الصلوٰۃ والسلام) اُس سے مُصافَحہ کرتے ہیں۔ اور جس سے جبرَئیل علیہ السلام مُصافَحہ کرلیں اُس کی آنکھیں (خوفِ خدا عزوجل سے) اَشک بار ہو جاتی ہیں اور اسکا دل نَرم ہو جاتا ہے۔

(کَنْزُالْعُمّال ج۸ص۲۱۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شبِ قَدْر میں سَیِّدُنا جبرَئیلِ امین علیہ السَّلام جو مصافَحہ فرماتے ہیں۔ اِس مُصافَحہ کی علامت یہ ہے کہ عبادت، تِلاوت، ذِکرُ اللہ عزوجل یا نعت خوانی وغیرہ کے دَوران بِغیر کسی کوشش کے بے اختیار دل پر رِقّت طاری ہو جاتی اور آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے ہیں۔

ایک اور رِوایَت میں ہے، ''جو روزہ دار کو پانی پلائے گا اللہ عزوجل اُسے میرے حَوض سے پلائے گا کہ جَنّت میں داخِل ہونے تک پیاسا نہ ہوگا۔''

(کَشْفُ الْخِفا و مُزِیل الالباس، ج ۲ ص ۳۵۲)

حضرتِ سَیِّدُنا سَلْمان بن عامِر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایَت ہے، تاجدارِ مدینہ، سُرورِ قَلْب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا، جب تم میں کوئی روزہ اِفطار کرے تو کھجور یا چھوہارے سے اِفطار کرے کہ وہ بَرَکت ہے اور اگر نہ ملے تو

پانی سے کہ وہ پاک کرنے والا ہے۔" (تِرمذی ج۲ص۱۶۲)

اِس حدیثِ پاک میں یہ ترغیب دلائی گئی ہے کہ ہو سکے تو کھجور یا چُھوہارے ہی سے اِفطار کیا جائے کہ یہ سُنّت ہے اور اگر کھجور مُیَسَّر نہ ہو تو پھر پانی سے اِفطار کرلو کہ یہ بھی پاک کرنے والا ہے۔

مدینہ ۱۱ حضرتِ سَیِّدُنا اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایَت ہے "شَہَنْشاہِ مدینہ، سُرورِ قَلْب وسینہ، صاحِبِ مُعَطَّر پسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نماز سے پہلے تَر کھجوروں سے روزہ اِفطار فرماتے، یہ نہ ہوتیں تو چند خُشک کھجوریں یعنی چُھوہاروں سے اور یہ بھی نہ ہوتیں تو چند چُلّو پانی پیتے۔ (ابوداؤد ج۲ص۲۹۴)

اِس حدیثِ پاک میں ارشاد فرمایا گیا ہے کہ ہمارے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم اوّلاً تَر کھجور سے روزہ اِفطار کرنا پسند فرماتے اگر یہ حاضِر نہ ہوتیں تو پھر چُھوہاروں سے، یہ بھی اگر مَوجُود نہ ہوتے تو پھر پانی سے روزہ اِفطار فرماتے۔ لہٰذا ہماری پہلی کوشش یہ ہونی چاہئے کہ ہمیں اِفطار کیلئے میٹھی میٹھی کھجور مل جائے جو کہ میٹھے میٹھے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی میٹھی میٹھی سُنّت ہے۔ یہ بھی نہ مِلے تو پھر چھوہارا اور یہ بھی مُیَسَّر نہ ہو تو پھر اب پانی سے روزہ اِفطار کرلیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! احادیثِ مبارکہ میں سَحَری اور اِفطار میں کھجور کے استعمال کی کافی ترغیب موجود ہے۔ کھجور کھانا، اِس کو بھگو کر اس کا پانی پینا، اس سے علاج

marfat.com

تجویز کرنا یہ سب سختیں ہیں۔ اَلْغَرَض اس میں لاتعداد بَرَکتیں اور بے شمار بیماریوں کا عِلاج ہے۔ چُنانچہ ''سیِّدی اعلیٰحضرت (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی پچیسویں (۲۵) شریف'' کے ۲۵ حُرُوف کی نِسبت سے مُلاحظہ فرمائیں،

کھجور کے ۲۵ مَدَنی پھول

مدنی پھول ۱ طبیبوں کے طبیب، اللہ عزَّوَجلَّ کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ صحت نِشان ہے، عالی رُتبہ ''عَجْوَہ'' (مدینۂ منورہ کی سب سے عظیم کھجور کا نام) میں ہر بیماری سے شِفاء ہے۔ عَلّامہ بَدْرُالدّین عَینی حنفی (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کی روایت کے مطابق ''سات روز تک روزانہ سات عَدَد عَجْوہ کھجور کھانا جُذام (یعنی کوڑھ) کو روکتا ہے،''

(عُمْدَۃُ الْقاری ج۱۴ ص۴۴۶)

مدنی پھول ۲ میٹھے میٹھے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ جَنَّت نشان ہے، عَجْوہ کھجور جَنَّت سے ہے، اِس میں زَہر سے شِفاء ہے۔ (ترمذی ج۴ ص۱۷) ''بخاری شریف'' کی رِوایت کے مطابق جس نے نَہارِ مُنہ عَجْوہ کھجور کے سات دانے کھالئے اُس دن اسے جادو اور زَہر بھی نقصان نہ دے سکیں گے۔

(صحیح بخاری ج۶ ص۲۶۱)

مدنی پھول ۳ سیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، کھجور کھانے سے قُولَنج[1] (یعنی بڑی انتڑی کا درد) نہیں ہوتا۔ (کَنْزُالْعُمّال ج۱۰ ص۱۲)

[1] قولنج کو انگریزی میں اپنڈکس (APPENDIX) کہتے ہیں۔

مدینہ طبیبوں کے طبیب، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کا فرمان شِفاء نشان ہے، نَہار منہ کھجور کھاؤ اِس سے پیٹ کے کیڑے مرجاتے ہیں۔

(الجامِعُ الصَّغیر ص ۳۹۸)

مدینہ حضرتِ سیِّدُنا رَبِیع بِن خُثَیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، ''میرے نزدیک حامِلہ کے لئے کھجور سے اور مریض کیلئے شہد سے بہتر کسی چیز میں شِفاء نہیں''۔ (درمنثور ج ۵ ص ۵۰۵)

(اس مرض میں عورت تازہ پکی ہوئی کھجور استعمال کرے اس روایت میں مقدار بیان نہیں کی گئی اگر روزانہ ''بِسم اللہ'' کے سات حُروف کی نسبت سے سات دانے کھائے تو ان شآءَ اللہ عزوجل فائدہ ہوجائیگا)۔

مدینہ سیِّدی محمد احمد ذَھبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، حامِلہ کو کھجوریں کِھلانے سے ان شآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ لڑکا پیدا ہوگا جو کہ خوبصورت بُردبار اور نَرم مِزاج ہوگا۔ (''المدینہ'' کے سات حُروف کی نسبت سے روزانہ سات کھجوریں کِھلائیں۔)

مدینہ جو فاقہ کی وجہ سے کمزور ہوگیا ہو اُس کیلئے کھجور بہُت مفید ہے کیونکہ یہ غِذائیت سے بھرپور ہے۔ اسکے کھانے سے جَلد توانائی بحال ہوجاتی ہے۔ لہٰذا کھجور سے افطار کرنے میں یہ حِکمت بھی ہے۔

مدینہ روزے میں فوراً برف کا ٹھنڈا پانی پی لینے سے گیس، تَبخیرِ معدہ اور جگر

کے وَرَم کا سخت خطرہ ہے۔ کھجور کھا کر ٹھنڈا پانی پینے سے نقصان کا خطرہ ٹل جاتا ہے، مگر سخت ٹھنڈا پانی پینا ہر وَقت نقصان دِہ ہے۔

مدینہ ۹ کھجور اور کِھیرا یا ککڑی، نیز کھجور اور تَر بوز ایک ساتھ کھانا سنّت ہے۔ اِس میں بھی حِکمتوں کے مَدَنی پھول ہیں۔ الحمدُ للہ عزوجل ہمارے عمل کیلئے تو اِس کا سنّت ہونا ہی کافی ہے۔ اَطِبّاء کا کہنا ہے کہ اس سے جنسی و جسمانی کمزوری اور دُبلا پن دُور ہوتا ہے۔ مکّھن کے ساتھ کھجور کھانا بھی سنّت ہے، (ابنِ ماجہ ج۴ ص۴۱) نیز وَقت پُرانی اور تازہ کھجوریں کھانا بھی سنّت ہے۔ ابنِ ماجہ میں ہے، جب شیطان کسی کو ایسا کرتا دیکھتا ہے تو افسوس کرتا ہے کہ پُرانی کیساتھ نئی کھجور کھا کر آدمی تَنُومَن (یعنی مضبوط جسم والا) ہو گیا۔ (ابنِ ماجہ ج۴ ص۴۰)

مدینہ ۱۰ کھجور کھانے سے پُرانی قَبض دُور ہوتی ہے۔

مدینہ ۱۱ دَمَہ، دل، گُردہ، مَثانہ، پِتّا اور آنتوں کے اَمراض میں کھجور مُفید ہے۔ یہ بلغم خارِج کرتی، مُنہ کی خشکی کو دُور کرتی، قُوّتِ باہ بڑھاتی اور پیشاب آور ہے۔

مدینہ ۱۲ دل کی بیماری اور کالا موتیا کیلئے کھجور کو گٹھلی سمیت کُوٹ کر کھانا مُفید ہے۔

marfat.com

مدینہ ۱۳ **کھجور** کو بھگو کر اِس کا پانی پی لینے سے جگر کی بیماریاں دُور ہوتی ہیں۔ دَست کی بیماری میں بھی یہ پانی مفید ہے۔ (رات کو بھگو کر صُبح نہار منہ اس کا پانی پئیں مگر بھگونے کے لئے فریزر میں نہ رکھیں۔)

مدینہ ۱۴ **کھجور** کو دودھ میں اُبال کر کھانا بہترین مُقَوّی (یعنی طاقت دینے والی) غِذاء ہے۔ یہ غِذاء بیماری کے بعد کی کمزوری دُور کرنے کیلئے بے حد مفید ہے۔

مدینہ ۱۵ کھجور کھانے سے زَخم جلدی بھرتا ہے۔

مدینہ ۱۶ یَرقان (یعنی پیلیا) کیلئے کھجور بہترین دَوا ہے۔

مدینہ ۱۷ تازہ پکی ہوئی کھجوریں صَفْراء (یعنی "پت" جس میں قے کے ذریعے کڑوا پانی نکلتا ہے) اور تیزابیّت (ACIDITI) کو ختم کرتی ہیں۔

مدینہ ۱۸ کھجور کی گٹھلیوں کو آگ میں جلا کر اِس کا مَنجن بنالیں۔ یہ دانتوں کو چمکدار اور مُنہ کی بدبو کو دُور کرتا ہے۔

مدینہ ۱۹ کھجور کی جلی ہوئی گٹھلیوں کی راکھ لگانے سے زخم کا خون بند ہوتا اور زخم بھر جاتا ہے۔

مدینہ ۲۰ کھجور کی گٹھلیوں کو آگ میں ڈال کر دُھونی لینا بواسیر کے مَسّوں کو خشک کرتا ہے۔

مدینہ ۲۱ کھجور کے دَرَخت کی جڑوں یا پتّوں کی راکھ سے منجن کرنا دانتوں

marfat.com

کے دَرْد کیلئے مفید ہے۔ جڑوں یا پتّوں کو پانی میں اُبال کر اِس سے کُلّیاں کرنا بھی دانتوں کے دَرْد میں فائدہ مند ہے۔

مدنی ۲۲ جس کو کھجور کھانے سے کسی قِسْم کا نقصان (SIDE EFFECT) ہوتا ہو تو اَنار کا رس، یا خَشخاش یا کالی مِرچ کے ساتھ اِستِعمال کرے اِن شآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ فائدہ ہوگا۔

مدنی ۲۳ اَدھ پکی اور پُرانی کھجوریں بَیک وَقْت کھانا نقصان دِہ ہے۔ اِسی طرح کھجور کے ساتھ انگور یا کِشمِش یا مُنَقّہ ملا کر کھانا، کھجور اور اَنجیر بَیک وقت کھانا، بیماری سے اُٹھتے ہی کمزوری میں زیادہ کھجوریں کھانا اور آنکھوں کی بیماری میں کھجوریں کھانا مُضِر یعنی نقصان دِہ ہے۔

مدنی ۲۴ ایک وقْت میں ۵ تولہ (یعنی تقریباً ۶۰ گرام) سے زیادہ کھجوریں نہ کھائیں۔ پُرانی کھجور کھاتے وقت کھول کر اندر سے دیکھ لینا سنّت ہے۔ کیوں کہ اِس میں بعض اَوقات سُرسُریاں (یعنی چھوٹے چھوٹے لال کیڑے) ہوتی ہیں۔ لہٰذا صاف کر کے کھائیں۔ بیچنے والے چمکانے کیلئے اکثر سرسوں کا تیل لگا دیتے ہیں۔ لہٰذا بہتر یہ ہے کہ کھجوروں کو چند مِنَٹ کیلئے پانی میں بھگو دیں۔ تاکہ مکھیوں کی بیٹ اور مَیل کُچیل چُھوٹ جائے۔ پھر دھو کر اِستِعمال فرمائیں۔ دَرَخْت کی پکی ہوئی کھجوریں

marfat.com

زیادہ مُفید ہوتی ہیں۔

مدینۃ ۲۵ مدینۂ منوّرہ کی کھجوروں کی گٹھلیاں اِدھراُدھر نہ پھینکیں، کسی اَدَب کی جگہ ڈالدیں یا دَریا بُرد کردیں، بلکہ ہوسکے تو سَرَ ڈَنّے سے باریک ٹکڑے کرکے ڈِبیہ میں ڈالکر جَیب میں رکھ لیں اور چھالیہ کی جگہ استِعمال کرکے اسکی بَرَکتیں لوٹیں۔ مدینۂ منوَّرہ سے ہوکر آئی ہوئی ہر چیز خواہ وہ دُنیا کے کسی بھی خِطّے کی ہو وہ مدینۂ پاک کی فَضاؤں میں داخِل ہوتے ہی مدینے کی ہوگئی لہٰذا عُشّاق اُس کا ادب کرتے ہیں۔

اِفطار کے وَقت دُعا قبول ہوتی ہے میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! روزہ دار کتنا خوش نصیب ہوتا ہے کہ ہر وَقت اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا حاصِل کرتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ جب اِفطار کا وَقت آتا ہے تو اُس وَقت وہ جو کچھ بھی دُعاء مانگتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے اپنے فَضل وکرم سے قَبول فرماتا ہے۔ چُنانچہ سَیِّدُنا عبداللہ بن عَمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے رِوایَت ہے کہ رَحْمَةٌ لِّلْعٰلَمِین سَیِّدُ الْمُرْسَلِین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ دلنشین ہے،

"اِنَّ لِلصَّائِمِ عِنْدَ فِطْرِهٖ لَدَعْوَةً مَّاتُرَدُّ". (التّرغِیب وَالتّرھِیب ج۲ ص۱۶)

ترجَمہ: بے شک روزہ دار کے لئے اِفطار کے وَقت ایک ایسی دُعاء ہوتی ہے جو رَد نہیں کی جاتی۔"

marfat.com

سَیِّدُنا ابُو ہرَیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَروی ہے کہ تاجدارِ مدینہ، سُرورِ قَلب وسینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے، ''تین۳ شخصوں کی دُعاء رَدّ نہیں کی جاتی۔(۱) ایک روزہ دار کی وَقتِ اِفطار۔(۲) دُوسرے۲ عادِل بادشاہ کی اور (۳) تیسرے۳ مظلُوم کی۔ اِن تینوں۳ کی دُعاء اللہ عزَّوجلَّ بادَلوں سے بھی اُوپر اُٹھالیتا ہے۔ اور آسمان کے دروازے اُس کیلئے کُھل جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ عزَّوجلَّ فرماتا ہے، ''مجھے میری عزّت کی قَسَم! میں تیری ضَرور مَدَد فرماؤں گا۔ اگرچہ کچھ دیر بعد ہو۔'' (ابنِ ماجَہ ج۲ ص۳۴۹)

ہم کھاتے پیتے میں رہ جاتے ہیں!

پیارے روزہ دارو! آپ کو مُبارَک ہو کہ آپ کے لئے یہ بِشارت ہے کہ اِفطار کے وَقت جو کچھ دُعاء مانگو گے وہ دَرَجۂ قَبولیَّت تک پہنچ کر رہے گی۔ مگر افسوس کہ آج کل ہماری حالت کچھ ایسی عجیب ہوچکی ہے کہ نہ پُوچھو بات! اِفطار کے وَقت ہمارا نَفْس بڑی سَخت آزمائش میں پڑ جاتا ہے۔ کیونکہ عُمُوماً اِفطار کے وَقت ہمارے آگے اَنواع واَقسام کے پَھلوں، کباب، سَموسوں، پکوڑوں کے ساتھ ساتھ گرمی کا موسَم ہو تو ٹھنڈے ٹھنڈے شَربت کے جام بھی مَوجود ہوتے ہیں۔ بُھوک اور پیاس کی شِدَّت کے سَبَب ہم نِڈھال تو ہو ہی چکے ہوتے ہیں۔ بس جیسے ہی سُورج غُروب ہوا، کھانوں اور شربت پر ایسے ٹوٹ پڑتے ہیں کہ دُعاء یاد ہی نہیں رہتی! دُعاء تو دُعاء ہمارے بے شُمار اِسلامی بھائی اِفطار کے دَوران کھانے پینے میں اِس قَدَر مُنْہَمِک ہوجاتے ہیں کہ ان کو نمازِ مغرِب

کی پُوری جَماعت تک نہیں مِلتی۔ بلکہ مَعَاذَاللہ بَعْض تَو اِس قَدَر سُستی کرتے ہیں کہ گھر ہی میں اِفْطَار کرکے وَہیں پر بِغیر جَماعت نَماز پڑھ لیتے ہیں۔تَوبہ !تَوبہ!!جنّت کے طلبگارو! اتنی بھی غفلت مت کرو!!نَمازِ باجَماعت کی شَریعت میں سَخت تاکید آئی ہے۔اور ہمیشہ یاد رکھو!بِلا کسی شَرعی مجبوری کے مسجِد کی پنج[5] وَقْتہ نَماز کی جَماعت تَرْک کردینا گُناہ ہے۔

اِفْطَار کی دُعَا

ایک آدھ کھجور وغیرہ سے روزہ اِفْطَار کرلیں اور پھر دُعاء ضَرور مانگ لیا کریں۔کم ازکم کوئی ایک دُعائے مأثُورَہ[1] ہی پڑھ لیں۔سرکارِ مدینہ، سُرورِ قَلْب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے جو مُخْتَلِف اَوْقات پر جُدا جُدا دُعائیں مانگی ہیں اُن میں سے کم ازکم کوئی ایک دُعاء تَو یاد کرہی لینی چاہیئے۔اِسی کو پڑھ لینا چاہیئے۔اِفْطَار کے بعد کی ایک مشہُور دُعاء آگے ص ۱۰۷ پر گُزر چُکی ہے۔اِس ضِمن میں ایک اور رِوایَت مُلاحَظہ فرمائیں۔چُنانچِہ ابوداؤد (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی رِوایَت میں آتا ہے کہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم بَوَقْتِ اِفْطَار یہ دُعاء پڑھتے:۔

اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ۔(ابوداؤد، ج۲،ص۲۹٤)

ترجَمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ میں نے تیرے لئے روزہ رکھا اور تیرے ہی عطا کردہ رِزْق سے اِفْطَار کیا۔

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! گُزشتہ حدیثِ مُبارَک میں فرمایا گیا ہے کہ ''اِفْطَار

[1] اِن وہ حدیث میں جو دعائیں وارد ہوئی ہیں انہیں دعائے ماثورہ کہتے ہیں۔

کے وَقْت دُعاء رَدّ نہیں کی جاتی۔'' بَعْض اَوقات قَبُولِیَّتِ دُعاء کے اِظہار میں تاخِیر ہو جاتی ہے تو اِس پر ہمارے اِسلامی بھائیوں کے ذِہْن میں یہ بات آتی ہے کہ دُعاء آخِر قَبُول کیوں نہیں ہوئی! جبکہ حدیثِ مُبارَک میں تو قَبُولِیَّتِ دُعاء کی بِشارت آئی ہے۔ پیارے اسلامی بھائیو! بظاہِر تاخِیر سے نہ گھبرایئے۔ ربّ عَزَّوَجَلَّ کی مَصْلِحَتیں ہم نہیں سمجھ سکتے۔ دیکھئے! دعائے سَیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللہ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے چالیس برس بعد فرعون غَرَق ہوا اور حضرتِ سَیِّدُنا یعقوب علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام، اپنے فرزندِ دلبند سَیِّدُنا یوسُف علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی جُدائی میں بے قراری کے ساتھ ۸۰ اَسّی برس دُعائیں مانگتے رہے یہاں تک کہ رَو رَو کر بینائی چلی گئی اور اَسّی برس کے بعد حضرتِ سَیِّدُنا یوسُف علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملاقات ہوئی سَیِّدی اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والدِ گرامی رئیسُ الْمُتَکَلِّمِین سَیِّدُنا نَقی علی خان (علیہ رحمۃ الرحمٰن) اَحْسَنُ الْوِعاءِ لِاٰدَابِ الدُّعاءِ ص ۷ پر نَقْل کرتے ہیں :-

دُعاء کے تین ۳ فوائد

سَرْوَرِ مَعْصُوم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں، دُعاء بندے کی، تین ۳ باتوں سے خالی نہیں ہوتی (۱) یا اُس کا گُناہ بَخْشا جاتا ہے۔ یا (۲) اُسے فائِدہ حاصِل ہوتا ہے۔ یا (۳) اُس کے لئے آخِرت میں بھلائی جَمْع کی جاتی ہے کہ جب بندہ آخِرت میں اپنی دُعاؤں کا ثواب دیکھے گا جو دُنیا میں مُسْتَجاب (یعنی مَقبول) نہ ہوئی تھیں۔ تمنا کرے گا، کاش! دُنیا میں میری کوئی دُعاء قَبول نہ ہوتی اور سب یہیں

(یعنی آخرت) کے واسطے جمع ہو جاتیں۔

(التّرغِیب وَالتّرھِیب ج۲ص ۴۷۵)

دُعاء میں پانچ سعادتیں

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے ؟دُعاء رائِگاں تو جاتی ہی نہیں۔ اِس کا دُنیا میں اگر اثر ظاہر نہ بھی ہوتو آخرت میں اَجر وثواب مِل ہی جائے گا۔ لہٰذا دُعاء میں سُستی کرنا مُناسِب نہیں۔ گناہ مُعاف کرنے والے پَروَرْدگار عزوجل کے پاک نام ''یاعَفُوّ'' عزوجل کے پانچ حُروف کی نسبت سے دُعاء کے ذَرِیعے حاصِل ہونے والی پانچ سعادتیں مُلاحَظہ فرمایئے:۔

مدنی ۱ پہلا فائِدہ یہ ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حُکم کی پَیروی ہوتی ہے کہ اُس کا حُکم ہے مجھ سے دُعاء مانگا کرو۔ جیسا کہ قُرآنِ پاک میں ارشاد ہے:

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ترجَمۂ کنزالایمان: اور تمھارے ربّ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا، مجھ سے دُعاء کرو میں قَبول کروں گا۔

(پ۲۴ سورۂ مؤمن آیت ۶۰)

مدنی ۲ دُعاء مانگنا سُنَّت ہے کہ ہمارے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم اکثر اَوقات دُعاء مانگتے۔ لہٰذا دُعاء مانگنے میں اِتّباعِ سُنَّت کا بھی شَرَف حاصِل ہوگا۔

مدنی ۳ دُعاء مانگنے میں **اِطاعَتِ رَسُول** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم بھی ہے کہ آپ

marfat.com

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم دُعاء کی اپنے غُلاموں کو تاکِید فرماتے رہتے۔

مدینہ دُعاء مانگنے والا عابِدوں کے زُمرہ (یعنی گروہ) میں داخِل ہوتا ہے کہ دُعاء بَذاتِ خود ایک عِبادَت بلکہ عِبادَت کا بھی مَغز ہے۔ جیسا کہ ہمارے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے:-

اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ۔ ترجَمہ: دُعاء عِبادَت کا مَغز ہے۔ (ترمذی ج ۵ ص ۲۴۳)

مدینہ دُعاء مانگنے سے یا تو اُس کا گُناہ مُعاف کیا جاتا ہے یا دُنیا ہی میں اُس کے مسائل حل ہوتے ہیں یا پھر وہ دُعاء اُس کے لئے آخِرت کا ذَخیرہ بن جاتی ہے۔

نہ جانے کون سا گناہ ہوگیا ہے

مدینہ میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ دُعاء مانگنے میں اللہ ربُّ العزّت عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے پیارے حَبیب ماہِ نُبوّت صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی اِطاعَت بھی ہے، دُعاء مانگنا سُنّت بھی ہے، دُعاء مانگنے سے عِبادَت کا ثواب بھی ملتا ہے نیز مُتَعَدَّد دُنیا و آخِرت کے فَوائِد حاصِل ہوتے ہیں۔ بَعْض لوگوں کو دیکھا گیا ہے کہ وہ دُعاء کی قَبولِیَّت کیلئے بَہُت جلدی مچاتے بلکہ مَعاذَ اللہ! عَزَّوَجَلَّ باتیں بناتے ہیں کہ ہم تو اتنے عَرصہ سے دُعائیں مانگ رہے ہیں، بُزُرگوں سے بھی دُعائیں کرواتے رہے ہیں، کوئی پیر فقیر نہیں چھوڑا، یہ وظائف پڑھتے ہیں، وہ اَوراد پڑھتے ہیں، فُلاں فُلاں مزار پر بھی گئے مگر اللہ تعالیٰ عَزَّوَجَلَّ ہماری حاجَت پُوری کرتا ہی نہیں۔ بلکہ بَعْض یہ بھی کہتے سُنے جاتے ہیں،

''نہ جانے ایسا کون سا گُناہ ہوگیا ہے جس کی ہمیں سزا مِل رہی ہے۔''

نَماز نہ پڑھنا تو گویا خطا ہی نہیں!!!

اس طرح کی ''بھڑاس'' نِکالنے والے سے جب دَرْیافت کیا جاتا ہے کہ بھائی! آپ نَماز تو پڑھتے ہی ہوں گے؟ تو جواب مِلتا ہے کہ ''جی نہیں۔'' دیکھا آپ نے؟ زَبان پر تو بے ساختہ جاری ہو رہا ہے، ''نہ جانے کیا خطا ہم سے ایسی ہوئی ہے؟ جس کی ہم کو سزا مِل رہی ہے!'' اور نَماز میں اِن کی غَفلت تو اِنہیں نظر ہی نہیں آ رہی! گویا نَماز نہ پڑھنا تو (مَعَاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ) کوئی گُناہ ہی نہیں !ارے اپنے مُختَصر سے وُجُود پر ہی تھوڑی نظر ڈال لیتے، دیکھئے تو سہی! سَر کے بال اِنگریزی، نصاریٰ کی طرح سَر بھی بَرہنہ، لِباس بھی اِنگریزی، چہرہ دُشمنانِ مُصطَفٰے یعنی آتَش پَرَستوں جیسا یعنی تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی عظیم سُنَّت داڑھی مُبارَک چہرے سے غائِب! تَہذِیب وتَمَدُّن اِسلام کے دُشمنوں جیسا، نَماز تک بھی نہ پڑھیں۔ حالانکہ نَماز نہ پڑھنا زبردست گُناہ، داڑھی منڈانا حرام اور بھی دِن بھر میں جُھوٹ، غِیبت، چُغلی، وَعدہ خِلافی، بدگُمانی، بدنِگاہی، والِدَین کی نافرمانی، گانَم گلُوچ، فِلمیں ڈِرامے، گانے باجے وغیرہ وغیرہ نہ جانے کتنے گُناہ کئے جائیں۔ لیکن یہ گُناہ ''جناب'' کو نظر ہی نہ آئیں۔ اِتنے اِتنے گُناہ کرنے کے باوُجُود شَیطان غافِل کر دیتا ہے۔ اور زَبان پر یہ اَلفاظِ شِکوہ کھیل رہے ہوتے ہیں۔ ؎

ع کیا خطا ہم سے ایسی ہوئی ہے؟ جس کی ہم کو سزا مِل رہی ہے!''

marfat.com

جس کی ہم نہ مانیں ذرا سوچئے تو سہی! آپ کا کوئی جگری دوست **کیا وہ ہماری مان لے گا؟** آپ کو کئی بار کچھ کام بتائے مگر آپ اُس کا کام نہ کریں۔ اور کبھی آپ کو اپنے اُسی دوست سے کام پڑ جائے تو ظاہر ہے آپ پہلے ہی سُنے رہیں گے کہ میں نے تو اِس کا ایک بھی کام نہیں کیا اب وہ بھلا میرا کام کیوں کرے گا! اگر آپ نے ہمت کر کے بات کر بھی دیکھی اور واقعی اُس نے کام نہیں کیا جب بھی آپ شِکوہ نہیں کر سکیں گے کیوں کہ آپ نے بھی تو اپنے دوست کا کوئی کام نہیں کیا تھا۔

اب ٹھنڈے دِل سے غور کریں کہ اللہ عزوجل نے کتنے کتنے کام بتائے، کیسے کیسے اَحکام جاری فرمائے۔ مگر خود اُس کے کون کون سے اَحکام پر عمل کرتے ہیں؟ غور کرنے پر معلوم ہوگا کہ اُس کے کئی اَحکامات کی بَجا آوری میں نہایت ہی کوتاہ واقع ہوئے ہیں۔ اُمید ہے بات سمجھ میں آ گئی ہوگی کہ خود تو اپنے پروردگار عزوجل کے حُکموں پر عَمَل نہ کریں اور وہ اگر کسی بات (یعنی دُعاء) کا اثر ظاہر نہ فرمائے تو شِکوہ، شِکایت لے کر بیٹھ جائیں۔ دیکھئے نا! آپ اگر اپنے کسی جگری دوست کی کوئی

ایک چپ سو کو ہرائے

بات بار بار ٹالتے رہیں تو ہوسکتا ہے کہ وہ آپ سے دوستی ہی ختم کردے۔لیکن اللہ عزوجل بندوں پر کس قدر مہربان ہے کہ لاکھ اُس کے فرمان کی خِلاف وَرزی کریں۔ پھر بھی وہ اپنے بندوں کی فہرِس سے خارِج نہیں کرتا۔وہ لُطف وکرم فرماتا ہی رہتا ہے۔ذرا غور تو فرمائیں!جو بندے اِحسان فَراموشی کا مُظاہَرہ کررہے ہیں،اگر وہ بھی بَطورِ سزا اپنے اِحسانات اُن سے روک لے تو اُن کا کیا بنے؟یقیناً اُس کی عِنایَت کے بِغیر ایک قدم بھی نہیں اُٹھا سکتا۔ارے!اگر وہ اپنی عظیمُ الشّان نعمت ہوا کو جو بالکل مفت عطا فرمارکھی ہے اگر چند لمحوں کیلئے روک لے تو ابھی لاشوں کے اَنبار لگ جائیں!!

قبولیّتِ دُعاء میں تاخیر کا ایک سبب

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو!بسا اَوقات قبولیّتِ دُعاء کی تاخیر میں کافی مَصْلِحَتیں بھی ہوتی ہیں جو ہماری سمجھ میں نہیں آتیں۔حُضُور،سراپا نُور،فَیض گنجُور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ پُرسُرور ہے،جب اللہ عزوجل کا کوئی پیارا دُعاء کرتا ہے جبرئیل (علیہ السلام) عَرض کرتے ہیں،اِلٰہی!تیرا بندہ تجھ سے کچھ مانگتا ہے۔حُکم ہوتا ہے،"ٹھہرو!ابھی نہ دو تاکہ پھر مانگے کہ مجھ کو اِس کی آواز پسند ہے۔"اور جب کوئی کافِر یا فاسِق دُعاء کرتا ہے،فرماتا ہے،"اِس کا کام جلدی کردو،تاکہ پھر نہ مانگے کہ مجھ کو اِس کی آواز مَکْرُوْہ (یعنی ناپسند) ہے۔"

(کَنْزُالْعُمّال ج۲ص۳۹)

حکایت

حضرتِ سَیِّدُنا یَحییٰ بن سَعید بن قَطّان (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے اللہ عزوجل کو خواب میں دیکھا، عَرض کیا، اِلٰہی عزوجل! میں اکثر دُعاء کرتا ہوں۔ اور تُو قَبول نہیں فرماتا؟ حُکم ہوا، ''اے یَحییٰ! میں تیری آواز کو دوست رکھتا ہوں۔ اِس واسطے تیری دُعاء کی قَبولیَّت میں تاخیر کرتا ہوں۔''

(اَحْسَنُ الْوِعَاء ص ۳۰)

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! ابھی جو حدیثِ پاک اور حِکایت گزری اُس میں یہ بتایا گیا ہے کہ اللہ عزوجل کو اپنے نیک بندوں کی گریہ وزاری پسند ہے تو یُوں بھی بسا اوقات قَبولیَّتِ دُعاء میں تاخیر ہوتی ہے۔ اب اِس مَصْلِحَت کو ہم کیسے سمجھ سکتے ہیں! بَہَر حال جلدی نہیں مچانی چاہئے۔ ''اَحْسَنُ الْوِعَاء'' ص ۳۳ پر آدابِ دُعاء بَیان کرتے ہوئے حضرتِ مولیٰنا نَقی علی خان (عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن) فرماتے ہیں:۔

جلدی مچانے والے کی دُعاء قبول نہیں ہوتی!

(دعاء کے آداب میں سے یہ بھی ہے کہ) دُعاء کے قَبول میں جلدی نہ کرے۔ حدیث شریف میں ہے کہ خُدائے تعالیٰ تین آدمیوں کی دُعاء قَبول نہیں کرتا۔ ایک وہ کہ گُناہ کی دُعاء مانگے۔ دوسرا وہ کہ ایسی بات چاہے کہ قَطعِ رِحم ہو۔ تیسرا وہ کہ قَبول میں جلدی کرے کہ میں نے دُعاء مانگی اب تک قَبول

marfat.com

نہیں ہوئی۔ (التّرغیب وَالتّرھیب ج۲ص۴۸۷)

اس حدیثِ پاک میں فرمایا گیا ہے کہ ناجائز کام کی دُعاء نہ مانگی جائے کہ وہ قَبول نہیں ہوتی۔ نیز کسی رِشتہ دار کا حق ضائع ہوتا ہو، ایسی دُعاء بھی نہ مانگیں اور دُعاء کی قَبولِیَّت کیلئے جلدی بھی نہ کریں ورنہ دُعاء قَبول نہیں کی جائے گی۔

''اَحْسَنُ الوِعَاءِ لِآدابِ الدُّعاء'' پر اَعلیٰحضرت، امامِ اَہلسنّت، مولٰینا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن نے حاشِیہ تحریر فرمایا ہے۔ ایک مَقام پر دُعاء کی قَبولِیَّت میں جلدی مچانے والوں کو آپ نے اپنے مخصُوص اور نِہایَت ہی عِلْمی انداز میں سمجھایا ہے۔ چُنانچِہ میرے آقا اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

اَفسروں کے پاس تو بار بار ہم دَھکّے کھاتے ہو مگر.....

سَگانِ[1] دُنیا (یعنی دُنیوی اَفسروں) کے اُمّید واروں (یعنی اُن سے کام نِکلوانے کے آرزومَندوں) کو دیکھا جاتا ہے کہ تین۳ تین۳ برس تک اُمّید واری (اور انتِظار) میں گُزارتے ہیں، صُبح وشام اُن کے دروازوں پر دَوڑتے ہیں، (دَھکّے کھاتے ہیں) اور وہ (اَفسران) ہیں کہ رُخ نہیں مِلاتے، جواب نہیں دیتے، جھڑکتے، دِل تنگ ہوتے، ناک بھوں چڑھاتے ہیں، اُمّید واری میں لگایا تو بیگار (بے کار محنت سَر پر) ڈالی، یہ حضرت گِرہ (یعنی اُمّید وار جیب) سے کھاتے، گھر سے منگاتے، بیکار

[1] سگان، سگ کی جمع ہے، اور سگ فارسی میں کتے کو کہتے ہیں۔ چُونکہ اہلُ اللہ رحمہم اللہ ارباب اقتدار سے دُور ہی رہتے ہیں کیونکہ یہ طبقہ عُموماً ظلم وستم اور غُرور وتکبر سے بچ نہیں سکتا۔ نشۂ اقتدار میں نہ جانے یہ حُکّام اپنے آپ کو کیا کچھ سمجھے ہوتے ہیں۔ اسی لئے اعلیٰحضرت علیہ الرحمۃ نے انکو سگانِ دُنیا کہکر مخاطب کیا ہے۔

marfat.com

بَیگار (فُضول محنت) کی بَلاء اُٹھاتے ہیں، اور وہاں (یعنی افسروں کے پاس دھکے کھانے میں) برسوں گزریں ہُنُوز (یعنی ابھی تک گویا) روزِ اوّل (ہی) ہے۔ مگر یہ (دنیوی افسروں کے پاس دھکے کھانے والے) نہ اُمید توڑیں، نہ (افسروں کا) پیچھا چھوڑیں۔ اور اَحْکَمُ الْحَاکِمِین اَکْرَمُ الْاَکْرَمِیْن، عَزَّوَجَلَالُہ، کے دروازے پر اوّل تو آتا ہی کون ہے! اور آئے بھی تو اُکتاتے، گھبراتے، کل کا ہوتا آج ہو جائے، ایک ہفتہ کچھ پڑھتے گزرا اور شِکایَت ہونے لگی، صاحِب! پڑھا تو تھا، کچھ اَثَر نہ ہوا! یہ اَحْمق اپنے لئے اِجابَت (یعنی قبولیت) کا دروازہ خُود بند کر لیتے ہیں۔ مُحَمَّد رَّسُوْلُ اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔

یُسْتَجَابُ لِاَحَدِکُمْ مَالَمْ یُعَجِّلْ یَقُوْلُ دَعَوْتُ فَلَمْ یُسْتَجَبْ لِی۔

ترجمہ: ''تُمہاری دُعاء قبول ہوتی ہے جب تک جلدی نہ کرو یہ مت کہو کہ میں نے دُعاء کی تھی قبول نہ ہوئی۔''

(صحیح البخاری ج ۷ ص ۱۹۷)

بَعْض تو اِس پر ایسے جامے سے باہر (یعنی بے قابو) ہو جاتے ہیں۔ کہ اَعْمال واَدْعِیَہ (یعنی دُعاؤں) کے اَثر سے بے اِعْتِقاد، بلکہ اللہ عزوجل کے وَعْدۂ کرم سے بے اِعْتِماد، وَالْعِیَاذُ بِاللّٰہِ الْکَرِیْمِ الْجَوَاد۔ ایسوں سے کہا جائے کہ اَے بے حَیاء! بے شَرمو!! ذرا اپنے گریبان میں مُنہ ڈالو۔ اگر کوئی تُمہارا برابر والا دوست تم سے ہزار بار کچھ کام اپنے کہے اور تُم اُس کا ایک کام نہ کرو تو اپنا کام اُس سے کہتے

marfat.com

ہوئے اَوّل تَو آپ لَجاؤ (شرماؤ) گے، (اور سوچو گے کہ) ہم نے تَو اُس کا کہنا کیا ہی نہیں اب کِس مُنہ سے اُس سے کام کو کہیں؟ اور اگر غَرَض دِیوانی ہوتی ہے (یعنی مطلب پڑا تو) کہہ بھی دیا اور اُس نے (اگر تمہارا کام) نہ کیا تَو اصْلاً مَحَلِّ شِکایَت نہ جانو گے (یعنی اس بات پر شکایت کرو گے ہی نہیں، ظاہر ہے خود ہی سمجھتے ہو) کہ ہم نے (اُس کا کام) کب کیا تھا جو وہ (ہمارا کام) کرتا۔

اب جانچو، کہ تم مالِك عَلَى الْاِطْلَاق عَزَّجَلَالُه' کے کِتنے اَحکام بَجالاتے ہو؟ اُس کے حُکم بجا نہ لانا اور اپنی دَرخواست کا خواہی نَخواہی (ہر صُورت میں) قَبول چاہنا کیسی بے حیائی ہے!

او اَحمق! پھر فَرق دیکھ! اپنے سَر سے پاؤں تک نَظَرِ غور کر! ایک ایک رُوئیں میں بَر وَقت ہر آن کتنی کتنی ہزار دَرْ ہزار صَد ہزار بے شُمار نِعمتیں ہیں۔ تُو سوتا ہے اور اُس کے مَعْصُوم بندے (یعنی فِرِشتے) تیری حِفاظت کو پَہرا دے رہے ہیں، تُو گُناہ کر رہا ہے اور (پھر بھی) سَر سے پاؤں تک صِحّت و عافِیَّت، بَلاؤں سے حِفاظَت، کھانے کا ہَضَم، فُضَلات (یعنی جسم کے اندر کی گندگیوں) کا دَفْع، خُون کی رَوانی، اَعْضاء میں طاقَت، آنکھوں میں روشنی۔ بے حِساب کرم بے مانگے بے چاہے تُجھ پر اُتر رہے ہیں۔ پھر اگر تیری بَعْض خواہشیں عطا نہ ہوں۔ کِس مُنہ سے شِکایَت کرتا ہے؟ تُو کیا جانے کہ تیرے لئے بَھلائی کا ہے میں ہے! تُو کیا جانے کیسی سَخْت

بَلا آنے والی تھی کہ اِس (بظاہر نہ قَبول ہونے والی) دُعاء نے دَفْع کی، تُو کیا جانے کہ اِس دُعاء کے عِوَض کیسا ثواب تیرے لئے ذَخِیرہ ہو رہا ہے، اُس کا وَعْدہ سچا ہے اور قَبول کی یہ تینوں[۳] صُورتیں ہیں جن میں ہر پچھلی، پہلی سے اَعلیٰ ہے۔ ہاں، بے اِعْتِقادی آئی تو یقین جان کہ مارا گیا اور اِبلیسِ لَعین نے تجھے اپنا سا کرلیا۔ وَالْعِیَاذُ بِا اللهِ سُبْحٰنَہٗ وَتَعَالٰی۔ (اور اللہ کی پناہ، وہ پاک ہے اور عظمت والا)

اَے ذَلیل خاک! اے آبِ ناپاک! اپنا مُنہ دیکھ اور اِس عظیم شَرَف پر غور کر کہ اپنی بارگاہ میں حاضِر ہونے، اپنا پاک، مُتَعَالی (یعنی بلند) نام لینے، اپنی طرف مُنہ کرنے، اپنے پُکارنے کی تجھے اجازت دیتا ہے۔ لاکھوں مُرادیں اِس فَضْلِ عظیم پر نثار۔

او بے صَبرے! ذرا بھیک مانگنا سیکھ۔ اِس آستانِ رَفیع کی خاک پر لَوٹ جا۔ اور لِپٹا رِہ اور ٹِکٹِکی بندھی رکھ کہ اب دیتے ہیں، اب دیتے ہیں! بلکہ پُکارنے، اُس سے مُناجات کرنے کی لَذَّت میں ایسا ڈوب جا کہ اِرادہ و مُراد کچھ یاد نہ رہے، یقین جان کہ اِس دروازے سے ہرگز مَحروم نہ پھرے گا کہ

مَنْ دَقَّ بَابَ الْکَرِیْم اِنْفَتَحَ (جو کریم کا دروازہ کھٹکھٹائے تو وہ کُھل جائے)

وَبِا للهِ التَّوْفِیْقُ (اور توفیق اللہ عزوجل کی طرف سے ہے)

(ذیل المدعا لاحسنُ الْوِعَاء ص ۳۴ تا ۳۶)

تاخیر تو کرم ہے

حضرتِ سیِّدُنا مولیٰنا نقی علی خان (علیہ رحمۃ الرحمٰن) فرماتے ہیں، اَے عزیز! تیرا عزوجل پروَرْدگار فرماتا ہے،

اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ (پ ۲ سورۃ البقرۃ آیت ۱۸۶)

ترجمۂ کنزالایمان:۔دعا قبول کرتا ہوں پکارنے والے کی جب مجھے پکارے۔

فَلَنِعْمَ الْمُجِیْبُوْنَ ﴿۷۵﴾ (پ ۲۳ سورۂ صٰفّٰت آیت ۷۵)

ترجمۂ کنزالایمان:۔ہم کیا اچھے قبول کرنے والے ہیں۔

اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ (پ ۲۴ سورۂ مؤمن آیت ۶۰)

ترجمۂ کنزالایمان:۔ مجھ سے دُعاء مانگو میں قبول کروں گا

پس یقین سمجھ کہ وہ تجھے اپنے دَر سے محرُوم نہیں کرے گا، اور اپنے وَعدے کو وَفا فرمائے گا، وہ اپنے حبیب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم سے فرماتا ہے۔

وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ ﴿۱۰﴾ (پ ۳۰ سورۂ والضحیٰ آیت ۱۰)

ترجمۂ کنزالایمان:۔اور منگتا کو نہ جھڑکو۔

آپ عزَّوجلَّ، کس طرح اپنے خوانِ کرم سے دُور کرے گا۔ بلکہ وہ تجھ پر نظرِ کرَم رکھتا ہے۔ کہ تیری دُعاء کے قبول کرنے میں دیر کرتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حال۔

(اَحسَنُ الوِعَاءِ ص ۳۳)

marfat.com

''صَدْقے یارسولَ اللہ'' کے ۱۴ حُروف کی نسبت سے مُلاحظہ فرمائیں

روزہ توڑنے والی باتوں کے ''۱۴ پیرے''

مُفسِداتِ رُوزہ

مدینہ ۱ کھانے، پینے یا ہَمبستری کرنے سے روزہ جاتا رہتا ہے جبکہ روزہ دار ہونا یاد ہو۔ (رَدُّالْمُحتار ج۳ ص۳۶۵)

مدینہ ۲ حُقّہ، سِگار، سِگریٹ، چُرٹ وغیرہ پینے سے بھی روزہ جاتا رہتا ہے۔ اگرچہ اپنے خیال میں حَلْق تک دُھواں نہ پہنچتا ہو۔ (بہارِ شریعت حصہ پنجم ص۷۲)

مدینہ ۳ پان یا صِرف تمباکو کھانے سے بھی روزہ جاتا رہے گا اگرچہ آپ بار بار اس کی پِیک تُھوکتے رہیں۔ کیوں کہ حَلْق میں اُس کے باریک اَجزاء ضَرور پہنچتے ہیں۔ (بہارِ شریعت اَیضاً)

مدینہ ۴ شکّر وغیرہ ایسی چیزیں جو مُنہ میں رکھنے سے گُھل جاتی ہیں۔ مُنہ میں رکھی اور تُھوک نِگل گئے روزہ جاتا رہا۔ (دُرِّ مُختار مع رَدُّالْمُحتار ج۳ ص۳۶۷)

مدینہ ۵ دانتوں کے دَرمِیان کوئی چیز چَنے کے برابر یا زیادہ تھی اُسے کھا گئے یا کم ہی تھی مگر مُنہ سے نِکال کر پھر کھالی تو روزہ ٹوٹ گیا۔ (دُرِّ مُختار ج۳ ص۳۶۷)

مدینہ ۶ دانتوں سے خُون نِکل کر حَلْق سے نیچے اُترا اور خُون تُھوک سے زیادہ یا برابر یا کم تھا مگر اِس کا مزا حَلْق میں مَحسُوس ہوا تو روزہ جاتا رہا اور اگر کم تھا

marfat.com

اور مزہ بھی حَلْق میں مَحسوس نہ ہوا تو روزہ نہ گیا۔ (دُرِّ مُختار مع رَدُّالمُحتار ج۳ ص۳۶۸)

مدینہ ۱۷ روزہ یاد رہنے کے باوُجود حُقنہ [1] لیا۔ یا ناک کے نَتھنوں سے دوائی چڑھائی روزہ جاتا رہا۔

(عالمگیری ج۱ ص۲۰۴)

مدینہ ۱۸ پیٹ یا دِماغ کی جِھلّی تک زَخْم تھا اس میں دوا ڈالی اگر دِماغ یا شِکَم تک پُہنچ گئی روزہ جاتا رہا۔ (انہر الفائق ج۲ ص۲۳)

مدینہ ۱۹ کُلّی کر رہے تھے۔ بِلا قَصد پانی حَلْق سے اُتر گیا یا ناک میں پانی چڑھایا اور دِماغ کو چڑھ گیا روزہ جاتا رہا مگر جبکہ روزہ دار ہونا بُھول گیا ہو تو نہ ٹوٹے گا اگرچہ قَصداً ہو۔ یُوں ہی روزے دار کی طرف کسی نے کوئی چیز پھینکی وہ اُس کے حَلْق میں چلی گئی تو روزہ جاتا رہا۔

(اَلْجَوْھَرَۃُ النَّیِرۃ ج۱ ص۱۶۹)

مدینہ ۱۰ سوتے میں (یعنی نیند کی حالت میں) پانی پی لیا یا کچھ کھالیا، یا مُنہ کُھلا تھا، پانی کا قَطرہ یا بارِش کا اَوْلا حَلْق میں چلا گیا تو روزہ جاتا رہا۔ (اَلْجَوْھَرَۃُ النَّیِرۃ ج۱ ص۱۶۹)

مدینہ ۱۱ دُوسرے کا تُھوک نِگل لیا یا اپنا ہی تُھوک ہاتھ میں لے کر نِگل لیا تو روزہ جاتا رہا۔ (عالمگیری ج۱ ص۲۰۳) جب تک تُھوک یا بَلْغَم مُنہ کے اندر موجُود ہو اُسے نِگل جانے سے روزہ نہیں جاتا۔ بار بار تُھوکتے رہنا ضَروری نہیں۔

[1] یعنی کسی دوا کی بتی یا پچکاری پیچھے کے مَقام میں چڑھانا جس سے اِجابت ہو جائے۔

marfat.com

مدینہ ۱۲ مُنہ میں رنگین ڈورا وغیرہ رکھا جس سے تُھوک رنگین ہوگیا پھر وُہی رنگین تُھوک نِگل گئے تو روزہ جاتا رہا۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۲۰۳)

مدینہ ۱۳ آنسو مُنہ میں چلا گیا اور آپ اُسے نِگل گئے۔ اگر قطرہ دو قطرہ ہے تو روزہ نہ گیا اور زیادہ تھا کہ اُس کی نَمکینی پورے مُنہ میں مَحسوس ہوئی تو جاتا رہا۔ پسینہ کا بھی یہی حُکم ہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۲۰۳)

مدینہ ۱۴ فُضلے کا مَقام باہَر نِکل آیا تو حُکم یہ ہے کہ خُوب اچھی طرح کسی کپڑے وغیرہ سے پُونچھ کر اُٹھیں تا کہ تَری باقی نہ رہے۔ اگر کچھ پانی اُس پر باقی تھا اور کھڑے ہوگئے جس کی وجہ سے پانی اندر چلا گیا تو روزہ فاسِد ہوگیا۔ اِسی وجہ سے فُقہائے کِرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تعالٰی فرماتے ہیں کہ روزہ دار اِستِنجاء کرنے میں سانس نہ لے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۲۰۰)

روزہ میں قے ہونا

مدینہ ۱۵ بَعض اَوقات جب روزہ میں قَے ہوجاتی ہے تو لوگ پریشان ہوجاتے ہیں بلکہ بعض تو سمجھتے ہیں کہ روزہ میں خُود بخُود قَے ہوجانے سے بھی روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ حالانکہ ایسا نہیں۔ چُنانچہ سَیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ حُضُورِ پُرنُور، شافِعِ یومُ النُّشُور صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے،

marfat.com

مَنْ ذَرَعَهُ الْقَیْئُ فِیْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَلَا یُفْطِرُ وَمَنْ تَقَیَّأَ عَامِدًا فَقَدْ اَفْطَرَ۔

ترجمہ: جس کو ماہِ رمضان میں خود بخود قے آئی اسکا روزہ نہ ٹوٹا اور جس نے جان بوجھ کر قے کی اسکا روزہ ٹوٹ گیا۔

(کنز العمال ج۸ص ۲۳۰)

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا، ''جس کو خود بخود قے آئی اس پر قضاء نہیں اور جس نے جان بوجھ کر قے کی وہ روزہ کی قضاء کرے۔

(ترمذی ج۲ص ۱۷۳)

نزول
''کرم یارب !'' کے سات حروف کی نسبت سے مُلاحظہ فرمائیں

قے کے بارے میں سات پیرے

مسئلہ ۱ روزہ میں خود بخود کتنی ہی قے (اُلٹی) ہوجائے۔ (خواہ بالٹی ہی کیوں نہ بھر جائے) اِس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ (دُرِّ مُختار ج۳ص ۳۹۲)

مسئلہ ۲ اگر روزہ یاد ہونے کے باوُجود قَصداً (یعنی جان بُوجھ کر) قے کی اور اگر وہ مُنہ بھر ہے (مُنہ بھر کی تعریف آگے آتی ہے) تو اب روزہ ٹوٹ جائے گا۔ (اَیضاً)

مسئلہ ۳ قَصداً مُنہ بھر ہونے والی قے سے بھی اِس صُورت میں روزہ ٹوٹے گا جبکہ قے میں کھانا یا (پانی) یا صَفراء (یعنی کڑوا پانی) یا خُون آئے۔ (اَیضاً)

مسئلہ ۴ اگر قے میں صِرف بَلغَم نِکلا تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ (دُرِّ مُختار ج۳ص ۳۹۴)

marfat.com

مدینہ قَصداً قَے کی مگر تھوڑی سی آئی، مُنہ بھر نہ آئی تو اب بھی روزہ نہ ٹوٹا۔

(دُرِّ مُختار ج۳ص۳۹۳)

مدینہ مُنہ بھر سے کم قَے ہوئی اور مُنہ ہی سے دوبارہ لوٹ گئی یا خُود ہی لَوٹا دی، اِس صورت میں بھی روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ (اَیضاً)

مدینہ مُنہ بھر قَے بِلا اِختِیار ہوگئی تو روزہ تو نہ ٹوٹا۔ البتّہ اگر اِس میں سے ایک چَنے کے برابر بھی واپَس لوٹا دی تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔ اور ایک چَنے سے کم ہو تو روزہ نہ ٹوٹا۔ (دُرِّ مُختار ج۳ص۳۹۲)

مُنہ بھر قَے کی تعریف

مُنہ بھر قَے کے مَعنٰی یہ ہیں، ''اِسے بِلا تکلُّف نہ روکا جاسکے۔'' (عالمگیری ج۱ص۲۰۴)

قَے سے وُضو رہا یا ٹوٹ گیا؟

ضِمناً ''مدینہ'' کے پانچ حُروف کی نِسبت سے وُضو میں قَے کے پانچ اَحکامِ شرعی پیش کئے جاتے ہیں:-

مدینہ وُضو کی حالت میں (جان بُوجھ کر کریں یا خود بخود ہو جائے دونوں صُورتوں میں) اگر مُنہ بھر قَے آئی اور اِس میں کھانا، پانی یا صَفراء (کڑوا پانی) آیا تو وُضو ٹوٹ جائے گا۔

(دُرِّ مُختار ج۳ص۳۹۳)

مدینہ ۲ اگر بَلْغَم کی مُنہ بھر قَے ہوئی تو وُضو نہیں ٹوٹے گا۔ (دُرِّ مُختار ج۳ص۳۹۴)

مدینۃ المنور، جنت البقیع، مکۃ المکرمہ، مدینۃ المنور

marfat.com

مدنی ۳ بہتے خُون کی قَے وُضوتوڑ دیتی ہے۔

مدنی ۴ بہتے خُون کی قَے سے وُضواُس وَقت ٹوٹتا ہے جبکہ خُون تُھوک سے مَغْلُوب نہ ہو۔ (شامی ج۱ص۲۶۷) یعنی خُون کی وجہ سے قَے سُرخ ہورہی ہے تَو خُون غالِب ہے وُضوٹوٹ گیا اوراگر تُھوک زیادہ ہے اورخون کم تووُضو نہیں ٹوٹے گا۔ اِس کی نشانی یہ ہے کہ پُوری قَے جوتُھوک پر مُشْتَمِل ہے وہ زَرد (پیلی) ہوگی۔

مدنی ۵ اگر قَے میں جَما ہواخُون نِکلا اور وہ مُنہ بھر سے کم ہے تَو وُضُو نہیں ٹوٹے گا۔ (مُلَخَّص از بہارشریعت حصہ دُوم ص۱۸)

ضروری ہدایت

مُنہ بھر قَے (عِلاوہ بَلْغَم کے) بِالکل پیشاب ہی کی طرح ناپاک ہے۔ اِس کا کوئی چھینٹا کپڑے یا جِسم پر نہ گرنے پائے اِس کی اِحْتِیاط فرمائیں۔ آج کل لوگ اِس میں بڑی بے اِحْتِیاطی کرتے ہیں، کپڑوں پر چھینٹے پڑنے کی کوئی پرواہ نہیں کرتے اورمُنہ وغیرہ پر جَو ناپاک قَے لگ جاتی ہے اُس کو بھی بِلا جھجک اپنے کپڑوں سے پُونچھ لیتے ہیں۔ اللہ عزوجل ہمیں ہر قِسْم کی نَجاست سے بچائے۔

اٰمین بِجاہِ النَّبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

marfat.com

بُھول کر کھانے پینے سے روزہ نہیں جاتا

حضرتِ سیِّدُنا ابُوہُرَیرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مَروی ہے کہ تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں کہ جس روزہ دار نے بُھول کر کھایا پِیا وہ اپنے روزہ کو پُورا کرے کہ اُسے اللہ عزوجل نے کِھلایا اور پِلایا۔

(صحیح بخاری ج۱ ص۲۱۷)

"صلَّی اللّٰہُ علیکَ یا رسولَ اللّٰہ" کے ۲۱ حُروف کی نسبت سے مُلاحظہ فرمائیں ان باتوں کے "۲۱ پَیرے" جن سے روزہ نہیں جاتا۔

جن سے رَوزہ نہیں جاتا

۱ بُھول کر کھایا، پِیا یا جماع کیا روزہ فاسِد نہ ہوا، خواہ وہ روزہ فَرض ہو یا نَفل۔

(دُرِّ مُختار، رَدُّالمُحتار ج۳ ص۳۶۵)

۲ کِسی روزہ دار کو اِن اَفعال میں دیکھیں تو یاد دِلانا واجِب ہے۔ اگر آپ نے یاد نہ دِلایا تو گُنہگار ہوں گے۔ ہاں اگر روزہ دار بَہُت ہی کمزور ہو کہ یاد دِلانے پر وہ کھانا چھوڑ دے گا جس کی وجہ سے کمزوری اِتنی بڑھ جائے گی کہ اِس کیلئے روزہ رکھنا ہی دُشوار ہو جائے گا۔ اور اگر کھالے گا تو روزہ بھی اچھی طرح پُورا کر لے گا اور دیگر عِبادَتیں بھی بخُوبی ادا کر سکے گا۔ (اور چُونکہ بُھول کر کھا پی رہا ہے اِس لئے اِس کا روزہ تو ہو ہی جائے گا۔) لہٰذا اِس صُورت میں یاد نہ

marfat.com

دِلانا ہی بہتر ہے۔ بَعْض مَشائخِ کِرام (رحِمَہُمُ اللّٰہُ تعالیٰ) فرماتے ہیں:

"جوان کو دیکھے تو یاد دِلادے اور بُوڑھے کو دیکھے تَو یاد نہ دِلانے میں حَرَج نہیں۔" مگر یہ حُکْم اکثر کے لِحاظ سے ہے کیونکہ جَوان اکثر قَوی (یعنی طاقتور) ہوتے ہیں اور بوڑھے اکثر کمزور۔ چُنانچہ اَصْل حُکْم یہی ہے کہ جَوانی اور بڑھاپے کو کوئی دَخْل نہیں، بلکہ قُوَّت وضُعْف (یعنی طاقت اور کمزوری) کا لِحاظ ہے۔ لہٰذا اگر جوان اِس قَدَر کمزور ہو تَو یاد نہ دِلانے میں حَرَج نہیں۔ اور بوڑھا قَوی (یعنی طاقتور) ہو تو یاد دِلانا واجِب ہے۔ (رَدُّالْمُحتار ج۳ص۳۶۵)

مسئلہ ۲ روزہ یاد ہونے کے باوُجود بھی مکھی یا غُبار یا دُھواں حَلْق میں چلے جانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ خواہ غُبار آٹے کا ہو، جو چَکّی پیسنے یا آٹا چھاننے میں اُڑتا ہے یا غلّہ کا غُبار ہو یا ہَوا سے خاک اُڑی یا جانوروں کے کُھر یا ٹاپ سے۔ (دُرِّ مُختار، رَدُّالْمُحتار ج۳ص۳۶۶)

مسئلہ ۳ اِسی طرح بس یا کار کا دُھواں یا اُن سے غُبار اُڑ کر حَلْق میں پہنچا اگرچہ روزہ دار ہونا یاد تھا۔ روزہ نہیں جائے گا۔

مسئلہ ۴ اگر بتّی سُلگ رہی ہے اور اُس کا دُھواں ناک میں گیا تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ ہاں اگر لُوبان یا اگر بتّی سلگ رہی ہو اور روزہ یاد ہونے کے باوُجود مُنہ قریب لے جا کر اُس کا دُھواں ناک سے کھینچا تو روزہ فاسِد ہو جائیگا۔

(رَدُّالْمُحتار ج۳ص۳۶۶)

مسئلہ ۶ بھری سِینگی لے لگوائی یا تیل یا سُرمہ لگایا تو روزہ نہ گیا اگرچہ تیل یا سُرمہ کا مزہ حَلق میں محسُوس ہوتا ہو بلکہ تُھوک میں سُرمہ کا رنگ بھی دکھائی دیتا ہو جب بھی روزہ نہیں ٹوٹتا۔ (اَلنَّھْرَۃُ النَّیِّرَۃ ج۱ ص۱۶۹)

مسئلہ ۷ غُسل کیا اور پانی کی ٹھنڈک (یعنی ٹھنڈک) اندر محسوس ہوئی جب بھی روزہ نہیں ٹوٹا۔ (فتح القدیر ج۲ ص۲۵۷)

مسئلہ ۸ کُلّی کی اور پانی بِالکل پھینک دیا۔ صِرف کچھ تَری مُنہ میں باقی رہ گئی تھی تُھوک کے ساتھ اِسے نِگل لیا۔ روزہ نہیں ٹوٹا۔ (رَدُّالْمُحتار ج۳ ص۳۶۷)

مسئلہ ۹ دوا گوٹی اور حَلق میں اِس کا مزہ محسُوس ہوا روزہ نہیں ٹوٹا۔ (اَیضاً)

مسئلہ ۱۰ کان میں پانی چلا گیا جب بھی روزہ نہیں ٹوٹا۔ بلکہ خود پانی ڈالا جب بھی نہ ٹوٹا۔ (دُرِّ مُختار ج۳ ص۳۶۷)

مسئلہ ۱۱ تِنکے سے کان کھجایا اور اُس پر کان کا مَیل لگ گیا پھر وُہی مَیل لگا ہُوا تِنکا کان میں ڈالا اگرچہ چند بار ایسا کیا ہو۔ جب بھی روزہ نہ ٹوٹا۔ (اَیضاً)

مسئلہ ۱۲ دانت یا مُنہ میں خَفِیف (یعنی معمولی) چیز بے معلوم سی رہ گئی کہ لُعاب کیساتھ خود ہی اُتر جائے گی اور وہ اُتر گئی، روزہ نہیں ٹوٹا۔ (اَیضاً)

مسئلہ ۱۳ دانتوں سے خُون نِکل کر حَلق تک پہنچا مگر حَلق سے نیچے نہ اُترا تو روزہ

لہ یہ درد کے عِلاج کا ایک خصُوص طریقہ ہے جس میں سوراخ کیا ہوا سینگ وَزدی جگہ رکھ کر مُنہ کے ذریعے جسم کی گرمی کھینچتے ہیں۔

نہ گیا۔ (فتح القدیر ج۲ ص ۲۵۷)

مدینہ ۱۴ مَکھّی حَلق میں چلی گئی روزہ نہ گیا اور قَصد اُنگلی تو چلا گیا۔

(عالمگیری ج ۱ ص ۲۰۳)

مدینہ ۱۵ بُھولے سے کھانا کھا رہے تھے، یاد آتے ہی لُقمہ پھینک دیا یا پانی پی رہے تھے یاد آتے ہی مُنہ کا پانی پھینک دیا تو روزہ نہ گیا۔ اگر مُنہ میں کا لُقمہ یا پانی یاد آنے کے باوُجود نِگل گئے تو روزہ ٹوٹ گیا۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۲۰۳)

مدینہ ۱۶ صُبحِ صادِق سے پہلے کھایا پی رہے تھے اور صُبح ہوتے ہی (یعنی سَحَری کا وَقت خَتم ہوتے ہی) مُنہ میں کا سب کچھ اُگل دیا تو روزہ نہ گیا، اور اگر نِگل لیا تو جاتا رہا۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۲۰۳)

مدینہ ۱۷ غِیبت کی تو روزہ نہ گیا۔ (دُرِّ مُختار ج ۳ ص ۳۷۲) اگرچہ غِیبت سَخت کبیرہ گُناہ ہے۔ قُرآنِ مجید میں غِیبت کرنے کی نِسبت فرمایا، "جیسے اپنے مُردہ بھائی کا گوشت کھانا۔" اور حدیثِ پاک میں فرمایا، "غِیبت زِنا سے بھی سخت تَر ہے۔" (التّرغیب والتّرھیب ج ۳ ص ۴۹۶) غِیبت کی وجہ سے روزہ کی نورانیّت جاتی رہتی ہے

(بہارِ شریعت حصّہ ۵ ص ۷۱)

مدینہ ۱۸ جَنابَت (یعنی غُسل فَرض ہونے) کی حالت میں صُبح کی بلکہ اگرچہ سارے دِن جُنُب (یعنی بے غُسل) رہا روزہ نہ گیا۔ (دُرِّ مُختار ج ۳ ص ۳۷۲) مگر اتنی دیر تک

marfat.com

قَصْداً (یعنی جان بُوجھ کر) غُسل نہ کرنا کہ نَماز قَضاء ہوجائے گُناہ وحرام ہے۔

حدیثِ شریف میں فرمایا، جس گھر میں جُنُب ہو اُس میں رَحمت کے فِرِشتے نہیں آتے۔'' (بہارِشریعت حصّہ ۵ ص ۷۱)

مدینہ ۱۹ تِل یا تِل کے برابر کوئی چیز چَبائی اور تُھوک کے ساتھ حَلْق سے اُتر گئی تو روزہ نہ گیا مگر جب کہ اُس کا مزہ حَلْق میں مَحْسُوس ہوتا ہو تو روزہ جاتا رہا۔

(فتح القدیر ج ۲ ص ۲۵۹)

مدینہ ۲۰ تُھوک یا بَلْغَم مُنہ میں آیا پھر اُسے نِگل گئے تو روزہ نہ گیا۔

(رَدُّالْمُحتار ج ۳ ص ۳۷۲)

مدینہ ۲۱ اِسی طرح ناک میں رِینٹھ جمع ہوگئی، سانس کے ذَرِیعے کھینچ کر نِگل جانے سے بھی روزہ نہیں جاتا۔ (اَیضاً)

مُکروہاتِ روزہ

مدینہ ۱ اب رَوزہ کے مَکْرُوہات کا بَیان کیا جاتا ہے جن کے کرنے سے روزہ ہو تو جاتا ہے مگر اُس کی نُورانیّت چلی جاتی ہے۔ لفظِ ''نبی'' علیہ السلام کے تین۳ حُرُوف کی نسبت سے پہلے تین۳ احادیثِ مُبارَکہ مُلاحَظہ فرمائیں۔ پھر فِقہی اَحْکام عَرْض کئے جائیں گے۔

مدینہ ۱ حضرتِ سَیِّدُنا اَبُوہُرَیْرَہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایَت ہے کہ تاجدارِ مدینہ، سُرورِ قَلْب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا، ''جو بُری بات کہنا اور اُس پر عَمَل

marfat.com

کرنا نہ چھوڑے تو اللہ عزّوجلّ کو اِس کی کچھ حاجت نہیں کہ اُس نے کھانا، پینا چھوڑ دیا ہے۔"

(صحیح بُخاری ج ۲ ص ۲۷۹)

مدینہ ۲ حضرتِ سَیِّدُنا اَبُوہُرَیرَہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایَت ہے، تاجدارِ مدینہ ،سُرورِ قَلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا، روزہ سِپَر (یعنی ڈھال) ہے جب تک اُسے پھاڑا نہ ہو۔ عَرض کی گئی، کس چیز سے پھاڑے گا؟ اِرشاد فرمایا "جُھوٹ یا غِیبت سے۔"

(التَّرغِیب وَالتَّرھِیب ج ۲ ص ۸۹)

مدینہ ۳ حضرتِ سَیِّدُنا عامِر بن رَبِیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایَت ہے کہ میں نے بے شُمار بار مدینے کے تاجدار، حَبِیبِ پروَرْدگار، عزّوجلّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کو روزہ میں مِسواک کرتے دیکھا"۔

(ترمذی ج ۲ ص ۱۷۶)

"رَمَضانُ الْمُبارَك" کے ۱۲ حُرُوف کی نِسبت سے مُلاحَظہ فرمائیں:۔

مکروہاتِ روزہ پر مُشتَمِل "۱۲ پیرے"

مدینہ ۱ جُھوٹ، چُغلی، غِیبت، بدنگاہی، گالی دینا، بِلا اجازتِ شرعی کسی کا دِل دُکھانا، داڑھی منڈانا وغیرہ چیزیں ویسے بھی ناجائز وحرام ہیں روزہ میں اور زِیادہ حرام اور ان کی وجہ سے روزہ میں کَراہِیَّت آتی اور روزے کی نورانیَّت چلی جاتی ہے۔

مدینہ ۲ روزہ دار کو بِلا عُذر کسی چیز کو چکھنا یا چَبانا مکروہ ہے۔ چکھنے کے لئے عُذر

marfat.com

یہ ہے کہ مَثَلاً عورت کا شوہر بد مزاج ہے کہ نمک کم وبیش ہوگا تو اُس کی ناراضگی کا باعِث ہوگا۔ اِس وجہ سے چکھنے میں حَرَج نہیں۔ چَبانے کیلئے عُذر یہ ہے کہ اِتنا چھوٹا بچّہ ہے کہ روٹی نہیں چَبا سکتا اور کوئی نَرم غذا نہیں جو اُسے کھلائی جا سکے، نہ حَیض و نِفاس[1] والی یا کوئی اور ایسا ہے کہ اُسے چَبا کر دے۔ تو بچّہ کے کھلانے کیلئے روٹی وغیرہ چَبانا مَکْرُوہ نہیں۔ (دُرِّ مختار ج۳ص۳۹۵) مگر پوری احتیاط رکھیں اگر حَلْق سے نیچے کچھ اُتر گیا تو روزہ گیا۔

چکھنے کے معنٰی وہ نہیں جو آج کل عام مُحاوَرہ ہے یعنی کسی چیز کا مزہ دَرْیافْت کرنے کیلئے اُس میں سے تھوڑا کھالیا جاتا ہے! کہ یُوں ہو تو کراہِیَّت کیسی روزہ ہی جاتا رہے گا۔ بلکہ کَفّارہ کے شرائط پائے جائیں تو کَفّارہ بھی لازِم ہوگا۔ چکھنے سے مُراد یہ ہے کہ صِرف زَبان پر رکھ کر مزہ دَرْیافْت کرلیں اور اُسے تھوک دیں۔ اُس میں سے حَلْق میں کچھ بھی نہ جانے پائے۔

مدینہ ۳ کوئی چیز خریدی اور اُس کا چکھنا ضَروری ہے کہ اگر نہ چکھا تو نقصان ہوگا۔ تو ایسی صُورت میں چکھنے میں حَرَج نہیں ورنہ مَکْرُوہ ہے۔

(دُرِّ مُختار ج۳ص۳۹۵)

مدینہ ۴ بیوی کا بوسہ لینا اور گلے لگانا اور بَدَن کو چُھونا مکروہ نہیں۔ ہاں اگر یہ

---

[1] حَیض ونِفاس کی حالت میں عَورت کو روزہ، نَماز، تِلاوت ناجائز وگناہ ہے۔ نَماز مُعاف ہے مگر بعدِ فَراغت روزہ قَضا کرنا لازِمی ہے۔

marfat.com

اَندیشہ ہو کہ اِنزال ہو جائے گا یا جِماع میں مُبتَلا ہوگا اور بَوسہ لینٹ اور زَبان چُوسنا روزہ میں مُطلَقاً مَکرُوہ ہیں۔ یُوں ہی مُباشَرتِ فاحِشہ۔ (یعنی شرمگاہ سے شرمگاہ ٹکرانا) (رَدُّالمُحتار ج۳ص۳۹۶)

مدینہ گُلاب یا مُشک وغیرہ سُونگھنا، داڑھی مُونچھ میں تیل لگانا اور سُرمہ لگانا مَکرُوہ نہیں۔ (رَدُّالمُحتار ج۳ص۳۶۶، دُرِّ مُختار ج۳ص۳۹۷)

مدینہ روزے کی حالت میں ہر قِسم کا عِطر سُونگھ بھی سکتے ہیں اور کپڑوں پر لگا بھی سکتے ہیں۔ (رَدُّالمُحتار ج۳ص۳۶۶)

مدینہ روزے میں مِسواک کرنا مکروہ نہیں بلکہ جیسے اور دِنوں میں سُنَّت ہے وَیسے ہی روزہ میں بھی سُنَّت ہے، مِسواک خُشک ہو یا تَر، اگرچہ پانی سے تَر کی ہو، زَوال سے پہلے کریں یا بعد، کسی وَقت بھی مَکرُوہ نہیں۔ (رَدُّالمُحتار ج۳ص۳۹۹)

مدینہ اکثر لوگوں میں مشہور ہے کہ دوپہر کے بعد روزہ دار کیلئے مِسواک کرنا مکروہ ہے یہ ہمارے مَذہبِ حنفیہ کے خِلاف ہے۔ (اَیضاً)

مدینہ اگر مِسواک چَبانے سے رَیشے چُھوٹیں یا مزہ مَحسُوس ہو تو ایسی مِسواک روزے میں نہیں کرنا چاہیئے۔ (فتاویٰ رضویہ ج۴ص۵۹۷) اگر مسواک کا رَیشہ یا کوئی جُو حلق کے نیچے اتر گیا تو روزہ فاسِد ہو جائے گا۔

مدینہ وُضو و غُسل کے عِلاوہ ٹھنڈک پہنچانے کی غَرَض سے کُلّی کرنا یا ناک

میں پانی چڑھانا یا ٹھنڈک کیلئے نہانا بلکہ بَدَن پر بھیگا کپڑا لپیٹنا مکروہ نہیں۔ہاں پریشانی ظاہر کرنے کیلئے بھیگا کپڑا لپیٹنا مکروہ ہے کہ عِبادَت میں تنگ دِل ہونا اچھی بات نہیں۔ (رَدُّالْمُحتار ج۳ ص۳۹۹)

مدینہ ۱۱ بَعْض اِسلامی بھائی روزہ میں بار بار تُھوکتے رہتے ہیں شایَد وہ سمجھتے ہیں کہ روزے میں تُھوک نہیں نِگلنا چاہئے۔ایسا نہیں ہے البتہ مُنہ میں تُھوک اِکٹّھا کر کے نِگل جانا، یہ تو بِغیر روزہ کے بھی ناپسندیدہ ہے اور روزہ میں مکروہ۔ (عالمگیری ج۱ ص۲۰۳)

مدینہ ۱۲ رَمَضانُ الْمُبارَک کے دِنوں میں ایسا کام کرنا جائز نہیں جس سے ایسا ضُعف (یعنی کمزوری) آجائے کہ روزہ توڑنے کا ظَنِّ غالِب ہو۔لہٰذا نانبائی کو چاہیئے کہ دوپہر تک روٹی پکائے پھر باقی دِن میں آرام کرے۔

(دُرِّ مُختار ج۳ ص۴۰۰)

یہی حُکم مِعمار و مزدور اور دیگر مَشَقَّت کے کام کرنے والوں کا ہے۔زیادہ ضُعف (کمزوری) کا اَندیشہ ہو تو کام میں کمی کردیں تاکہ روزہ ادا کرسکیں۔

روزہ نہ رکھنے کے اَعْذار

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اب اُن مجبوریوں کا بَیان کیا جاتا ہے جن کے سَبَب رَمَضانُ الْمُبارَک میں روزہ نہ رکھنے کی اِجازت ہے۔مگر یہ یاد

marfat.com

رہے کہ مجبوری میں روزہ مُعاف نہیں وہ مجبوری خَتم ہوجانیکے بعد اس کی قَضاء رکھنا فَرض ہے۔ البتہ قَضاء کا گُناہ نہیں ہوگا۔ جیسا کہ ''بہارِ شریعت'' میں ''دُرِّمُختار'' کے حَوالہ سے لکھا ہے کہ سَفر وحَمل اور بچّہ کو دُودھ پِلانا اور مَرض اور بُڑھاپا اور خوفِ ہَلاکت و اِکراہ[1] ونُقصانِ عَقل اور جِہاد یہ سب روزہ نہ رکھنے کے عُذر ہیں اِن وُجوہ سے اگر کوئی روزہ نہ رکھے تو گُناہ گار نہیں۔ (دُرِّمُختار، رَدُّالمُحتار ج۳ ص۴۰۳)

سَفر کی تعریف

دَورانِ سَفر بھی روزہ نہ رکھنے کی اِجازت ہے۔ سَفر کی مِقدار بھی ذِہن نشین کرلیجئے۔ سَیِّدی ومُرشِدی امامِ اَہلسنّت، اَعلیٰحضرت، مولیٰنا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کی تحقیق کے مُطابِق شَرعاً سَفر کی مِقدار ستاون۵۷ میل تین۳ فرلانگ (یعنی تقریباً بانوے۹۲ کلومیٹر) ہے جو کوئی اِتنی مِقدار کا فاصِلہ طے کرنے کی غَرَض سے اپنے شہر یا گاؤں کی آبادی سے باہَر نِکل آیا، وہ اب شرعاً مُسافِر ہے۔ اُسے روزہ قَضاء کرکے رکھنے کی اِجازت ہے اور نَماز میں بھی وہ قَصر کرے گا۔ مُسافِر اگر روزہ رکھنا چاہے تو رکھ سکتا ہے مگر چار رَکعَت والی فَرض نَمازوں میں اُسے قَصر کرنا واجِب ہے۔ نہیں کرے گا تو گُنہگار ہوگا۔ اور جَہلاً (یعنی علم نہ ہونے کی وجہ سے) پوری (چار) پڑھی تو اس نَماز کا پھیرنا بھی واجب ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج۳ ص۶۶۹) یعنی معلومات نہ ہونے کی بِناء پر آج تک جتنی

[1] اگر کوئی جان سے مار ڈالنے یا کسی عُضو کے کاٹ ڈالنے یا سخت مار مارنے کی صحیح دھمکی دے کر کہے کہ روزہ فاسِد کرڈال اگر روزہ دار جانتا ہو کہ یہ کہنے والا جو کچھ کہتا ہے وہ کر گُزرے گا تو ایسی صُورت میں روزہ فاسِد کردینا یا ترک کرنا گناہ نہیں۔ ''اِکراہ سے مراد یہی ہے''

marfat.com

بھی نمازیں سفر میں پوری پڑھی ہیں ان کا حِساب لگا کر ۴ چار رَکعَتی فرض قَصر کی نیت سے ۲ دو دو لوٹانے ہوں گے۔ ہاں مسافر کو مقیم امام کے پیچھے فرض ۴ چار پورے پڑھنے ہوتے ہیں۔ سنّتیں اور وِتر لوٹانے کی ضرورت نہیں۔ قَصر صِرف ظُہر، عَصر اور عِشاء کی فَرض رَکعَتوں میں کرنا ہے۔ یعنی اِن میں ۴ چار رَکعَت فَرض کی جگہ ۲ دو رَکعَت ادا کی جائیں گی۔ باقی سُنّتوں اور وِتر کی رَکعَتیں پُوری ادا کی جائیں گی۔ دُوسرے شہر یا گاؤں وغیرہ میں پہنچنے کے بعد جب تک ۱۵ پندرہ دِن سے کم مُدّت تک قِیام کی نِیّت تھی مُسافِر ہی کہلائے گا اور مُسافِر کے اَحکام رہیں گے۔ اور اگر مُسافِر نے وہاں پُہنچ کر ۱۵ پندرہ دِن یا اُس سے زِیادہ قِیام کی نِیّت کر لی تو اب مُسافِر کے اَحکام خَتم ہو جائیں گے۔ اور وہ مُقِیم کہلائے گا۔ اب اسے روزہ بھی رکھنا ہوگا اور نماز بھی قَصر نہیں کرے گا۔ [1]

معمولی بیماری کوئی مجبوری نہیں

کوئی سَخت بیمار ہو اور اُسے روزہ رکھنے کی صُورت میں مَرض بڑھ جانے یا دیر میں شِفا یابی کا گُمانِ غالِب ہو تو ایسی صُورت میں بھی روزہ قَضاء کرنے کی اِجازت ہے۔ (اِس کے تفصیلی اَحکام آگے آرہے ہیں) مگر آج کل معمولی نَزلہ، بُخار یا دَرْدِ سَر کی وجہ سے لوگ روزہ تَرک کر دیا کرتے ہیں یا مَعاذَ اللہ

[1] سفر سے متعلق ضَروری اَحکام کی تفصیلی معلومات حاصِل کرنے کے لئے بہارِ شریعت ''حصّہ چہارُم کے باب ''نمازِ مُسافِر کا بَیان'' کا مُطالَعہ فرمائیں۔

marfat.com

عَزَّوَجَلَّ رکھ کر توڑ دیتے ہیں، ایسا ہرگز نہیں ہونا چاہیئے۔ اگر کسی صحیح شرعی مجبوری کے بغیر کوئی روزہ چھوڑ دے اگرچہ بعد میں ساری عُمر بھی روزے رکھے، اُس ایک روزے کی فضیلت کو نہیں پا سکتا۔

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! اِس سے قبل کہ روزہ نہ رکھنے کے اَعذار (یعنی مجبوریوں) کا تفصیلی بیان کیا جائے گا لفظِ ''کرم'' کے تین۳ حُروف کی نسبت سے تین۳ احادیثِ مُبارکہ بیان کیجاتی ہیں۔

سفر میں چاہے روزہ رکھو، چاہے نہ رکھو

مدینہ ۱ اُمُّ المُؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، حضرتِ سیِّدُنا حمزہ بن عَمرو اَسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہُت روزے رکھا کرتے تھے اُنہوں نے سرکارِ مدینہ، سُرورِ قَلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم سے دریافت کیا، سفر میں روزہ رکھوں؟ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''چاہے رکھو، چاہے نہ رکھو۔'' (صحیح بخاری ج۲ ص۲۹۱)

اِس حدیثِ مُبارک میں مُسافِر کو اِختیار دیا گیا ہے اور وہ روزہ نہ رکھنے کے سبب گُنہگار نہ ہوگا۔ لیکن یہ یاد رہے کہ سَفَر کیلئے مِقدار ہی ہونی چاہیئے جو آگے ص۱۴۹ پر گزری۔ ذیل کی دونوں۲ اَحادیث میں بھی مُسافِر کیلئے رِعایت کا ذِکر ہے۔

مدینہ ۲ حضرتِ سیِّدُنا ابُو سَعِید خُدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، سولہویں۱۶ رَمضان

marfat.com

اَلْمُبارَك کوسرورِ کائنات، شاہِ موجودات صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کے ساتھ ہم جہاد میں گئے، ہم میں بعض نے روزہ رکھا اور بعض نے نہ رکھا۔ نہ تو روزہ داروں نے غیر روزہ داروں پر عیب لگایا اور نہ اِنہوں نے اُن پر۔

(مُسلم شریف ج ۱ ص ۳۵۶)

حضرتِ سَیِّدُنا اَنَس بن مالِک کَعْبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایَت ہے کہ مَدینے کے تاجدار، غریبوں کے غمگُسار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ اللہ تعالیٰ عزوجل نے مُسافِر سے آدھی نَماز مُعاف فرمادی۔ (یعنی ۴ چار رَکْعَت والی فَرض نماز دو ۲ رَکْعَت پڑھے گا) اور مُسافِر اور دُودھ پلانے والی حامِلہ سے روزہ مُعاف فرمادیا۔ (کہ اجازت ہے اُس وَقت نہ رکھیں بعد میں وہ مِقْدار پُوری کرلیں۔)

(ترمذی ج ۲ ص ۱۷۰)

"اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا سَیِّدی یا رسولَ اللّٰہ" کے ۳۱ حُرُوف کی نسبت سے "۳۱ پیارے" اُن وُجُوہات کی تَفصیلات پر مَبنی مُلاحَظہ فرمائیں جن میں روزہ نہ رکھنے کی اِجازت ہے مگر وہ مجبوری خَتْم ہوجانے کی صُورت میں ہر روزہ کے بدلے ایک روزہ قَضاء رکھنا ہوگا۔

روزہ نہ رکھنے کی اِجازتیں

۱ مُسافِر کو روزہ رکھنے یا نہ رکھنے کا اِختیار ہے۔ (ردُّالمحتار ج ۳ ص ۴۰۲)

مسئلہ ۲ اگر خود اُس مُسافِر کو اور اُس کے ساتھ والے کو روزہ رکھنے میں ضَرَر (یعنی نقصان) نہ پہنچے تو روزہ رکھنا سَفَر میں بہتر ہے اور اگر دونوں یا اُن میں سے کسی ایک کو نقصان ہو رہا ہو تو روزہ نہ رکھنا بہتر ہے۔ (دُرِّ مُختار ج۳ ص۴۰۵)

مسئلہ ۳ مُسافِر نے ضَحْوَۂ کُبریٰ [1] سے پیشتر اِقامَت کی اور ابھی کچھ کھایا نہیں تو روزہ کی نِیَّت کر لینا واجِب ہے۔ (الجوھرۃ النیرۃ ج۱ ص۱۷۷) مَثَلاً آپ کا گھر پاکستان کے مشہور شہر حیدر آباد میں ہے اور آپ بابُ المدینہ کراچی سے حیدر آباد کیلئے چلے اور صُبح دس بجے پہنچ گئے اور صُبحِ صادِق کے بعد راستے میں کچھ کھایا پیا نہ تھا۔ تو اب روزہ کی نِیَّت کر لیں۔

مسئلہ ۴ دِن میں اگر سَفَر کیا تو اُس دِن کا روزہ توڑ دینے کیلئے آج کا سَفَر عُذر نہیں۔ البتّہ اگر دَورانِ سَفَر توڑ دیں گے تو کفّارہ لازِم نہ آئے گا مگر گُناہ ضَرور ہوگا۔ (ردُّ المُحتار ج۳ ص۴۱۶)

مسئلہ ۵ اگر سَفَر شُروع کرنے سے پہلے توڑ دیا۔ پھر سَفَر کیا تو (اگر کفارے کے شرائط پائے گئے تو) کفّارہ بھی لازِم آئیگا۔ (اَیضاً)

مسئلہ ۶ اگر دن میں سَفَر شُروع کیا (اور دَورانِ سَفَر روزہ توڑا نہ تھا) اور مکان پر کوئی چیز بھول گئے تھے اسے لینے واپَس آئے اور اب اگر آ کر روزہ توڑ ڈالا تو (شرائط پائے جانے کی صورت میں) کفّارہ بھی واجِب ہے۔ اگر دَورانِ سَفَر ہی

[1] ضحوۂ کُبریٰ کی تعریف روزے کی نیت کے بَیان میں گزر چکی ہے۔

توڑ دیا ہوتا تو صِرف قضاء رکھنا فَرض ہوتا جیسا کہ نمبر ۴ میں گزرا۔ (اَیضاً)

مسئلہ ۱۰ کسی کو روزہ توڑ ڈالنے پر مجبور کیا گیا تو روزہ تو توڑ سکتا ہے مگر صَبر کیا تو اَجر ملے گا۔ (مجبوری کی تعریف ص ۱۴۹ کے حاشیہ پر گزری) (رَدُّ المُحتار ج ۳ ص ۴۰۲)

مسئلہ ۱۱ سانپ نے ڈَس لیا اور جان خَطرے میں پڑ گئی تو روزہ توڑ دیں۔

(رَدُّ المُحتار ج ۳ ص ۴۰۲)

مسئلہ ۱۲ جن لوگوں نے اِن مجبوریوں کے سَبَب روزہ توڑا اُن پر فَرض ہے کہ اُن روزوں کی قَضاء رکھیں اور اِن قَضاء روزوں میں ترتیب فَرض نہیں۔ لہٰذا اگر اُن روزوں کی قضا کرنے سے قَبل نَفل روزے رکھے تو یہ نفلی روزے ہو گئے مگر حُکم یہ ہے کہ عُذر رجانے کے بعد آئندہ رَمَضانُ الْمُبارَک کے آنے سے پہلے پہلے قَضاء رکھ لیں۔ حدیثِ پاک میں فرمایا، ''جس پر گُزشتہ رَمَضانُ الْمُبارَک کی قَضاء باقی ہے اور وہ نہ رکھے، اُس کے اِس رَمَضانُ الْمبارَک کے روزے قَبول نہ ہوں گے،'' (مجمع الزوائد ج ۳ ص ۳۵۷) اگر وَقْت گزرتا گیا اور قَضاء روزے نہ رکھے یہاں تک کہ دُوسرا رَمَضان شریف آ گیا تو اب قَضاء روزے رکھنے کی بجائے پہلے اِسی رَمَضانُ الْمُبارَک کے روزے رکھ لیں۔ قَضاء بعد میں رکھ لیں۔ بلکہ اگر غیرِ مَریض و مُسافِر نے قَضاء کی نِیَّت کی جب بھی قَضاء نہیں بلکہ اِسی رَمَضان شریف کے روزے ہیں۔ (دُرِّ مُختار ج ۳ ص ۴۰۵)

مدنی ۱۰ حَمل والی یا دُودھ پلانے والی عورت کو اگر اپنی یا بچّہ کی جان جانے کا صحیح اَندیشہ ہے تو اجازت ہے کہ اِسوقت روزہ نہ رکھے۔ خواہ دُودھ پِلانے والی بچّہ کی ماں ہو یا دائی، اگرچہ رَمَضانُ الْمُبارَک میں دُودھ پِلانے کی نوکری اِختیار کی ہو۔ (دُرِّمُختار، ردُّ الْمُحتار ج۳ص ۴۰۳)

مدنی ۱۱ بُھوک اور پِیاس ایسی ہو کہ ہَلاک کا خوفِ صحیح ہو یا نُقصانِ عَقل کا اندیشہ ہو تو روزہ نہ رکھیں۔ (دُرِّمُختار، ردُّ الْمُحتار ج۳ص ۴۰۲)

مدنی ۱۲ مَریض کو مَرض بڑھ جانے یا دیر میں اچھا ہونے یا تندُرُست کو بیمار ہو جانے کا گُمانِ غالِب ہو تو اِجازت ہے کہ اُس دِن روزہ نہ رکھیں۔ (بلکہ بعد میں قضا کرلیں) (دُرِّمُختار ج۳ص ۴۰۳)

مدنی ۱۳ اِن صُورتوں میں غالِب گُمان کی قَید ہے۔ مَحض وَہم ناکافی ہے۔ غالِب گُمان کی تین[۳] صُورتیں ہیں۔ (۱) پہلی صُورت یہ ہے کہ اس کی ظاہِری نِشانی پائی جاتی ہے۔ (۲) دُوسری[۲] یہ کہ اِس شَخص کا ذاتی تَجرِبہ ہے۔ (۳) تیسری[۳] یہ کہ کسی مُسلمان حاذِق (یعنی تَجرِبہ کار اور اپنے فَنِ طِب میں ماہر) طَبیبِ مَستُور یعنی غیرِ فاسِق نے اِس کی خبر دی ہو۔ اور اگر نہ کوئی عَلامت ہو، نہ تَجرِبہ، نہ اِس قسم کے طَبیب نے اُسے بتایا بلکہ کسی کافِر یا فاسِق طَبیب کے کہنے سے اِفطار کرلیا تو (شرائط پائے جانے کی صورت میں) قَضاء کے ساتھ

marfat.com

ساتھ کَفّارہ بھی لازِم آئے گا۔ (ردُّالمُحتار ج۳ص۴۰۴)

مدینہ ۱۴ حَیض یا نِفاس کی حالت میں نَماز، روزہ حرام ہے اور ایسی حالت میں نَماز و روزہ صحیح ہوتے ہی نہیں۔ نِیز تِلاوتِ قُراٰنِ پاک یا قُراٰنِ پاک کی آیاتِ مُقَدَّسہ یا اُن کا تَرجَمہ چُھونا یہ سب بھی حرام ہے۔

(مُلَخَّص مِن کُتُبِ عامہ)

مدینہ ۱۵ حَیض و نِفاس والی کے لئے اِختیار ہے کہ چُھپ کر کھائے یا ظاہِراً۔ روزہ دار کی طرح رہنا اُس پر ضَروری نہیں۔ (الجَوْھَرَۃُالنَّیرۃ ج۱ص۱۷۷)

مدینہ ۱۶ مگر چُھپ کر کھانا بہتر ہے خُصُوصاً حَیض والی کے لئے۔

(بہارِ شریعت حصّہ ۵ ص۸۲)

مدینہ ۱۷ "شیخِ فانی" یعنی وہ مُعَمَّر بُزُرگ جن کی عُمر اتنی بڑھ چُکی ہے کہ اب وہ بے چارے روز بروز کمزور ہی ہوتے چلے جائیں گے۔ جب وہ بِالکل ہی روزہ رکھنے سے عاجِز ہو جائیں۔ یعنی نہ اب رکھ سکتے ہیں نہ آئندہ روزے کی طاقت آنے کی اُمّید ہے۔ اُنہیں اب روزہ نہ رکھنے کی اِجازت ہے۔ لہٰذا ہر روزہ کے بدلہ میں (بطورِ فِدیہ) ایک صَدَقۂ فِطر[1] کی مِقدار مِسکین کو دَیدیں۔ (دُرِّمُختار ج۳ص۴۱۰)

مدینہ ۱۸ اگر فِدیہ دینے کے بعد روزہ رکھنے کی طاقت آ گئی تو دیا ہوا فِدیہ صَدَقہ

[1] صَدَقۂ فِطر کی مِقدار سوا دو سیر یعنی تقریباً دو کلو پچاس گرام گیہوں یا اُس کا آٹا یا اُن گیہوں کی رَقم ہے۔

مدینۃ المنور سنت المتبع مکۃ المکرمہ مدینۃ المنور

marfat.com

نَفل ہوگیا۔اُن روزوں کی قَضاء رکھیں۔ (عالمگیری ج۱ص ۲۰۷)

مدینہ ۱۹ یہ اِختیار ہے کہ شُروعِ رَمَضان ہی میں پُورے رَمَضان کا ایک دَم فِدْیہ دے دیں یا آخر میں دیں۔ (عالمگیری ج۱ص ۲۰۷)

مدینہ ۲۰ فِدْیہ دینے میں یہ ضَروری نہیں کہ جتنے فِدْیے ہوں اُتنے ہی مَساکِین کو الگ الگ دیں۔ بلکہ ایک ہی مِسکین کو کئی دِن کے بھی دیئے جاسکتے ہیں۔

(دُرِّمُختار ج۳ص ۴۱۰)

مدینہ ۲۱ نَفل روزہ قَصداً شُروع کرنے والے پر اب پُورا کرنا واجِب ہوجاتا ہے کہ توڑ دیا تو قَضاء واجِب ہوگی۔ (ردُّالمُحتار ج۳ص ۴۱۱)

مدینہ ۲۲ اگر آپ نے یہ گُمان کرکے روزہ رکھا کہ میرے ذِمّہ کوئی روزہ ہے مگر روزہ شُروع کرنے کے بعد معلوم ہوا کہ مجھ پر کسی قِسم کا کوئی روزہ نہیں ہے، اب اگر فوراً توڑ دیا تو کُچھ نہیں اور یہ معلوم ہونے کے بعد اگر فَوراً نہ توڑا، تو اب نہیں توڑ سکتے، اگر توڑیں گے تو قَضاء واجِب ہوگی۔

(دُرِّمُختار ج۳ص ۴۱۱)

مدینہ ۲۳ نَفل روزہ قَصداً نہیں توڑا بلکہ بِلا اِختیار ٹوٹ گیا۔ مَثَلاً دَورانِ روزہ عورت کو حَیض آ گیا۔ جب بھی قَضاء واجِب ہے۔ (دُرِّمُختار ج۳ص ۴۱۲)

مدینہ ۲۴ عیدُ الفِطر یا بَقَر عید کے چار دِن یعنی ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳ ذُوالحِجَّۃُ الحرام

marfat.com

میں سے کسی بھی دِن کا روزۂ نَفْل رکھا تو (چُونکہ اِن پانچ دِنوں میں روزہ رکھنا حرام ہے لہٰذا) اِس روزہ کا پورا کرنا واجِب نہیں۔نہ اِس کے توڑنے پر قضاء واجِب ، بلکہ اِس کا توڑ دینا ہی واجِب ہے۔اور اگر اِن دِنوں میں روزہ رکھنے کی مَنّت مانی تو مَنّت پُوری کرنی واجِب ہے مگر ان دِنوں میں نہیں، بلکہ اور دِنوں میں۔ (ردُّالْمُحتار ج۳ص۴۱۲)

مدینہ ۲۵ نَفْل روزہ بلاعُذر توڑ دینا ناجائز ہے۔مہمان کے ساتھ اگر مَیزبان نہ کھائے گا تو اُسے ناگوار ہوگا یا مہمان اگر کھانا نہ کھائے گا تو میزبان کو اَذِیَّت ہوگی تو نَفْل روزہ توڑ دینے کیلئے یہ عُذر ہے۔بَشَرْطیکہ یہ بھروسہ ہو کہ اِس کی قَضاء رکھ لے گا اور ضُحْوۂ کُبریٰ سے پہلے توڑ دے بعد کو نہیں۔

(عالمگیری ج۱ص۲۰۸)

مدینہ ۲۶ نَفْل روزہ زَوال کے بعد ماں باپ کی ناراضگی کے سَبَب توڑ سکتا ہے۔ اور اِس میں عَصْر سے پہلے تک توڑ سکتا ہے بعدِ عَصْر نہیں۔

(دُرِّمُختار، رَدُّالْمُحتار ج۳ص۴۱۴)

مدینہ ۲۷ عورت بِغیر شَوہَر کی اِجازت کے نَفْل اور مَنّت وقَسَم کے روزے نہ رکھے اور رکھ لئے تو شَوہَر تُڑوا سکتا ہے مگر توڑے گی تو قضاء واجِب ہوگی مگر اِس کی قَضاء میں بھی شوہَر کی اِجازت دَرْکار ہے۔یا شَوہَر اور اُس کے

مدینۃ المنورہ مکۃ المکرمہ جنت البقیع مدینۃ المنورہ

دَرمیان جُدائی ہوجائے یعنی طلاقِ بائن[1] دے دے یا مرجائے۔ہاں اگر روزہ رکھنے میں شوہَر کا کچھ حَرَج نہ ہو، مَثَلاً وہ سَفَر میں ہے یا بیمار ہے یا اِحْرام میں ہے تَو ان حالَتوں میں بِغیر اِجازت کے بھی قضاء رکھ سکتی ہے بلکہ وہ مَنع کرے جب بھی رکھ سکتی ہے۔البتّہ اِن دنوں میں بھی شوہَر کی اِجازت کے بِغیر نَفْل روزہ نہیں رکھ سکتی۔ (ردُّ المُحتار ج۳ص ۴۱۱)

مدنی ۲۸ رَمَضانُ الْمُبارَك اورقَضائے رَمَضانُ الْمُبارَك کیلئے شوہَر کی اِجازت کی کچھ ضَرورت نہیں بلکہ اُس کی مُمانَعت پر بھی رکھے۔

(دُرِّمُختار، رَدُّالْمُحتار ج۳ص ۴۱۵)

مدنی ۲۹ اگر آپ کسی کے ملازِم ہیں یا اُس کے یہاں مزدُوری پر کام کرتے ہیں تَو اُس کی اِجازت کے بِغیر نَفْل روزہ نہیں رکھ سکتے کیوں کہ روزہ کی وجہ سے کام میں سُستی آئے گی۔ہاں۔اگر روزہ رکھنے کے باوُجُود آپ باقاعِدہ کام کرسکتے ہیں، اُس کے کام میں کسی قِسم کی کوتاہی نہیں ہوتی، کام پُورا ہوجاتا ہے۔تَو اب نَفْل روزہ کی اِجازت لینے کی ضَرورت نہیں۔ (رَدُّالْمُحتار ج۳ص ۴۱۶)

مدنی ۳۰ نَفْل روزہ کیلئے بیٹی کو باپ، ماں کو بیٹے، بَہن کو بھائی سے اِجازت لینے کی ضَرورت نہیں۔ (رَدُّالْمُحتار ج۳ص ۴۱۶)

[1] طَلاقِ بائن اُس طلاق کو کہتے ہیں جس سے بیوی نِکاح سے باہَر ہوجاتی ہے۔اب شوہر رُجوع نہیں کرسکتا۔

marfat.com

مدینہ ۳۱ ماں باپ اگر بیٹے کو روزۂ نَفل سے مَنع کردیں اِس وجہ سے کہ مَرض کا اندیشہ ہے تو ماں باپ کی اِطاعت کرے۔ (رَدُّالْمُحتار ج۳ص۴۱۶)

اب "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" کے ۱۲ حُرُوف کی نِسبت سے "۱۲ اپَیرے" ان چیزوں کے مُتعلق بیان کئے جاتے ہیں جن کے کرنے سے صِرف قَضاء لازِم آتی ہے۔ قَضاء کا طریقہ یہ ہے کہ ہر روزہ کے بدلے رَمَضانُ الْمُبارَك کے بعد قَضاء کی نِیَّت سے ایک روزہ رکھ لیں۔

قَضاء کے بارے میں ۱۲ اپَیرے

مدینہ ۱ یہ گُمان تھا کہ صُبح نہیں ہوئی اور کھایا، پِیا یا، جِماع کیا بعد کو معلوم ہوا کہ صُبح ہوچُکی تھی تو روزہ نہ ہوا، اِس روزہ کی قَضاء کرنا ضَروری ہے یعنی اِس روزہ کے بدلے میں ایک روزہ رکھنا ہوگا۔ (رَدُّالْمُحتار ج۳ص۳۸۰)

مدینہ ۲ کھانے پر سَخت مجبور کیا گیا۔ یعنی اِکراہِ شرعی[1] پایا گیا۔ اب چُونکہ مجبوری ہے، لہٰذا خواہ اپنے ہاتھ سے ہی کھایا ہو صِرف قَضاء لازِم ہے۔

(دُرِّ مُختار ج۳ص۴۰۲)

مدینہ ۳ بُھول کر کھایا، پِیا یا جِماع کیا تھا یا نظر کرنے سے اِنزال ہوا تھا یا اِحتِلام ہوا یا قَے ہوئی اور اُن سب صُورتوں میں یہ گُمان کیا کہ روزہ جاتا رہا۔ اب قَصداً کھالیا تو صِرف قِضاء فَرض ہے۔ (دُرِّ مُختار ج۳ص۳۷۵)

[1] کوئی جَلّاد یا عُضو کاٹ ڈالنے یا شدید مار لگانے کی صحیح دھمکی دیکر کہے کہ روزہ توڑ ڈال اگر روزہ دار یہ سمجھے کہ دھمکی دینے والا جو کچھ کہہ رہا ہے وہ کر گزرے گا۔ تو اب "اِکراہِ شرعی" پایا گیا اور ایسی صُورت میں روزہ توڑ ڈالنے کی رُخصت ہے۔ مگر بعد میں اس روزہ کی قَضا لازِمی ہے۔

marfat.com

مدنی ۴ روزہ کی حالت میں ناک میں دَوا چڑھائی تو روزہ ٹوٹ گیا اور اس کی قَضاء لازِم ہے۔ (دُرِّ مُختار ج۳ص۳۷۶)

مدنی ۵ پتھر، کنکر، (ایسی) مِٹّی (جو عادتاً نہ کھائی جاتی ہو) رُوئی، گھاس، کاغذ وغیرہ ایسی چیزیں کھائیں جن سے لوگ گھن کرتے ہوں۔ اِن سے بھی روزہ تو ٹوٹ گیا مگر صِرف قَضاء کرنا ہوگا۔ (دُرِّ مُختار ج۳ص۳۷۷)

مدنی ۶ بارِش کا پانی یا اُولٰا خود بخود حلق میں چلا گیا تب بھی روزہ ٹوٹ گیا اور قَضاء لازِم ہے۔ (دُرِّ مُختار ج۳ص۳۷۸)

مدنی ۷ بہت سارا پسینہ یا آنسو نگل لیا تو روزہ ٹوٹ گیا، قَضاء کرنا ہوگا۔ (ایضاً)

مدنی ۸ اگر عورت کو بوسہ لینے یا شَہوت کے ساتھ چھونے یا مباشرتِ فاحِشہ (یعنی شرمگاہ سے شرمگاہ ٹکرانے) کی وَجہ سے اِنزال ہوگیا یا مَعاذ اللہ عزوجل خود اپنے ہاتھ سے اِنزال کیا روزہ ٹوٹ گیا لیکن صِرف قضاء ہے کفّارہ نہیں۔ (دُرِّ مُختار ج۳ص۳۷۹)

مدنی ۹ گُمان کیا کہ سُورج غُروب ہوچُکا ہے۔ کھا پی لیا بعد میں معلوم ہوا کہ سورج نہیں ڈوبا تھا روزہ ٹوٹ گیا اور قَضاء کریں۔ (رَدُّالمُحتار ج۳ص۳۸۰)

مدنی ۱۰ آج کل چُونکہ لاپرواہی کا دَور دَورہ ہے۔ اِس لئے ہر ایک کو چاہیئے کہ خُود اپنے روزے کی حِفاظت کرے۔ سائرن، ریڈیو، ٹی. وی. کے اِعلان

marfat.com

بلکہ مسجد کی اذان پر بھی اکتفاء کرنے کے بجائے خُود سَحَری وافطار کے وَقت کی صحیح صحیح معلومات حاصِل کرے۔ اگر غُروب آفتاب سے پہلے ہی سائرن کی آواز گونج اُٹھی یا اذانِ مَغرِب شُروع ہوگئی اور آپ نے روزہ اِفطار کرلیا۔ اور پھر بعد میں معلوم ہوا کہ سائرن یا اذان وَقت سے پہلے ہی شُروع ہوگئے تھے۔ اِس میں اگرچہ آپ کا قُصور نہیں مگر روزہ ٹوٹ گیا قضاء کرنا ہوگا۔ (ماخوذ من ردالمحتار ج۳ص۳۸۳)

مسئلہ وُضو کررہے تھے پانی ناک میں ڈالا اور دِماغ تک چڑھ گیا یا حَلق کے نیچے اُتر گیا، روزہ دار ہونا یاد تھا تو روزہ ٹوٹ گیا اور قضاء لازِم ہے۔ ہاں اگر اُس وَقت روزہ دار ہونا یاد نہیں تھا تو روزہ نہ گیا۔ (عالمگیری ج۱ص۲۰۲)

مسئلہ رَمضان کے اَدا روزے کے عِلاوہ کوئی سا بھی روزہ توڑا تو صِرف قضاء ہے کفارہ نہیں۔ (دُرِّ مختار ج۳ص۳۷۹)

کفّارے کے اَحکام

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! رَمضانُ الْمُبارَک کا روزہ رکھ کر بِغیر کسی صحیح مجبوری کے جان بُوجھ کر توڑ دینے سے بعض صُورتوں میں صِرف قَضاء اور بَعض صُورتوں میں قَضاء کے ساتھ ساتھ کَفّارہ بھی لازِم ہوجاتا ہے۔ اِس کے بارے میں اَحکام بَیان ہوں اِس سے پہلے یہ بھی ذِہن نَشین کرلیں کہ روزہ کا کَفّارہ کیا ہے۔

marfat.com

رَوزہ کے کَفّارہ کا طریقہ:

روزہ توڑنے کا کَفّارہ یہ ہے کہ مُمکِن ہوتو ایک باندی یا غُلام آزاد کرے اور یہ نہ کر سکے مَثَلاً اِس کے پاس نہ لونڈی، غُلام ہے نہ اتنا مال کہ خرید سکے، یا مال تو ہے مگر غُلام مُیَسَّر نہیں، جیسا کہ آج کل لونڈی غُلام نہیں ملتے۔ تو اب پے دَر پے دو ماہ یعنی ساٹھ ۶۰ روزے رکھے۔ یہ بھی اگر مُمکِن نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو پیٹ بھر کر دونوں وَقت کھانا کِھلائے یہ ضَروری ہے کہ جس کو ایک وَقت کِھلایا دُوسرے وقت بھی اُسی کو کِھلائے۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ساٹھ ۶۰ مساکین کو ایک ایک صَدَقۂ فِطر یعنی تقریباً دو کلو ۵۰ گرام گیہوں یا اُس کی رقم کا مالِک کر دیا جائے۔ ایک ہی مِسکین کو اکٹھے ساٹھ ۶۰ صَدَقۂ فِطر نہیں دے سکتے ہاں یہ کر سکتے ہیں کہ ایک ہی کو ساٹھ ۶۰ دن تک روزانہ ایک ایک صَدَقۂ فِطر دیں۔ رَوزوں کی صُورت میں (دورانِ کَفّارہ) اگر درمیان میں ایک دِن کا بھی روزہ چُھوٹ گیا تو اب پھر نئے سِرے سے ساٹھ ۶۰ روزے رکھنے ہوں گے پہلے کے روزے شاملِ حِساب نہ ہوں گے اگرچہ اُنسٹھ ۵۹ رکھ چُکا تھا۔ چاہے بیماری وغیرہ کسی بھی عُذر کے سَبَب چُھوٹا ہو۔ ہاں البتّہ عورت کو اگر حَیض آجائے تو حَیض کی وجہ سے جتنے ناغے ہوئے، یہ ناغے شُمار نہیں کئے جائیں گے۔ یعنی پہلے کے روزے اور حَیض کے بعد والے دونوں مِل کر ساٹھ ۶۰ ہو جانے سے کَفّارہ ادا ہو جائے گا۔ (مُلَخَّص از رَدُّالمُحتار ج۳ ص ۳۹۰)

marfat.com

جوکوئی رات سے ہی روزے کی نِیَّت کر چکا ہو اور پِھر صُبح یا دِن میں کسی بھی وَقْت بلکہ اگر اِفطار سے ایک لَمحہ بھی قَبْل کسی صحیح مجبُوری کے بِغیر کسی ایسی چیز جس سے طبیعتِ اِنسانی نفرت نہ کرتی ہو (مَثَلاً کھانا، پانی، چائے، پَھل، بِسکٹ، شربت، شہد، مٹھائی وغیرہ وغیرہ) سے عَمداً (یعنی جان بوجھ کر) روزہ توڑ ڈالے تو اب رَمَضان شریف کے بعد اِس روزہ کی قَضاء کی نِیَّت سے ایک روزہ رکھنا ہوگا۔ اور پھر اُس کا کَفّارہ بھی دینا ہوگا۔ جس کا طریقہ گُزرا۔

عزوجل
''یا اللہ کرم کر'' کے گیارہ حُرُوف کی نسبت سے مُلاحظہ فرمائیں:۔

کَفّارہ سے متعلِّق ۱۱ پَیرے

۱ رَمَضانُ الْمُبارَک میں کسی عاقِل بالِغ مُقیم (یعنی جو مُسافر نہ ہو) نے ادائے روزۂ رَمَضان کی نِیَّت سے روزہ رکھا۔ اور بِغیر کِسی صحیح مجبوری کے جان بُوجھ کر جِماع کیا یا کروایا، یا کوئی بھی چیز لَذَّت کیلئے یا بطور دَوا کھائی یا پی تو روزہ ٹوٹ گیا۔ اور اِس کی قَضاء اور کَفّارہ دونوں[2] لازِم ہیں۔

(رَدُّالْمُحتار ج ۳ ص ۳۸۶)

۲ جس جگہ روزہ توڑنے سے کَفّارہ لازِم آتا ہے، اُس میں شَرْط یہ ہے کہ رات ہی سے روزۂ رَمَضانُ الْمُبارَک کی نِیَّت کی ہو۔ اگر دِن میں نِیَّت کی اور توڑ دیا تو کَفّارہ لازِم نہیں۔ صِرْف قضاء کافی ہے۔ (الجوھرۃ النیرۃ ج ۱ ص ۱۷۲)

marfat.com

مسئلہ ۳ منہ بھر قَے آئی یا بُھول کر کھایا یا جِماع کیا اور اِن سب صُورتوں میں اِسے معلوم تھا کہ روزہ نہ گیا پھر بھی کھالیا تو کَفّارہ لازِم نہیں۔ (رَدُّالْمُحتار ج۳ ص۳۷۵)

مسئلہ ۴ اِحْتِلام ہوا اور اسے معلوم بھی تھا کہ روزہ نہ گیا اِس کے باوُجُود کھالیا تو کَفّارہ لازِم ہے۔ (رَدُّالْمُحتار ج۳ ص۳۷۵)

مسئلہ ۵ اپنا لُعاب تُھوک کر چاٹ لیا۔ یا دُوسرے کا تُھوک نِگل لیا تو کَفّارہ نہیں مگر مَحبوب کالذّت یا مُعَظَّمِ دینی (یعنی بُزرگ) کا تَبَـــرُّک کے طور پر تُھوک نِگل لیا تو کَفّارہ لازِم ہے۔ (عالمگیری ج۱ ص۲۰۳)

مسئلہ ۶ خَربُوزہ یا تَربُوز کا چِھلکا کھایا۔ اگر خُشک ہو یا ایسا ہو کہ لوگ اِس کے کھانے سے گِھن کرتے ہوں، تو کَفّارہ نہیں، ورنہ ہے۔ (عالمگیری ج۱ ص۲۰۲)

مسئلہ ۷ کچّے چاول، باجرہ، مَسُور، مُونگ کھائی تو کَفّارہ لازِم نہیں یہی حُکم کچّے جَو کا ہے اور بُھنے ہوئے ہوں تو کفّارہ لازِم۔ (عالمگیری ج۱ ص۲۰۲)

مسئلہ ۸ سَحَری کا نِوالہ مُنہ میں تھا کہ صُبحِ صادِق کا وَقْت ہوگیا، یا بُھول کر کھا رہے تھے، نِوالہ مُنہ میں تھا کہ یاد آ گیا، پھر بھی نِگل لیا تو اِن دونوں صُورتوں میں کَفّارہ واجِب اور اگر نوالہ مُنہ سے نِکال کر پھر کھالیا ہو تو صِرف قَضاء واجِب ہوگی کَفّارہ نہیں۔ (عالمگیری ج۱ ص۲۰۳)

مسئلہ ۹ باری سے بُخار آتا تھا اور آج باری کا دِن تھا لہٰذا یہ گُمان کر کے کہ بُخار

marfat.com

آئے گا، روزہ قصداً توڑ دیا تو اِس صُورت میں کفّارہ ساقِط ہے (یعنی کفّارہ کی ضَرورت نہیں) یُوں ہی عورت کو مُعَیَّن تارِیخ پر حَیض آتا تھا اور آج حَیض آنے کا دِن تھا اُس نے قَصداً روزہ توڑ دیا اور حیض نہ آیا تو کفّارہ ساقِط ہوگیا۔ (یعنی کفّارہ کی ضَرورت نہیں)۔ (دُرِّمُختار، رَدُّالمُحتار ج۳ص ۳۹۱)

مدنی ۱۰ اگر دو۲ روزے توڑے تو دونوں۲ کیلئے دو۲ کفّارے دے۔ اگرچہ پہلے کا ابھی کفّارہ ادا نہ کیا تھا۔ (ردُّالمُحتار ج۳ص ۳۹۱) جبکہ دونوں۲ دو۲ رَمَضان کے ہوں اور اگر دونوں۲ روزے ایک ہی رَمَضان کے ہوں اور پہلے کا کفّارہ نہ ادا کیا ہو تو ایک ہی کفّارہ دونوں۲ کیلئے کافی ہے۔ (الجَوْھَرۃ النیرۃ ج۱ص ۱۷۳)

مدنی ۱۱ کفّارہ لازِم ہونے کے لئے یہ بھی ضَروری ہے کہ روزہ توڑنے کے بعد کوئی ایسا اَمر واقِع نہ ہوا ہو جو روزہ کے مُنافی ہے یا بِغیر اختیار ایسا اَمر نہ پایا گیا ہو جس کی وجہ سے روزہ اِفطار کرنے کی رخصت ہوتی مثلاً عورت کو اس دن حیض یا نِفاس آگیا یا روزہ توڑنے کے بعد اسی دن میں ایسا بیمار ہوا جس میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے تو کفّارہ ساقِط ہے اور سفر سے ساقِط نہ ہوگا کہ یہ اختیاری اَمر ہے۔ (الجَوْھَرۃ النیرۃ ج۱ص ۱۷۳)

روزہ برباد ہونے سے بچاؤ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کل اسلامی معلومات سے مسلمان بالکل کورے ہوتے چلے

جارہے ہیں۔اور ایسی ایسی غَلَطیاں کرتے ہیں کہ بعض اَوقات عِبادَت ہی ضائع ہوجاتی ہے۔افسوس! کہ اب تمام تر توجُّہ صِرف اور صِرف دُنیَوی عُلُوم وفُنُون کے حُصُول پر ہی ہے۔آہ! اب سنّتیں سیکھنے کیلئے، عِبادات کے اَحکامات کی معلومات حاصِل کرنے کیلئے کسی کوفُرصَت ہے نہ شوق۔ بلکہ اگر کوئی دَرْدمَند اِسلامی بھائی سمجھانے کی کوشش کرے بھی تو ناگوار گزرتا ہے۔عِبادات میں اِس قَدَر غَلَط باتیں خَلط مَلط ہوگئی ہیں کہ پناہِ خُدا عزوجل! اِنہیں میں سے سَحَری اور اِفطار بھی ہے۔اِن کے بارے میں بھی لوگ طرح طرح کی باتیں بتاتے ہیں اور پھر اُس پر ضِد بھی کرتے ہیں۔مَثَلاً سَحَری کے آخِری وَقْت کے بارے میں بَعْض لوگ کہہ دیتے ہیں، ''جب تک صُبح کا اِتنا اُجالا پھیل جائے کہ چیونٹیاں نظر آنے لگیں اُس وَقْت تک سَحَری کا وَقْت باقی رہتا ہے۔''!!!

اِسی طرح کچھ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ جب تک فَجْر کی اذان کی آواز آتی رہے سَحَری کھانے پینے میں مُضائقہ نہیں اور جہاں کئی کئی اذانوں کی آوازیں آتی ہیں وہاں آخِری اذان کی آواز ختم ہونے تک کھاتے پیتے رہتے رہیں۔عَجَب تماشہ ہے! ذرا سوچیں تو سہی، اگر آپ ایسی جگہ ہوں جہاں اذان کی آواز ہی نہ آئے تو اب کیا کریں گے؟ اللہ عزوجل کی عِبادَت کا ذَوق رکھنے والو! اپنی عِبادَت کو چند مِنَٹوں کی غَفْلت کے سَبَب برباد نہ کرو۔سَحَری کے بَیان میں صـ۹۹ـ پر

marfat.com

بھی سورۃُ البقرہ کی یہ آیت مُقدّسہ گزری، اس کو پھر بغور مُلاحظہ فرمائیے:-

وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ (پ۲ البقرہ ۱۸۷)

ترجمۂ کنزالایمان: اور کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ تمہارے لئے ظاہر ہوجائے سپیدی کا ڈورا سیاہی کے ڈورے سے پو پھٹ کر۔ پھر رات آنے تک روزے پورے کرو۔

ظاہر ہے اِس آیتِ مُقدّسہ میں نہ چیونٹیوں کا تذکرہ ہے نہ اذانِ فجر کا۔ بلکہ صبحِ صادِق کا ذِکر ہے۔ لہٰذا اذان کا اِنتظار نہ کیا کریں، مُعتبر نقشہ نظامُ الاُوقات (نائم ٹیبل) میں صُبحِ صادِق اور غُروبِ آفتاب کا وَقت دیکھ کر اُسی کے مُطابِق سحری و اِفطار کریں۔

اے ہمارے پیارے اللہ عزوجل ہمیں عَین شَرِیعَت وسُنّت کے مطابِق ماہِ رَمَضانُ المُبَارَك کا اِحترام کرنے، اِس میں روزے رکھنے، تَراویح ادا کرنے، تلاوتِ کلامِ پاک اور نوافِل کی کثرت کرنے کی تَوفیق مَرحَمت فرما۔ اور ہماری عِبادات قَبول فرما اور مَحض اپنے فضل وکرم سے ہماری مغفِرت فرما۔

اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

آنکھوں کی حفاظت کی عادت بنانے کے لئے حضرتِ سَیِّدُنا شیخ شِہابُ الدّین سُہروردی رَحمۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ چالیس سال تک آنکھوں پر پٹّی باندھے رہے۔ (ملفوظاتِ عطّاریہ قِسط اول ص ٤)

marfat.com

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

(۳) فیضانِ تَراویح

امیرُ المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، ''دعاء آسمان وزمین کے درمیان مُعلَّق رہتی ہے اس میں سے کچھ بھی اُوپر نہیں چڑھتا (یعنی دعاء قَبول نہیں ہوتی) جب تک تُو اپنے نبی پر دُرُود نہ بھیجے۔ (مشکوٰۃ ص ۸۷)

صلّوا علی الحبیب ! صلی اللہ تعالیٰ علیٰ محمّد

سُنّت کی فضیلت

الحمدُ للہ عزوجل رَمَضانُ الْمبارَک میں جہاں ہمیں بے شمار نعمتیں مُیسَّر آتی ہیں اِنہیں میں تَراویح کی سنّت بھی شامِل ہے اور سنّت کی عظمت کے کیا کہنے! گلشنِ آمِنہ کے مہکتے پھول، اللہ کے پیارے رسول عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم و رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا فرمانِ جنّت نشان ہے، ''جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہوگا۔'' (ترمذی ج ۴ ص ۳۱۰)

رَمَضان میں ۶۱ بار ختمِ قرآن

تَراویح سنّتِ مُؤکَّدہ ہے اور اس میں کم از کم ایک بار ختمِ قرآن بھی سنّتِ مُؤکَّدہ۔ ہمارے امامِ اعظم سیِّدُنا ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رَمَضانُ الْمبارَک میں اِکسٹھ ۶۱ بار قرآنِ کریم ختم

marfat.com

کیا کرتے، تیس۳۰ دن میں، تیس۳۰ رات میں اور ایک تراویح میں نیز آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پینتالیس۴۵ برس عِشاء کے وُضو سے نمازِ فجر ادا فرمائی۔

حَرف چبانا!

افسوس! آج کل دِینی مُعامَلات میں سُستی کا دَور دَورہ ہے، عُمُوماً تراویح میں قرآنِ مجید ایک بار بھی صحیح معنوں میں ختم نہیں ہو پاتا۔ قرآنِ پاک ترتیل کے ساتھ یعنی ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا چاہیے، مگر حال یہ ہے کہ اگر کوئی ایسا کرے تو لوگ اُس کے ساتھ تراویح پڑھنے کیلئے تیار ہی نہیں ہوتے۔ اب وُہی حافِظ پسند کیا جاتا ہے جو تراویح سے جلد فارِغ کردے۔ یاد رکھیئے! تراویح کے علاوہ بھی تِلاوت میں حَرف چبا جانا حرام ہے۔ اگر جلدی جلدی پڑھنے میں حافِظ صاحِب پورے قرآنِ مجید میں سے صرف ایک حَرف بھی چبا گئے تو خَتمِ قرآن کی سنّت ادا نہ ہوگی۔ لہٰذا کسی آیت میں کوئی حَرف ''چَب'' گیا یا اپنے ''مَخرَج'' سے نہ نکلا تو لوگوں سے شرمائے بِغیر پلٹ پڑیں اور دُرُست پڑھ کر پھر آگے بڑھیں۔ ایک افسوس ناک اَمر یہ بھی ہے کہ حُفّاظ کی ایک تعداد ایسی ہوتی ہے جسے تَرتیل کے ساتھ پڑھنا ہی نہیں آتا! تیزی سے نہ پڑھیں تو بے چارے بھول جاتے ہیں۔ ایسوں کی خدمت میں ہمدردانہ مَدَنی مشورہ ہے، لوگوں سے نہ شرمائیں بلکہ تَجوید کے ساتھ پڑھانے والے کسی قاری صاحِب کی مدد سے از ابتِداء تا اِنتِہا اپنا حِفظ دُرُست فرمالیں۔ مَدّ ولین[1] کا خیال رکھنا لازِمی

[1] ۔ واؤ، ی اور الف ساکن اور ماقبل کی حرکت موافق ہو تو اس کو مدولین کہتے ہیں۔ (یعنی واؤ کے پہلے پیش اور ی کے پہلے زیر اور الف کے پہلے زبر۔)

ہے نیز مَد، غُنّہ، اظہار، اِخفا وغیرہ کی بھی رعایت فرمائیں صاحِبِ بہارِ شریعت حضرتِ صَدرِ شریعت، بدرِ طریقت، خلیفۂ اعلیٰحضرت علّامہ مولینا مفتی محمد ابوالعُلیٰ امجد علی اعظمی رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، ''فرضوں میں ٹھَہر ٹھَہر کر قِراءَت کرے اور تراویح میں مُتَوَسِّط (یعنی درمیانہ) انداز پر اور رات کے نوافِل میں جلد پڑھنے کی اجازت ہے، مگر ایسا پڑھے کہ سمجھ میں آسکے یعنی کم سے کم ''مَدّ'' کا جو دَرَجہ قارِیوں نے رکھا ہے اُس کو ادا کرے ورنہ حرام ہے۔ اس لئے کہ تَرتیل سے (یعنی خوب ٹھہر ٹھہر کر) قرآن پڑھنے کا حُکم ہے۔'' (الدُّرُّالمُختار و رَدُّالمُحتار ج۲ ص ۲۶۲)

پارہ ۲۹ سورۃُ المُزَّمِّل کی چوتھی آیت میں ارشادِ ربّانی ہے:

وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا ۝ ترجَمۂ کنزالایمان: اور قرآن خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھو۔

تَراوِیح بِغیر اُجرت پڑھائیے پڑھنے پڑھانے والوں کو اپنے اندر اِخلاص پیدا کرنا ضَروری ہے اگر حافِظ اپنی تیزی دکھانے، خوش آوازی کی داد پانے اور نام چمکانے کیلئے قرآنِ پاک پڑھے گا تو ثواب تو دُور کی بات ہے، اُلٹا ریاکاری کے گناہ میں جا پڑے گا۔ اِسی طرح اُجرت کا لَین دین بھی نہ ہو۔ طے کرنے ہی کو اُجرت نہیں کہتے بلکہ اگر یہاں تراویح پڑھانے اِسی لئے آتے ہیں کہ معلوم ہے کہ یہاں کچھ ملتا ہے اگرچہ طے نہ ہوا ہو تو یہ بھی اُجرت ہی ہے۔ اُجرت رقم ہی کا نام نہیں بلکہ کپڑے یا غلّہ وغیرہ کی صورت میں بھی اُجرت، اُجرت ہی

ہے۔ہاں اگر حافِظ صاحِب اصلاحِ نیّت کے ساتھ صاف صاف کہہ دیں کہ میں کچھ نہیں لوں گا یا پڑھوانے والا کہہ دے، نہیں دوں گا۔پھر بعد میں حافِظ صاحِب کی خدمت کریں تو حرج نہیں کہ حدیثِ مبارَک میں ہے، اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّات ۔یعنی اعمال کا دارومدار نیّتوں پر ہے۔ (صحیح بخاری ج ۱ ص ۳)

تِلاوت وذِکر ونعت کی اُجرت حَرام ہے

میرے آقا اعلیٰحضرت، امامِ اہلسنّت مولیٰنا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کی بارگاہ میں اُجرت دیکر میّت کے ایصالِ ثواب کیلئے خَتمِ قراٰن وذِکرُ اللہ عزوجل کروانے سے متعلِق جب اِسْتِفْتاء پیش ہوا تو جواباً ارشاد ہوا، ''تلاوتِ قراٰن وذِکرِ الٰہی عزوجل پر اُجرت لینا دینا دونوں حرام ہے، لینے دینے والے دونوں گنہگار ہوتے ہیں اور جب یہ فِعلِ حرام کے مُرتکِب ہیں تو ثواب کس چیز کا اَموات (یعنی مرنے والوں) کو بھیجیں گے؟ گناہ پر ثواب کی اُمید اور زیادہ سخت واَشَد (یعنی شدید ترین) ہے۔اگر لوگ چاہیں کہ ایصالِ ثواب بھی ہو اور طریقۂ جائزہ شرعیہ بھی حاصِل ہو (یعنی شرعاً جائز بھی رہے) تو اُوس کی صورت یہ ہے کہ پڑھنے والوں کو گھنٹے دو گھنٹے کے لئے نوکر رکھ لیں اور تنخواہ اُتنی دیر کی ہر شَخص کی مُعَیَّن (مقرّر) کردیں مَثَلاً پڑھوانے والا کہے، میں نے تجھے آج فُلاں وَقْت سے فُلاں وَقْت کیلئے اِس اُجرت پر نوکر رکھا (کہ) جو کام چاہوں گا لوں گا۔وہ کہے، میں نے قَبول کیا۔اب وہ اُتنی دیر کے واسطے

اَجیر (یعنی مُلازِم) ہوگیا۔ جو کام چاہے لے سکتا ہے اس کے بعد اُوس سے کہے فُلاں مَیِّت کے لئے اِتنا قرانِ عظیم یا اِس قَدَر کلمۂ طیِّبہ یا دُرُود پاک پڑھ دو۔ یہ صورت جواز (یعنی جائز ہونے) کی ہے۔" (فتاوٰی رضویہ ج ۱۰ ص ۱۹۳، ۱۹۴)

تراویح کی اُجرت کا شرعی حیلہ

اِس مبارَک فتوٰی کی روشنی میں تراویح کیلئے حافِظ صاحِب کی بھی ترکیب ہوسکتی ہے۔ مَثَلاً مسجِد کی کمیٹی والے اُجرت طے کر کے حافِظ صاحِب کو ماہِ رَمَضانُ الْمبارَک میں نَمازِ عشاء کیلئے امامت پر رکھ لیں اور حافِظ صاحِب بِالتَّبَع یعنی ساتھ ہی ساتھ تَراویح بھی پڑھادیں کیوں کہ رَمَضانُ الْمبارَک میں تراویح بھی نمازِ عشاء کے ساتھ ہی شامِل ہوتی ہے۔ یا یوں کریں کہ ماہِ رَمَضانُ الْمبارَک میں روزانہ تین۳ گھنٹے کیلئے (مَثَلاً رات ۸:۰۰ تا ۱۱:۰۰) حافِظ صاحِب کو نوکری کی آفر کرتے ہوئے کہیں کہ ہم جو کام دیں گے وہ کرنا ہوگا، تنخواہ کی رقم بھی بتادیں اگر حافِظ صاحِب منظور فرمالیں گے تو وہ ملازم ہو گئے۔ اب روزانہ حافِظ صاحِب کی ان تین۳ گھنٹوں کے اندر ڈیوٹی لگادیں کہ وہ تراویح پڑھادیا کریں۔ یہ یاد رکھئے! چاہے امامت ہو یا خطابت، مؤذِّنی ہو یا کسی قسم کی مَزدوری جس کام کیلئے بھی اِجارہ کرتے وقت یہ معلوم ہو کہ یہاں اُجرت یا تنخواہ کا لین دَین یقینی ہے تو پہلے سے رقم طے کرنا واجِب ہے، ورنہ دینے والا اور لینے والا دونوں گنہگار ہوں گے۔ ہاں جہاں اُجرت کی پہلے سے مقرَّرہ رقم معلوم ہو مَثَلاً بس کا کرایہ، یا بازار میں بوری لادنے، لے جانے

marfat.com

کی رقم وغیرہ تو اب بار بار طے کرنے کی حاجت نہیں۔ یہ بھی ذِہن میں رکھئے کہ جب حافِظ صاحِب کو (یا جس کو بھی جس کام کیلئے) نوکر رکھا اُس وقت یہ کہہ دینا جائز نہیں کہ ہم جو مناسب ہوگا دے دیں گے بلکہ صَراحَۃً یعنی واضِح طور پر رقم کی مِقدار بتانی ہوگی، مَثَلاً ہم آپ کو ۱۲ ہزار روپے پیش کریں گے اور یہ بھی ضروری ہے کہ حافِظ صاحِب بھی منظور فرمالیں۔ اب بارہ ہزار دینے ہی ہوں گے، چاہے چندہ ہو سکے یا نہ ہو سکے۔ ہاں حافِظ صاحِب کو مطالبہ کے بغیر اگر اپنی مرضی سے طے شدہ سے زائد دے دیں تب بھی جائز ہے۔ جو حافِظ صاحِبان، یا نعت خوان بغیر پیسوں کے تراویح، قرآن خوانی یا نعت خوانی میں حصّہ نہیں لے سکتے وہ شرم کی وجہ سے ناجائز کام کا اِرتکاب نہ کریں۔ سیِّدی اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابِق عمل کر کے پاک روزی حاصِل کریں۔ اور اگر سَخْت مجبوری نہ ہو تو حِیلے کے ذَرِیعے رقم حاصِل کرنے سے بھی گُریز کریں۔ کہ **جس کا عمل ہو بے غَرَض اُس کی جزا کچھ اور ہے**۔ ایک امتِحان سَخْت امتِحان یہ ہے کہ جو ملنے والی رقم قَبول نہیں کرتا اُس کی کافی واہ! واہ! ہوتی ہے اور وہ بے چارہ اپنے آپ کو نہ جانے کس طرح ریاکاری سے بچا پاتا ہوگا! زہے مقدر! ایسا جذبہ نصیب ہو جائے کہ بیان کردہ حِیلے کے ذَرِیعے رقم حاصِل کر لے اور چُپ چاپ خیرات کر دے مگر اپنے قریبی اسلامی بھائی بلکہ گھر کے ایک فرد کو بھی نہ بتائے ورنہ ریاکاری سے بچنا دشوار ہو جائے گا۔ لُطف تو اسی میں ہے کہ بندہ جانے اور اُس کا ربّ عزوجل جانے۔

marfat.com

خَتمِ قراٰن اور رِقّت

جہاں تراویح میں ایک بار قرانِ پاک کی تلاوت کی جائے وہاں بہتر یہ ہے کہ ستائیویں شب کو خَتم کریں۔ رقّت و سوز کیساتھ اِختِتام ہو اور یہ اِحساس دل کو تڑپا کر رکھ دے کہ میں نے صحیح معنوں میں قرانِ پاک پڑھا، سنا نہیں، کوتاہیاں بھی ہوئیں، دل جَمعی بھی نہ رہی، اِخلاص میں بھی کمی تھی۔ **صد ہزار افسوس!** دنیا کے بڑے آدمی کا کلام تو توجُّہ کے ساتھ سنا جاتا ہے مگر سب سے بڑے اپنے پیارے پیارے اللہ عزوجل کا پاکیزہ کلام دھیان سے نہ سنا، ساتھ ہی یہ بھی غم ہو کہ افسوس! اب ماہِ رَمَضانُ الْمُبارَک چند گھڑیوں کا مہمان رہ گیا، نہ جانے آئندہ سال اس کی تشریف آوری کے وَقت اس کی بہاریں لوٹنے کیلئے میں زندہ رہوں گا یا نہیں! اِس طرح کے خیالات دل میں لا کر اپنی لاپرواہیوں پر خود کو شرمندہ کرے اور ہو سکے، تو روئے اگر رونا نہ آئے تو رونے کی سی صورت بنائے کہ اچھوں کی نَقْل بھی اچّھی ہے۔ اگر کسی کی آنکھ سے مَحَبَّتِ قراٰن و فراقِ رَمَضان میں ایک آدھ قطرۂ آنسو ٹپک کر مقبولِ بارگاہِ الٰہی عزوجل ہو گیا تو کیا بعید کہ اُسی کے صَدْقے خدائے غفار عزوجل سبھی کو بَخْش دے۔

لاج رکھ لے گنہگاروں کی مُحْسِن عزوجل نام رَحْمٰن ہے ترا یا ربّ!
عیب میرے نہ کھول مَحشر میں غفّار عزوجل نام ستّار ہے ترا یارب!

marfat.com

بے سبب بَخْش دے نہ پوچھ عمل عزوجل نام غفّار ہے ترا یارب عزوجل!

تو کریم عزوجل اور کریم عزوجل بھی ایسا

کہ نہیں جس کا دوسرا یارب عزوجل!

تراویح کی جماعت بدعتِ حسنہ ہے

اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے خود بھی تراویح پڑھی اور اس کو خوب پسند فرمایا، چُنانچِہ صاحِبِ قران، مدینے کے سلطان صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے، جو ایمان وطلبِ ثواب کے سبب سے رَمَضان میں قِیام کرے اُس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ (یعنی صغیرہ گناہ) پھر اس اَندیشے کی وجہ سے ترک فرمائی کہ کہیں امّت پر (تراویح) فرض نہ کردی جائے۔ پھر امیرُ المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمرِ فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (اپنے دورِ خلافت میں) ماہِ رَمَضانُ الْمُبَارَك کی ایک رات مسجِد میں دیکھا کہ لوگ جُدا جُدا انداز پر (تراویح) ادا کررہے ہیں، کوئی اکیلا تو کچھ حضرات کسی کی اِقتِداء میں پڑھ رہے ہیں۔ یہ دیکھ کر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، میں مناسِب خیال کرتا ہوں کہ ان سب کو ایک امام کے ساتھ جَمْع کردوں۔ لہٰذا آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سیِّدُنا اُبَیِّ ابْنِ کَعْب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سب کا امام بنادیا۔ پھر جب دوسری رات تشریف لائے تو اور دیکھا کہ لوگ باجماعت (تراویح) ادا کررہے ہیں (تو بہت خوش ہوئے اور) فرمایا،

marfat.com

نِعْمَتِ الْبِدْعَةُ هٰذِه۔ یعنی ''یہ اچھی بدعت ہے''۔ (مشکوۃ ص ۱۱۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! محبوبِ ربِّ ذُوالجلال عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کو ہمارا کتنا خیال ہے! محض اِس خوف سے تراویح پر ہمیشگی نہ فرمائی کہ کہیں اُمّت پر فرض نہ کردی جائے۔ اِس حدیثِ پاک سے بعض وَساوِس کا عِلاج بھی ہوگیا۔ مثلاً تراویح کی باقاعِدہ جماعت سرکارِ نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم بھی جاری فرما سکتے تھے مگر نہ فرمائی اور یوں اسلام میں اچھے طریقے رائج کرنے کا اپنے غلاموں کو موقع فراہم کیا۔ جو کام شاہِ خیرُ الانام صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے نہیں کیا وہ کام سیِّدُنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مَحض اپنی مرضی سے نہیں کیا بلکہ سرکارِ عالَم مدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے تا قِیامت ایسے اچھے اچھے کام کرتے رہنے کی اپنی حیاتِ ظاہری میں ہی اجازت مَرْحَمت فرمادی تھی، چُنانچِہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ، صاحِبِ مُعَطَّر پسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے، ''جو کوئی اسلام میں اچھا طریقہ جاری کرے اُس کو اس کا ثواب ملیگا اور اُس کا بھی جو (لوگ) اِس کے بعد اُس پر عمل کریں گے اور اُن کے ثواب سے کچھ کم نہ ہوگا اور جو شخص اِسلام میں بُرا طریقہ جاری کرے اُس پر اِس کا گناہ بھی ہے اور ان (لوگوں) کا بھی جو اِس کے بعد اِس پر عمل کریں اور اُن کے گناہ میں کچھ کمی نہ ہوگی۔ (صحیح مُسلم ج ۱ ص ۳۲۷)

marfat.com

۱۲ بدعاتِ حسنہ

اِس حدیثِ مبارک سے معلوم ہوا، قِیامت تک اسلام میں اچھے اچھے نئے طریقے نکالنے کی اجازت ہے اور الحمدللہ عَزَّوَجَلَّ نکالے بھی جارہے ہیں جیسا کہ (۱) حضرت سیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے تراویح کی باقاعِدہ جماعت کا اھتِمام کیا اور اس کو خود اچھی بدعت بھی قرار دیا اِس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ سرکار صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کے وِصالِ ظاہِری کے بعد صَحابۂ کرام علیہم الرضوان بھی جو اچّھا نیا کام جاری کریں وہ بھی بدعتِ حَسَنہ کہلاتا ہے۔ (۲) مسجِد میں امام کیلئے طاق نُما مِحراب نہیں ہوتی تھی سب سے پہلے حضرتِ سیِّدُنا عُمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالٰی عنہُ نے مسجدُ النَّبَوِی الشَّریف علیٰ صاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام میں محراب بنانے کی سعادت حاصل کی اِس نئی ایجاد (بدعتِ حَسَنہ) کو اس قَدَر مقبولیّت حاصل ہے کہ اب دنیا بھر میں مسجِد کی پہچان اِسی سے ہے۔ (۳) اِسی طرح مساجِد پر گُنبد و مینار بنانا بھی بعد کی ایجاد ہے۔ بلکہ کعبے کے مَنارے بھی سرکارِ مدینہ وصَحابۂ کرام صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم وعلیہم الرضوان کے دَور میں نہیں تھے (٤) ایمانِ مُفَصَّل (٥) ایمانِ مُجمل (٦) چھ کلمے ان کی تعداد وترکیب کہ یہ پہلا یہ دوسرا اور ان کے نام (۷) قرانِ پاک کے تیس پارے بنانا، اِعراب لگانا ان میں رکوع بنانا، رُمُوزِ اَوقاف کی علامات لگانا، بلکہ نُقطے بھی بعد میں لگائے گئے، خوبصورت جِلدیں چھاپنا وغیرہ۔ (۸) احادیثِ مبارکہ کو کتابی شکل دینا، اِس

کی اَسناد پر جرح کرنا، ان کی صحیح، حَسَن، ضَعیف اور مَوضُوع وغیرہ اَقسام بنانا۔ (۹) فِقہ، اُصُولِ فِقہ وعِلمِ کلام۔ (۱۰) زکوٰۃ وفِطرہ سکّۂ رائجُ الوقت بلکہ باتصویر نوٹوں سے ادا کرنا۔ (۱۱) اونٹوں وغیرہ کے بجائے سفینے یا ہوائی جہاز کے ذَرِیعے سفرِ حج کرنا۔ (۱۲) شریعت وطریقت کے چاروں سلسلے یعنی حنفی، شافِعی، مالِکی، حَنبلی اسی طرح قادِری نَقشبندی، سُہروردی اور چشتی۔

کیا ہر بدعت گمراہی نہیں ہے؟

ہو سکتا ہے کہ کسی کے ذِہن میں یہ سُوال پیدا ہو کہ حدیثِ پاک میں ہے، کُلُّ بِدْعَۃٍ ضَلالَۃٌ وَّ کُلُّ ضَلالَۃٍ فِی النَّار یعنی ہر بدعت (نئی بات) گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنَّم میں (لے جانے والی) ہے۔ (مشکوٰۃ شریف ص ۳۰) اِس حدیثِ شریف کے کیا معنٰی ہیں؟ اِس کا جواب یہ ہے کہ حدیثِ پاک حق ہے۔ یہاں بدعت سے مُراد بدعتِ سَیِّئَہ یعنی بُری بدعت ہے اور یقیناً ہر وہ بدعت بُری ہے جو کسی سنّت کے خِلاف یا سنّت کو مٹانے والی ہو۔ چُنانچہ سیِّدُنا شیخ عبدُ الحق مُحَدِّث دِہلوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ حدیثِ پاک، کُلُّ بِدْعَۃٍ ضَلالَۃٌ وَّ کُلُّ ضَلالَۃٍ فِی النَّار'' کے تحت فرماتے ہیں، جو بِدعت کہ اُصول اور قواعدِ سنّت کے مُوافِق اور اُس کے مطابِق قِیاس کی ہوئی ہے (یعنی شریعت وسنّت سے نہیں ٹکراتی) اُس کو **بدعتِ حَسَنہ** کہتے ہیں اور جو اس کے خلاف ہے وہ **بدعتِ گمراہی** کہلاتی ہے۔ (اَشِعَّۃُ اللَّمعات، ج اول ص ۱۲۵)

بدعتِ حسنہ کے بغیر گزارہ نہیں

بَہر حال اچّھی اور بُری بدعات کی تقسیم ضَروری ہے ورنہ کئی اچّھی اچّھی بدعتیں ایسی ہیں کہ اگر ان کو صِرف اس لئے تَرک کر دیا جائے کہ قرُونِ ثلاثہ یعنی شاہِ خَیرُ الْاَنام، صَحابۂ کِرام وتابِعینِ عِظام، صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم وعلیہم الرضوان کے اَدوَارِ پُر اَنوار میں نہیں تھیں، تو دین کا موجودہ نِظام ہی نہ چل سکے، جیسا کہ دینی مدارِس، ان میں درسِ نِظامی، قُرآن واحادیث اور اسلامی کتابوں کی پریس میں چھپائی وغیرہ وغیرہ یہ تمام کام بدعتِ حَسَنہ میں شامل ہیں۔ بَہر حال ربِّ ذُوالجلال عزوجل کی عطا سے اُس کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم یقیناً یہ سارے اچّھے اچّھے کام اپنی حیاتِ ظاہری میں بھی رائج فرما سکتے تھے۔ مگر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے غلاموں کے لئے ثواب جارِیہ کمانے کے بے شمار مَواقع فراھم کر دیئے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں نے صَدَقۂ جارِیہ کی خاطر جو شریعت سے نہیں ٹکراتی ہیں ایسی نئی ایجادوں کی دھوم مچادی، کسی نے اذان سے پہلے دُرُود وسلام پڑھنے کا رَواج ڈالا، کسی نے عیدِ مِیلاد منانے کا طریقہ نکالا پھر اس میں چَراغاں اور سبز سبز پرچموں اور مرحبا کی دھومیں مچاتے مَدَنی جلوسوں کا سلسلہ ہوا، کسی نے گیارھویں شریف تو کسی نے اَعراسِ بُزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللہ کی بنیاد رکھ دی اور اب بھی یہ سلسلے جاری ہیں۔ الحمدُ لِلّٰہ عزوجل دعوتِ اسلامی والوں نے اجتماعات میں اُذکُرُوا اللہ! (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذِکر کرو!) اور صلُّوا علَی الْحَبِیب! (یعنی حبیب

marfat.com

پر دُرود بھیجو!) کے نعرے لگانے کی بالکل نئی ترکیب نکال کر ''اللہ اللہ'' اور دُرود وسلام کی پُر کیف صداؤں کا حَسین سماں قائم کر دیا!

نزول
اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تری دھوم مچی ہو

سَبز گُنبد کی تاریخ

سبز سبز گنبد جس کے دیدار کے لئے ہر عاشق کا دل بے قرار ہوتا اور آنکھ اشکبار ہو جایا کرتی ہے۔ وہ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے وصالِ ظاہری کے سینکڑوں برس بعد بنا ہے! اس کی مختصراً معلومات بھی حاصِل کر لیجئے۔

سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے رَوضَۂ اَنور پر سب سے پہلا گُنبد شریف ۶۷۸ھ (1269ء) میں تعمیر ہوا اور اس پر زَرد رنگ کروایا گیا اور وہ پِیلا گنبد کہلایا، پھر مختلِف اَدوار میں تَغَیُّر و تَبَدُّل ہوتا رہا۔ یہاں تک کہ ۸۸۸ھ (1483ء) میں کالے پتّھر سے نیا گُنبد بنایا گیا اور اس پر سفید رنگ کروایا گیا۔ عُشّاق اُس کو قُبَّۃُ الْبَیْضا یا ''گُنبدِ بَیضاء'' یعنی سفید گُنبد کہنے لگے۔ ۹۸۰ھ (1572ء) میں انتہائی حَسین گُنبد بنایا گیا اور اُس کو رنگ برنگے پتّھروں سے سجایا گیا۔ اب اس کا ایک رنگ نہ رہا۔ غالِباً مینا کاری کے دلکش و جاذبِ نظر منظر کے باعث وہ رنگ برنگا گنبد کہلایا۔ ۱۲۳۳ھ (1818ء) میں از سرِ نو اس کی تعمیر کی گئی اور اس

marfat.com

پر سبز رنگ کیا گیا۔ جو اَلْقُبَّۃُ الْخَضْراء یعنی سبز گنبد کے نام سے مشہور ہوا۔ اس کے بعد اب تک کسی نے اس میں ردّ و بدل نہیں کیا۔ ہاں سبز رنگ کو یہ سعادت ملتی رہتی ہے کہ وہ خُدّام کے ہاتھوں اوپر جا کر لِپَٹ جاتا ہے۔ گنبدِ خَضرا جو کہ یقیناً قَطْعاً بدعتِ حَسَنہ ہے وہ اب دنیا بھر کے مسلمانوں کا مَرجَع، آنکھوں کا نور اور دل کا سُرُور ہے۔ ان شآءَ اللہ عزوجل اِس کو دنیا کی کوئی طاقت نہیں مٹا سکتی۔ جو اس کو عِناداً (یعنی بُغض کی وجہ سے) مِٹانا چاہے گا ان شآءَ اللہ عزوجل وہ خود ہی مِٹ جائے گا۔

ع گنبدِ خَضرا خدا تجھ کو سلامت رکھے

دیکھ لیتے ہیں تجھے پیاس بجھا لیتے ہیں

اِن جیسے تمام نَو ایجاد نیک کاموں کی بنیاد وُہی حدیثِ پاک ہے جو مُسلِم شریف کے حوالے سے، ص پر گُزری جس میں فرمایا گیا ہے، جو کوئی اسلام میں اچھا طریقہ جاری کرے اُس کو اس کا ثواب ملیگا اور اس کا بھی جو اِس کے بعد اس پر عمل کریں[1]۔

''تراویح پڑھئے اور خدا عزوجل اور رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی رَحمتیں لوٹئے'' کے ۳۵ حُروف کی نسبت سے

تَراویح کے ۳۵ مَدَنی پھول

تَراویح ہر عاقِل و بالغ اسلامی بھائی اور اسلامی بَہِن کیلئے سنّتِ مُؤَکَّدہ ہے۔ اِس کا تَرک جائز نہیں۔ (دُرِّ مُختار، ج ۲، ص ۴۹۳)

[1] مفتی احمد یار خان نعیمی صاحِب رَحمۃُ اللہ تعالیٰ علیہ کی کتاب مُستطاب ''جاءَ الحق وَ زَھَقَ الباطل'' میں بدعات اور ان کی اقسام وغیرہ کے بارے میں مزید تفصیلات دیکھی جا سکتی ہیں۔

marfat.com

مسئلہ ۱ تَراویح کی بیس۲۰ رَکعَتیں ہیں۔ سیِّدُنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کے عہد میں بیس۲۰ رَکعَتیں ہی پڑھی جاتی تھیں۔ (السُّنَنُ الکُبریٰ بیہقی ج ٤ ص ٦١)

مسئلہ ۲ تَراویح کی جماعت سنّتِ مُؤَکَّدہ عَلَی الْکِفَایہ ہے۔ اگر مسجِد کے سارے لوگوں نے چھوڑ دی تو سب اِساءَت کے مُرتکِب ہوئے (یعنی بُرا کیا) اور اگر چند اَفراد نے باجماعت پڑھ لی تو تنہا پڑھنے والا جماعت کی فضیلت سے محروم رہا۔ (ہِدایہ ج ۱ ص ۷۰)

مسئلہ ۳ تَراویح کا وَقْت عِشاء کے فَرْض پڑھنے کے بعد سے صُبحِ صادِق تک ہے۔ عشاء کے فَرْض ادا کرنے سے پہلے اگر پڑھ لی تو نہ ہوگی۔

(عالمگیری ج ۱ ص ۱۱۵)

مسئلہ ۵ عشاء کے فَرْض وِتْر کے بعد بھی تراویح پڑھی جاسکتی ہے۔ (الدُّرُّالمختار ج ۲ ص ٤٩٤) جیسا کہ بعض اوقات ۲۹ کو رُویَتِ ہِلال کی شہادت ملنے میں تاخیر کے سبب ایسا ہوجاتا ہے۔

مسئلہ ۶ مُستَحَب یہ ہے تَراویح میں تہائی رات تک تاخیر کریں اگر آدھی رات کے بعد پڑھیں تب بھی کَراہَت نہیں۔ (الدُّرُّالمُختار ج ۲ ص ٤٩٤)

مسئلہ ۷ تَراویح اگر فَوت ہوئی تو اس کی قضاء نہیں۔ (الدُّرُّالمُختار ج ۲ ص ٤٩٤)

مسئلہ ۸ بہتر یہ ہے کہ تَراویح کی بیس۲۰ رَکعَتیں دو۲ دو۲ کرکے دس۱۰ سلام کے ساتھ ادا

marfat.com

کرے۔ (الدُرّالمُختار ج۲ ص ۴۹۵)

مسئلہ ۹ تراویح کی بیس ۲۰ رَکعتیں ایک سلام کے ساتھ بھی ادا کی جاسکتی ہیں، مگر ایسا کرنا مکروہ ہے، ہر دو ۲ رَکعت پر قَعدہ کرنا فَرض ہے۔ ہر قَعدہ میں اَلتَّحِیَّاتُ کے بعد دُرُود شریف بھی پڑھے اور طاق رَکعت (یعنی پہلی ،تیسری ۳، پانچویں ۵ وغیرہ) میں ثَناء پڑھے اور امام تَعَوُّذ و تَسْمِیَہ بھی پڑھے۔

(الدُرّالمُختار ج۲ ص ۴۹۶)

مسئلہ ۱۰ جب دو ۲ دو ۲ رَکعت کر کے پڑھ رہا ہے تو ہر دو ۲ رَکعت پر الگ الگ نیت کرے اور اگر بیس ۲۰ رَکعتوں کی ایک ساتھ نیت کر لی تب بھی جائز ہے۔

(الدُرّالمُختار ج۲ ص ۴۹۴)

مسئلہ ۱۱ بِلا عُذر تراویح بیٹھ کر پڑھنا مکروہ ہے بلکہ بعض فُقَہائے کِرام رَحِمَہُمُ اللہ کے نزدیک تو ہوتی ہی نہیں۔ (الدُرّالمُختار ج۲ ص ۴۹۹)

مسئلہ ۱۲ تراویح مسجد میں باجماعت ادا کرنا افضل ہے۔ اگر گھر میں باجماعت ادا کی تو تَرکِ جماعت کا گناہ نہ ہوا مگر وہ ثواب نہ ملیگا جو مسجد میں پڑھنے کا تھا۔ (عالمگیری ج۱ ص ۱۱۶)

مسئلہ ۱۳ نابالغ امام کے پیچھے صِرْف نابالِغان ہی تراویح پڑھ سکتے ہیں۔

مسئلہ ۱۴ بالغ کی تراویح (بلکہ کوئی بھی نمازِ سُنّی کہ نَفل بھی) نابالغ کے پیچھے نہیں ہوتی۔

marfat.com

مسئلہ ۱۵ تراویح میں کم از کم ایک بار قرآنِ پاک خَتْم کرنا سنّتِ مُؤَکَّدہ ہے۔

مسئلہ ۱۶ اگر باشرائط حافِظ نہ مل سکے یا کسی وجہ سے خَتْم نہ ہو سکے تو تَراویح میں کوئی سی بھی سورتیں پڑھ لیں اگرچاہیں تو اَلَمْ تَرَ سے وَالنَّاس دو۲ بار پڑھ لیں اِس طرح بیس۲۰ رَکْعَتیں یاد رکھنا آسان رہے گا۔ (عالمگیری ج۱ ص۱۱۸)

مسئلہ ۱۷ ایک بار بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط جَہر کے ساتھ (یعنی اُونچی آواز سے) پڑھنا سنّت ہے اور ہر سُورۃ کی ابتِدا میں آہستہ پڑھنا مُسْتَحَب ہے، مُتَاَخِّرِین (یعنی بعد میں آنے والے فُقَہائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہ) نے خَتْمِ تراویح میں تین۳ بار قُلْ ھُوَ اللّٰہ شریف پڑھنا مُسْتَحَب کہا نیز بہتر یہ ہے کہ خَتْم کے دن پچھلی رَکْعَت میں اٰلٓمٓ۳ سے مُفْلِحُون تک پڑھے۔ (بہارِ شریعت حصّہ ۴، ص ۳۷)

مسئلہ ۱۸ اگر کسی وجہ سے (تَراویح) کی نَماز فاسِد ہو جائے تو جتنا قرآنِ پاک اُن رَکْعَتوں میں پڑھا تھا اُن کا اِعادہ کریں تا کہ خَتْم میں نقصان نہ رہے۔

(عالمگیری ج۱ ص۱۱۸)

مسئلہ ۱۹ امام غَلَطی سے کوئی آیت یا سُورۃ چھوڑ کر آگے بڑھ گیا تو مُسْتَحَب یہ ہے کہ اُسے پڑھ کر پھر آگے بڑھے۔ (عالمگیری ج۱ ص۱۱۸)

مسئلہ ۲۰ الگ الگ مسجد میں تراویح پڑھ سکتا ہے جبکہ خَتْمِ قرآن میں نقصان نہ ہو۔ مثلاً تین۳ مساجِد ایسی ہیں کہ ان میں ہر روز سوا پارہ پڑھا جاتا ہے تو تینوں۳

marfat.com

میں روزانہ باری باری جاسکتا ہے۔

مسئلہ ۲۱ دو رَکعت پر بیٹھنا بھول گیا تو جب تک تیسری کا سجدہ نہ کیا ہو بیٹھ جائے آخر میں سجدۂ سہو کرلے۔ اور اگر تیسری کا سجدہ کرلیا تو چار پوری کر لے مگر یہ دو شمار ہوں گی۔ ہاں اگر دو پر قعدہ کیا تھا تو چار ہوئیں۔

(عالمگیری ج۱ ص۱۱۸)

مسئلہ ۲۲ تین رَکعتیں پڑھ کر سلام پھیرا اگر دوسری پر بیٹھا نہیں تھا تو نہ ہوئیں ان کے بدلے کی دو رَکعتیں دوبارہ پڑھے۔ (عالمگیری ج۱ ص۱۱۸)

مسئلہ ۲۳ سلام پھیرنے کے بعد کوئی کہتا ہے دو ہوئیں کوئی کہتا ہے تین، تو امام کو جو یاد ہو اُس کا اعتبار ہے اگر امام خود بھی تذبذب کا شکار ہو تو جس پر اعتماد ہو اُس کی بات مان لے۔ (عالمگیری ج۱ ص۱۱۷)

مسئلہ ۲۴ اگر لوگوں کو شک ہو کہ بیس ہوئیں یا اٹھارہ؟ تو دو رَکعت تنہا تنہا پڑھیں۔

(عالمگیری ج۱ ص۱۱۷)

مسئلہ ۲۵ افضل یہ ہے کہ تمام شُفعوں میں قراءت برابر ہو اگر ایسا نہ کیا جب بھی حَرَج نہیں اِسی طرح ہر شُفع (کہ دو رکعت پر مشتمل ہوتا ہے اس) کی پہلی اور دوسری رَکعت کی قراءت مساوی (یعنی یکساں) ہو دوسری کی قراءت پہلی سے زائد نہیں ہونی چاہیئے۔ (عالمگیری ج۱ ص۱۱۷)

مسئلہ ۲۶ امام و مقتدی ہر دو رَکعت کی پہلی پر ثناء پڑھیں (امام اعوذ اور بسم اللہ بھی پڑھے)

marfat.com

اور اَلتَّحِیَّاتُ کے بعد دُرُودِ ابراھیم اور دُعا بھی۔

(اَلدُّرُّالْمُختار ج۲ ص۴۹۸)

مسئلہ ۲۷ اگر مقتدیوں پر گرانی ہوتی ہو تو تَشَہُّد کے بعد اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ پر اکتفا کرے۔ (اَلدُّرُّالْمُختار ج۲ ص۴۹۹)

مسئلہ ۲۸ اگر ستائیویں کو (یا اس سے قبل) قرآنِ پاک ختم ہو گیا تب بھی آخرِ رَمَضان تک تراویح پڑھتے رہیں کہ سنّتِ مُؤَکَّدہ ہے۔ (عالمگیری ج۱ ص۱۱۸)

مسئلہ ۲۹ ہر چار رَکعتوں کے بعد اُتنی دیر آرام لینے کیلئے بیٹھنا مُستَحَب ہے جتنی دیر میں ۴ چار رَکعات پڑھی ہیں۔ اِس وَقفے کو تَرْوِیحَہ کہتے ہیں۔

(عالمگیری ج۱ ص۱۱۵)

مسئلہ ۳۰ تَرْوِیحَہ کے دَوران اختیار ہے کہ چُپ بیٹھا رہے یا ذِکر و دُرُود اور تِلاوت کرے یا تنہا نَفْل پڑھے (اَلدُّرُّالْمُختار ج۲ ص۴۹۷) یہ تسبیح بھی پڑھ سکتے ہیں:۔

سُبْحٰنَ ذِی الْمُلْکِ وَالْمَلَکُوْت ○ سُبْحٰنَ ذِی الْعِزَّتِ وَ الْعَظْمَتِ وَالْھَیْبَتِ وَالْقُدْرَتِ وَالْکِبْرِیَآءِ وَالْجَبَرُوْت ○ سُبْحٰنَ الْحَیِّ الَّذِیْ لَایَنَامُ وَلَا یَمُوْت ○ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِکَۃِ وَالرُّوْح ○ اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ ○ یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ ○ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْن ○

مسئلہ ۳۱ بیس ۲۰ رَکعتیں ہو چکنے کے بعد ۵ پانچواں تَرْوِیحہ بھی مُستَحَب ہے، اگر لوگوں پر گراں ہو تو پانچویں ۵ بار نہ بیٹھے۔ (عالمگیری ج۱ ص۱۱۵)

marfat.com

مسئلہ ۳۲ بعض مُقتدی بیٹھے رہتے ہیں جب امام رُکوع کرنے والا ہوتا ہے اس وقت کھڑے ہوتے ہیں۔ یہ مُنافقین کی مُشابَہت ہے۔چُنانچہ سورۃُ النِّساء کی آیت نمبر۱۴۲ میں ہے،وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى (ترجَمۂ کنزالایمان:اور(منافق)جب نماز کو کھڑے ہوں تو ہارے جی سے)فرض کی جماعت میں بھی اگر امام رُکوع سے اُٹھ گیا تو سجدوں وغیرہ میں فوزا شریک ہو جائیں نیز امام قعدۂ اُولٰی میں ہو تب بھی اُس کے کھڑے ہونے کا انتِظار نہ کریں بلکہ شامل ہو جائیں۔اگر قَعدہ میں شامل ہو گئے اور امام کھڑا ہو گیا تو اَلتَّحِیَّاتُ پوری کئے بغیر نہ کھڑے ہوں۔

مسئلہ ۳۳ رَمَضان شریف میں وِتْر جماعت سے پڑھنا افضل ہے۔مگر جس نے عشاء کے فَرْض بغیر جماعت کے پڑھے وہ وِتْر بھی تنہا پڑھے۔

مسئلہ ۳۴ ایک امام کے پیچھے عشاء کے فرض،دوسرے امام کے پیچھے تراویح اور تیسرے امام کے پیچھے وِتْر پڑھے اس میں حَرَج نہیں۔

مسئلہ ۳۵ حضرت سیِّدُنا عمرِ فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ فَرْض و وِتْر کی جماعت کرواتے تھے۔اور حضرتِ سیِّدُنا اُبَیِّ بْنُ کَعْب رضی اللہ تعالٰی عنہ تراویح پڑھاتے۔ (عالمگیری ج۱ص۱۱۶)

اے ہمارے پیارے پیارے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں نیک،مخلِص اور دُرُست پڑھنے والے حافِظ صاحِب کے پیچھے اِخلاص و دل جَمعی کے ساتھ ہر سال تراویح ادا کرنے کی سعادت نصیب کر اور قَبول بھی فرما۔

اٰمین بجاہِ النبی الامین صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم۔

marfat.com

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

(٤) فیضانِ لَیلَۃُ القَدر

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ جنّت نشان ہے، ''جس نے مجھ پر ایک دن میں ہزار مرتبہ دُرُود پاک پڑھا، وہ مرے گا نہیں جب تک جنّت میں اپنا ٹھکانہ نہ دیکھ لے۔'' (التّرغیب والتّرھیب ج ۲ ص ۹۹ ؛)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ علیٰ تعالیٰ محمّد

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! لَیْلَۃُ الْقَدْر اِنتہائی بَرَکت والی رات ہے اِس کو لَیْلَۃُ الْقَدْر اِس لئے کہتے ہیں کہ اِس میں سال بھر کے اَحکام نافِذ کئے جاتے ہیں۔ یعنی فِرِشتے رَجسٹروں میں آئندہ سال ہونے والے مُعامَلات لکھتے ہیں۔ جیسا کہ ''تفسیرِ صاوِی جلد ۶ ص ۲۳۹۸ پر ہے کہ'' اَیْ اِظْھَارُ ھَا فِیْ دَوَا وِیْنِ الْمَلَا ءِ الْاَ عْلٰی ۔'' اور بھی مُتَعَدَّد شَرافتیں اِس مُبارَک رات کو حاصِل ہیں۔ مفسّرِ شَہِیر مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نَقْل فرماتے ہیں، ''اس شب کو لیلۃُ الْقَدْر چند وُجُوہ سے کہتے ہیں (۱) اسمیں سالِ آئندہ کے اُمور مقرّر کر کے ملائکہ کے سپُرد کر دیئے جاتے ہیں۔ قَدْر بمعنیٰ تقدیر یا قَدْر بمعنیٰ عزّت یعنی عزّت والی رات (۲) اسمیں قَدْر والا قرآنِ

marfat.com

پاک نازِل ہوا (۳) جو عِبادت اُسمیں کی جاوے اُسکی قَدْر ہے (٤) قَدْر بمعنیٰ تنگی یعنی ملائکہ اِس رات میں اِس قَدْر آتے ہیں کہ زمین تنگ ہوجاتی ہے۔ان وُجُوہ سے اسے شبِ قَدْر یعنی قَدْر والی رات کہتے ہیں''۔ (مواعظِ نعیمیہ ص ٦٢)

بخاری شریف کی حدیث میں ہے،''جس نے اِس رات میں ایمان اور اِخلاص کے ساتھ قِیام کیا تو اِس کے عمر بھر کے گُزَشتہ گُناہ مُعاف کردیئے جائیں گے۔ (صحیح بُخاری ج۲ص ۳۱۰)

لہٰذا اِس مُقَدَّس رات کو ہرگز ہرگز غفلت میں نہیں گُزارنا چاہیئے۔اِس رات عِبادت کرنے والے کو ایک ہزار ماہ یعنی تِراسی سال چار ماہ سے بھی زیادہ عِبادت کا ثواب عطا کیا جاتا ہے۔یہ اللہ عزوجل کا خاص الخاص کرم ہے کہ یہ عظیم رات صِرْف اپنے پیارے حَبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کو اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے صَدْقے میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی اُمّت کو عطا کی گئی ہے۔اللہ عزوجل قُرآنِ پاک میں ارشاد فرماتا ہے:-

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اِنَّاۤ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ ۚ﴿۱﴾ وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا لَیْلَةُ الْقَدْرِ ۖ﴿۲﴾ لَیْلَةُ الْقَدْرِ ۙ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ؕ﴿۳﴾ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓىٕكَةُ وَالرُّوْحُ فِیْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ ۙ﴿۴﴾ سَلٰمٌ ۛ هِیَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ﴿۵﴾

(پ ۳۰ سورۃ القدر آیات ۱ تا ۵)

ترجَمۂ کنزالایمان: اللہ عزوجل کے نام سے شُروع جو بَہُت مہربان رَحمت والا، بے شک ہم نے اِس کو شبِ قَدْر میں اُتارا اور تُم نے جانا، کیا شبِ قَدْر؟ شبِ قَدْر ہزار مہینوں سے بہتر، اِس میں فِرِشتے اور جبریل (علیہ السّلام) اُترتے ہیں اپنے رب عزوجل کے حُکم سے، ہر کام کیلئے، وہ سلامتی ہے صُبح چمکنے تک۔

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! شَبِ قَدْر کس قَدْر اہم رات ہے کہ اِس کی شانِ مُبارَک میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے پُوری ایک سُورت نازِل فرمائی۔ جسے ابھی آپ نے مُلاحَظہ کیا۔ اِس سُورۂ مُبارَکہ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اِس مُبارَک رات کی کئی خُصُوصِیّات اِرشاد فرمائی ہیں۔

مُفَسِّرِین کِرام رَحِمَہُمُ اللہ تعالیٰ اِسی سُورۂ قَدْر کے ضِمن میں فرماتے ہیں، ''اِس رات میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قُراٰنِ مجید کو لَوحِ مَحْفُوظ سے پہلے آسمان پر نازِل فرمایا اور پھر تقریباً تَیئس ۲۳ برس کی مُدَّت میں اپنے پیارے حَبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم پر اسے بَتَدْرِیج نازِل کیا۔'' (از تفسیرِ صاوی ج۶ ص۲۳۹۸)

اِس رات میں عِبادت کو ایک ہزار ۱۰۰۰ مہینوں کی عِبادات سے بھی افضل قرار دیا گیا ہے۔ ایک ہزار مہینوں کے تِراسی ۸۳ سال چار ۴ ماہ ہوتے ہیں۔ یعنی جس نے زندگی میں صِرْف ایک بار بھی اگر شبِ قَدْر میں عبادت کی سَعادت حاصِل کی تو گویا اُس نے تِراسی ۸۳ سال چار ۴ ماہ سے بھی زیادہ عرصہ عِبادت کی اور اِس ''زیادہ'' کا عِلْم اللہ عَزَّوَجَلَّ جانے یا اِس کے بتائے سے اُس کے پیارے حَبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم جانیں کہ کِتنا ہے۔ اِس رات میں حضرتِ سَیِّدُنا جِبْرَئیل (علیہ السلام) اور فِرِشتے نازِل ہوتے ہیں اور پھر عِبادت کرنے والوں سے مُصافَحہ کرتے ہیں۔ اِس مُبارَک شَب کا ہر ایک لَمحہ سلامتی ہی سلامتی ہے اور یہ سلامتی صُبحِ صادِق تک برقرار

marfat.com

رہتی ہے۔

''تفسیرِ عزیزی'' میں ہے کہ جب ہمارے پیارے پیارے اور میٹھے میٹھے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے سابِقہ اَنبیاء کرام عَلَیْہِمُ السَّلام کی اُمّتوں کی طویل عُمروں اور اپنی اُمّت کی قلیل عُمروں کو مُلاحَظہ فرمایا تو غمخوارِ اُمّت، تاجدارِ رِسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا مبارک دِل شَفقت سے بھر آیا اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم رَنجیدہ ہو گئے کہ میرے اُمّتی اگر خوب خوب نیکیاں کریں جب بھی اُن کی برابری نہیں کر سکیں گے۔ چُنانچہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت جوش پر آئی اور اُس نے اپنے پیارے حَبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کو لَیْلَۃُ الْقَدْر عطا فرمائی۔ (تفسیرِ عزیزی ج ٤ ص ٤٣٤)

عجیب حکایت

سُورۂ قَدْر کا شانِ نُزول بَیان کرتے ہوئے بَعْض مُفَسِّرینِ کِرام (عَلَیْہِمُ الرَّحْمَۃ) نے ایک نِہایَت ہی ایمان اَفروز حِکایت بَیان کی ہے۔ اِس کا مضمون کچھ اِس طرح ہے، کہ حضرتِ شَمْعُون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ہزار ماہ اِس طرح عِبادت کی کہ رات کو قِیام اور دِن کو روزہ رکھنے کے ساتھ ساتھ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں کُفّار کے ساتھ جِہاد بھی کرتے۔ وہ اِس قَدْر طاقتور تھے کہ لوہے کی وَزنی اور مَضْبوط زنجیروں کو اپنے ہاتھوں سے توڑ ڈالتے تھے۔

کُفّارِ نابَکار نے جب دیکھا کہ حضرتِ شَمْعُون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر کوئی بھی حَربہ

کارگر نہیں ہوتا تو بَہَم مشورہ کرنے کے بعد بَہُت سارے مال و دولت کا لالچ دیکر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زَوجہ کو اِس بات پر آمادہ کرلیا کہ وہ کسی رات نیند کی حالت میں پائے تو انہیں نِہایَت ہی مضبوط رَسیّوں سے خوب اچھی طرح جَکڑ کر اِن کے حوالے کردے۔ چُنانچہ بے وَفا بیوی نے ایسا ہی کیا۔ جب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیدار ہوئے اور اپنے آپ کو رَسیّوں سے بندھا ہوا پایا تو فوراً اپنے اَعضاء کو حَرَکت دی۔ دیکھتے ہی دیکھتے رسیّاں ٹوٹ گئیں اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ آزاد ہوگئے۔ پھر اپنی بیوی سے اِستِفسار کیا، ''مجھے کِس نے باندھ دیا تھا؟ بے وفا بیوی نے وفاداری کی نَقلی اَداؤں سے جُھوٹ مُوٹ کہہ دیا کہ میں تو آپ کی طاقت کا اندازہ کررہی تھی کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اِن رسیّوں سے کِس طرح اپنے آپ کو آزاد کرواتے ہیں۔'' بات رَفع دَفع ہوگئی۔

ایک بار ناکام ہونے کے باوُجُود بے وفا بیوی نے ہِمّت نہیں ہاری اور مُسَلسَل اِس بات کی تاک میں رہی کہ کب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر نیند طاری ہو اور وہ اِنہیں باندھ دے۔

آخِر کار ایکبار پھر موقع مل ہی گیا۔ لہٰذا جب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر نیند کا غَلَبہ ہُوا تو اُس ظالِمہ نے نِہایَت ہی چالاکی کے ساتھ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو لوہے کی زنجیروں میں اچھی طرح جَکڑ دیا۔ جُوں ہی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی آنکھ کھُلی، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک ہی جھٹکے میں زنجیر کی ایک ایک کڑی الگ کردی اور بآسانی آزاد

marfat.com

ہو گئے ۔ بیوی یہ منظر دیکھ کر سٹپٹا گئی مگر پھر مکّاری سے کام لیتے ہوئے وُہی بات دوہرادی کہ میں تو آپ (رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ) کو آزما رہی تھی ۔ دَورانِ گفتگو (حضرتِ شَمْعُون (رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ) نے اپنی بیوی کے آگے اپنا راز اِفشاء کر دیا کہ مجھ پر اللہ عزَّوَجلَّ کا بڑا کرم ہے اُس نے مجھے اپنی وِلایت کا شَرَف عِنایَت فرمایا ہے ۔ مجھ پر دُنیا کی کوئی چیز اَثَر نہیں کر سکتی مگر ہاں، ''میرے سَر کے بال'' ۔ چالاک عورت ساری بات سمجھ گئی ۔

آہ! اُسے دُنیا کی مَحَبَّت نے اندھا کر دیا تھا ۔ آخر ایک بار مَوقَعہ پا کر اُس نے آپ (رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ) کو آپ (رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ) ہی کے اُن آٹھ گیسُوؤں[1] سے باندھ دیا جن کی درازی زَمین تک تھی ۔ آپ نے آنکھ کھُلنے پر بڑا زور لگایا مگر ساری محنت رائیگاں گئی ۔ دُنیا کی دولت کے نَشہ میں بَدْمست بے وفا بیوی نے اپنے نیک اور پارسا شوہر کو دشمنوں کے حوالے کر دیا ۔

کُفّارِ بَد اَطوار نے حضرتِ شَمْعُون (رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ) کو ایک سُتُون سے باندھ دیا اور اِنتِہائی بے دردی اور سَفّاکی سے اُن کے ناک، کان کاٹ ڈالے اور آنکھیں نِکال لیں ۔ اپنے وَلیِ کامِل کی بے کسی پر ربُّ العزّت عزَّوَجلَّ کی غیرت کو جوش آیا ۔ قَہّار و غَضَب جَبّار نے ظالم کافِروں کو زَمین کے اندر دھنسا دیا اور دُنیا کے لالچ میں آ کر بے وفائی کرنے والی بدنصیب بیوی پر قَہرِ خُداوندی عزَّوَجلَّ کی بجلی گِری اور وہ بھی خاکِستر ہو گئی ۔ (ماخوذ از مُکاشَفَۃُ القُلُوب ص ۳۰۶)

[1] امام محمد غزالی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اس درازیٔ گیسو کا ذکر کیا ہے ۔ یہ اگلی امت کے بزرگ تھے، ہمارے آقا صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم کی سنّتِ گیسو زیادہ سے زیادہ شانوں تک ہے ۔

marfat.com

ہماری عمریں تو بہت قلیل ہیں

حضراتِ صَحابۂ کِرام علیہم الرضوان نے جب حضرتِ سَیِّدُنا شَمْعُون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی عِبادات وجِہاد وتکالیف ومَصائِب کا تذکِرہ سُنا تو انہیں حضرتِ شَمْعُون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر بڑا رَشک آیا اور ماہِ نُبُوَّت، آقائے رَحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی خِدمتِ بابَرَکت میں عَرض کی، ''یارسولَ اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم! ہمیں تو بَہُت تھوڑی عُمریں ملی ہیں۔ اِس میں بھی کچھ حِصّہ نیند میں گزرتا ہے تو کچھ طَلَبِ مَعاش میں، کھانے پکانے میں اور دیگر اُمورِ دُنیوی میں بھی کچھ وَقْت صَرْف ہوتا ہے۔ لہٰذا ہم تو حضرتِ شَمْعُون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی طرح عِبادت کر ہی نہیں سکتے۔ یُوں بَنی اِسْرائیل ہم سے عِبادت میں بڑھ جائیں گے۔''

اُمَّت کے غمخوار آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم یہ سُن کر غمگین ہوگئے۔ اُسی وَقْت حضرتِ سَیِّدُنا جِبرئیلِ اَمین علیہ الصلوٰۃ والسلام حاضِرِ خِدمتِ بابَرَکت ہوئے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی جانِب سے ''سُورۂ قَدْر'' پیش کی۔ اور تسلّی دے دی گئی کہ پیارے حَبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم رَنجیدہ نہ ہوں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی اُمَّت کو ہم نے ہر سال میں ایک ایسی رات عِنایَت فرمادی کہ اگر وہ اُس رات میں میری عِبادت کریں گے تو حضرتِ شَمْعُون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہزار ماہ (۱۰۰۰) کی عِبادت سے بھی بڑھ جائیں گے۔ (ماخوذ از تفسیرِ عزیزی ج ٤ ص ٤٣٤)

marfat.com

آہ! ہمیں قَدر کہاں؟

اللہ اَکبَر عَزَّوَجَلَّ! میرے میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! خُدائے رَحمٰن عَزَّوَجَلَّ اپنے محبوبِ ذیشاں، رَحمتِ عالَمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی اُمَّت پر کس قَدر مہربان ہے اور اُس نے ہم غُلاموں پر ہمارے میٹھے میٹھے آقا نبیِّ آخِرُ الزَّمان صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے صَدقے کِس قَدر عظیم الشان اِحسان فرمایا کہ اگر دِل لگا کر تَوَجُّہ کے ساتھ شَبِ قَدر میں عِبادت کرلیں تو ایک ہزار ماہ[1000] سے بھی زیادہ کی عِبادت کا ثواب پالیں۔ مگر آہ! ہمیں شَبِ قَدر کی قَدر کہاں؟ ایک صَحابۂ کِرام علیہم الرضوان بھی تو تھے کہ اُن کی حسرت پر ہم سب کو اِتنا بڑا اِنعام بِغیر کسی خواہش کے مِل گیا۔ اُنہوں نے تو اِس کی قَدر بھی کی مگر ہم ناقَدروں کو تو عِبادت کی فُرصت ہی نہیں ملتی۔ آہ! ہر سال مِلنے والے اِس عظیم الشان اِنعام کو ہم غَفلت کی نَذر کردیتے ہیں۔

تمام بھلائیوں سے محرُوم کون ہے؟

حضرتِ سَیِّدُنا اَنَس بن مالِک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، ایک بار جب ماہِ رَمَضان تشریف لایا تو تاجدارِ مدینہ، سُرورِ قَلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا، ''تمہارے پاس ایک مہینہ آیا ہے جس میں ایک رات ایسی بھی ہے جو ہزار مہینوں سے اَفضل ہے جو شخص اُس رات سے مَحروم رہ گیا، گویا تمام کی تمام

marfat.com

بھلائی سے محروم رہ گیا اور اسکی بھلائی سے محروم نہیں رہتا مگر وہ شخص جو حقیقۃً محروم ہے۔"

(ابنِ ماجہ ج۲ص۲۹۸)

ایک ہزار شہزادے

سورۃُ القدر کا ایک اور شانِ نزول مشہور تابعی حضرتِ سیِّدُنا کَعْبُ الْاَحْبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے۔ چنانچہ سیِّدُنا کعبُ الاَحبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں بنی اسرائیل میں ایک نیک خصلت بادشاہ تھا۔ اللہ عزَّوَجلَّ نے اُس زمانے کے نبی علیہ السلام کی طرف وَحی فرمائی کہ فُلاں سے کہو کہ اپنی تمنا بیان کرے۔ جب اس کو پیغام ملا تو اس نے عرض کی، "اے میرے ربّ عزَّوَجلَّ میری تمنا ہے کہ میں اپنے مال، اولاد اور جان کے ساتھ جہاد کروں۔" اللہ عزَّوَجلَّ نے اسے ایک ہزار لڑکے عطا فرمائے۔ وہ اپنے ایک ایک شہزادے کو اپنے مال کے ساتھ لشکر کیلئے تیار کیا کرتا اور پھر اسے اللہ عزَّوَجلَّ کی راہ میں مُجاہِد بنا کر بھیج دیتا۔ وہ ایک ماہ جہاد کرتا اور شہید ہو جاتا۔ پھر دوسرے شہزادے کو لشکر میں تیار کرتا تو ہر ماہ ایک شہزادہ شہید ہو جاتا۔ اِس کے ساتھ ساتھ بادشاہ رات کو قِیام کرتا اور دِن کو روزہ رکھا کرتا۔ ایک ہزار مہینوں میں اس کے ہزار شہزادے شہید ہو گئے۔ پھر خود آگے بڑھ کر جہاد کیا اور شہید ہو گیا۔ لوگوں نے کہا کہ اِس بادشاہ کا مرتبہ کوئی شخص نہیں پا سکتا۔ تو اللہ عزَّوَجلَّ نے رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ یہ آیت نازِل فرمائی کہ "لَیْلَۃُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ" (ترجمۂ کنزالایمان: شب

marfat.com

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
قدر ہزار مہینوں سے بہتر) یعنی اس بادشاہ کے ہزار مہینوں سے جو کہ اِس نے رات کے قِیام، دِن کے روزوں اور مال، جان اور اولاد کے ساتھ راہِ خُدا عزوجل میں جہاد کر کے گزارے اِس سے بہتر ہے۔ (تفسیرِ قُرطبی ج ۱۰ پ ۳۰ ص ۹۲)

ہزار شہروں کی بادشاہت

حضرتِ سَیِّدُنا ابوبکر وَراق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ سَیِّدُنا سُلَیمان عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی مِلک میں پانچ سو شہر تھے اور سَیِّدُنا ذُوالْقَرْنَین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مِلک میں بھی پانچ سو شہر۔ یوں ان دونوں کی مِلک میں ایک ہزار شہر ہوئے۔ تو اللہ عزوجل نے اِس رات کے عمل کو جو اِسے پائے اُس کیلئے ان دونوں کی مِلک سے بہتر بنایا ہے۔ (تفسیرِ قُرطبی ج ۱۰ پ ۳۰ ص ۹۲)

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! یہ رات ہر طرح سے خَیریت وسلامتی کی ضامن ہے۔ یہ رات اوّل تا آخر رَحمت ہی رَحمت ہے۔ مُفَسِّرِینِ کِرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تعالٰی فرماتے ہیں، ''یہ رات سانپ وبچھو، آفات وبلیّات اور شیاطین سے بھی محفوظ ہے اِس رات میں سلامتی ہی سلامتی ہے۔''

پرچم کُشائی

رِوایَت ہے کہ شبِ قدر میں سِدْرَۃُ الْمُنْتَہٰی کے فِرِشتوں کی فوج حضرتِ جبرئیل علیہ السلام کی سرداری میں زمین پر اُترتی ہے، اور اُن کے ساتھ چار جھنڈے

ہوتے ہیں، ایک جھنڈا حُضُورِ انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی قَبرِ مُنوَّر پر، ایک جھنڈا بَیْتُ الْمُقَدَّس کی چھت پر۔ اور ایک جھنڈا کعبۂ مُعَظَّمہ کی چھت پر، ایک جھنڈا طُورِ سِینا پر لہراتے ہیں پھر یہ فِرِشتے مسلمانوں کے گھروں میں تشریف لے جا کر ہر مؤمن مرد و عورت کو سلام کرتے ہیں اور کہتے ہیں، سلام[1] عَزَّوَجَلَّ تم پر سلامتی بھیجتا ہے۔ مگر جن گھروں میں شرابی یا خِنزیر کھانے والا یا بِلا وجہِ شرعی اپنی رِشتہ داری کاٹ دینے والا رہتا ہو اِن گھروں میں یہ فِرِشتے داخِل نہیں ہوتے۔"

(تفسیرِ صاوی ج۶ ص۲۴۰۱)

ایک رِوایَت میں یہ بھی ہے کہ "اِن فِرِشتوں کی تعداد رُوئے زمین کی کنکریوں سے بھی زیادہ ہوتی ہے اور یہ سب سلام و رَحمت لے کر نازِل ہوتے ہیں۔"

(تفسیرِ دُرِّ مَنثُور ج۸ ص۵۷۹)

سبز جھنڈا

ایک اور طویل حدیث جسے حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ ابنِ عَبّاس رضی اللہُ تعالیٰ عنہُما نے رِوایَت کیا ہے اِس میں شَبِ قَدْر کے بارے میں سرکارِ مدینہ، سُرورِ قَلْب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا یہ فرمانِ عالیشان نَقْل کیا گیا ہے:- "جب شَبِ قَدْر آتی ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حُکم سے حضرتِ جِبرئیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام ایک سَبز جھنڈا لئے فِرِشتوں کی بَہُت بڑی فوج کے ساتھ زمین پر نُزُول فرماتے ہیں اور اُس سبز جھنڈے کو کعبۂ مُعَظَّمہ پر

[1] سلام اللہ عَزَّوَجَلَّ کا صِفاتی نام ہے۔

لہرادیتے ہیں (حضرتِ جبرئیل (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام) کے سو[100] بازُو ہیں، جن میں سے دو[2] بازُو صِرف اِسی رات کھولتے ہیں۔ وہ بازُو مَشْرِق ومَغْرِب میں پھیل جاتے ہیں۔ پھر (حضرتِ جبرئیل (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام) فِرِشتوں کو حُکم دیتے ہیں کہ جو کوئی مسلمان آج رات قِیام، نَماز یا ذِکرُ اللہ (عَزَّوَجَلَّ) میں مشغُول ہے اُس سے سلام ومُصافَحہ کرو۔ نیز اُن کی دُعاؤں پر آمین بھی کہو۔ چُنانچہ صُبح تک یہی سِلسلہ رہتا ہے۔ صُبح ہونے پر (حضرتِ سَیِّدُنا جبرئیل (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام) فِرِشتوں کو واپسی کا حُکم صادِر فرماتے ہیں۔ فِرِشتے عَرض کرتے ہیں، اے جبرئیل (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام) اللہ (عَزَّوَجَلَّ) نے اپنے پیارے حَبیب، اَحمدِ مُختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی اُمَّت کی حاجات کے بارے میں کیا کیا؟ (حضرتِ جبرئیل (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام) فرماتے ہیں، ''اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اِن لوگوں پر خُصُوصی نَظَرِ کرم فرمائی اور چار[4] قِسم کے لوگوں کے عِلاوہ تمام لوگوں کو مُعاف فرمادیا۔ صَحابۂ کِرام علیہم الرضوان نے عَرض کیا، ''یارسولَ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم وہ چار[4] قِسم کے لوگ کون سے ہیں؟'' ارشاد فرمایا، (۱) ایک تو عادی شرابی (۲) دُوسرے[2] والِدَین کے نافرمان (۳) تیسرے[3] قَطْعِ رِحمی کرنے والے (یعنی رِشتہ داروں سے تعلُّقات توڑنے والے) اور (٤) چوتھے[4] وہ لوگ جو آپس میں بُغض وکینہ رکھتے ہیں اور آپس میں قَطْعِ تعلُّق کرنے والے۔''

(شُعَبُ الایمان ج۳ص۳۳۶)

marfat.com

بدنصیب لوگ

مدینہ ۱ میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ شبِ قدر کس قدر عظمت والی رات ہے۔ اِس رات میں ہر خاص و عام کو بخشش دیا جاتا ہے۔ تاہم عادی شرابی، ماں باپ کے نافرمان، قطعِ رحمی کرنے والے اور آپس میں بلا کسی شرعی مجبوری کے کینہ رکھنے والے اور اِس سبب سے آپس میں تعلّقات منقطع کرنے والے اِس عام بخشش سے محروم کردیئے جاتے ہیں۔

توبہ کرلو!

مدینہ ۲ میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! قہّار و غضبِ جبّار عزوجل سے لرز جانے کیلئے کیا یہ بات کافی نہیں؟ اور شبِ قدر جیسی بابرکت رات بھی جن مجرموں کی بخشش نہیں کی جارہی وہ کس قدر شدید مجرم ہوں گے؟ ہاں اگر اِن گناہوں سے صدقِ دِل سے توبہ کرلی جائے اور حقوق العباد والے معاملات بھی حل کرلئے جائیں تو اللہ عزوجل کا فضل و کرم بے حد و بے اِنتہا ہے۔

لڑائی کا وبال

مدینہ ۳ حضرتِ سیِّدُنا عُبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میٹھے میٹھے مکی مدنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم باہر تشریف لائے تاکہ ہم کو شبِ قدر بتائیں (کہ کس رات میں ہے) دو مسلمان آپس میں جھگڑ رہے تھے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''میں

marfat.com

اِس لئے آیا تھا کہ تمہیں شبِ قدر بتاؤں لیکن فُلاں فُلاں شَخْص جھگڑ رہے تھے۔ اِس لئے اِس کا تَعَیُّن اُٹھالیا گیا۔ اور مُمکِن ہے کہ اِسی میں تمھاری بہتری ہو۔ اب اِس کو (آخری عَشرے کی) نوُیں، ساتویں، اور پانچوُیں راتوں میں ڈھونڈو۔"

(صحیح بُخاری ج۲ص۳۱۲)

ہم تو شریف کے ساتھ شریف اور ۔۔۔۔۔

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! اس حدیثِ پاک میں ہمارے لئے کس قَدَر دَرْسِ عِبْرت ہے کہ ہمارے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم بتانے ہی والے تھے کہ شبِ قَدْر کون سی رات ہے کہ دو مسلمانوں کا باہَم لڑنا مانِع ہوگیا اور ہمیشہ ہمیشہ کیلئے شَبِ قَدْر کو مَخْفی کردیا گیا۔ اِس سے اندازہ کریں کہ مُسلمانوں کا آپَس میں لڑائی جھگڑا کرنا رَحْمت سے کِس قَدَر دُوری کا سَبَب بَن جاتا ہے۔ مگر آہ! اب مُسلمانوں کو کون سمجھائے؟ آج تو مسلمان بڑے فَخْر سے یہ کہتا سُنائی دے رہا ہے کہ "میاں اِس دُنیا میں شریف رہ کر تو گُزارہ ہی نہیں، ہم تو شریفوں کے ساتھ شریف اور بدمَعاش کے ساتھ بَد معاش ہیں!" صِرْف اِس قَوْل ہی پر اِکْتِفا نہیں۔ اب تو معمولی سے معمولی بات پر پہلے زَبان درازی، پھر دَسْت اَندازی، اِس کے بعد چاقو بازی بلکہ گولیاں تک چل جاتی ہیں۔ اَفسوس! مسلمان ہونے کے باوُجُود آج مُسلمان کبھی پٹھان بن کر کبھی پنجابی کہلا کر، کبھی مُہاجِر ہوکر، کبھی

سندھی اور بلوچ قومیَّت کا نعرہ لگا کرایک دُوسرے کا گلا کاٹ رہا ہے۔ایک دوسرے کی اَملاک واَمْوال کو آگ لگا رہا ہے۔آپَس میں ایک دوسرے کے خِلاف صِرف نَسلی اور لِسانی فَرق کی بِناء پر مَحاذ آرائی ہورہی ہے۔مُسلمانو! آپ تو ایک دوسرے کے مُحافِظ تھے۔آپ کو کیا ہوگیا ہے؟ ہمارے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عالیشان تَو یہ ہے کہ ''مُؤمِنوں کی مِثال ایک جِسم کی طرح ہے کہ اگر ایک عُضو کو تکلیف پہنچے تو سارا جسم اِس تکلیف کو مَحسوس کرتا ہے۔''

(صحیح بُخاری ج۷ص۱۰۲)

ایک شاعِر نے کتنے پیارے انداز میں سمجھایا ہے ؎

مُبْتَلائے دَرْد کوئی عُضْو ہو روتی ہے آنکھ
کِس قَدَر ہمدرد سارے جِسْم کی ہوتی ہے آنکھ

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! ہمیں آپَس میں لڑائی جھگڑا کرنے کے بجائے ایک دوسرے کی ہمدردی اور غمگُساری کرنی چاہیئے۔مُسلمان ایک دوسرے کو مارنے، کاٹنے اور لُوٹنے، ایک دوسرے کی دُکانیں اور اَسباب جَلانے والا نہیں ہوتا۔

مُسلمان مُؤمِن اور مُہاجِر کی تعریف

سَیِّدُنا فُضالہ بن عُبَید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایَت ہے کہ مالِک حوضِ کوثر، محبوبِ ربِّ داور عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے حَجَّۃُ الْوَداع کے موقع پر

marfat.com

ارشاد فرمایا، ''کیا تمہیں مؤمن کے بارے میں خبر نہ دوں؟'' پھر ارشاد فرمایا ،مؤمن وہ ہے جس سے دوسرے مسلمان اپنی جان اور اپنے اَموال سے بے خود ہوں اور مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں اور مجاہد وہ ہے جس نے اطاعتِ خداوندی عزوجل کے معاملے میں اپنے نَفْس کے ساتھ جہاد کیا اور مہاجر وہ ہے جس نے خطا اور گناہوں سے علیحدگی اختیار کی۔'' (حاکم مستدرک ج۱ ص ۵۰) اور ارشاد فرمایا، کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ کسی دوسرے مسلمان کی طرف (یا اُس کے بارے میں) اِس قسم کے اشارے، کِنائے سے کام لے جو اُس کی دِل آزاری کا باعِث ہو۔ اور یہ بھی حَلال نہیں کہ کوئی ایسی حَرکت کی جائے جو کسی مسلمان کو ہراساں یا خوفزدہ کردے۔

(اتحاف السادۃ المتقین ج۷ ص ۱۷۷)

مدینہ ناقابلِ برداشت خارِش

حضرتِ سَیِّدُنا مُجاہد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ عزوجل بَعْض دوزخیوں کو ایسی خارِش میں مُبْتَلا کردے گا کہ کُھجاتے کُھجاتے اُن کی کھال اُدھڑ جائے گی۔ یہاں تک کہ اُن کی ہڈیاں ظاہر ہوجائیں گی۔ پھر ندا سُنائی دے گی کہ کہو، کیسی رہی یہ تکلیف؟ وہ کہیں گے کہ اِنْتِہائی سَخْت اور ناقابلِ برداشْت ہے۔ تب انہیں بتایا جائے گا۔ کہ ''دُنیا میں جو تم مسلمانوں کو ستایا کرتے تھے یہ اُس کی سزا ہے۔'' (اِحْیاءُ الْعُلوم ج۲ ص ۲۱۱)

مدینہ تکلیف دور کرنے کا ثواب

تاجدارِ مدینہ، سُرورِ قَلْب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ

marfat.com

وسلم نے ارشاد فرمایا، ''میں نے ایک شخص کو جنّت میں گھومتے ہوئے دیکھا کہ جدھر چاہتا تھا نکل جاتا تھا۔ جانتے ہو کیوں؟ صِرف اِس لئے کہ اُس نے اِس دنیا میں ایک دَرَخت راستے سے اِس لئے کاٹ دیا تھا کہ مُسلمانوں کو راہ چلنے میں تکلیف نہ ہو۔''

(صحیح مُسلم ج۲ ص۳۲۸)

لڑنا ہے تو نفس کے ساتھ لڑو!

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! اِن احادیثِ مُبارَکہ سے دَرْس حاصِل کریں اور آپَس میں لڑائی جھگڑا اور لُوٹ مار سے پرہیز کریں۔ اگر لڑنا ہی ہے تو مَردُود شیطان سے لڑیں، نَفْسِ اَمّارہ سے لڑائی کریں۔ بَوَقْتِ جِہاد دین کے دشمنوں سے قِتال کریں۔ مگر آپَس میں بھائی بھائی بن کر رہیں۔ آپَس میں جھگڑا کرنے کا نقصانِ عظیم تو آپ نے دیکھ ہی لیا کہ شَبِ قَدْر کی تَعْیِیْن اُٹھالی گئی۔ جس کا پتا ہمیں سرکارِ نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے دے دیا۔ اِس کے عِلاوہ بھی آپَس میں لڑائی جھگڑا کرنے سے نہ جانے کیسی کیسی عظیم نِعمتوں اور رَحمتوں سے ہمیں محرُوم کیا جاتا رہا ہوگا؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے حالِ زار پر رَحم فرمائے اور اِس بات کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے کہ ہم اگرچہ پنجابی، پٹھان، سِندھی، بلوچ، سرائیکی، مُہاجر وغیرہ قَومِیَّت سے تعلُّق رکھتے ہوں مگر ہیں ''عَرَبی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے غُلام۔'' ہمارے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نہ ''پٹھان'' ہیں، نہ ''

پنجابی''، نہ ''بلوچ ''ہیں،نہ ''سندھی''۔بلکہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم تو ''عَرَبی''ہیں۔اے کاش !ہم حقیقی معنوں میں عَرَبی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کے دامنِ کرم سے لِپٹ کر رہیں اور تمام نَسلی اور لِسانی اِخْتِلافات کو بُھلا کر ایک اور نیک بن جائیں۔

جادوگر بھی ناکام

حضرتِ سَیِّدُنا اسمٰعیل حَقِّی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نَقْل فرماتے ہیں،''یہ رات سلامتی والی رات ہے یعنی اِس میں بَہُت سی چیزوں سے سلامتی ہے۔اِس رات میں بیماری،شَر اور آفات سے سلامتی ہے،اِسی طرح آندھی،بجلی وغیرہ ایسی باتیں جن سے ڈر پیدا ہوتا ہو اِن سے بھی سلامتی ہے، بلکہ اِس رات میں جو کچھ نازِل ہوتا ہے وہ سلامتی،نَفْع اور خَیر پر مُشْتَمِل ہوتا ہے۔اور نہ ہی اِس میں شیطان بُرائی کروانے کی طاقت رکھتا ہے اور نہ ہی جادوگر کا جادو اِس میں چلتا ہے بس اِس رات میں سلامتی ہی سلامتی ہے۔''

(رُوْحُ الْبَیان ج۱۰ص۴۸۵)

علاماتِ شبِ قدر

حضرتِ سَیِّدُنا عُبَادَہ بن صامِت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سرکارِ عالی وَقار ،مَدَنی تاجدار،نبیِّ مُخْتار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کی خدمتِ بابَرَکت میں شبِ قَدْر کے بارے میں سُوال کیا تو سرکارِ مدینہ،سُرورِ قَلْب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا،''شبِ قَدْر رَمَضانُ

marfat.com

الْمُبارَک کے آخِری عَشْرہ کی طاق راتوں یعنی اکیس(۲۱)، تئیس(۲۳)، پچیس(۲۵)، ستائیس(۲۷) یا اُنتیسویں(۲۹) شب یا رَمضان کی آخِری شب میں ہے۔تو جوکوئی اِیمان کیساتھ بہ نِیَّتِ ثواب اِس مُبارَک رات میں عِبادت کرے، اُس کے تمام گُزَشتہ گُناہ بَخْش دیے جاتے ہیں۔اُس کی عَلامات میں سے یہ بھی ہے کہ وہ مُبارَک شب کُھلی ہوئی، روشن اور بِالکل صاف وشَفّاف ہوتی ہے۔اِس میں نہ زیادہ گرمی ہوتی ہے نہ زیادہ سَردی بلکہ یہ رات مُعْتَدِل ہوتی ہے۔گویا کہ اِس میں چاند کُھلا ہوا ہوتا ہے۔اِس پُوری رات میں شَیاطِین کو آسمان کے سِتارے نہیں مارے جاتے۔مزید نِشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ اِس رات کے گُزرنے کے بعد جو صُبح آتی ہے اُس میں سُورج بغیر شُعاع کے طُلوع ہوتا ہے اور وہ ایسا ہوتا ہے گویا کہ چودھویں(۱۴) کا چاند۔اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اِس دِن طُلوعِ آفتاب کے ساتھ شیطان کو نِکلنے سے روک دیا ہے۔(اِس ایک دِن کے عِلاوہ ہر روز سُورج کے ساتھ ساتھ شیطان بھی نِکلتا ہے)۔ (مُسند اِمام احمد ج۸ص ۴۱۴)

سُمُندر کا پانی مِیٹھا ہو جاتا ہے

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! حدیثِ پاک میں فرمایا گیا ہے کہ رَمَضانُ الْمُبارَک کے آخِری عَشْرہ کی طاق راتوں میں یا آخِری رات میں سے چاہے وہ ۳۰ ویں شب ہو کوئی ایک رات شَبِ قَدْر ہے۔اِس رات کو مَخْفی رکھنے میں ہزار ہا حِکمتیں ہیں۔جن میں یقیناً ایک حِکمت یہ بھی ہے کہ مسلمان ہر رات اِسی رات کی جُستجو میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عِبادت میں گُزارنے کی کوشش کریں کہ نہ جانے کون

marfat.com

سی رات، شَبِ قَدْر ہو۔ اِسی حدیث پاک میں شَبِ قَدْر کی بَعْض عَلامات بھی اِرشاد فرمائی گئی ہیں۔ اِن عَلامات کے علاوہ بھی دیگر رِوایات میں مزید عَلاماتِ لَیْلَۃُ الْقَدْر کا بَیان کیا گیا ہے۔ اِن عَلامات کو پالینا سب کے بس کی بات نہیں۔ بلکہ یہ تَو صِرف اَہْلِ نَظَر ہی کا حِصّہ ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ بَسا اوقات اپنے خاص بندوں پر ان کا ظُہُور فرماتا ہے۔ شَبِ قَدْر کی ایک عَلامت یہ بھی ہے کہ اِس رات میں سَمُندر کا کھاری پانی میٹھا ہوجاتا ہے۔ نِیز اِنسان وجِنّات کے عِلاوہ کائِنات کی ہر شَے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بُزُرگی کے اِعْتِراف میں سَجدہ رَیز ہوجاتی ہے مگر یہ ہر ایک کو نَظر نہیں آسکتا۔

حکایت

حضرتِ سَیِّدُنا عُبَیْد ابنِ عُمران رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، ''میں ایک رات بُحَیْرَۂ قُلْزُم کے کِنارے پر تھا اور اُسی کھاری پانی سے وُضو کرنے لگا۔ جب میں نے وہ پانی چکھا تو شَہد سے بھی زیادہ میٹھا معلُوم ہوا۔ مجھے بے حد تَعَجُّب ہوا۔ میں نے جب حضرتِ سَیِّدُنا عُثمانِ غَنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اِس بات کا ذِکْر کیا تو اُنہوں نے فرمایا، ''اے عُبَیْد! رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ لَیْلَۃُ الْقَدْر ہوگی۔'' مزید فرمایا، ''جس شَخْص نے یہ رات اللہ عَزَّوَجَلَّ کی یاد میں گُزاری اُس نے گویا ہزار ماہ سے بھی زیادہ عَرصہ عِبادت کی اور اللہ تعالیٰ اُس کے تمام گُناہوں کو مُعاف فرمادے گا۔'' (تذکِرۃُ الواعِظین ص۶۲۶)

marfat.com

حکایت مدینہ

حضرتِ سیِّدُنا عُثمان ابنِ العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے غُلام نے اُن سے عَرض کیا، ''اے آقا رضی اللہ تعالیٰ عنہ! مجھے کشتی بانی کرتے ایک عرصہ گُزرا۔ میں نے دریا کے پانی میں ایک عجیب بات مَحسوس کی۔ جِسکو میری عَقل تسلیم کرنے سے مُنکِر ہے۔'' آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پُوچھا ''وہ کیا عجیب بات ہے؟'' عَرض کیا، ''اے آقا رضی اللہ تعالیٰ عنہ! ہر سال ایک ایسی رات بھی آتی ہے کہ جس میں سَمُندر کا پانی میٹھا ہو جاتا ہے''۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غُلام سے فرمایا، ''اِس بار خیال رکھنا جیسے ہی رات میں پانی میٹھا ہو جائے تو مجھے مُطَّلع کرنا۔ جب رَمَضان کی ستائیسویں رات آئی تو غُلام نے آقا سے عَرض کی کہ آقا! آج سَمُندر کا پانی میٹھا ہو چُکا ہے۔''

(رُوحُ الْبَیان ج ۱۰ ص ۴۸۱)

ہمیں علامات کیوں نظر نہیں آتیں؟

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! شبِ قَدْر کی مُتَعَدَّد عَلامات کا ذِکر گزرا۔ ہمارے ذِہن میں یہ سُوال اُبھر سکتا ہے کہ ہماری عُمر کے کافی سال گزرے ہر سال شبِ قَدْر آتی رہتی ہے تو کیا وجہ ہے کہ ہمیں کبھی اِس کی عَلامات نظر نہیں آتیں؟ اِس کے جواب میں عُلمائے کِرام فرماتے ہیں ، اِن باتوں کا عِلْم ہر ایک کو نہیں ہو سکتا کیوں کہ اِن کا تَعَلُّق کَشْف و کَرامت سے

marfat.com

ہے۔اِسے تو وُہی دیکھ سکتا ہے جس کو بَصِیْرت (یعنی قلبی نظر) کی نِعْمت حاصِل ہو۔ہر وَقْت مَعْصِیَّت کی نُحُوست میں لَت پَت رہنے والا گُنہگار اِنسان اِن نظاروں کو کیسے دیکھ سکتا ہے؟

ع آنکھ والا ترے جوبن کا تماشہ دیکھے
دِیدۂ کَور کو کیا آئے نظر کیا دیکھے

طاق راتوں میں ڈھونڈو!

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنی مَشِیَّت کے تحت شبِ قَدْر کو پوشیدہ رکھا ہے۔لہٰذا ہمیں یقین کیساتھ نہیں معلوم کہ شبِ قَدْر کون سی رات ہوتی ہے۔

اُمُّ الْمُؤمِنین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ میرے سرتاج، صاحِبِ مِعْراج صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''شبِ قَدْر کو رَمَضانُ الْمُبارَک کے آخری عَشَرہ کی طاق راتوں یعنی اِکیسویں(۲۱)، تیئیسویں(۲۳)، پچیسویں(۲۵)، ستائیسویں(۲۷)، اور اُنتیسویں(۲۹) راتوں میں تلاش کرو۔'' (بُخاری ج۲ص۳۱۱)

آخری سات راتوں میں تلاش کرو!

حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ ابنِ عُمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما رِوایَت کرتے ہیں کہ صاحِبِ قُرآن، سرکارِ ذِیشان صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے صَحابۂ کِرام رِضوانُ اللہِ تعالیٰ عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن میں سے چند اَفراد کو خواب میں آخری سات راتوں میں شبِ قَدْر دِکھائی گئی

marfat.com

۔میٹھے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''میں دیکھتا ہوں کہ تمھارے خواب آخری سات راتوں میں مُتَّفِق ہوگئے ہیں۔اِس لئے اِس کا تلاش کرنے والا اِسے آخری سات راتوں میں تلاش کرے۔'' (صحیح بُخاری ج۲ص ۳۱۰)

لَیْلَۃُ الْقَدْر پوشیدہ کیوں؟

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی سُنَّتِ کریمہ ہے کہ اُس نے بَعْض اہَم ترین مُعامَلات کو اپنی مَشِیَّت سے بندوں پر پوشیدہ رکھا ہے۔جیسا کہ منقول ہے کہ، ''اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنی رِضا کو نیکیوں میں، اپنی ناراضگی کو گُناہوں میں اور اپنے اَولیاء رحمہم اللہ کو اپنے بندوں میں پوشیدہ رکھا ہے۔'' اِس کا خُلاصہ یہی ہے کہ بندہ کسی بھی نیکی کو چھوٹی سمجھ کر چھوڑ نہ دے۔کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کس نیکی پر راضی ہوجائے۔ہوسکتا ہے کہ نیکی بظاہر بَہُت ہی چھوٹی نظر آتی ہو اُسی سے اللہ عَزَّوَجَلَّ راضی ہوجائے۔مُتَعَدَّد احادِیثِ مُبارَکہ سے یہی پتا چلتا ہے۔مَثَلاً قِیامت کے روز ایک بدکار عورت صِرْف اِس نیکی کے عِوَض بَخش دی جائے گا کہ اُس نے ایک پیاسے کتّے کو دُنیا میں پانی پِلا دیا تھا۔اِسی طرح اپنی ناراضگی کو گُناہوں میں پوشیدہ رکھنے کی حِکْمت یہی ہے کہ بندہ کسی گُناہ کو چھوٹا تَصَوُّر کرکے نہ کر بیٹھے۔بلکہ ہر گُناہ سے بچتا ہی رہے۔چُونکہ بندہ نہیں جانتا کہ اللہ تَبَارَکَ

marfat.com

وَتَعَالٰی کِس گُناہ سے ناراض ہوجائے گا۔لہٰذا وہ ہر گُناہ سے پرہیز ہی کرے۔ اِسی طرح اَولیاءرَحِمَہُمُ اللہ کو بندوں میں اِسی لئے پوشیدہ رکھا ہے کہ اِنسان ہر نیک مسلمان کی رِعایَت وتعظیم بجالائے اور سوچے کہ ہوسکتا ہے کہ ''یہ'' وَلیُّ اللہ ہو۔ہوسکتا ہے،''وہ'' **وَلِیُّ اللّٰہ** ہو۔اور ظاہر ہے جب ہم نیک لوگوں کا اَدَب وتعظیم کرنا سیکھ لیں گے۔بدگُمانی کی عادت نِکال دیں گے اور سب مسلمانوں کو اپنے آپ سے اچھا تَصَوُّر کرنے لگیں گے تو ہمارا مُعَاشَرہ بھی صحیح ہوجائے گا اور اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری عاقِبَت بھی سَنْوَر جائے گی۔

حِکمتوں کے مَدَنی پھول

امام فخر الدّین رازی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اپنی مشہور تفسیر، تفسیرِ کبیر میں فرماتے ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے شبِ قَدْر کو چند وُجُوہ کی بناء پر پوشیدہ رکھا ہے۔اوّل یہ کہ جس طرح دیگر اشیاء کو پوشیدہ رکھا، مثلاً اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنی رِضا کو اطاعتوں میں پوشیدہ فرمایا تاکہ بندے ہر اطاعت میں رَغبت حاصِل کریں۔اپنے غَضَب کو گُناہوں میں پوشیدہ فرمایا کہ ہر گُناہ سے بچتے رہیں۔اپنے ولی کو لوگوں میں پوشیدہ رکھا تاکہ لوگ سب کی تعظیم کریں، قَبولیّت دعاء کو دعاؤں میں پوشیدہ رکھا کہ سب دعاؤں میں مُبالَغہ کریں اور اسمِ اعظم کو اَسماء میں پوشیدہ رکھا کہ سب اَسماء کی تعظیم کریں۔اور صلوٰۃِ وُسطٰی کو نمازوں میں پوشیدہ رکھا کہ تمام نمازوں پر محافَظت کریں اور قَبُولِ توبہ کو پوشیدہ رکھا کہ مُکَلَّف (بندہ) توبہ کی تمام

marfat.com

اَقسام پر ہمیشگی اختیار کرے۔اور موت کا وَقت پوشیدہ رکھا کہ مُکلَّف (بندہ) خوف کھاتا رہے۔اِسی طرح شبِ قَدر کو بھی پوشیدہ رکھا کہ رَمَضان کی تمام راتوں کی تعظیم کریں۔دوسرے[۲] یہ کہ گویا اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے، ''اگر میں شبِ قَدر کو مُعَیَّن کردیتا اور یہ کہ میں گناہ پر تیری جُرأت کو بھی جانتا ہوں تو اگر کبھی شَہوَت تجھے اِس رات میں معصِیَت کے کِنارے لا چھوڑتی اور تو گُناہ میں مبتَلا ہوجاتا تو تیرا اِس رات کو جاننے کے باوُجُود گناہ کرنا لاعلمی کے ساتھ گُناہ کرنے سے بڑھ کر سَخت ہوتا۔ پَس اِس سَبَب سے میں نے اِسے پوشیدہ رکھا۔مَروی ہے کہ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم مسجِد میں تشریف لائے تو ایک شَخْص کو سوئے ہوئے مُلاحَظہ فرمایا،ارشاد فرمایا، ''اے علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیم اسے اُٹھاؤ کہ وُضو کرلے۔ حضرتِ علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیم نے اسے بیدار فرمایا،پھر عرض کی، یارسولَ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم تو نیکی کی طرف زیادہ سَبقت فرمانے والے ہیں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے خود اسے بیدار کیوں نہ فرمایا؟ارشاد فرمایا، ''اِس لئے کہ اسکا تجھے انکار کردینا کُفْر نہیں اگر یہ انکار کردیتا لھٰذا میں نے اِس کے جُرم میں تخفیف کیلئے ایسا کیا۔'' تو جب رُحمتِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا یہ حال ہے تو اب اِسی پر ربّ تعالیٰ کی رَحمت کو قِیاس کرو کہ اس کا کیا عالَم ہوگا! گویا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمارہا ہے، ''اگر تُو شَبِ قَدر کو جانتا اور اِس میں عِبادت کرتا تو ہزار ماہ (۱۰۰۰) سے زیادہ کا ثواب کماتا اور اگر اِس میں معصِیَت (گناہ) کرتا تو ہزار مہینے (۱۰۰۰) (سے زیادہ)

marfat.com

کی سزا پاتا اور سزا کا دَفع کرنا ثواب لینے سے اَوْلٰی (یعنی بہتر) ہے۔ تیسرے ۳ یہ کہ میں نے اِس رات کو پوشیدہ رکھا تا کہ مُکلّف (بندہ) اِس کی طلب میں محنت کرے اور اِس محنت کا ثواب کمائے۔ چوتھے ۴ یہ کہ جب بندے کو شبِ قَدْر کا یقین حاصِل نہ ہوگا تو رَمَضانُ الْمُبارَک کی ہر رات میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت میں کوشش کریگا اِس اُمید پر کہ ہوسکتا ہے کہ یہی رات شبِ قَدْر ہو۔ تو ان کے ساتھ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فِرِشتوں کو تَنبیہ فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ تم ان (انسانوں) کے بارے میں کہتے تھے کہ جھگڑا کرینگے اور خون بہائیں گے، حالانکہ یہ تو اِس کی اِس گمان شدہ رات میں محنت و کوشش ہے اگر میں اِسے اِس رات کا عِلْم عطا کر دیتا تو پھر کیسا ہوتا.....؟ تو یہاں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اس قول کا بھید کُھلا کہ جو فِرِشتوں کو جواباً ارشاد فرمایا تھا۔

جب اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان سے ارشاد فرمایا کہ

اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً ؕ

(پ ۱ سورۃ البقرۃ آیت ۳۰)

ترجَمۂ کنزالایمان: ''میں زَمین میں اپنا نائب بنانے والا ہوں''

تو فِرِشتوں نے عرض کی:-

قَالُوْۤا اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا وَیَسْفِكُ الدِّمَآءَ ۚ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ؕ

(پ ۱ سورۃ البقرۃ آیت ۳۰)

ترجَمۂ کنزالایمان: بولے، کیا ایسے کو نائب کرے گا جو اِس میں فساد پھیلائے گا اور خُونریزیاں کرے گا اور ہم تجھے سَراہتے ہوئے تیری تسبیح کرتے اور تیری پاکی بولتے ہیں۔''

marfat.com

تو پھر یہ ارشاد فرمایا کہ :-

قَالَ اِنِّیْۤ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۰﴾ (پ ۱ سورۂ البقرۃ آیت ۳۰)

ترجَمۂ کنزالایمان: فرمایا، مجھے معلوم ہے جو تم نہیں جانتے۔''

تو آج اِسی قول کا بھید کھولا گیا۔ (تفسیرِ کبیر ج ۱۱ ص ۲۲۹)

چُنانچِہ بے شُمار مَصْلِحَتوں کی بِناء پر لَیْلَۃُ الْقَدْر کو پوشیدہ رکھا گیا ہے تا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے اُس کی تلاش میں سارا سال ہی لگے رہیں اور یُوں ہر حال میں وہ نیکیاں کمانے میں کوشاں رہیں۔

اِس کے تَعَیُّن میں عُلَمائے کِرام رَحِمَہُمُ اللہ تعالیٰ کا بے حد اِختِلاف پایا جاتا ہے۔

سال میں کوئی بھی رات شبِ قَدْر ہو سکتی ہے!

بَعْض بُزُرگوں رَحِمَہُمُ اللہ تعالیٰ کے نزدیک تو شبِ قَدْر پورے سال میں پھرتی رہتی ہے۔ مَثَلاً حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ ابنِ مَسْعُود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان ہے، شبِ قَدْر کو وُہی شخص پا سکتا ہے جو سارا ہی سال اِس کو مُتَوَجِّہ رہے۔ اِسی قول کی تائید کرتے ہوئے امامُ الْعَارِفِین سَیِّدُنا شیخ مُحی الدین ابنِ عَرَبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے شَعْبانُ الْمُعَظَّم کی پندرھویں (۱۵) شب (یعنی شبِ بَرَاءَت) اور ایک بار شَعْبانُ الْمُعَظَّم ہی کی اُنیسویں (۱۹) شب میں شبِ قَدْر کو پایا ہے۔ نیز رَمَضانُ الْمُبارَک کی تیرھویں (۱۳) شب اور اٹھارھویں (۱۸) شب کو بھی دیکھا۔ اور مختلِف سالوں میں رَمَضانُ الْمُبارَک کے آخری عَشْرہ کی ہر طاق رات میں اِس کو پایا ہے۔ مزید فرماتے ہیں

marfat.com

کہ اگرچہ زیادہ تر شبِ قَدْر رَمَضان شریف میں ہی پائی جاتی ہے تاہم میرا تجرِ بہ تو یہی ہے کہ یہ پورا سال گھومتی رہتی ہے۔ یعنی ہر سال کیلئے اِس کی کوئی ایک ہی رات مخصوص نہیں ہے۔

۴ چاروں اِماموں کے اَقوال

آئمّہ اَرْبَعہ رَحِمَہُمُ اللہ تعالیٰ (یعنی ۴ چار اماموں) میں بھی اِس رات کے تَعَیُّن کے بارے میں اِخْتِلاف ہے۔

حضرتِ سَیِّدُنا اِمامِ اعظم اَبُو حَنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اِس بارے میں ۲ دو قول مَنقُول ہیں (۱) لیلۃُ الْقَدْر رَمَضانُ الْمُبارَک ہی میں ہے لیکن کوئی رات مُعَیَّن نہیں۔ جبکہ سَیِّدُنا امام ابُو یوسف اور سَیِّدُنا امام محمد رَحْمَۃُ اللہِ تعالیٰ علیہما کے نزدیک رَمَضان کی آخری ۱۵ پندرہ راتوں میں لَیْلَۃُ الْقَدْر ہوتی ہے۔

(۲) سَیِّدُنا امامِ اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک مشہور قَول یہ ہے کہ لَیْلَۃُ الْقَدْر پورے سال گھومتی رہتی ہے کبھی ماہِ رَمَضان میں ہوتی ہے اور کبھی دوسرے مہینوں میں یہی قول سَیِّدُنا عبدُ اللہ ابنِ عبّاس سَیِّدُنا عبد اللہ ابنِ مسعُود اور سَیِّدُنا عِکْرَمہ رَضِیَ اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے بھی منقول ہے۔ (عُمدۃُ القاری ج۸ص۲۵۳)

سَیِّدُنا امامِ شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک شبِ قَدْر رَمَضانُ الْمُبارَک کے عشرۂ اخیرہ میں ہے اور اسکا دِن مُعَیَّن ہے اس میں قِیامَت تک تبدیلی نہیں ہوگی۔

(عُمدۃُ القاری ج۸ص۲۵۳)

سَیِّدُنا امامِ مالِک اور سَیِّدُنا اِمام اَحمد بن حَنْبَل رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے نزدیک شبِ قَدْر رَمَضانُ الْمُبارَک کے آخِری عَشرہ کی طاق راتوں میں ہوتی ہے۔ مگر اِس کیلئے کوئی ایک رات مخصُوص نہیں، ہر سال اِن طاق راتوں میں گھومتی رہتی ہے، یعنی کبھی تو اکیسویں (۲۱) شب لَیْلَۃُ القَدْر ہوجاتی ہے تو کبھی تئیسویں (۲۳)، کبھی پچیسویں (۲۵) تو کبھی ستائیسویں (۲۷) اور کبھی کبھی اُنتیسویں (۲۹) شب بھی شبِ قَدْر ہوجایا کرتی ہے۔ (تفسیرِ صاوی ج۶ ص ۲۴۰۰)

شبِ قَدْر بدلتی رہتی ہے

بَعْض بُزُرگوں نے حضرتِ سَیِّدُنا شیخ ابُو الْحَسَن عِراقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ارشاد نَقْل کیا ہے کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، میں جب سے بالِغ ہوا ہوں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ میں نے شبِ قَدْر کو نہ دیکھا ہو۔ پھر اپنا تجربہ ارشاد فرماتے ہیں، ''جب کبھی اتوار یا بُدھ کو پہلا روزہ ہوا تو اُنتیسویں (۲۹) شب، اگر پیر کا پہلا روزہ ہوا تو اکیسویں (۲۱) شب، اگر پہلا روزہ منگل یا جُمُعرات کو ہوا تو ستائیسویں (۲۷) شب اگر پہلا روزہ جُمُعرات کو ہوا تو پچیسویں (۲۵) شب اور اگر پہلا روزہ ہفتہ کو ہوا تو میں نے تئیسویں (۲۳) شب میں شبِ قَدْر کو پایا۔ (نزھۃ الْمَجالِس ج۱ ص۱۶۷)

ستائیسویں (۲۷) رات ہی شبِ قَدْر ہے

اگر چہ بُزُرگانِ دین اور مُفَسِّرین و

مُحدِّثین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تعالیٰ اجمعین کا شبِ قَدْر کے تَعَیُّن میں اِخْتِلاف ہے۔ تاہم بھاری اکثرِیَّت کی رائے یہی ہے کہ ہر سال شَبِ قَدْر ماہِ رَمَضانُ الْمُبارَک کی ستائیسویں (۲۷) شَب کو ہی ہوتی ہے۔

حضرتِ سَیِّدُنا اُبَیِّ بْنِ کَعْب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ستائیسویں (۲۷) شب رَمَضان ہی کو شَبِ قَدْر کہتے ہیں۔ (تفسیرِ صاوی ج۶ ۲۴۰۰)

حُضُورِ غوثِ اعظم سَیِّدُنا شیخ عبدُ القادِر جیلانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبّانِی بھی اِسی کے قائل ہیں۔ حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ ابنِ عُمَر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی یہی فرماتے ہیں۔

حضرتِ سَیِّدُنا شاہ عبدُ العزیز مُحَدِّث دِہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھی فرماتے ہیں کہ شَبِ قَدْر رَمَضان شریف کی ستائیسویں (۲۷) رات ہی کو ہوتی ہے۔ اپنے بَیان کی تائید کیلئے اُنہوں نے دو (۲) دلائل بَیان فرمائے ہیں، اَوَّلاً یہ کہ ''لَیْلَۃُ الْقَدْر'' کا لفظ نو (۹) حُروف پر مُشْتَمِل ہے اور یہ کلِمہ سُورۂ قَدْر میں تین (۳) مرتبہ استِعمال کیا گیا ہے۔ اِس طرح ''تین'' (۳) کو ''نو'' (۹) سے ضَرْب دینے سے حاصِلِ ضَرْب ''ستائیس'' (۲۷) آتا ہے۔ جو اِس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ شبِ قَدْر ستائیسویں (۲۷) کو ہوتی ہے۔ دوسری (۲) تَوْجِیہ یہ پیش کرتے ہیں کہ اِس سُورۂ مُبارَکہ میں تیس (۳۰) کلِمات (یعنی تیس ۳۰ الفاظ) ہیں۔ ستائیسواں (۲۷) کلِمہ ''ھِیَ'' ہے جس کا مرکز لَیْلَۃُ الْقَدْر ہے۔ گویا اللہ تَبارَکَ وَتَعالیٰ کی طرف سے نیک لوگوں کیلئے یہ اِشارہ ہے کہ رَمَضان شریف کی ستائیسویں (۲۷) کو

شبِ قَدر ہوتی ہے۔ (تفسیر عزیزی ج٤ ص٤٣٧)

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! اللہ عزوجل نے شبِ قَدر کو پوشیدہ رکھ کر گویا اپنے بندوں کو ہر رات میں کچھ نہ کچھ عِبادت کرنے کی ترغیب عطا فرمائی ہے۔ اگر وہ شَبِ قَدر کیلئے کسی ایک رات کو مخصُوص فرما کر صَراحَۃً اِس کا عِلْم ہمیں عطا فرمادیتا تو پھر اِس بات کا اِمکان تھا کہ ہم سال کی دِیگر راتوں کے مُعامَلہ میں غافِل ہوجاتے۔ صِرْف اُسی ایک رات کا اِہْتِمام کرتے۔ اب چُونکہ اِسے مَخْفِی رکھا گیا ہے۔ اِس لئے عَقْلمَند وُہی ہے جو تمام سال اِس عظیمُ الشّان رات کی جُستجُو میں رہے کہ نہ جانے کون سی رات شَبِ قَدر ہو۔ واقِعی اگر کوئی صِدْقِ دِل سے اِس کو تمام سال تلاش کرے تو اللہ عزوجل کسی کی محنت کو ضائع نہیں فرماتا۔ وہ ضَرور اپنے فَضْل وکَرَم سے اُسے اِس رات کی سَعادت عطا فرمادے گا۔

''غَرائِبُ القُرآن'' ص ۱۸۵ پر ایک رِوایَت نَقْل کی گئی ہے کہ جو شخص رات میں یہ دُعاء تین ۳ مرتبہ پڑھ لے گا۔ تو اُس نے گویا شَبِ قَدر کو پالیا۔ لہٰذا ہر رات اِس دُعاء کو پڑھ لینا چاہیئے۔ دُعاء یہ ہے:-

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ ،سُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْم.

یعنی! خُدائے حَلیم وکریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائق نہیں، اللہ عزوجل پاک

marfat.com

ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروَردگار ہے۔

ہر رات عبادت میں گزارنے کا آسان نسخہ

اللہ عزوجل کی خوشنودی کے خواہشمندو! ہو سکے تو سارا ہی سال ہر رات میں کچھ نہ کچھ نیک عمل ضَرور کر لینا چاہیے۔ کہ نہ جانے کب شبِ قَدر ہو جائے۔ ہر رات میں ۲ دو فرض نمازیں آتی ہیں، مَغرِب و عِشاء کم از کم ۲ دونوں نمازوں کی جماعت کا تو خوب ہی اِہتمام ہونا چاہئے۔ کہ اگر شبِ قَدر میں ان کی جماعت نصیب ہو گئی تو اِنْ شآءَ اللہ عزوجل بیڑا ہی پار ہے۔ بلکہ روزانہ عِشاء و فَجر کی جماعت کی بھی خُصُوصِیَّت کے ساتھ عادت ڈال لیجئے۔

"صحیح مُسلمِ شریف" کی حدیث میں ہے کہ تاجدارِ مدینہ، سُرورِ قَلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ باقرینہ ہے، "جس نے عِشاء کی نماز باجماعت پڑھی۔ اُس نے گویا آدھی رات قِیام کیا۔ اور جس نے فجر کی نماز باجماعت ادا کی اُس نے گویا پوری رات قیام کیا" (صحیح مُسلم ج۱ ص ۲۳۲)

امامِ جلالُ الدّین سُیوطی شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ رحمت نشان نَقل کرتے ہیں، "جس نے عِشاء کی نماز باجماعت پڑھی تحقیق اُس نے لَیلَۃُ القَدر سے اپنا حصہ حاصِل کر لیا۔" (الجامِعُ الصَّغیر ص ۵۳۲)

اللہ عزوجل کی رَحمت کے مُتَلاشیو! اگر تمام سال یہی عادتِ جماعت

رہی تو شبِ قَدْر میں بھی اِن دُونوں نَمازوں کی جماعت اِنْ شآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ نصیب ہو جائے گی۔ اور رات بھر سوئے رہنے کے باوُجُود بھی اِنْ شآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ روزانہ کی طرح شبِ قَدْر میں بھی تمام رات عِبادت کرنے کا ثواب مِل جائے گا۔

اگر قَدْر دانی تو ہر شب، شبِ قَدْر است

ستائیسویں شب کی قَدْر کریں

جن راتوں میں شبِ قَدْر ہونے کا زیادہ اِمکان ہے مَثَلاً رَمَضانُ الْمُبارَک کا آخری عَشرہ یا کم از کم اُس کی طاق راتیں ان میں تو عِبادت کا خاص اِہتمام ہونا چاہیئے اور خاص کر ستائیسویں (۲۷) شب کہ اِس رات کے بارے میں قَوی تَر گُمان شبِ قَدْر ہونے کا ہے۔ اِس رات کو تو غفلت میں گنوانا ہی نہیں چاہئے۔ ستائیسویں (۲۷) رات تو خُصُوصاً توبہ و اِستِغفار اور ذِکر و دُرُود کی تکرار میں گزارنا چاہیئے۔

ہر بلا سے حفاظت

مَولائے کائنات حضرتِ مولا علی کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہُ الکریم فرماتے ہیں، ''جو کوئی شبِ قَدْر میں سُورۂ قَدْر سات (۷) بار پڑھتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے ہر بلا سے مَحْفُوظ فرما دیتا ہے اور ستر ہزار (۷۰۰۰۰) فِرِشتے اس کیلئے جنّت کی دُعاء کرتے ہیں اور جو کوئی (سال بھر میں جب کبھی) جُمعہ کے روز نمازِ جُمعہ سے قَبل تین (۳) بار پڑھتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس روز کے تمام نَماز پڑھنے والوں کی تعداد کے برابر نیکیاں لکھتا ہے۔'' (نُزھۃُ الْمَجالِس ج۱ ص۱۶۷)

marfat.com

شبِ قدر کی دُعا

حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، مَیں نے اپنے سرتاج، صاحِبِ مِعراج صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی خدمتِ بابَرَکت میں عَرض کیا، ''یارسولَ اللہ! عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم! اگر مجھے شبِ قَدْر کا عِلْم ہوجائے تو کیا پڑھوں؟'' سرکارِ اَبَد قَرار، شفیعِ روزِ شُمار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''اِس طرح دُعاء مانگو:-

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ ۔ (ترمذی ج۵ص۳۰۶)

یعنی، اے اللہ عَزَّوَجَلَّ بیشک تُو معاف فرمانے والا ہے اور مُعافی دینے کو پسند بھی کرتا ہے لہٰذا مجھے بھی مُعاف فرمادے۔

نوافلِ مدینہ

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! کاش! روزانہ رات کو ہم اِس دُعاء کو کم از کم ایک بار ہی پڑھ لیا کریں کہ کبھی تو شَبِ قَدْر نصیب ہو جائے گی۔ ورنہ کم از کم ستائیسویں ۲۷ شَب تو اِس دُعاء کو بارہا پڑھنا چاہیے۔ اِس کے عِلاوہ بھی ستائیسویں ۲۷ شب کو اللہ عَزَّوَجَلَّ توفیق دے تو شب بیداری کر کے دُرُود سلام کی کثرت کریں۔ محفِل ذِکر ونَعت مُیَسَّر آئے تو اُس میں شرکت کریں۔ اور نوافِل میں وَقْت گُزارنے کی کوشش کریں۔

حضرتِ سَیِّدُنا اِسْمٰعِیل حَقّی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ''تفسیرِ رُوْحُ البَیان'' میں یہ رِوایَت نَقْل کرتے ہیں، جو شبِ قَدْر میں اِخْلاصِ نِیَّت سے نوافِل پڑھے گا۔ اُس کے اگلے پچھلے

marfat.com

گُناہ مُعاف ہوجائیں گے۔ (رُوْحُ البَیان ج۱۰ص۴۸۰)

سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم جب رَمَضانُ المُبارک کے آخِری دَس۱۰ دِن آتے تو عِبادت پر کمر باندھ لیتے ان میں راتوں کو جاگا کرتے اور اپنے اَہل کو جگایا کرتے۔ (ابنِ ماجہ ج۲ص۳۵۷)

حضرتِ سَیِّدُنا اِسْمٰعیل ھَمَّی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نَقْل کرتے ہیں کہ بُزُرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللہ تعالیٰ اس عَشرے کی ہر رات میں دو۲ رَکْعَت نَفْل شبِ قَدْر کی نیّت سے پڑھا کرتے تھے۔ نیز بَعْض اکابِر سے منقول ہے کہ جو ہر رات دس۱۰ آیات اِس نیّت سے پڑھ لے تو اِس کی بَرَکت اور ثواب سے محروم نہ ہوگا۔ اور فَقیہ اَبُواللَّیث سَمَرقَندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، شبِ قَدْر کی کم سے کم نَماز دو۲ رَکْعَت ہے اور زیادہ سے زیادہ ہزار۱۰۰۰ رَکْعَت (نوافِل) اور درمیانہ دَرَجہ دو سو۲۰۰ رَکْعَت ہے، اور ہر رَکْعَت میں اَوْسَط قِراءَت یہ ہے کہ سورۂ فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ سورۂ قَدْر اور تین مرتبہ سورۂ اِخلاص پڑھے اور ہر دو۲ رَکْعَت کے بعد سلام پھیرے اور سلام کے بعد سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم پر دُرُود پاک بھیجے اور پھر نَماز کے لئے کھڑا ہوجائے یہانتک کہ اپنا سو۱۰۰ رَکْعَت کا یا اس سے کم یا اِس سے زیادہ کا جو ارادہ کیا ہو پورا کرے تو ایسا کرنا اِس شَبِ قَدْر کی جَلالتِ قَدْر جو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بَیان فرمائی اور جو سرکارِ دو۲ عالَم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِس کے قِیام کے مُتعلّق ارشاد فرمایا ہے اس کے لئے اسے کِفایت کریگا۔

(رُوْحُ البَیان ج۱۰ص۴۸۳)

marfat.com

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً یہ رات مَنْبَعِ بَرَکات ہے۔ چُنانچِہ حُضُورِ اَنور، مدینے کے تاجور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا، تم پر ایک ایسا مہینہ آیا ہے جس میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ جو اِس رات سے محروم رہ گیا وہ پُوری بَھلائی سے مَحروم رہ گیا۔ اور شبِ قَدْر کی بَھلائی سے مَحروم نہیں رہتا مگر اَصلی مَحروم۔ (مِشکوٰۃ ص ۱۷۳)

ایسی رَحمتوں اور بَرَکتوں والی رات کو گنوانا بَہُت بڑے مَحروم ہونے کی دلیل ہے۔ لہٰذا سب کو چاہئے کہ شبِ قَدْر کی پُورے رَمَضانُ الْمُبارَک میں تلاش کریں ورنہ کم از کم ستائیسویں شب کو تو ضَرور، عِبادت میں گزاریں۔

اے ہمارے پیارے اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے طُفیل ہم گُنہگاروں کو لَیْلَۃُ الْقَدْر کی قَدْر کرنے اور اس میں زیادہ سے زیادہ اپنی عبادَت کی توفیق مَرْحَمت فرما۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

لَیْلَۃُ الْقَدْر میں مَطْلَعِ الْفَجْرِ حق
مانگ کی اِستِقامت پہ لاکھوں سلام

(حدائقِ بخشش)

جو وُضو کے بعد آسمان کی طرف دیکھ کر سورۃُ الْقَدْر پڑھ لیا کرے اِن شآءَ اللہ عزوجل اُس کی نَظَر کبھی کمزور نہ ہوگی۔

(مسائلُ القرآن ص ۲۹۱)

marfat.com

۷۸۶

ہُوا جاتا ہے رُخصت ماہِ رَمضاں یا رسولَ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

ہُوا جاتا ہے رخصت ماہِ رَمضاں یا رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
رہا اب چند گھڑیوں کا یہ مہماں یارسولَ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

خوشی کی لہر دوڑی ہر طرف رَمضاں کی آمد پر
مگر رنجیدہ ہے اب ہر مسلماں یارسولَ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

مُسَرّت ہی مُسَرّت اور خوشی ہی تھی خوشی جس دم
نظر آیا ہِلالِ ماہِ رَمضاں یارسولَ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

مگر اب غم کے مارے خون کے آنسو بہاتے ہیں
چلا تڑپا کے ہائے ماہِ رَمضاں یارسولَ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

چلا اب جلد یہ رَمضاں ستائیس[۲۷] آگئی تاریخ
فقط دو دن کا اب رَمضاں ہے مہماں یارسولَ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

فَضائیں نور برساتیں بہاریں مسکراتی تھیں
سماں اب ہوگیا افسوس ویراں یارسولَ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

ریاضت کچھ نہ کی میں نے عبادت کچھ نہ کی میں نے
رہا بس ہر گھڑی مشغولِ عصیاں یارسولَ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

میں ہائے جی چُراتا ہی رہا ربّ عزوجل کی عبادت سے
گزارا غفلتوں میں سارا رَمضاں یارسولَ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

میں سوتا رہ گیا غفلت کی چادر تان کر افسوس
خدارا میری بخشش کا ہو ساماں یارسولَ اللہ عزوجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

جدائی کی گھڑی جاں سوز ہے عُشّاقِ رَمضاں پر
چلا ان کو رُلا کر ماہِ رَمضاں یارسولَ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

تڑپتے ہیں بلکتے ہیں قرار آتا نہیں ان کو
بہت بے چین ہیں عُشّاقِ رَمضاں یارسولَ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

گناہوں کی سیاہی چھا رہی ہے رُخ پہ مَحْشَر میں
مرا چہرہ پئے رَمضاں ہو تاباں یارسولَ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

مہِ رَمضاں کی رُخصت جانِ عاشق پر قیامت ہے
گدا تیرے ہیں حیران و پریشاں یارسولَ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

خدا کے نیک بندے نیکیوں میں لگ گئے لیکن
گُنہ کرتا رہا عطّارِ نادان یارسولَ اللہ عزوجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

marfat.com

حسرتاوا حسرتا اے ماہِ رَمَضان الوَداع

آہ! کیا ماہِ مبارک ہم سے ہوتا ہے جُدا
آہ! کیسا مَنبعِ بَرَکات دنیا سے چلا

آہ! جب اِس میں نہیں ہم سے ہوئی طاعت ادا
پھر وَداع اِس کو نہ کیوں رو رو کریں ایسا بجا

الوَداعُ وَالوَداع اے ماہِ غُفراں اَلوَداع
حسرتاوا حسرتا اے ماہِ رَمَضاں الوَداع

اَلفِراق! اے ماہِ رَمَضاں! اَلفِراق وَالفِراق!
تیری فُرقت اور جُدائی ہے نہایت ہم پہ شاق

دَرد پہنچاتا رہے گا دِل کو تیرا اِشتیاق
تجھ سے پھر ملنے کا ہوگا یا نہ ہوگا اِتّفاق

پھر نہ کیوں کہتے رہیں اے وقتِ ہجراں اَلوَداع
حسرتا وا حسرتا اے ماہِ رَمَضاں الوَداع

اے مَہِ فَرخندہ پَے! اَفسوس! ہم غافِل رہے
قَدر دانی سے تری ہم روز و شب کاہِل رہے

نیں ہوئیں بَیّنات! ہم سے نیکیاں جُوں چاہئے
تیری حُرمَت کچھ نہ کی ہم نے پَشیماں ہی رہے

اس لئے کہتے ہیں اب ہم اَشک رَیزاں اَلوَداع
حسرتاوا حسرتا اے ماہِ رَمَضاں الوَداع

تیرے آنے سے زمانہ چو طرف پُر نور تھا
مسجد و محراب و منبر جگمگاتے جابجا

روزہ داروں کا بھی تھا چہرہ بڑا رَونق بھرا
آہ! ایسی بَرَکتیں اب ہم سے ہوتی ہیں جُدا

ہیں زَبان و جان و دِل گویا ہراساں اَلوَداع
حسرتاوا حسرتا اے ماہِ رَمَضاں الوَداع

آہ! اے رَمَضاں کوئی دم کا تُو اب مہمان ہے
ہر مُسلماں اب جُدائی سے تری بے جان ہے

ہے تڑپتا کوئی تو تصویر سا حَیران ہے
آہ! یہ دل کا ہمارے دَرد بے درمان ہے

پھر نہ کیوں رَو رَو کہے ہر اِک مُسلماں اَلوَداع
حسرتا وا حسرتا اے ماہِ رَمَضاں الوَداع

اہ! اب جاتا ہے تُو اے ماہِ رَمَضاں السّلام
کاش! پھر لاوے تجھے دُنیا میں جب ربّ الانام

ہم بھی زِندہ رہ کے دیکھیں پھر سُہانے صبح و شام
پھر ترے بَرَکات ہوویں نَشر عالم میں تمام

السّلام اے عازِمِ درگاہِ سُبحاں اَلوَداع
حسرتاوا حسرتا اے ماہِ رَمَضاں الوَداع

اے مَہِ رَمَضان! مَحشر میں بدرگاہِ اِلٰہ
ہم گنہگاروں کے اِیماں پر کَرَم سے ہو گواہ

اور ہماری مَغفِرت کے واسطے ہو عُذر خواہ
اور دِلوادے ہمیں نارِ جہنّم سے پناہ

اے شفیعِ سائرِ اَربابِ عِصیاں اَلوَداع
حسرتاوا حسرتا اے ماہِ رَمَضاں الوَداع

marfat.com

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

(۵) فیضانِ اِعتِکاف

حضرتِ سیِّدُنا ابودَرْداء رضی اللہ تعالیٰ عنہُ سے روایت ہے کہ شفیعُ المُذنِبین رحمۃٌ لِّلعٰلَمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا،

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ حِیْنَ یُصْبِحُ عَشْرًا وَحِیْنَ یُمْسِیْ عَشْرًا اَدْرَکَتْہُ شَفَاعَتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ. (مَجْمَعُ الزَّوَائِد ج ۱۰ ص ۱۶۳)

ترجَمہ: جس نے مجھ پر دس۱۰ مرتبہ صبح اور دس۱۰ مرتبہ شام کو دُرُود پاک پڑھا وہ قِیامت کے دن میری شَفاعت کو پائے گا۔

صلُّوا علَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رَمَضانُ المُبارَک کی بَرَکتوں کے کیا کہنے! یوں تو اس کی ہر ہر گھڑی رَحمت بھری اور ہر ہر ساعت اپنے جِلَو میں بے پایاں بَرَکتیں لئے ہوئے ہے۔ مگر اس ماہِ مُحتَرَم میں شبِ قدر سب سے زیادہ اَہمیّت کی حامِل ہے۔ اسے پانے کے لئے ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ماہِ رَمَضان پاک کا پورا مہینہ بھی اعتِکاف

marfat.com

فرمایا ہے اور آخری دس۱۰ دن تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے کبھی تَرک نہیں فرمائے۔ یہاں تک کہ ایک بار کسی خاص عُذر کے تحت ''آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم رَمَضانُ الْمبارَک میں اِعْتِکاف نہ کرسکے تو شَوّالُ الْمکرّم کے آخری عَشْرہ میں اعتِکاف فرمایا۔'' (صحیح بخاری ج۲ص۳۱۶)

''ایک مرتبہ سفر کی وَجہ سے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا اعتِکاف رہ گیا تو اگلے رَمَضان شریف میں بیس۲۰ دن کا اعتِکاف فرمایا۔'' (ترمذی ج۲ ص۲۱۲)

ہمارے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم اعتِکاف کا خوب اہتمام فرماتے رہے۔ نیز پچھلی اُمّتوں میں بھی اعتِکاف کی عبادت موجود تھی۔ چُنانچہ

اللہ عَزَّوَجَلَّ کا قرآنِ مجید میں فرمانِ عالی شان ہے:

وَعَهِدْنَآ اِلٰۤى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِىَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ﴿۱۲۵﴾

ترجَمۂ کنزُ الایمان: اور ہم نے تاکید فرمائی ابراہیم و اسمٰعیل عَلَیْہِمَا السَّلام کو کہ میرا گھر خوب سُتھرا کرو طواف والوں اور اعتِکاف والوں اور رُکوع و سُجود والوں کیلئے۔

(پ۱ البقرہ ۱۲۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نمازِ واعتِکاف کیلئے کعبۂ مُشَرَّفہ کی پاکیزگی اور صفائی کا خود ربِّ کعبہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے فرمان جاری کیا جارہا ہے۔ نیز اِس آیتِ مقدّسہ سے ہر مسجِد کو پاک وصاف رکھنے کا حکم بھی ثابت ہوتا ہے کیوں کہ

marfat.com

مساجد میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کی جاتی، نمازیں پڑھی جاتیں اور اعتکاف کیا جاتا ہے۔

ہمارے پیارے پیارے اور رَحمت والے آقا، میٹھے میٹھے مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا جوئی کیلئے ہر وَقْت کمر بَستہ رہتے تھے اور خُصُوصاً رَمَضان شریف میں خوب ہی عبادت کا اہتمام فرمایا کرتے۔ چُونکہ ماہِ رَمَضان ہی میں شبِ قَدْر کو بھی پوشیدہ رکھا گیا ہے۔ لہٰذا اِس مبارَک رات کو تلاش کرنے کیلئے آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ایک بار پورے ماہِ مبارَک کا اِعتِکاف فرمایا۔ چُنانچِہ:

سارا مہینہ اعتکاف مدینہ

حضرتِ سیِّدُنا ابوسعید خُدْری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، ''ایک مرتبہ سُلطانِ دو جہان، رَحمتِ عالَمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے یکُم رَمَضان سے بیس رَمَضان تک اِعتِکاف کرنے کے بعد ارشاد فرمایا،

اِنِّیْ اِعْتَکَفْتُ الْعَشْرَ الْاَوَّلَ اَلْتَمِسُ هٰذِهِ اللَّیْلَةَ ثُمَّ اعْتَکَفْتُ الْعَشْرَ الْاَوْسَطَ ثُمَّ اُتِیْتُ فَقِیْلَ لِیْ اِنَّهَا فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فَمَنْ اَحَبَّ مِنْکُمْ اَنْ یَعْتَکِفَ فَلْیَعْتَکِفْ.

(صحیح مسلم ۱ ص ۳۷۰)

ترجمہ: ''میں نے شبِ قدر کی تلاش کیلئے رَمَضان کے پہلے عَشْرہ کا اعتِکاف کیا پھر درمیانی عَشْرہ کا اعتِکاف کیا پھر مجھے بتایا گیا کہ شبِ قَدْر آخری عَشْرہ میں ہے لہٰذا تم میں سے جو شَخْص میرے ساتھ اِعتِکاف کرنا چاہے وہ کرلے۔''

دس دن کا اعتکاف مدینہ

اِس کے بعد اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا یہ معمول ہوگیا کہ ہر رَمَضان شریف کے عَشرۂ

marfat.com

آخرہ (یعنی آخری دس دن) کا اِعتِکاف فرمایا کرتے اور اِسی سنّتِ کریمہ کو زندہ رکھتے ہوئے اُمّہاتُ الْمؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہن بھی اعتِکاف فرماتی رہیں۔ چنانچہ اُمُّ الْمؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے سرتاج، صاحِبِ مِعراج صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم رَمضانُ الْمبارَک کے آخِری عَشْرہ (یعنی آخری دس دن) کا اِعتِکاف فرمایا کرتے۔ یہاں تک کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کو وفاتِ (ظاہری) عطا فرمائی۔ پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے بعد آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ازواجِ مُطَہَّرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن اعتِکاف کرتی رہیں۔

عاشِقوں کی دُھن

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یوں تو اعتِکاف کے بے شُمار فضائل ہیں مگر عُشّاق کیلئے تو اتنی ہی بات کافی ہے کہ آخِری عَشْرہ کا اعتِکاف سُنّت ہے۔ یہ تصوُّر ہی ذَوق اَفزا ہے کہ ہم پیارے سرکار، مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ایک پیاری پیاری سُنّت ادا کر رہے ہیں۔ عاشِقوں کی تو دُھن یہی ہوتی ہے کہ فُلاں فُلاں کام ہمارے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے کیا ہے لہٰذا ہمیں بھی کرنا ہے۔

سُنّت سے مَحبّت کی حِکایت

حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بَہُت زیادہ مُتَّبِعِ سنّت تھے۔ انہیں جب بھی کوئی سُنّت

marfat.com

معلوم ہوجاتی تو اُس کی بَجَا آوری میں کسی قسم کی پَس و پَیش کا مُظاہَرہ نہ فرماتے۔چُنانچہ ''ایک بار کسی مقام پر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اونٹنی کے ساتھ پھیرے لگا رہے تھے لوگوں کو دیکھ کر تعجُّب ہوا۔ پوچھنے پر ارشاد فرمایا، ایک بار میں نے مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کو یہاں اسی طرح کرتے دیکھا تھا، لہٰذا آج میں اِس مقام پر اُسی ادائے مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کو ادا کر رہا ہوں۔'' (الشِّفاء ج۲ ص ۱۲)

تمہیں کچھ خبر ہے میں کیا کر رہا ہوں میں پھیرے کیوں ناقہ کو لگوا رہا ہوں
مجھے شادمانی اسی بات کی ہے ادا سنّتِ مصطفٰے کر رہا ہوں

ایک بار تو اعتِکاف مدینہ کر ہی لیں!

آقا کی سنّتوں کے دیوانو! اگر کوئی خاص مجبوری نہ ہو تو ماہِ رَمَضانُ المبارَک کے آخِری عَشرہ کے اعتِکاف کی سعادت ہرگز ہرگز نہیں چھوڑنی چاہئے۔کم از کم زندگی میں ایک بار تو ہر اسلامی بھائی اور اسلامی بہن کو رَمَضانُ الْمبارَک کے آخِری عَشرہ کا اعتِکاف کر ہی لینا چاہئے اور یوں بھی مسجِد میں پڑا رہنا بذاتِ خود بہت بڑی سَعادَت کا مُوجِب ہے اور مُعتَکِف تو گویا اللہ عَزَّوَجَلَّ کا مہمان ہوتا ہے اور اسکی رِضا حاصل کرنے کیلئے اپنے آپ کو تمام مشاغِل سے فارِغ کر کے مسجِد میں ڈیرے ڈال دیتا ہے، فتاویٰ عالمگیری میں ہے، ''اعتِکاف کی خوبیاں بالکل ہی ظاہر ہیں کیونکہ اس میں بندہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا حاصل کرنے کیلئے کُلِّیَّۃً (یعنی مکمّل طور پر) اپنے آپ کو

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت میں مُنہمک کردیتا ہے اوران تمام مشاغِلِ دنیا سے کنارہ کش ہوجاتا ہے جواللہ عَزَّوَجَلَّ کے قُرب کی راہ میں حائل ہوتے ہیں۔اور مُعتَکِف کے تمام اوقات حَقیقۃً یا حُکماً نماز میں گزرتے ہیں۔(کیونکہ نماز کا انتظار کرنا بھی نماز کی طرح ثواب رکھتا ہے)اور اعتِکاف کا مقصودِ اصلی جماعت کے ساتھ نماز کا انتِظار کرنا ہے اور مُعتَکِف ان (فرشتوں) سے مُشابَہت رکھتا ہے جواللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو کچھ انہیں حُکم ملتا ہے اسے بجا لاتے ہیں،اوران کے ساتھ مُشابَہت رکھتا ہے جوشب وروز اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تسبیح (پاکی) بیان کرتے رہتے ہیں اوراس سے اُکتاتے نہیں۔" (فتاوٰی عالمگیری ج۱ ص۲۱۲)

ایک دن کے اعتِکاف کی فضیلت

جو رَمَضانُ الْمبارَک کے عِلاوہ بھی صِرف ایک دن مسجِد کے اندر اِخلاص کے ساتھ اعتِکاف کرلے اُس کیلئے بھی زبردست ثواب کی بِشارت ہے۔چُنانچِہ اعتِکاف کی ترغیب دلاتے ہوئے،ہم بے کسوں کے غمخوار،شفیعِ روزشمار،مکّی مَدَنی سرکار صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا،

مَنِ اعْتَكَفَ يَوْمًا اِبْتِغَاءَ وَجْهِ اللهِ جَعَلَ اللهُ بَيْنَه، وَ بَيْنَ النَّارِ ثَلَاثَ خَنَادِقَ اَبْعَدَ مِمَّا بَيْنَ الْخَافِقَيْنِ.

(الدرالمنثور ج۱ ص۴۸۶)

ترجمہ:" جوشخص اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خوشنودی کیلئے ایک دن کا اعتِکاف کرے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے اور جہنّم کے درمیان تین[۳] خندقیں حائل کردے گا جن کی مُسافت مشرِق ومغرِب کے فاصلے سے بھی زیادہ ہوگی۔"

سابقہ گناہوں کی بخشش مدینہ

اُمّ المؤمنین سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ سرکارِ ابدقرار، شفیعِ روزِ شمار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ خوشبودار ہے،

مَنِ اعْتَكَفَ اِيْمَانًا وَّاِحْتِسَابًا غُفِرَلَهٗ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ (جامع صغیر ص۵۱۶)

ترجمہ: ''جس شخص نے ایمان کیساتھ ثواب حاصل کرنے کی نیّت سے اعتکاف کیا اس کے تمام پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔''

آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی جائے اعتکاف مدینہ

حضرتِ سیِّدُنا نافِع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں، مدینے کے سُلطان، رَحمتِ عالَمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم ماہِ رَمضان کے آخری عَشرے کا اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔ حضرتِ سیِّدُنا نافِع رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے مجھے مسجِد میں وہ جگہ دکھائی جہاں سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم اعتکاف فرماتے تھے۔ (صحیح مسلم ج۱ ص۳۷۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مسجِدِ نَبَوِیِّ الشّریف علیٰ صاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام میں جس جگہ ہمارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم اعتکاف کیلئے کھجور شریف کی لکڑی وغیرہ سے بنی ہوئی مبارک چارپائی بچھاتے تھے۔ وہاں بطورِ یادگار ایک مبارک سُتون بنام ''اُسْطُوانَۃُ السَّرِیر'' آج بھی قائم ہے۔ خوش نصیب زائرین حُصولِ بَرَکت کیلئے یہاں نوافِل ادا کرتے ہیں۔

شبِ قدر کی تلاش میں مدینہ

حضرتِ سیِّدُنا ابوسعید خُدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ایک تُرکی خَیمے کے اندر رَمَضانُ الْمُبارَك کے پہلے عَشرے کا اعتِکاف فرمایا، پھر درمیانی عَشرے کا، پھر سرِ اقدس باہَر نکالا اور فرمایا، ''میں نے پہلے عَشرے کا اعتِکاف شبِ قَدر تلاش کرنے کیلئے کیا، پھر اِسی مقصد کے تحت دُوسرے عَشرے کا اعتِکاف بھی کیا، پھر مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ خبر دی گئی کہ شبِ قَدر آخِری عَشرے میں ہے۔ لہٰذا جو شخص میرے ساتھ اعتِکاف کرنا چاہے وہ آخِری عَشرے کا اعتِکاف کرے۔ اِس لئے کہ مجھے پہلے شبِ قَدر دکھادی گئی تھی پھر اسے بُھلا دیا گیا، اور اب میں نے یہ دیکھا ہے کہ میں شبِ قَدر کی صُبح کو گیلی مِٹّی میں سَجدہ کررہا ہوں۔ لہٰذا اب تم شبِ قَدر کو آخِری عَشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ حضرتِ سیِّدُنا ابوسعید خُدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اس شب بارِش ہوئی اور مسجِد شریف کی چھت ٹپکنے لگی، چُنانچہ اکیس ۲۱ رَمَضانُ الْمُبارَك کی صُبح کو میری آنکھوں نے میٹھے میٹھے آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کو اس حالت میں دیکھا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی پیشانی مُبارَک پر پانی والی گیلی مِٹّی کا نشان تھا۔ (مشکوٰۃ ص ۱۸۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! رَمَضانُ الْمُبارَك میں اعتِکاف کرنے کا سب سے بڑا مقصد شبِ قَدر کی تلاش ہے۔ اور راجِح (یعنی

غالِب) یہی ہے کہ شبِ قَدْر رَمَضانُ الْمُبارَک کے آخِری دس۱۰ دنوں کی طاق راتوں میں ہوتی ہے اِس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اُس بار شبِ قَدْر اکیسویں۲۱ شب تھی مگر یہ فرمانا کہ ''آخِری عَشْرہ کی طاق راتوں میں اِس کو تلاش کرو۔'' اِس بات کو ظاہِر کرتا ہے کہ شبِ قَدْر ہر سال بدلتی رہتی ہے۔ یعنی کبھی اکیسویں۲۱، کبھی تئیسویں۲۳، کبھی پچیسویں۲۵ کبھی ستائیسویں۲۷ تو کبھی انتیسویں۲۹ شب۔ مسلمانوں کو شبِ قَدْر کی سعادت حاصِل کرنے کیلئے آخِری عَشْرہ کے اعتِکاف کی ترغیب دِلائی گئی ہے۔ کیوں کہ مُعتکف دسوں۱۰ دن مسجِد میں ہی پڑا رہتا ہے اور ان دس۱۰ دنوں میں کوئی بھی ایک رات شبِ قَدْر ہوتی ہے۔ لہٰذا وہ یہ شب مسجِد میں گزارنے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔

ایک اور نکتہ اِس حدیثِ پاک سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ہمارے پیارے آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم خاک پر بھی سَجدہ کر لیا کرتے تھے۔ لہٰذا بلا حائل زمین پر سجدہ کرنا سُنّت ہوا، خاک کے ذرّات میرے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی نورانی پیشانی سے بے تابانہ چمٹ گئے تھے۔

اللہ اکبر عَزَّوَجَلَّ! ہمارے سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کس قَدَر سادگی پسند ہیں، یقیناً اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حُضور سجدہ میں اپنی پیشانی خاک پر رکھنا اور پیشانی سے خاکِ پاک کے ذرّات کا چمٹ جانا سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بہُت بڑی عاجِزی ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا

عُمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سنّتوں سے بے حد پیار تھا چُنانچہ "مُکَاشَفَۃُ الْقُلُوب" میں ہے، حضرت عُمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ صرف مٹّی ہی پر سجدہ کرتے تھے۔

(مُکاشفۃُالقُلُوب ص۱۸۱)

مَراقِی الْفَلاح حصّہ سُوم میں زمین پر بلا حائل (یعنی مُصلّٰی، کپڑا وغیرہ نہ ہو یوں) سجدہ کرنا مُستحب لکھا ہے۔ (مَراقِی الْفلاح ص۸۵)

دو حج اور دو عمروں کا ثواب

حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کرّم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ محمدِ مصطفٰی، حبیبِ کبریا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ خوشنما ہے،

مَنِ اعْتَکَفَ فِیْ رَمَضَانَ کَانَ کَحَجَّتَیْنِ وَعُمْرَتَیْنِ (شعب الایمان ج۳ ص۴۲۵)

ترجمہ: "جس نے رَمَضانُ الْمُبارَک میں (دس دن) کا اعتکاف کرلیا وہ ایسا ہے جیسے دو حج اور دو عمرے کئے۔"

گناہوں سے تحفُّظ مدینہ

حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سلطانِ ذی شان رَحمتِ عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ تحفُّظ نشان ہے،

هُوَ یَعْکِفُ الذُّنُوْبَ وَیُجْرٰی لَهٗ مِنَ الْحَسَنَاتِ کَعَامِلِ الْحَسَنَاتِ کُلِّهَا (ابن ماجہ ج۲ ص۲۶۵)

ترجمہ: "اعتکاف کرنے والا گناہوں سے بچا رہتا ہے اور اس کیلئے تمام نیکیاں لکھی جاتی ہیں جیسے ان کے کرنے والے کے لئے ہوتی ہیں۔"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اعتکاف کا ایک بہت بڑا

فائدہ یہ بھی ہے کہ جتنے دن مسلمان اعتِکاف میں رہے گا گناہوں سے بچا رہے گا اور جو گناہ وہ باہَر رہ کر کرتا، ان سے بھی محفوظ رہے گا۔ لیکن یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خاص رَحمت ہے کہ باہَر رہ کر جو نیکیاں وہ کیا کرتا تھا، اعتِکاف کی حالت میں اگرچہ وہ ان کو انجام نہ دے سکے گا مگر پھر بھی وہ اس کے نامہءاعمال میں بدستور لکھی جاتی رہیں گی اور اسے ان کا ثواب بھی ملتا رہے گا۔ مَثَلاً کوئی اسلامی بھائی مریضوں کی عِیادت کرتا تھا، اور اعتِکاف کی وجہ سے یہ کام نہیں کرسکا تو وہ اس کے ثواب سے محروم نہیں ہوگا بلکہ اس کو ایسا ہی ثواب ملتا رہے گا۔ جیسے وہ خود اس کو انجام دیتا رہا ہو۔

روزانہ حج کا ثواب

حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے، ''مُعْتَکِف کو ہر روز ایک حج کا ثواب ملتا ہے۔''

(الدرالمنثور ج۱ ص۴۸۶)

اعتِکاف کی تعریف

''مسجِد میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کیلئے بہ نیّتِ اِعتِکاف ٹھہرنا اِعتِکاف ہے۔'' اس کیلئے مسلمان کا عاقِل اور جَنابت اور حَیض ونِفاس سے پاک ہونا شَرط ہے۔ بُلوغ شَرط نہیں۔ بلکہ نابالِغ جو تمیز رکھتا ہے اگر بہ نیتِ اعتِکاف مسجِد میں ٹھہرے تو یہ اعتِکاف صحیح ہے۔

(عالمگیری ج۱ ص۲۱۱)

اعتِکاف کے لُغوی معنیٰ ہیں، ''دَھرنا مارنا'' مطلب یہ کہ مُعْتَکِف اللہ عَزَّوَجَلَّ کی

بارگاہ میں اس کی عبادت پر کمر بستہ ہو کر دھرنا مار کر پڑا رہتا ہے۔اس کی یہی دُھن ہوتی ہے کہ کسی طرح اس کا پروردگار عَزَّوَجَلَّ اس سے راضی ہو جائے۔

اب تو غنی کے در پر بستر جما دیئے ہیں

حضرتِ سیِّدُنا عطاء خُراسانی رحمۃ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں، ''مُعتکِف کی مِثال اُس شخص کی سی ہے جو اللہ تعالٰی کے در پر آپڑا ہو اور یہ کہہ رہا ہو، ''یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! جب تک تُو میری مغفِرت نہیں فرما دے گا۔ میں یہاں سے نہیں ٹلوں گا۔'' (شُعَبُ الایمان ج۳ ص۴۲۶)

ہم سے فقیر بھی اب پھیری کو اٹھتے ہوں گے
اب تو غنی کے در پر بستر جما دیئے ہیں

(حدائقِ بخشش)

اعتِکاف کی قِسمیں

اِعتِکاف کی تین۳ قِسمیں ہیں (۱) اعتِکافِ واجِب (۲) اعتِکافِ سُنّت (۳) اعتِکافِ نَفْل۔

اعتِکافِ واجِب اعتِکاف کی نَذْر (یعنی مَنّت) مانی یعنی زَبان سے کہا کہ ''میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کیلئے فُلاں دن یا اتنے دن کا اعتِکاف کروں گا۔'' تو اب جتنے بھی دن کا کہا ہے اُتنے دن کا اعتِکاف کرنا واجِب ہو گیا۔ یہ بات خاص کر یاد رکھئے کہ جب کبھی کسی بھی قِسم کی مَنّت مانی جائے اُس میں یہ شَرْط ہے

کہ مَنَّت کے اَلفاظ زَبان سے ادا کئے جائیں صِرْف دل ہی دل میں مَنَّت کا ارادہ یا نیَّت کر لینے سے مَنَّت صحیح نہیں ہوتی۔ (ایسی مَنَّت کا پورا کرنا واجِب نہیں ہوتا)

(رَدُّالْمُحتار ج۳ ص ۴۳۰)

مَنَّت کا اعتِکاف مَرْد مسجِد میں کرے اور عورت مسجدِ بَیْت میں۔ اِس میں روزہ بھی شَرْط ہے۔ (عورت گھر میں جو جگہ نَماز کیلئے مخصوص کر لے اسے "مسجدِ بَیت" کہتے ہیں۔)

اعتِکافِ سنّت مدینہ رَمَضانُ الْمُبارَک کے آخِری عَشرہ کا اعتِکاف "سنَّتِ مُؤَکَّدہ عَلَی الْکِفایہ" ہے (دُرِّمُختار مع رَدُّالْمُحتار ج ۳ ص ۴۳۰)

یعنی پورے شَہر میں کسی ایک نے کر لیا تو سب کی طرف سے ادا ہو گیا اور اگر کسی ایک نے بھی نہ کیا تو سبھی مُجرِم ہوئے۔ (بہارِ شریعت حصّہ پنجُم ص ۹۱)

اِس اعتِکاف میں یہ ضَروری ہے کہ رَمَضانُ الْمُبارَک کی بیسویں ۲۰ تاریخ کو غُروبِ آفتاب سے پہلے پہلے مسجِد کے اندر بہ نیّتِ اعتِکاف موجود ہو اور انتیس ۲۹ کے چاند کے بعد یا تیس ۳۰ کے غُروبِ آفتاب کے بعد مسجِد سے باہَر نکلے۔

(بہار شریعت حصّہ پنجُم ص ۹۱)

اگر غُروبِ آفتاب کے بعد مسجِد میں داخِل ہوئے تو اعتِکاف کی سنّتِ مُؤَکَّدہ ادا نہ ہوئی بلکہ سورج ڈوبنے سے پہلے پہلے مسجِد میں تو داخِل ہو چکے تھے مگر نیَّت کرنا بھول گئے تھے یعنی دل میں نیَّت ہی نہیں تھی (نیَّت دل کے ارادہ کو کہتے ہیں) تو اِس

marfat.com

صورت میں بھی اعتِکاف کی سنّتِ مُؤَکَّدہ ادا نہ ہوئی۔ اگر غُروبِ آفتاب کے بعد نیّت کی تو نفلی اعتِکاف ہوگیا۔ دل میں نیّت کر لینا ہی کافی ہے زَبان سے کہنا شَرط نہیں۔ البتہ دل میں نیّت حاضِر ہونا ضَروری ہے ساتھ ہی زَبان سے بھی اِس طرح کہہ لینا زیادہ بہتر ہے۔

نیّت اس طرح کریں ''میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کیلئے رَمَضانُ الْمُبارَک کے آخِری عَشْرہ کے سنّتِ اِعتِکاف کی نیّت کرتا ہوں۔''

اعتِکاف نفل نذر اور سنّتِ مُؤَکَّدہ کے علاوہ جو اعتِکاف کیا جائے وہ مُستَحَب (یعنی نفلی) وسنّتِ غَیر مُؤَکَّدہ ہے۔

(بہارِ شریعت حصہ ۵ ص ۹۲)

اِس کیلئے نہ روزہ شَرط ہے نہ کوئی وَقت کی قید۔ جب بھی مسجِد میں داخِل ہوں اعتِکاف کی نیّت کر لیں۔ جب تک مسجِد میں رہیں گے کچھ پڑھیں یا نہ پڑھیں ثَواب ملتا رہے گا۔ جب مسجِد سے باہَر نکلیں گے اعتِکاف خَتم ہو جائے گا۔ اعتِکاف کی نیّت کرنا کوئی مشکِل کام نہیں۔ نیّت دل کے ارادہ کو کہتے ہیں، اگر دل ہی میں آپ نے ارادہ کر لیا کہ ''میں سنّت اعتِکاف کی نیّت کرتا ہوں۔'' یہی کافی ہے اور اگر دل میں نیّت حاضِر ہے اور زَبان سے بھی یہی اَلفاظ ادا کر لیں تو زیادہ بہتر ہے۔ اپنی مادَری زَبان میں بھی نیّت ہو سکتی ہے اور اگر عَرَبی میں نیّت یاد کر لیں تو

marfat.com

زیادہ مناسِب ہے۔ہوسکےتوآپ یہ عَرَبی نیّت یادکرلیں: جیساکہ" اَلْمَلْفُوظ"

حصہ ۲ص۲۳۸ میں ہے۔

نَوَیْتُ سُنَّۃَ الْاِعْتِکَاف

ترجَمہ: میں نے سنّتِ اِعتِکاف کی نیّت کی۔

(مسجدُ النَّبَوِیِّ الشَّریف علی صاحِبِہا الصَّلٰوۃ والسلام کے قدیم اور مشہور دروازہ "بابُ الرحمۃ" سے داخِل ہوں تو سامنے ہی سُتونِ مبارک پر نظر پڑتی ہے جس پر یاددہانی کیلئے قدیم زمانے سے نُمایاں طور پر نَوَیْتُ سُنَّۃَ الْاِعْتِکَاف لکھا ہوا ہے۔)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب بھی آپ کسی عبادت مَثَلاً نَماز، روزہ، اِحْرام، طوافِ کَعْبہ وغیرہ کی عَرَبی میں نیّت کریں تو اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ اس عَرَبی عبارت کے معنٰی بھی آپ سمجھ رہے ہوں کیوں کہ نیّت دل کے ارادے کو کہتے ہیں اگر آپ نے رَٹی ہوئی "عَرَبی نیّت" کے الفاظ ادا کر لئے یا کتاب میں دیکھ کر پڑھ لئے اور دھیان کسی اور طرف لگا ہوا تھا۔وہ ارادہ دل میں موجود نہ ہو تو نیّت سِرے سے ہوگی ہی نہیں۔مَثَلاً آپ مسجِد میں داخِل ہو کر "نَوَیْتُ سُنَّۃَ الْاِعْتِکَاف" کہیں تو دل میں بھی ارادہ ہونا لازِمی ہے کہ میں یہ اعتِکاف کی نیّت کر رہا ہوں۔یہ بات خاص طور پر ذِہن نشین کرلیں کہ یہ آخِری عشرۂ رَمَضانُ الْمُبارَک کا اعتِکاف نہیں یہ نَفْلی اعتِکاف ہے اور ایک لمحہ کیلئے بھی کیا جا سکتا

marfat.com

ہے۔آپ جب بھی مسجد سے باہر نکلیں گے یہ نفلی اعتکاف اُسی وَقت ختم ہوجائے گا۔

مسجد میں کھانا پینا جائز مدینہ

یاد رکھیئے! مسجد کے اندر کھانے پینے اور سونے کی شرعاً اجازت نہیں، اگر اعتکاف کی نیت تھی تو ضِمناً کھانے پینے اور سونے کی اجازت بھی ہوجائے گی۔ہمارے یہاں اکثر مساجد میں دُرُود وسلام وغیرہ کا وِرد ہوتا ہے پھر پانی پر دم کرکے ہمارے اسلامی بھائی اِس کو تبرُّکاً پیتے ہیں۔یہ ایک بہت اچھا عمل ہے۔البتہ کسی اسلامی بھائی کی اعتکاف کی نیت نہ ہوتو وہ مسجد میں یہ پانی نہیں پی سکتا۔اسی طرح رَمَضانُ الْمُبارَک میں مسجد کے اندر اِفطار کیا جاتا ہے۔جس نے اعتکاف کی نیّت کی ہوئی تھی وُہی مسجد میں اِفطار کرسکتا ہے۔اِسی طرح مسجِدُ الحرام شریف میں بھی آبِ زم زم شریف پینے، اِفطار کرنے یا سونے کیلئے اعتکاف کی نیت ہونی چاہئے۔مسجدُالنَّبوِیِ الشّریف علٰی صاحِبِہَا الصّلوٰۃُ والسّلام میں بھی بِلا نیّتِ اعتکاف، پانی وغیرہ نہیں پی سکتے۔یہاں یہ بات بھی سمجھ لینا ضَروری ہے کہ اعتکاف کی نیّت صِرف کھانے، پینے اور سونے کیلئے نہ کی جائے بلکہ ثواب کیلئے کریں۔

رَدُّالْمُحْتَار (شامی) میں لکھا ہے کہ اگر کوئی مسجِد میں کھانا، پینا یا سونا چاہے تو اعتکاف کی نیت کرلے۔کچھ دیر ذِکرُ اللہ عَزَّوَجَلَّ کرے پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سوسکتا ہے)۔ (رَدُّالمُحتار ج۲ ص۴۳۵)

اعتِکاف کس مسجد میں کرے؟

اِعتِکاف کیلئے تمام مساجد سے مسجِدُالحرام شریف افضل ہے، پھر مسجِدُالنَّبوِیِّ الشّریف عَلٰی صَاحِبِہَاالصَّلٰوۃُ وَالسَّلام پھر مسجِد اقصٰی شریف (بیتَ المقدّس) پھر ایسی جامع مسجِد جس میں پنج وقتہ باجماعت نَماز ہوتی ہو۔ اگر جامع مسجِد میں جماعت نہ ہوتی ہو تو پھر اپنے مَحلّہ کی مسجِد میں اعتِکاف کرنا افضل ہے۔ (فتحُ القدیر ج۲ ص۳۰۸)

جامعِ مسجِد ہونا اعتِکاف کے لئے شَرط نہیں بلکہ مسجِد جماعت میں بھی ہوسکتا ہے۔ مسجِد جماعت وہ ہے جس میں امام ومُؤَذِّن مقرّر رہوں اگرچہ اس میں پنجگانہ نَماز نہ ہوتی ہو اور آسانی اس میں ہے کہ مُطلقاً ہر مسجِد میں اعتِکاف صحیح ہے۔ اگرچہ وہ مسجِد جماعت نہ ہو۔ (رَدُالمُحتَار ج۳ ص۴۲۹) خُصوصاً اِس زمانے میں کہ بعض مسجِدیں ایسی ہیں کہ جن میں نہ امام ہیں نہ مُؤَذِّن۔ (بہارِشریعت حصہ۵ ص۹۱)

مُعتَکِف اور احترامِ مسجِد

پیارے مُعتَکِف اسلامی بھائیو! چُونکہ آپ کو دس روز مسجِد ہی میں گزارنے ہیں۔ اس لئے مناسب یہی ہے کہ چند باتیں احترامِ مسجِد سے متعلّق سیکھ لیں۔ دَورانِ اعتِکاف مسجِد کے اندر ضَرورۃً دُنیَوِی بات کرنے کی اجازت ہے لیکن حَتَّی الاِمکان دِھیمی آواز کے ساتھ اور احترامِ مسجِد کو مَلحُوظ رکھتے ہوئے۔ یہ نہیں ہونا چاہئے کہ آپ چِلّا کر کسی اسلامی بھائی کو بُلا رہے ہوں اور وہ بھی آپ کو چِلّا کر جواب دے رہا ہو،

marfat.com

''اے تبے''اورغُل غپاڑے سے مسجد گونج رہی ہو۔یہ انداز ناجائز وگناہ ہے۔ یادرکھئے!!مسجد میں بلاضَرورت دُنیَوی بات چیت کی مُعتَکِف کوبھی اجازت نہیں۔

مسجدیں دُنیا کی باتیں مدینہ

سیِّدُنا حَسَن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سَرورِکائنات،شاہِ موجودات صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کافرمانِ ذی شان ہے،

یَاْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ یَکُوْنُ حَدِیْثُھُمْ فِیْ مَسَاجِدِھِمْ فِیْ اَمْرِ دُنْیَاھُمْ فَلَا تُجَالِسُوْھُمْ فَلَیْسَ لِلّٰہِ فِیْھِمْ حَاجَۃٌ (شُعَبُ الایمان ج۳ص۸۷)

ترجَمہ: ''لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ مساجد میں دُنیا کی باتیں ہوں گی،تم ان کے ساتھ مت بیٹھو کہ ان کو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے کچھ کام نہیں۔

مسجد میں شوروغُل کرنا مدینہ

حضرتِ سیِّدُنا ابوہُرَیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ،قرارِقلب وسینہ ،فیض گنجینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں:

مَنْ سَمِعَ رَجُلًا یَنْشُدُ ضَالَّۃً فِی الْمَسْجِدِ فَلْیَقُلْ لَا رَدَّھَا اللّٰہُ عَلَیْکَ فَاِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ لِھٰذَا (صحیح مسلم ج۱ص۲۱۰)

ترجَمہ:جوکسی کو مسجد میں باآوازِ بلند گمشدہ چیز ڈھونڈتے سنے تو کہے،''اللہ عَزَّوَجَلَّ وہ گمشدہ شے تجھے نہ ملائے''۔کیونکہ مسجدیں اس کام کیلئے نہیں بنائی گئیں۔

مسجد میں جُوتے تلاش کرتے پھرنا مدینہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جولوگ اپنے جوتے یاکوئی اور چیزگم ہوجانے پر مسجد میں شور کرتے ہوئے ڈھونڈتے پھرتے ہیں ان کو بیان کردہ

marfat.com

حدیثِ مبارک سے درس حاصل کرنا چاہئے۔ معلوم ہوا کہ ہر اُس کام سے مسجد کو بچانا ضَروری ہے جس سے مسجِد کا تقدُّس پامال ہوتا ہو۔ دُنیوی باتیں، ہنسی مذاق اور اسی طرح کی لَغویات کیلئے مسجِدیں نہیں بنائی گئیں بلکہ مسجدیں تو عبادتِ الٰہی، ذکرُ اللہ عَزَّوَجَلَّ، تلاوتِ قراٰن، علم دین اور سنّتیں سیکھنے سکھانے کیلئے بنائی گئی ہیں۔ مسجِد میں بُلند آواز سے گفتگو کرنے کو صَحابہءِ کرام علیہم الرضوان کتنا ناپسند کرتے ہیں اس کا اس روایت سے اندازہ لگائیے۔ چُنانچِہ

تو تمہیں سزا دیتا

حضرت سیِّدُنا سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، میں مسجِد میں کھڑا ہوا تھا کہ مجھے کسی نے کنکری ماری میں نے دیکھا تو وہ حضرتِ سیِّدُنا امیرُ الْمُؤمِنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے، اُنھوں نے مجھ سے (اشارہ کرکے) فرمایا، ''ان دو شخصوں کو میرے پاس لاؤ!'' میں ان دونوں کو لے آیا حضرت سیِّدُنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُن سے اِستِفسار فرمایا، ''تم کہاں سے تعلُّق رکھتے ہو؟ عرض کیا، ''طائف سے۔'' فرمایا، ''اگر تم مدینۂ منوَّرہ کے رہنے والے ہوتے (کیونکہ وہ مسجد کے آداب بخوبی جانتے ہیں) تو میں تمہیں ضَرور سزا دیتا (کیونکہ) تم رسولُ اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی مسجِد میں اپنی آوازیں بُلند کرتے ہو!

(صحیح بخاری ج۱ ص۱۳۸)

مباح کلام نیکیوں کو کھا جاتا ہے

حضرتِ سیِّدُنا مُلّا علی قاری علیہ رَحمۃُ الْباری، مُحَقِّق عَلَی الْاِطْلاق شیخ ابن ھُمام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے حوالے

سے نَقْل فرماتے ہیں،

"اَلْکَلَامُ الْمُبَاحُ فِی الْمَسْجِدِ مَکْرُوْہٌ یَاْکُلُ الْحَسَنَاتِ." (ترجَمہ)"مسجد میں مُباح بات کرنا مکروہ ہے اور نیکیوں کو کھا جاتا ہے۔"(مرقاۃالمفاتیح ج ۲ص۴۴۹)

سَیِّدُنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَروی ہے کہ حُضور تاجدارِ مدینہ سُرُورِ قلب و سینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا،

اَلضَّحْکُ فِی الْمَسْجِدِ ظُلْمَۃٌ فِي الْقَبْرِ (الجامعُ الصّغیر۳۲۲) ترجَمہ: "مسجِد میں ہنسنا قبر میں اندھیرا (لاتا) ہے۔"

قبر میں اندھیرا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مذکورہ بالا روایات کو بار بار پڑھئے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خوف سے لرزیئے! کہیں ایسا نہ ہو کہ مسجِد میں داخِل تو ہوئے ثواب کمانے مگر خوب ہَنس بَول کر ساری نیکیاں برباد کر کے ہی باہَر نکلے کہ مسجِد میں دُنیا کی جائز بات بھی نیکیوں کو کھا جاتی ہے۔لہٰذا مسجِد میں پُرسُکون اور خاموش رہئے۔ بیان بھی کریں یا سنیں سنجیدگی کے ساتھ کہ کوئی ایسی بات نہ ہو جس سے لوگوں کو ہنسی آئے۔نہ خود ہنسئے نہ لوگوں کو ہنسنے دیجئے کہ مسجِد میں ہنسنا قَبْر میں اندھیرا لاتا ہے۔ہاں ضَرورۃً مسکرانا منع نہیں۔

marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم کے اُنّیس (۱۹) حُرُوف کی نسبت سے

مسجِد کے مُتَعَلّق ۱۹ مَدَنی پھول

مدینہ ۱ مسجِد کے اندر کچی پیاز ،مُولی، کچّا لہسن کھانا یا کھا کر منہ میں بدبُو ختم ہونے سے پہلے مسجِد میں جانا جائز نہیں۔ (پکی ہوئی پیاز وغیرہ کھانے میں حرج نہیں)

مدینہ ۲ اِسی طرح کسی قسم کی بدبودار چیز لے جانا یا بدبودار لباس پہن کر بھی مسجِد کے اندر داخِل ہونا جائز نہیں۔ کیوں کہ بدبودار چیزوں سے فِرشتوں کو بھی تکلیف ہوتی ہے۔

حضرتِ سیِّدُنا جابِر بن عبداللہ رَضِیَ اللہُ تعالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا،

مَنْ اَکَلَ الْبَصَلَ وَالثُّوْمَ وَالْکُرَّاثَ فَلَا یَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا فَاِنَّ الْمَلَائِکَةَ تَتَاَذّٰی مِمَّا یَتَاَذّٰی بِهٖ بَنُوْ اٰدَمَ (صحیح مسلم ج ۱ ص ۲۰۹)

ترجَمہ: "جس نے پیاز لہسن یا گیندنا (بدبودار قسم کی ترکاری) کھائی وہ ہماری مسجِد کے قریب ہرگز نہ آئے کیونکہ جس چیز سے انسان تکلیف محسوس کرتے ہیں فِرشتے بھی ان سے تکلیف محسوس کرتے ہیں۔"

مدینہ ۳ درزی کو اجازت نہیں کہ مسجِد میں بیٹھ کر کپڑے سیئے۔ ہاں اگر بچّوں کو روکنے اور مسجِد کی حفاظت کیلئے بیٹھا تو حرج نہیں۔ اسی طرح کاتِب کو اُجرت پر کتابت کرنے کی اجازت نہیں۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۱۰)

مدینہ ۴ مسجِد کے اندر کسی قسم کا کُوڑا ہرگز نہ پھینکیں۔ سیِّدُنا شیخ عبدالحق مُحدِّث

marfat.com

دِہلوی رَحمۃُ اللہِ تعالٰی عَلَیہ ''جذبُ القُلوب'' میں نَقل کرتے ہیں کہ مسجِد میں اگر خس (یعنی معمولی تنکا یا ذرّہ) بھی پھینکا جائے تو اس سے مسجِد کو اس قَدَر تکلیف پہنچتی ہے جس قَدَر تکلیف انسان کو اپنی آنکھ میں خَس (یعنی معمولی ذرّہ) پڑ جانے سے ہوتی ہے۔ (جذبُ القُلُوب ص۲۵۷)

۵ مسجِد کی دیوار، اس کے فرش، چٹائی یا دری کے اوپر یا اس کے نیچے تھوکنا، ناک سِنکنا، ناک یا کان میں سے مَیل نکال کر لگانا، مسجد کی دری یا چٹائی سے دھاگہ یا تنکا وغیرہ نوچنا سب ممنوع ہے۔

۶ ضَرورۃً اپنے رومال وغیرہ سے ناک پونچھنے میں کوئی مُضائقہ نہیں۔

۷ مسجِد کا کُوڑا جھاڑ کر ایسی جگہ نہ ڈالیں جہاں بے اَدَبی ہو۔

۸ جُوتے اُتار کر مسجِد میں ساتھ لے جانا چاہیں تو گَرد وغیرہ باہَر جھاڑ لیں۔ اگر پاؤں کے تلووں میں گرد کے ذرّات لگے ہوں تو اپنے رومال وغیرہ سے پونچھ کر مسجِد میں داخِل ہوں۔ پاؤں وُضو خانے ہی پر اچّھی طرح خشک کر لیں۔ گیلے پاؤں لیکر چلنے سے مسجد کا فرش گندا اور دریاں مَیلی اور بدنُما ہو جاتی ہیں۔

۹ اُمُّ الْمُؤمِنین سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تعالٰی عَنْہا فرماتی ہیں، ''حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم نے مَحلّوں میں مسجِدیں بنانے کا حکم دیا اور یہ کہ وہ

marfat.com

صاف اور خوشبودار رکھی جائیں۔" (ابوداؤد ج ۱ ص ۱۸۶)

معلوم ہوا مسجِد میں عُود، لُوبان اور اگربتّی وغیرہ سے خوشبو پہنچانا جائز بلکہ سُنّت اور کارِ ثواب ہے۔ مگر مسجِد میں دِیا سلائی (یعنی ماچس کی تیلی) نہ جلائیں کہ اس سے بارُود کی بدبو نکلتی ہے۔ بارُود کا بَدبُودار دھواں اندر نہ آئے اتنی دُور باہَر سے لُوبان یا اگربتّی وغیرہ جلا کر مسجِد میں لائیں۔ اگر بتّیوں کو کسی بڑے طَشت وغیرہ میں رکھنا ضَروری ہے تاکہ اِس کی راکھ مسجِد کے فرش وغیرہ پر نہ گرے۔ اگربتّی کے پیکِٹ پر عُمومًا جاندار کی تصویر بنی ہوتی ہے اُس کو کُھرچ ڈالیں۔

اب میرے آقا اعلیٰحضرت، امامِ اہلسنّت، مجدّدِ دین وملّت مولینا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے ملفوظات شریفہ سے بعض آدابِ مسجِد پیش کئے جارہے ہیں:

مدینہ ۱۰ مسجِد میں دوڑنا یا زور سے قدم رکھنا، جس سے دَھمک پیدا ہو منع ہے۔

مدینہ ۱۱ وُضو کرنے کے بعد اَعضائے وُضو سے ایک بھی چھینٹ پانی فرشِ مسجد پر نہ گرے۔ (یاد رکھیے! اعضائے وُضو سے وُضو کے پانی کے قطرے فرشِ مسجد پر گرانا ناجائز ہے)

مدینہ ۱۲ مسجِد کے ایک دَرجے سے دوسرے دَرجے کے داخِلے کے وقت (مثلاً صحن میں داخل ہوں تب بھی اور صحن سے اندرونی حصے میں جائیں جب بھی) سیدھا قدم

marfat.com

بڑھایا جائے حَتّٰی کہ اگر صَف بچھی ہو اس پر بھی سیدھا قدم رکھیں اور جب وہاں سے ہٹیں تب بھی سیدھا قدم فرشِ مسجد پر رکھیں (یعنی آتے جاتے ہر بچھی ہوئی صَف پر پہلے سیدھا قدم رکھیں) یا خَطِیب جب مِنبر پر جانے کا ارداہ کرے۔ پہلے سیدھا قدم رکھے اور جب اُترے تو (بھی) سیدھا قدم اُتارے۔

مسجِد میں اگر چھینک آئے تو کوشش کریں آہستہ آواز نکلے اسی طرح کھانسی۔ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم مسجِد میں زور کی چھینک کو ناپسند فرماتے۔ اِسی طرح ڈکار کو ضَبط کرنا چاہیے اور نہ ہو تو حَتَّی الْاِمْکان آواز دبائی جائے اگرچہ غیرِ مسجِد میں ہو۔ خُصُوصاً مجلس میں یا کسی معظَّم (یعنی بزرگ) کے سامنے بے تَہذِیبی ہے۔ حدیث میں ہے، ''ایک شخص نے دربارِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم میں ڈکار لی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''ہم سے اپنی ڈکار دور رکھ کہ دنیا میں جو زیادہ مدّت تک پیٹ بھرتے تھے وہ قِیامت کے دن زیادہ مدّت تک بھوکے رہیں گے۔'' (شَرحُ السنّۃ ج ۷ص۲۹۴)

اور جَماہی میں آواز کہیں بھی نہیں نکالنی چاہیئے۔ اگرچہ مسجِد سے باہَر تنہا ہو کیونکہ یہ شَیطان کا قَہقَہہ ہے۔ جَماہی جب آئے حَتَّی الْاِمْکان منہ بند رکھیں منہ کھولنے سے شیطان منہ میں تھوک دیتا ہے۔ اگر یوں نہ رُکے تو اُوپر کے دانتوں سے نیچے کا ہونٹ دبالیں۔ اور اس طرح بھی نہ رُکے تو حَتَّی الْاِمْکان

marfat.com

منہ کم کھولیں اور اُلٹا ہاتھ الٹی طرف سے منہ پر رکھ لیں۔ چُونکہ جَماہی شیطان کی طرف سے ہے اور انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اس سے محفوظ ہیں۔ لہٰذا جماہی آئے تو یہ تصوُّر کریں کہ ''انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو جماہی نہیں آتی۔'' اِن شآءاللہ عَزَّوَجَلَّ فوراً رُک جائیگی۔ (رَدُّالْمُحتار ج۲ ص ۴۱۳)

مدینہ ۱۴ **تَمَسْخُر** (مَسخری) ویسے ہی ممنوع ہے اور مسجِد میں سخت ناجائز۔

مدینہ ۱۵ مسجِد میں ہنسنا مَنع ہے کہ قبر میں تاریکی (یعنی اندھیرا) لاتا ہے۔ موقع سے تبَسُّم میں حَرَج نہیں۔

مدینہ ۱۶ مسجِد کے فرش پر کوئی چیز پھینکی نہ جائے بلکہ آہستہ سے رکھ دی جائے۔ موسمِ گرما میں لوگ پنکھا جَھلتے جَھلتے پھینک دیتے ہیں (مسجِد میں ٹوپی، چادر وغیرہ بھی نہ پھینکیں۔ اسی طرح چادر یا رومال سے فرش اس طرح نہ جھاڑیں کہ آواز پیدا ہو) یا لکڑی، چَھتری وغیرہ رکھتے وقت دُور سے چھوڑ دیا کرتے ہیں۔ اِس کی مُمانَعت ہے۔ غرض مسجد کا احترام ہر مسلمان پر فرض ہے۔

مدینہ ۱۷ مسجِد میں حَدَث (یعنی رِیح خارِج کرنا) مَنْع ہے ضَرورت ہو تو (جو اعتکاف میں نہیں ہیں وہ) باہَر چلے جائیں۔ لہٰذا مُعتکِف کو چاہیے کہ ایّامِ اعتِکاف میں تھوڑا کھائے، پیٹ ہلکا رکھے کہ قَضائے حاجت کے وَقت کے سوا کسی وَقت اِخراجِ رِیح کی حاجت نہ ہو۔ وہ اس کے لئے باہَر نہ جاسکے گا۔ (البتہ

marfat.com

اِحاطۂ مسجد میں موجود بیتُ الخَلاء میں رِیح خارِج کرنے کیلئے جاسکتا ہے)۔

مسئلہ ۱۸ قِبلہ کی طرف پاؤں پھیلانا تو ہر جگہ منع ہے۔ مسجد میں کسی طرف نہ پھیلائے کہ یہ خِلافِ آدابِ دربار ہے۔ حضرتِ ابراہیم بن اَدھم رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ مسجد میں تنہا بیٹھے تھے، پاؤں پھیلالیا، گوشۂ مسجد سے ہاتِف نے آواز دی، ''ابراہیم! بادشاہوں کے حَضور میں یوں ہی بیٹھتے ہیں؟'' مَعاً (یعنی فوراً) پاؤں سمیٹے اور ایسے سَمیٹے کہ وَقتِ انتِقال ہی پھیلے۔ (چھوٹے بچوں کو بھی کھاتے، لِلاتے، اُٹھاتے، پیار کرتے وقت احتیاط کریں کہ ان کے پاؤں قِبلہ کی طرف نہ ہوں)

مسئلہ ۱۹ استِعمال شُدہ جُوتا مسجد میں پہن کر جانا گستاخی و بے ادبی ہے۔

(از ملفوظ حصہ دُوم ص، ۲۴۱ تا ۲۴۲)

فِنائے مسجد اور مُعتکِف مدینہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فنائے مسجد میں جانے سے اِعتِکاف فاسِد نہیں ہوتا۔ مُعتَکِف بِغیر کسی ضَرورت کے بھی فِنائے مسجد میں جاسکتا ہے، فِنائے مسجد سے مُراد وہ جگہیں ہیں جو اِحاطۂ مسجد (عُرفِ عام میں جس کو مسجد کہا جاتا ہے) میں واقع ہوں اور مسجد کی مُصالِح یعنی ضروریاتِ مسجد کے لئے ہوں، جیسے مَنارہ، وُضو خانہ، اِستِنجاء خانہ، غُسل خانہ، مسجد سے مُتَّصِل مَدْرَسہ، مسجد سے مُلحَق اِمام ومُؤَذِّن وغیرہ کے کمرے، جُوتے اُتارنے کی جگہ وغیرہ یہ مَقامات بعض مُعامَلات میں حکمِ مسجد

marfat.com

میں ہیں اور بعض مُعامَلات میں خارِج مسجد۔ مَثَلاً یہاں پر جُنُبی (یعنی جس پر غُسل فرض ہو) جاسکتا ہے۔ اِسی طرح اِقتداء اور اعتِکاف کے مُعاملے میں یہ مقامات حکمِ مسجِد میں ہیں۔ مُعتَکِف بِلاضَرورت بھی یہاں جاسکتا ہے۔ گویا وہ مسجِد ہی کے کسی ایک حصّے میں گیا۔

مُعتکف فِنائے مسجِد میں جاسکتا ہے

حضرتِ صدرُالشَّریعہ، صاحِبِ بہارِ شریعت حضرت مولانا امجد علی اعظمی رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علَیہ فرماتے ہیں، ''فِنائے مسجِد جو جگہ مسجِد سے باہَر اس سے مُلحَق ضَروریاتِ مسجِد کیلئے ہے، مَثَلاً جُوتا اُتارنے کی جگہ اور غُسل خانہ وغیرہ اِن میں جانے سے اعتِکاف نہیں ٹوٹے گا۔'' مزید آگے فرماتے ہیں، '' فِنائے مسجِد اس معاملے میں حُکمِ مسجِد میں ہے'' (فتاویٰ امجدیہ ج۱ ص۳۹۹)

اِسی طرح مَنارہ بھی فِنائے مسجِد ہے اگر اسکا راستہ مسجِد کی چاردیواری (باؤنڈری وال) کے اندر ہو تو مُعتَکِف بِلا تکلُّف اِس پر جاسکتا ہے اور اگر مسجِد کے باہَر سے راستہ ہو تو صرف اذان دینے کے لئے جاسکتا ہے کہ اذان دینا حاجَتِ شَرعی ہے۔

اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالٰی عنہ کا فتویٰ مدینہ

میرے آقا اعلیٰحضرت رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علَیہ فرماتے ہیں، ''بلکہ جب وہ مدارِس متعلّقِ مسجِد حُدودِ مسجِد کے اندر ہیں، ان میں راستہ فاصِل نہیں (جو ان مدارِس کو مسجِد کی چاردیواری سے

marfat.com

جداکردے)صرف ایک فَصِیل (یعنی دیوار) سے صحنوں کا امتیاز کردیا ہے تو ان میں جانا مسجِد سے باہَر جانا ہی نہیں، یہاں تک کہ ایسی جگہ معتکف کا جانا جائز کہ وہ گویا مسجِد ہی کا ایک قِطعہ (یعنی حصہ ہے)۔"

رَدُّالْمُحتار میں "بَدائِعُ الصَّنائع" کے حوالے سے ہے، اگر مُعْتَکِف مَنارہ پر چڑھا تو بِلا اختِلاف اس کا اعتِکاف فاسد نہ ہوگا کیوں کہ مَنارہ (مُعْتَکِف کیلئے) مسجِد ہی (کے حکم) میں ہے۔ (فتاوی رضویہ ج۳ص۴۷۴)

دیکھا آپ نے! میرے آقا اعلیٰحضرت، عظیمُ البَرَکت، عظیمُ المرتبت، امامِ اہلسنّت، مُجدِدِ دین ملّت، پروانہ شمعِ رسالت، الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن نے مسجِد سے مُلحَق مدارِس میں بھی مُعْتَکِف کیلئے بغیر حاجتِ شرعی جانے کو جائز رکھا اور ان مدارِس کو اِس مُعاملے میں مسجِد ہی کا ایک قِطعہ (یعنی حصہ) قرار دیا۔

مسجِد کی چھت پر چڑھنا کیسا؟ صحن مسجِد کا حصہ ہے لہٰذا مُعْتَکِف کو صحن مسجِد میں آنا جانا بیٹھے رہنا مُطلقاً جائز ہے۔ مسجِد کی چھت پر بھی آجاسکتا ہے لیکن یہ اُس وَقت ہے کہ چھت پر جانے کا راستہ مسجِد کے اندر سے ہو۔ اگر اوپر جانے کیلئے سیڑھیاں اِحاطۂ مسجِد سے باہَر ہوں تو مُعْتَکِف نہیں جاسکتا۔ اگر جائے گا تو اِعتِکاف فاسِد ہوجائے گا۔ یہ بھی یاد رہے کہ غیر مُعْتَکِف کو بھی مسجِد کی چھت پر بلا ضَرورت چڑھنا مکروہ ہے کہ یہ بے ادبی ہے

marfat.com

اعتِکاف کے دَوران دو وُجُوہات کی بِناء پر(احاطہ)مسجِد سے باہَر نکلنے کی اجازت ہے۔

(۱) حاجتِ شَرعی (۲) حاجتِ طَبعی

حاجتِ شرعی (۱)حاجتِ شَرعی یعنی جن اَحکام و اُمور کی ادائیگی شرعاً ضَروری ہواور مُعْتَکِف، اعتِکاف گاہ میں ان کوادا نہ کرسکے، اُن کوحاجاتِ شَرعی کہتے ہیں۔مَثَلاً نمازِ جمعہ اوراذان وغیرہ۔

مدینہ ۱ اگر مَنارے کاراستہ خارِجِ مسجِد (یعنی اِحاطۂ مسجد سے باہَر)ہوتو بھی اذان کیلئے مُعْتَکِف بھی جاسکتا ہے کیونکہ اب یہ مسجد سے نکلنا حاجتِ شَرعی کی وجہ سے ہے۔ (از رَدُّالْمُحتار ج۳ ص۴۳۶)

مدینہ ۲ اگرایسی مسجِد میں اعتِکاف کررہاہوجس میں جُمُعہ کی نَماز نہ ہوتی ہوتو مُعْتَکِف کیلئے اس مسجِد سے نِکل کر جُمُعہ کی نَماز کیلئے ایسی مسجِد میں جانا جائز ہے جس میں جُمُعہ کی نَماز ہوتی ہو۔اوراپنی اعتِکاف گاہ سے اندازاً ایسے وَقْت میں نکلے کہ خُطبہ شروع ہونے سے پہلے وہاں پہنچ کر چاررَکعت سنّت پڑھ سکے اور نَمازِ جُمُعہ کے بعداتنی دیرمزید ٹھہرسکتا ہے کہ چاریاچھ رَکعت پڑھ لے۔اوراگراس سے زیادہ ٹھہرا رہابلکہ باقی اعتِکاف اگر وَہیں پورا کرلیاتب بھی اعتِکاف نہیں ٹوٹے گا۔لیکن نَمازِ جُمُعہ کے بعد

marfat.com

چھ رَکعَت سے زیادہ ٹھہرنا مکروہ ہے۔ (دُرِّ مُختَار، رَدُّالمُحتار ج۳ ص ۴۳۷)

مسئلہ ۳ اگر اپنے مَحلّے کی ایسی مسجِد میں اعتِکاف کیا جس میں جماعت نہ ہوتی ہو تو اب جماعت کیلئے نکلنے کی اجازت نہیں کیونکہ اب افضل یہی ہے کہ بغیر جماعت ہی اِس مسجِد میں نَماز ادا کی جائے۔ (جَدُّ المُمتار ج۲ ص ۲۲۲)

(۲) حاجتِ طَبعی

مسئلہ (۲) حاجتِ طَبعی یعنی وہ ضَرورت جس کے بغیر چارہ نہ ہو مَثَلاً پیشاب، پاخانہ وغیرہ۔

مسئلہ ۱ اِحاطۂ مسجِد میں اگر پیشاب وغیرہ کے لئے کوئی جگہ مخصوص نہ ہو تو پھر ان چیزوں کیلئے مسجِد سے نکل کر جا سکتے ہیں۔

(دُرِّ مُختَار مع رَدُّالمُحتار ج ۳ ص ۴۳۵)

مسئلہ ۲ اگر مسجِد میں وُضو خانہ یا حَوض وغیرہ نہ ہو تو مسجِد سے وُضو کیلئے جا سکتے ہیں لیکن یہ اِس صورت میں ہے جب کسی لگن یا ٹَب میں اِس طرح وُضو کرنا ممکن نہ ہو کہ وُضو کے پانی کی کوئی چھینٹ (اصل) مسجد میں نہ پڑے۔

(رَدُّالمُحتار ج۳ ص ۴۳۵)

مسئلہ ۳ اِحتِلام ہونے کی صُورت میں اگر اِحاطۂ مسجِد میں غُسل خانہ نہیں اور نہ ہی کسی طرح مسجِد میں غُسل کرنا ممکن ہو تو غُسلِ جَنابت کے لئے مسجِد سے نکل کر جا سکتے ہیں۔ (رَدُّالمُحتار ج۳ ص ۴۳۵)

مدینہ قَضائے حاجت کیلئے گئے تو طہارت کر کے فوراً چلے آئیں۔ ٹھہرنے کی اجازت نہیں۔ اور اگر آپ کا مکان مسجِد سے دور ہے اور آپ کے دوست کا مکان قریب تو یہ ضَروری نہیں کہ دوست کے یہاں قَضائے حاجت کو جائیں۔ بلکہ اپنے مکان پر بھی جاسکتے ہیں۔ اور اگر خود آپ کے اپنے دو مکان ہیں ایک نزدیک، دوسرا دُور، تو نزدیک والے مکان میں جائیں۔ بعض مشائخ رَحِمَهُمُ اللّٰه فرماتے ہیں، دور والے مکان میں جانے سے اِعتِکاف فاسِد ہو جائیگا۔ (عالمگیری ج۱ ص۲۱۲)

مدینہ عام طور پر نَمازیوں کی سَہولت کیلئے مسجِد کے اِحاطے میں بیتُ الخَلاء، غُسل خانہ، اِستِنجاء خانہ اور وُضو خانہ ہوتا ہے۔ لہٰذا مُعتَکِف انہیں کو استِعمال کرے۔

مدینہ بعض مساجِد میں استِنجاء خانوں، غُسل خانوں وغیرہ کیلئے راستہ اِحاطۂ مسجد (یعنی فِنائے مسجد کے بھی) باہَر سے ہوتا ہے لہٰذا اِن استِنجاء خانوں اور غُسل خانوں وغیرہ میں حاجتِ طَبعی کے علاوہ نہیں جاسکتے۔

جن سے اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے

مدینہ اب ان باتوں کا بیان کیا جاتا ہے جن کے کرنے سے اِعتِکاف ٹوٹ جاتا ہے جہاں جہاں مسجِد سے نکلنے پر اعتِکاف ٹوٹنے کا حکم ہے وہاں اِحاطۂ مسجِد یعنی اصل مسجِد اور فِنائے مسجد سے نکلنا مُراد ہے۔ اس ضِمن میں حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْہَا کی

marfat.com

ایک رِوایت پیش کی جاتی ہے جس میں مُتعدَّد ممنوعاتِ اعتِکاف کا بیان فرمایا گیا ہے۔ چُنانچہ اُمُّ المُؤمِنین سیِّدَتُناعائشہ صِدّیقہ رَضِی اللہ تعالیٰ عَنہَا فرماتی ہیں، "مُعتَکِف کیلئے صحیح طریقہ یہ ہے کہ وہ نہ کسی مریض کی عِیادت کو جائے، نہ کسی جَنازے میں شامل ہو، نہ کسی عورت کو چُھوئے، نہ اُس کے ساتھ مِلاپ کرے اور نہ ہی ناگُزیر ضَروریات کے سوا کسی بھی ضَرورت کیلئے باہَر نکلے۔" (ابوداوٗد ج۲ ص۳۳٤)

مسئلہ ۱ جن ضَروریات کا پیچھے ذِکر کیا گیا ہے۔ ان کے سِوا کسی بھی مقصد سے اگر آپ حُدودِ مسجِد (یعنی اِحاطۂ مسجِد) سے باہَر نکل گئے، خواہ یہ نکلنا ایک ہی لمحے کیلئے ہو، تو اِس سے اِعتِکاف ٹوٹ جائیگا۔ (مَراقِی الفَلاح ص۱۷۹)

مسئلہ ۲ واضِح رہے کہ مسجِد سے نکلنا اس وقت کہا جائے گا۔ جب پاؤں مسجِد سے اس طرح باہَر نکل جائیں کہ اسے عُرفاً مسجِد سے نکلنا کہا جاسکے۔ لہٰذا اگر صرف سَر مسجِد سے نکال دیا تو اس سے اِعتِکاف فاسِد نہیں ہوگا۔

(اَلبَحرُالرَّائِق ج۲ ص۳۰۳)

مسئلہ ۳ بِلاضَرورتِ شَرعی مسجِد سے باہَر نکلنا خواہ جان بوجھ کر ہو یا بھول کر، یا غَلَطی سے، بَہَر صورت اس سے اعتِکاف ٹوٹ جاتا ہے۔ البتّہ اگر بھول کر یا غَلَطی سے باہَر نکلیں گے تو اس سے اعتِکاف توڑنے کا گناہ نہیں ہوگا۔

(رَدُّالمُحتار ج۳ ص٤۳۸)

marfat.com

مسئلہ ۴ اِسی طرح آپ شَرعی ضَرورت سے (احاطۂ مسجد سے) باہَر نکلے، لیکن ضَرورت سے فارِغ ہونے کے بعد ایک لُمحے کیلئے بھی باہَر ٹھہر گئے تو اس سے بھی اعتِکاف ٹوٹ جائے گا۔ (حاشیۃ الطَّحطاوی علَی الْمَراقی ص ۵۷۹)

مسئلہ ۵ اعتِکاف کیلئے چُونکہ روزہ شَرط ہے۔ اِس لئے روزہ توڑ دینے سے بھی اعتِکاف ٹوٹ جاتا ہے۔ خواہ یہ روزہ کسی عُذر سے توڑا ہو، یا بِلا عُذر، جان بوجھ کر توڑا ہو یا غَلَطی سے ٹوٹا ہو، ہر صورت میں اعتِکاف ٹوٹ جاتا ہے۔ غَلَطی سے روزہ ٹوٹنے کا مطلب یہ ہے کہ روزہ تو یاد تھا لیکن بے اختیار کوئی عمل ایسا ہو گیا جو روزے کے مُنافی تھا۔ مَثَلاً صبحِ صادِق طلوع ہونے کے بعد تک کھاتے رہے، یا غُروبِ آفتاب سے پہلے ہی اذان شروع ہو گئی یا سائرن شروع ہو گیا اور اِفطار کر لیا پھر پتا چلا کہ اذان و سائرن وقت سے پہلے ہی ہو گئے تھے۔ اس طرح بھی روزہ ٹوٹ جائے گا۔ یا روزہ یاد ہونے کے باوُجُود کُلّی کرتے وقت بے اختیار پانی حَلْق میں چلا گیا، تو ان تمام صورتوں میں روزہ بھی جاتا رہا اور اِعتِکاف بھی ٹوٹ گیا۔

مسئلہ ۶ اگر روزہ ہی یاد نہ رہا اور بھول کر کچھ کھا پی لیا، تو اِس سے نہ روزہ ٹوٹا اور نہ ہی اِعتِکاف۔

مسئلہ ۷ مُعْتَکِف اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں یہ ضابِطہ یاد رکھیں کہ وہ تمام

marfat.com

اُمورِ جن کے اِرتِکاب سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، اعتِکاف بھی ٹوٹ جاتا ہے۔

جِماع کرنے سے بھی اِعتِکاف ٹوٹ جاتا ہے۔ خواہ یہ جِماع جان بوجھ کر کرے یا بھول کر، دن میں کرے یا رات میں، مسجِد میں کرے یا مسجِد سے باہَر، اس سے اِنزال ہو یا نہ ہو، ہر صورت میں اعتِکاف ٹوٹ جاتا ہے۔

(دُرِّمُختار مع رَدُّالمُحتار ج۳ ص۴۴۲)

بَوس وکنار اعتِکاف کی حالت میں ناجائز ہے اور اگر اس سے اِنزال ہوجائے تو اعتِکاف بھی ٹوٹ جاتا ہے۔ لیکن اگر اِنزال نہ ہو تو ناجائز ہونے کے باوُجود اِعتِکاف نہیں ٹوٹتا۔ (رَدُّالمُحتار ج۳ ص۴۴۲)

پیشاب کرنے کیلئے (احاطۂ مسجِد سے باہَر) گیا تھا۔ قرض خواہ نے روک لیا۔ اعتِکاف فاسِد ہوگیا۔ (عالمگیری ج۱ ص۲۱۲)

مُعتَکِف اگر بے ہوش یا مَجنُون (یعنی پاگل) ہوگیا اور یہ بے ہوشی یا جُنون طُول پکڑ جائے کہ روزہ نہ ہوسکے تو اِعتِکاف جاتا رہا اور قَضا واجِب ہے۔ اگرچہ کئی سال کے بعد صِحت مند ہو۔ (عالمگیری ج۱ ص۲۱۳)

مُعتَکِف مسجِد ہی میں کھائے، پیئے۔ ان اُمور کیلئے مسجِد سے باہَر جائے گا تو اِعتِکاف ٹوٹ جائے گا۔ (تبیین الحقائق ج۱ ص۳۵۱) مگر یہ خیال رہے کہ مسجِد آلودہ نہ ہو۔

مسئلہ ۱۳ اگر آپ کے لئے کھانا لانے والا کوئی نہیں تو پھر آپ کھانا لانے کیلئے مسجِد سے باہَر جاسکتے ہیں۔لیکن مسجِد میں لاکر کھانا کھائی

(اَلبَحرُالرَّائِق ج۲ص۳۰۳)

مسئلہ ۱۴ مرض کے علاج کیلئے مسجِد سے نکلے تو اِعتِکاف فاسِد ہوگیا۔

(رَدُّالمُحتار ج۳ص۴۳۸)

مسئلہ ۱۵ اگر کسی مُعتکِف کو نیند کی حالت میں چلنے کی بیماری ہو اور وہ نیند میں چلتے چلتے مسجِد سے نکل گیا تو اِعتِکاف فاسِد ہوجائے گا۔

مسئلہ ۱۶ کوئی بدنصیب دَورانِ اعتکاف مُرتَد ہوگیا(نعوذُباللہ عَزَّوَجَلَّ) تو اِعتِکاف باطِل ہے اور پھر اگر اللہ (عَزَّوَجَلَّ) مُرتَد کو ایمان کی توفیق عنایت فرمائے تو فاسِد شُدہ اعتِکاف کی قَضا نہیں۔کیونکہ اِرتِداد (یعنی اسلام سے پھر جانے) سے زمانۂ اسلام کے تمام اعمال ضائِع ہوجاتے ہیں۔ (دُرِّمُختَار مع رَدُّالمُحتَار ج ۳ ص۴۳۷)

صومِ سُکوت مدینہ

حُضُور تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ''صَومِ وِصال''یعنی بغیر سَحَری واِفطار کے مُسلسل روزہ رکھنے اور''صَومِ سُکُوت''یعنی''چُپ کا روزہ'' رکھنے سے مَنع فرمایا

(مُسندِ امامِ اَعظَم رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنہُ ص ۱۱۰)

عوام میں یہ غَلَط فَہمی پائی جاتی ہے کہ مُعتَکِف کو مسجِد میں پردے ٹانگ کرا

marfat.com

سکے اندر بالکل چُپ چاپ پڑے رہنا چاہئے۔حالانکہ ایسا نہیں۔پردے بے شک لگائیں کہ اِعتِکاف کیلئے خَیمہ لگانا سُنَّت ہے۔پردے سے عِبادَت میں یکسُوئی حاصل ہوتی ہے۔بغیر پردہ لگائے بھی اِعتِکاف دُرُست ہے۔

اِعتِکاف کی حالت میں خاموشی کو عِبادَت سمجھ کر اَپنائے رکھنا مَکْرُوہِ تَحْرِیمی (ناجائز) ہے اور اگر چُپ رہنا ثواب کی بات سمجھ کر نہ ہو تو کوئی مُضَائِقہ نہیں۔اور بُری بات سے بچنے کیلئے چُپ رہنا تو اعلیٰ دَرَجہ کی چیز ہے۔کیونکہ بُری بات زَبان سے نہ نکالنا واجِب ہے اور نکالنا گناہ۔اور جس بات میں نہ ثواب ہو نہ گناہ یعنی مُباح بات بھی مُعْتَکِف کو مکرُوہ ہے۔مگر ضَرورۃً اجازت ہے اور بلا ضَرورت مسجِد میں مُباح بات نیکیوں کو اِس طرح کھا جاتی ہے جیسے آگ لکڑی کو۔ (دُرِّمُختار ج۳ص۴۴۱)

مُعتَکِف سے گناہ سرزد ہونا مدینہ

بدنِگاہی، بدگُمانی، بِلا اجازتِ شرعی کسی کی بے عِزّتی کرنا، جُھوٹ، غِیبت، چُغلی، حَسد، کسی پر تُہمَت یا بُہتان باندھنا، کسی کا مَذاق اُڑانا، دل آزاری کرنا، فُحش باتیں کرنا، گانے باجے سننا، گالَم گلُوچ کرنا، ناحق لڑائی جھگڑا کرنا، دَاڑھی مُنڈانا یا ایک مُٹھی سے گھٹانا یہ سب گناہ ہیں اور مسجِد میں! وہ بھی حالَتِ اِعتِکاف میں!! ظاہر ہے کہ اور بھی سخت گُناہ ہے۔ان گناہوں سے توبہ، سچّی توبہ، ہمیشہ کیلئے توبہ کرنی چاہئے۔

اگر کسی نے حالتِ اِعتِکاف میں مَعاذ اللہ کوئی نَشہ آور چیز رات میں استِعمال کی تو اس

marfat.com

سے اِعتِکاف نہیں ٹوٹے گا۔نَشہ کرنا حرام ہے اور اِعتِکاف میں تو زیادہ گناہ ہے۔توبہ کرنا چاہیئے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

''یا مصطفٰی'' کے سات حُروف کی نِسبت سے مُلاحظہ فرمائیں

اعتِکاف توڑنے کی سات جائز صورتیں

ان تمام صورتوں میں اِعتِکاف فاسِد ہوجائے گا اوراس کی قَضاء بھی لازِم ہوگی لیکن گناہ نہ ہوگا۔

مدینہ ۱ اِعتِکاف کے دَوران کوئی ایسی بیماری پیدا ہوگئی جس کا عِلاج مسجِد سے باہَر نکلے بِغیر نہیں ہوسکتا تو اعتِکاف توڑنا جائز ہے۔

(رَدُّالْمُحْتَار ج۳ ص ۴۳۸)

مدینہ ۲ کوئی آدمی ڈوب رہا ہو یا آگ میں جل رہا ہو تو اعتِکاف توڑ کر ڈوبتے ہوئے کو بچائیں اور جلتے ہوئے کی آگ بُجھائیں۔

(رَدُّالْمُحْتَار ج۳ ص۴۳۸)

مدینہ ۳ جِہاد کیلئے اِعلانِ عام کردیا جائے (یعنی جہاد فرضِ عَین ہوجائے) تو اعتِکاف کو توڑ کر جِہاد میں شرکت کریں۔ (رَدُّالْمُحْتَار ج۳ص۴۳۸)

مدینہ ۴ اگر جَنازہ آجائے، کوئی اور نَماز پڑھنے والا نہیں ہے تو اعتِکاف توڑ کر (اِحاطۂ مسجِد سے باہَر نکل کر بھی) نَمازِ جَنازہ پڑھ سکتے ہیں۔ (رَدُّالْمُحْتَار ج۳ص۴۳۸)

marfat.com

کوئی شخص زبردستی نکال کر باہر لے جائے مَثَلاً حکومت کی طرف سے گرفتاری کا وارنٹ آجائے تو بھی اِعتکاف توڑنا جائز ہے۔ جب کہ فوراً دوسری مسجد میں جانا ممکن نہ ہو۔ (رَدُّالْمُحْتَار ج۳ص۴۳۸)

اگر اپنے عزیز، مَحرم یا زَوجہ کا اِنتقال ہوجائے تو نمازِ جنازہ کیلئے اعتکاف توڑ سکتے ہیں۔ (مگر قضاء کرنا واجب ہوجائے گا)

(حاشیۃالطحطاوی علی المراقی ص۵۷۹)

آپ اگر کسی مُعاملہ میں گواہ ہوں اور آپ کی گواہی پر فیصلہ موقُوف ہو تو آپ کیلئے یہ جائز ہے کہ اِعتکاف توڑ کر گواہی دینے کیلئے جائیں اور حق دار کے حق کو ضائع ہونے سے بچائیں۔ (رَدُّالْمُحْتَار ج۳ ص۴۳۹)

ایک رقت انگیز حکایت

مُحَدِّثینِ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے محبوبِ ربِّ ذُوالجلال عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ظاہری اِنتقالِ پُر ملال کے تھوڑے ہی عرصے کے بعد کی ایک نہایت ہی رقّت انگیز حِکایت نَقل کی ہے، چُنانچہ منقول ہے، حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ ابنِ عباس رَضِیَ اللہ تعالیٰ عَنْہُمَا مسجدِ نَبَوِیِّ الشَّریف علیٰ صَاحِبِہَا الصَّلوٰۃُ وَالسَّلام کی پُرنور اور رَحمت سے مَعْمُور فَضاؤں میں مُعتکِف تھے۔ ایک نہایت ہی غمگین شخص آپ رَضِیَ اللہ تعالیٰ عَنْہ کی خدمتِ بابَرکت میں حاضِر ہوا۔ آپ رَضِیَ اللہ تعالیٰ عَنْہُ نے ہمدردی کے ساتھ وَجْہِ

marfat.com

غم دریافت کی۔اُس نے عرض کیا،''اے رسولُ اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے چچا جان رَضِیَ اللہ تعالیٰ عَنْہُ کے لختِ جگر رَضِیَ اللہ تعالیٰ عَنْہُ !فُلاں کا میرے ذمّہ کچھ حق ہے''۔ پھر سرکارِ نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے مزارِ پُرانوار کیطرف اشارہ کرتے ہوئے کہنے لگا،''اس روضۂ انور کے اندر تشریف فرما مَنْ رَحْمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی حُرمَت (یعنی عزّت) کی قسم! کہ میں اُس کا حق ادا کرنے کی اِستِطاعَت (یعنی طاقت) نہیں رکھتا۔''حضرتِ سیِّدنا عبداللہ ابنِ عبّاس رَضِیَ اللہ تعالیٰ عَنْہُمَا نے فرمایا،''کیا میں تمہاری سِفارش کروں؟''اُس نے عرض کیا،''جس طرح آپ رَضِیَ اللہ تعالیٰ عَنْہُ بہتر سمجھیں۔ چنانچہ ابن عبّاس رَضِیَ اللہ تعالیٰ عَنْہُمَا یہ سنکر فوراً مسجِدِ نبَوِیِّ الشَّریف علیٰ صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام سے باہَر نکل آئے۔یہ دیکھ کر وہ شخص مُتَعَجِّب ہوکر عرض گزار ہوا، ''عالی جاہ! کیا آپ رَضِیَ اللہ تعالیٰ عَنْہُ اعتِکاف بھول گئے؟'' جواباً ارشاد فرمایا،''نا، اعتکاف نہیں بھولا۔''پھر مَدَنی تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے مزارِ نور بار کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اَشکبار ہو گئے۔کیونکہ سرکارِ نامدار صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کو جُدا ہوئے زیادہ عرصہ نہیں ہوا تھا۔سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی یاد نے بے قرار کر دیا۔ آنکھوں سے ٹَپ ٹَپ آنسو گرنے لگے۔

آنسوؤں کی جھڑی لگ گئی ہے — یادِ آقا کی تڑپا رہی ہے
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

اس پہ دیوانگی چھا گئی ہے — یاد آئے ہیں شاہِ مدینہ
صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

marfat.com

سرکارِ عالی وقار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے مزارِ پُر اَنوار کی طرف اشارہ کرتے ہوئے روتے ہوئے فرمانے لگے، ''کچھ زیادہ عرصہ نہیں گزرا کہ میں نے اِس مزار شریف میں آرام فرمانے والے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم سے خود اپنے کانوں سے سنا ہے کہ فرمارہے تھے، ''جو اپنے کسی بھائی کی حاجت روائی کے لئے چلے اور اسکو پورا کردے تو یہ دس۱۰ سال کے اِعتِکاف سے افضل ہے اور جو رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کیلئے ایک دن کا اِعتِکاف کرتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کے اور جہنَّم کے درمیان تین۳ خَندَقیں (گڑھے) حائل فرمادے گا جن کا فاصِلہ مشرِق ومغرِب کے درمیانی فاصِلہ سے بھی زیادہ ہوگا۔'' (شُعَبُ الْاِیمان ج۳ ص۴۲۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سبحٰن اللہ! عَزَّوَجَلَّ جب ایک دن کے اعتِکاف کی اتنی فضیلت ہے تو پھر ''دس۱۰ سال کے اِعتِکاف سے بھی افضل'' کی بَرَکتوں کا کون اندازہ کرسکتا ہے؟ اس حِکایت سے اپنے اسلامی بھائیوں کی حاجَت رَوائی اور مشکل کُشائی کی فضیلت بھی معلوم ہوئی۔ واقِعی اگر اس گئے گزرے دَور میں ہم سب ایک دوسرے کی غمخواری وغمگُساری میں لگ جائیں تو آناً فاناً دنیا کا نقشہ ہی بدل کر رہ جائے۔ لیکن آہ! اب تو بھائی بھائی کے ساتھ ٹکرا رہا ہے۔ آج مسلمان کی عزّت وآبرو اور اُس کے جان ومال مسلمان ہی کے ہاتھوں

پامال ہوتے نظر آرہے ہیں۔اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں نفرتیں مٹانے اور مَحَبَّتیں بڑھانے کی توفیق عطا فرمائے اٰمِیْن بِجَاہِ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

''مسجدِ نبوی'' کے آٹھ حُروف کی نسبت سے مُلاحظہ فرمائیں

اِعتِکاف میں جائزکاموں پرمُشْتَمِل آٹھ مَدَنی پھول

مدینہ ۱ کھانا، پینا، سونا (مگر مسجد کی دَری پر کھانے اور سونے کے بجائے اپنی چادر یا چٹائی پر کھائیں، سوئیں)

مدینہ ۲ ضَرورۃً دُنیوی بات چیت کرنا۔ (مگر آہستگی کے ساتھ اور فالتو باتیں ہرگز نہ کریں)۔

مدینہ ۳ مسجِد میں کپڑے تبدیل کرنا، عِطر لگانا، سر یا داڑھی میں تیل ڈالنا۔

مدینہ ۴ داڑھی کا خط بنوانا، زُلفیں تَراشنا، کنگھی کرنا، مگر ان سب کاموں میں یہ اِحتیاط ضَروری ہے کہ کوئی بال مسجِد میں نہ گرے، تیل یا کھانے وغیرہ سے مسجِد کی صَفیں اور دیواریں وغیرہ آلُودہ نہ ہوں۔اس کی آسان صورت یہ ہے کہ یہ کام کرتے وقت اپنی چادر بچھالیں۔

مدینہ ۵ مسجِد میں بلا اُجرت کسی مریض کا **مُعایَنہ** کرنا، دوا بتانا بلکہ نُسخہ لکھ کر دینا۔

مدینہ ۶ قرآنِ مجید یا عِلمِ دین پڑھنا، پڑھانا یا سنّتیں اور دُعائیں سیکھنا، سکھانا۔

مدینہ ۷ اپنی یا اَہل وعِیال کی ضَرورت کیلئے مسجِد میں خرید وفروخت **مُعْتَکِف** کیلئے جائز ہے۔ مگر تجارت کی کوئی چیز مسجِد میں نہیں لا سکتے۔ہاں اگر تھوڑی سی چیز ہے کہ مسجِد میں جگہ نہ گھیرے

marfat.com

تولا سکتے ہیں۔خرید وفروخت صرف ضرورت کیلئے ہو اور مال کمانا مقصود ہو تو جائز نہیں، چاہے وہ مال مسجد کے باہر ہی کیوں نہ ہو۔ (دُرِّمُختار ج۳ص ۴۴۰)

کپڑے، برتن وغیرہ مسجد کے اندر دھونا جائز ہے۔بشرطیکہ مسجد کی دری یا فرش پر اس کا کوئی چھینٹا نہ پڑے۔اس کی صورت یہ ہے کہ کسی بڑے برتن وغیرہ میں دھوئیں۔

ان باتوں کے علاوہ دیگر تمام وہ کام جو اعتکاف کیلئے مُفسِد وممنوع نہیں اور فی نفسہٖ جائز بھی ہیں اور ان کے کرنے سے مسجد کی کسی طرح سے بے حُرمتی بھی نہیں ہوتی وہ سب کے سب کام **مُعتکِف** کیلئے جائز ہیں، لیکن بے جا چیزوں سے بچیں۔

اب **مُعتکِف** کو چند کام کرنے کی اجازت سے متعلق احادیثِ مبارکہ پیش کیجاتی ہیں۔

چند مزید وضاحتیں

اُمُّ المُؤمِنین سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہ تعالٰی عَنہا فرماتی ہیں، ''جب سرکارِ مدینہ، سُرُورِ قلب وسینہ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم اعتکاف میں ہوتے (تو مسجد ہی میں سے) اپنا سرِ اقدس میرے (حُجرہ کی) طرف نکال دیتے اور میں آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کے سرِ اقدس میں کنگھی کر دیتی تھی اور آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم گھر میں قضائے حاجت کے سوا کسی اور کام کیلئے تشریف نہ لاتے تھے۔'

(صحیح بخاری ج۲ص ۳۱۵)

marfat.com

اعتِکاف کی حالت میں شَہنَشاہِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم بذاتِ خود مسجِد ہی میں تشریف فرما ہوتے اور حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہ تعالیٰ عَنہا سے کنگھی کروالیتے تھے۔ مطلب یہ کہ مُعْتَکِف اندر رہتے ہوئے احاطۂ مسجِد سے باہَر جسم کا کوئی حصّہ یعنی ہاتھ، سر وغیرہ نکالنا چاہے تو اجازت ہے۔

مدینہ ۲ اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدیقہ رَضِیَ اللہ تعالیٰ عَنہا فرماتی ہیں، ''تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم اعتِکاف کی حالت میں مریض کے پاس سے گزرتے تو بغیر ٹھہرے اور راستے سے بغیر ہٹے گزرتے ہوئے (چلتے چلتے) اُس کا حال پوچھ لیتے تھے۔'' (ابو داؤد ج۲ ص۳۳۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حدیثِ مبارَک سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ شہنشاہِ نُبُوَّت صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کسی شَرعی یا طَبعی حاجت کیلئے مسجِد سے باہَر تشریف لاتے اور سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا گزر کسی بیمار کے پاس سے ہوتا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نہ تو اُس کی عِیادت کیلئے اپنے راستے سے ہٹتے اور نہ مریض کے پاس ٹھہرتے، بلکہ چلتے چلتے اُس کی مِزاج پُرسی فرما لیتے۔ کوئی مُعْتَکِف اسلامی بھائی جب کسی شَرعی عُذر سے اِحاطۂ مسجِد سے باہَر نکلے تو اُسے ضَرورت سے زائد ایک لمحہ بھی نہ ٹھہرنا چاہئے۔ ہاں راستے میں چلتے چلتے کسی سے کوئی بات کرلی یا چلتے چلتے بیمار پُرسی کرلی تو جائز ہے۔ لیکن اِس غَرَض سے راستے

marfat.com

میں رُک گئے یا راستہ تبدیل کیا تو اِعتِکاف ٹوٹ جائے گا۔

اسلامی بہنوں کا اعتکاف مدینہ

اُمُّ المُؤمِنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا فرماتی ہیں، ''تاجدارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم رَمَضانُ المُبارَک کے آخری دس۱۰ دنوں کا اعتِکاف فرمایا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کو وفاتِ (ظاہری) عطا فرمائی۔ پھر آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کے بعد آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کی اَزواجِ مُطَہَّرات رضی اللہ تعالٰی عَنْہُنَّ اِعتِکاف کرتی تھیں۔''

(صحیح بُخاری ج۱ص ۳۱۴)

ہماری اسلامی بہنوں کو بھی اعتِکاف کی سعادت حاصل کرنا چاہئے۔ ویسے بھی جو باحیا اسلامی بہنیں ہیں وہ تو اپنے گھروں کے اندر پردہ نشین ہی ہوتی ہیں کیونکہ گلیوں اور بازاروں میں بے پردہ پھرنا بے حَیا عورتوں کا کام ہے۔ لہٰذا باحَیا اسلامی بہنوں کیلئے اعتِکاف کرنا شاید زیادہ مشکِل نہ ہو۔ اگر تھوڑی سی تکلیف ہو بھی تو کیا حَرَج ہے؟ رَمَضانُ المُبارَک کا مہینہ کہاں روز روز آتا ہے۔ پھر دس۱۰ ہی دنوں کی تو بات ہے۔ اسلامی بہنوں کو چُونکہ مسجِد بَیت (تفصیل آگے آتی ہے) میں جو کہ نہایت ہی مختَصَر جگہ ہوتی ہے اعتِکاف کرنا پڑتا ہے تو یوں قَبْر کی بھی یاد تازہ ہوجاتی ہے، کہ بَہُو بیٹیوں اور مُنّے مُنّیوں کی رَونَقوں میں دس۱۰ دن کونے میں بیٹھنا گِراں

marfat.com

گزر رہا ہے تو قَبْر میں نہ جانے ہزاروں سال کس طرح گزارہ ہوگا؟ اگر آپ دس دن رَمَضانُ الْمُبارَک میں اپنے گھر میں اِعْتِکاف کی حالت میں گزاریں تو کیا عَجَب کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکت سے اور اپنی رَحْمت سے آپ کی قَبْر اور مدینۂ مُنَوَّرہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَکْرِیْمًا کے درمیان حائل شُدہ تمام پردے اٹھادے۔ ہر اسلامی بَہن کو زندگی میں کم از کم ایک بار تو اِس سَعَادَت کو حاصِل کرنا ہی چاہئے۔

یُوں تو اِس کتاب میں جو مَدَنی پھول پیش کئے گئے ہیں اسلامی بَہنوں کیلئے بھی وُہی ہیں مگر اب "تاجدارِ مُرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم وعلیہم السلام" کے بارہ حُرُوف کی نسبت سے مخصوص **۱۲ مَدَنی پھول** پیش کئے جاتے ہیں۔

اسلامی بہنوں کیلئے ۱۲ مَدَنی پھول

۱ اسلامی بَہنیں مسجِد میں اِعْتِکاف نہ کریں بلکہ "مسجِدِ بَیت" میں کریں۔ مسجِدِ بَیت اُس جگہ کو کہتے ہیں جو عورت گھر میں اپنی نَماز کیلئے مخصوص کر لیتی ہے۔ اسلامی بَہنوں کیلئے یہ مُستَحَب بھی ہے کہ گھر میں نَماز پڑھنے کیلئے جگہ مقرَّر کریں۔ اور اُس جگہ کو پاک وصاف رکھیں۔ اور بہتر یہ ہے کہ اُس جگہ کو چبوترے وغیرہ کی طرح بُلند کر لیں۔ بلکہ اسلامی بھائیوں کو بھی چاہیے کہ

marfat.com

نوافِل کیلئے گھر میں کوئی جگہ مقرّر کرلیں کہ نَفْل نَماز گھر میں پڑھنا افضل ہے۔ (دُرِّمُختَار، رَدُّالمُحتَارج ۳ ص۴۲۹)

مسئلہ ۲ اگر اسلامی بہن نے نَماز کے لئے کوئی جگہ مقرّر نہیں کر رکھی تو گھر میں اِعتِکاف نہیں کرسکتی البتہ اگر اُس وَقت یعنی جبکہ اِعتِکاف کا ارادہ کیا کسی جگہ کو نَماز کیلئے خاص کرلیا تو اُس جگہ اِعتِکاف کرسکتی ہے۔

(دُرِّمُختَار، رَدُّالمُحتَارج ۳ ص۴۲۹)

مسئلہ ۳ **کسی اور کے گھر جاکر اسلامی بہن اعتکاف نہی کرسکتی**

مسئلہ ۴ شوہر کی اجازت کے بغیر بیوی کیلئے اِعتِکاف کرنا جائز نہیں۔

(رَدُّالمُحتَارج ۳ ص۴۲۹)

مسئلہ ۵ اگر بیوی نے شوہر کی اجازت سے اِعتِکاف شروع کردیا۔ بعد میں شوہر مَنع کرنا چاہتا ہے تو اب مَنع نہیں کرسکتا۔ اور اگر مَنع کرے گا تو بیوی کے ذِمّے اس کی تعمیل واجِب نہیں۔ (عالمگیری ج ۱ ص۲۱۱)

مسئلہ ۶ اسلامی بَہنوں کے اِعتِکاف کیلئے یہ بھی ضَروری ہے کہ وہ حَیض (یا مِ ماہواری) اور نِفاس[1] سے پاک ہوں کہ ان دنوں میں نَماز، روزہ اور تِلاوت

---

[1] عورت کو بچہ کی پیدائش کے بعد جو خون آتا رہتا ہے اس کو نفاس کہتے ہیں۔ اس کی زیادہ سے زیادہ مدت چالیس دن اور چالیس رات ہے۔ چالیس دن رات کے بعد بھی اگر خون بند نہ ہو تو بیماری ہے۔ غسل کرکے نماز روزہ شروع کردیں۔ اسلامی بہنوں میں یہ عام غلط فہمی ہے کہ وہ چالیس دن تک غسل کرتی ہی نہیں ہیں۔ ایسا بھی نہیں۔ اگر خون ایک دن میں بند ہوگیا بلکہ بچہ ہونے کے بعد فوراً ہی بند ہوگیا تو غسل کرکے نماز روزہ شروع کردیں۔ حیض کی مدت کم از کم تین دن رات اور زیادہ سے زیادہ دس دن رات ہے۔ تین دن اور تین رات کے بعد جب بھی خون بند ہوا فوراً غسل کرلیں اور نماز وغیرہ شروع کردیں۔ (یہاں شوہر والیوں کیلئے کچھ تفصیل ہے اسے بہارِ شریعت حصہ ۲ میں لازمی ملاحظہ فرمائیں۔) اور اگر دس دن رات کے بعد بھی خون جاری رہا تو استحاضہ یعنی بیماری ہے۔ دس دن رات پورے ہوتے ہی غسل کرکے نماز روزہ شروع کردیں۔

marfat.com

قران حرام ہے۔(عامہءکُتُب)

مدینہ ۷ اِعتِکافِ سُنّت شروع کرنے سے قَبل یہ دیکھ لینا چاہئے کہ ان دنوں میں ماہواری کی تاریخیں آنے والی تو نہیں۔اگر تاریخیں رَمَضان کے آخِری عَشرہ میں آنے والی ہوں تو اِعتِکاف شروع ہی نہ کریں۔ہاں تاریخیں شروع ہونے سے پہلے پہلے تک نفلی اِعتِکاف کرسکتی ہیں۔

مدینہ ۸ اِعتِکافِ سُنّت کے دَوران ماہواری شروع ہوگئی تو واجِب ہے کہ فوراً اِعتِکاف چھوڑ دے۔اِس صُورت میں جس دن اِعتِکاف چھوڑا ہے صِرف اُس ایک دن کی قَضا اُس کے ذِمّے واجِب ہوگی۔جس کا طریقہ یہ ہے کہ ماہواری سے پاک ہونے کے بعد کسی دن روزہ رکھ کر اِعتِکاف کرلے۔اگر رَمَضان شریف کے دن باقی ہوں تو رَمَضانُ الْمُبارَک میں بھی قَضا کرسکتی ہے۔اس صورت میں رَمَضانُ الْمُبارَک کا روزہ ہی کافی ہوجائے گا۔لیکن اگر پاک ہونے تک رَمَضانُ الْمُبارَک خَتْم ہوجائے تو رَمَضانُ الْمُبارَک کے بعد کسی دن خاص طور پر اِعتِکاف ہی کیلئے روزہ رکھ کر ایک دن اِعتِکاف کی قَضا کرلے۔

مدینہ ۹ شَرعی ضَروریات کے بغیر جائے اِعتِکاف سے نکلنا جائز نہیں۔وہاں سے اٹھ کر گھر کے کسی اور حصّے میں بھی نہیں جاسکتی۔اگر جائے گی تو اِعتِکاف

marfat.com

ٹوٹ جائے گا۔

مدنی ۱۰ اسلامی بہنوں کیلئے بھی اِعْتِکاف کی جگہ سے ہٹنے کے وُہی اَحْکام ہیں جو اسلامی بھائیوں کے ہیں۔یعنی جن ضَروریات کی وجہ سے اِسلامی بھائیوں کو مسجِد سے نکلنا جائز ہے۔اِنہیں کے لئے اِسلامی بہنوں کو بھی اِعتِکاف کی جگہ سے ہٹنا جائز اور جن کاموں کیلئے مَردوں کو مسجِد سے نِکلنا جائز نہیں اِن کیلئے اِسلامی بہنوں کو بھی اپنی جگہ سے ہٹنا جائز نہیں۔

مدنی ۱۱ اِسلامی بہنیں اِعتِکاف کے دَوران اپنی جگہ بیٹھے بیٹھے سِینے پَرونے کا کام کرسکتی ہیں۔گھر کے کاموں کے لئے دوسروں کو ہدایات بھی دے سکتی ہیں مگر خود اُٹھ کر نہ جائیں۔

مدنی ۱۲ بہتر یہ ہے کہ اِعْتِکاف کے دَوران ساری تَوَجُّہ تِلاوت، ذِکر و دُرُود، تَسبیحات، دینی مطالعہ اور دیگر عِبادات کی طرف رہے دوسرے کاموں میں زیادہ وَقْت صَرْف نہ کریں۔

اعتِکاف قضاء کرنے کا طریقہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے رَمَضانُ الْمُبارَک کے آخِری عَشرہ کا اعتِکاف کیا اور کسی وجہ سے ٹوٹ گیا تو دس۱۰ دن کی قَضاء کرنا ضَروری نہیں۔آپ کے ذمّہ صِرْف اُس ایک دن کی قَضاء ہے جس دن اِعْتِکاف ٹوٹا ہے۔اگر ماہِ

marfat.com

رَمَضان شریف کے دن ابھی باقی ہیں تو کسی دن صبح صادِق سے پہلے قَضائے اِعْتِکاف کی نیّت سے اگلے دن غُروبِ آفتاب تک مسجِد میں مُعتکِف رہیں۔

رَمَضان شریف کا روزہ اِس قَضائے اِعْتِکاف کیلئے کافی ہے۔ اگر رَمَضان شریف گُزر گیا تو پھر کبھی اِسی طرح ایک دن کا اِعْتِکاف کرلیں اور اُس میں روزہ بھی رکھیں۔ مگر عیدُ الْفِطر اور ذُوالحجَّۃُ الْحَرام کی دسویں تا تیرھویں[۱۳] کے عِلاوہ کہ ان پانچ[۵] دِنوں کے روزے حرام ہیں۔

اعتِکاف کا فِدیہ: اگر قَضاء کرنے کی مُہلَت ملنے کے باوُجُود قَضاء نہ کی اور موت کا وَقْت آ پہنچا تو وارِثوں کو وصیَّت کرنا واجِب ہے کہ وہ اِس اِعْتِکاف کے بدلے فِدْیہ ادا کردیں، فِدْیہ ادا کرنا زیادہ مشکِل نہیں۔ اِعْتِکاف کے فِدیے کی نیّت سے کسی مُستَحِقِ زکوٰۃ کو صَدَقۂ فِطْر کی مِقْدار میں (یعنی تقریباً ۲ کلو ۵۰ گرام) گیہوں یا اسکی رقم ادا کردیں۔

اعتِکاف توڑنے کی توبہ: اگر اِعْتِکاف کسی مجبوری کے تَحت توڑا تھا یا بُھولے سے ٹوٹا تو گناہ نہیں اور اگر جان بوجھ کر بِغیر کسی صحیح مجبوری کے توڑا تھا۔ تو یہ گناہ ہے لہٰذا قَضاء کے ساتھ ساتھ توبہ بھی کریں۔ اور جب بھی کوئی گناہ سَرزد ہوجائے اُس کی توبہ کرنا واجِب ہے اور توبہ بِلا تاخیر کرنی چاہئے کیونکہ زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں۔ [۲] دونوں گالوں پر چند بار چَپت

marfat.com

مار لینے کا نام توبہ نہیں بلکہ اُس خاص گناہ کا نام لے کر اُس پر شرمندگی کے ساتھ گڑگڑا کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حُضور مُعافی طلب کریں اور آئندہ وہ گناہ نہ کرنے کا سچّا عَہد بھی کریں۔ توبہ کیلئے یہ شَرط ہے کہ اُس گناہ سے دل میں بیزاری بھی ہو۔

مُعتکِفین کیلئے ضَرورت کی اَشیاء

(۱) یکسُوئی حاصِل کرنے اور حفاظَتِ سامان کیلئے اگر پردہ لگانا ہو تو حسبِ ضَرورت کپڑا (سبز ہو تو خوب) ڈوری اور بکسُوے (سَیشی پنیں) (۲) کَنزُالْاِیمان شریف (۳) سُوئی دھاگہ (٤) قینچی (۵) تَسبیح (٦) مِسواک (۷) سُرمہ، سلائی (۸) تیل کی شیشی (۹) کنگھا (۱۰) آئینہ (۱۱) عِطر (۱۲) دو جوڑے کپڑے (۱۳) تَہبُند (۱٤) عِمامہ شریف بمع ٹوپی و سَر بَند (۱۵) گِلاس (۱٦) رِکابی (۱۷) پیالہ (مٹی کا ہو تو خوب) (۱۸) گَپ سَاسَر (۱۹) تَحتُ ماس (۲۰) (سُرخ) دَسترخوان (۲۱) دانتوں کے خلال کیلئے تنکے (۲۲) تَولِیہ (۲۳) (غُسل کیلئے اِحتیاطاً) بالٹی اور ڈونگا (۲٤) ہاتھ کا رومال (۲۵) چُھری (۲٦) قَلَم (۲۷) غیر ضَروری باتوں کی عادت نکالنے کی خاطر لکھ کر گفتگو کرنے کیلئے قفل مدینہ کا پَیڈ (۲۸) مُطالَعہ کیلئے فیضانِ سُنّت اور حسبِ ضَرورت اِسلامی کِتابیں (۲۹) مَدَنی اِنعامات کا فارم (۳۰) ڈائری (۳۱) جائے استِنجاء خشک کرنے کیلئے ضَرورت ہو تو درزی کی بے قیمت کترن (۳۲) سونے کیلئے چٹائی (۳۳) ضَرورت ہو تو تکیہ (۳٤) اوڑھنے کیلئے چادر یا کمبل (۳۵) پردے میں پردہ کرنے کیلئے چادر

marfat.com

(۳۶)دردِسر،نَزلہ،بُخاروغیرہ کیلئے ٹِکیاں وغیرہ۔

مَدَنی مشورہ:اپنی چیزوں پر کوئی نشانی (مَثَلاً ○ ★ ☾ وغیرہ) بنالیں تاکہ خَلط مَلط ہوجانے کی صُورت میں تَلاشنا آسان ہو۔چادروغیرہ پر نام بلکہ کوئی حَرف بھی نہ لکھیں کہ بے ادَبی ہوتی رہے گی۔(نشانیاں سرِوَرَق کے اندرونی حصّہ میں مُلاحظہ فرمائیں)

''اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ علیكَ یارَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِین'' کے ۳۰ حُروف کی نِسبت سے مُلاحظہ فرمائیں،

اعتِکاف کے تیس۳۰ مَدَنی پھول

مدینہ ۱ اِعْتِکاف کیلئے سب سے افضل مسجدِ حرام شریف پھر مسجدِ نَبَوی شَریف عَلٰی صَاحِبِہَاالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پھر مسجدِ اَقْصٰی (یہ بَیتُ المقدَّس میں واقع ہے) پھروہ مسجِد جہاں بڑی جَماعت ہوتی ہو۔

مدینہ ۲ رَمَضانُ الْمُبارَك کی بیس۲۰ تاریخ کوغُروبِ آفتاب سے پہلے پہلے بہ نیّتِ اِعْتِکاف مسجِد میں داخِل ہوجائیں۔اگرغُروبِ آفتاب کے بعدایک لَمحہ بھی تاخیر سے مسجِد میں داخِل ہوں گےتورَمَضانُ الْمُبارَك کے آخِری عَشرَہ کے اِعْتِکاف کی سُنّت ادا نہ ہوگی۔

marfat.com

مدینہ ۳ اگر غُروبِ آفتاب سے پہلے پہلے مسجِد میں بہ نیّتِ اِعتِکاف داخِل تو ہوگئے اور پھر فِنائے مسجِد مَثَلاً اِحاطۂ مسجِد میں واقِع وُضو خانے یا اِستِنجاء خانے میں چلے گئے اور بیسویں[۲۰] رَمَضان کا سُورج غُرُوب ہوگیا تو کوئی حَرَج نہیں اِس سے اِعتِکاف نہیں ٹوٹتا۔

مدینہ ۴ استِنجاء خانے جاتے ہوئے، چلتے چلتے سلام و جواب، بات چیت کرنے کی اجازت ہے مگر اِس کیلئے ایک لمحہ بھی رُک گئے تو اِعتِکاف ٹوٹ گیا۔ ہاں اگر استِنجاء خانہ اِحاطۂ مسجِد کے اندر ہے تو رُکنے میں حَرَج نہیں۔

مدینہ ۵ اگر استِنجاء خانہ گئے لیکن کوئی پہلے سے اندر گیا ہوا ہے تو مسجِد میں آ کر انتِظار کرنا ضَروری نہیں بلکہ وَہیں پر انتِظار کر سکتے ہیں۔

مدینہ ۶ پیشاب کرنے کے بعد مسجِد کے باہَر ہی ضَرورۃً اِستِبراء ابھی کر سکتے ہیں۔

مدینہ ۷ اگر مسجِد کے باہَر بنے ہوئے اِستِنجاء خانے میں گندگی وغیرہ کے سبب طبیعت گھبراتی ہو تو رَفعِ حاجت کیلئے گھر پر جانے میں کوئی حَرَج نہیں۔

(رَدُّالمُحتار ج ۳ ص ۴۳۵)

مدینہ

[۱] پیشاب کرنے کے بعد جس کو یہ احتمال ہو کہ کوئی قطرہ باقی رہ گیا ہے یا پھر آئے گا، اس کیلئے اِستبراء (یعنی پیشاب کرنے کے بعد ایسا کام کرنا کہ اگر کوئی قطرہ رُکا ہوا ہو تو گر جائے) واجب ہے۔ اِستبراء ٹہلنے سے، زمین پر زور سے پاؤں مارنے، سیدھا پاؤں اُلٹے پاؤں پر یا اُلٹا پاؤں سیدھے پاؤں پر رکھ کر زور کرنے، بلندی سے نیچے اُترنے یا نیچے سے اُوپر چڑھنے سے، کھنکارنے یا بائیں کروٹ لیٹنے سے بھی ہوتا ہے (بہارِ شریعت)

اِستبراء کرتے وقت ضرورۃً ڈھیلا بائیں ہاتھ سے آلے کے سُوراخ پر رکھیں۔ اِستبراء کرنے والا پیشاب کرنے والے ہی کے حُکم میں ہے لہٰذا سلام کلام وغیرہ نہ کرے اور دورانِ اِستبراء قبلہ کی طرف رُخ کرنا یا پیٹھ کرنا اِسی طرح حرام ہے جس طرح پیشاب، یا پاخانہ کرتے وقت حرام ہے۔

marfat.com

مدنی ۸ مسجِد (کی چار دیواری) سے باہَر نکلے اوراگرکسی قرض خواہ نے روک لیا تو اِعتِکاف ٹوٹ جائیگا۔

مدنی ۹ کھانا کھاتے وقت اپنا دسترخوان ضَرور بچھائیں۔فرشِ مسجِد یا دریاں آلود نہیں ہونی چاہئیں۔

مدنی ۱۰ مسجِد کی دیواروں یا دَرْیوں وغیرہ پر ہرگز مَیلے یا چکنے ہاتھ نہ لگائیں، تھوک نہ ڈالیں اِسی طرح کان یا ناک وغیرہ سے مَیل کُچَیل نکال کر ان پر نہ لگائیں۔

مدنی ۱۱ مسجِد کی دریوں کا دھاگہ اور چٹائیوں کے تنکے نوچنے سے پرہیز کریں۔(ہر جگہ اس بات کا خیال رکھیں)

مدنی ۱۲ مسجد میں سُوال کرنے والے کو ہرگز رقم وغیرہ نہ دیں کہ مسجِد میں سُوال کرنا حرام ہے اور اُس کو دینے کی بھی اجازت نہیں۔مُجَدِّدِ اعظم اعلیٰحضرت عَلَیہ الرَّحْمَۃ فرماتے ہیں کہ مسجِد کے سائِل کو اگر کوئی ایک پیسہ دے دے تو اسے چاہئے کہ اس کے کفارہ میں ستّر پیسے مزید صَدَقہ کرے۔(یہ صَدَقہ بھی مسجد کے سائل کو نہ دے) (فتاوی رضویہ ج۶ ص۴۲۶)

مدنی ۱۳ صِرْف ایک پاؤں مسجِد سے باہَر نکالا تو کوئی حرج نہیں۔

مدنی ۱۴ دونوں ہاتھ بَمَع سر بھی اگر مسجِد سے باہَر نکال دیئے تو کوئی مُضائقہ نہیں۔

marfat.com

مدنی ۱۵ بے خیالی میں مسجِد سے باہَر نکل گئے اور یاد آنے پر فوراً مسجِد کے اندر آ بھی گئے پھر بھی اِعْتِکاف ٹوٹ چکا۔

مدنی ۱۶ کوئی ایسی بیماری لاحِق ہوگئی کہ مسجِد سے نکلے بغیر عِلاج ممکِن نہیں تو عِلاج کیلئے باہَر تو نکل سکتے ہیں۔ مگر اِعْتِکاف ٹوٹ جائے گا البتہ اِعْتِکاف توڑنے کا گناہ نہ ہوگا، ایک دن کی قَضاء ذِمّہ رہے گی۔

مدنی ۱۷ کھانا اور پینے کیلئے پانی لانے والا کوئی نہیں تو لینے کیلئے باہَر نکل سکتے ہیں مگر کھائیں اور پئیں مسجِد ہی میں۔

مدنی ۱۸ مسجِد کے اندر کچی پیاز، مُولی، کچّا لہسن وغیرہ بدبودار چیزیں کھانا جائز نہیں۔ کسی نے مسجِد کے باہَر بھی اگر ایسی چیز کھالی تو اچّھی طرح منہ کو صاف کرلے جب منہ سے بدبو جاتی رہے پھر مسجِد میں داخِل ہو۔

مدنی ۱۹ بدبودار تمباکو کھانے والے اور اِسی طرح بِیڑی، سِگرَٹ کے عادی بھی مُنہ میں بدبو ہونے کی صورت میں مسجِد کے اندر داخِل نہیں ہوسکتے۔

مدنی ۲۰ مَعاذ اللہ عَزَّوَجَلَّ اگر کسی بدنصیب نے کَلِمہ ءکُفْر بکا اور مُرتد ہوگیا تو اِعْتِکاف ٹوٹ گیا۔ اب تجدیدِ ایمان کرے یعنی اس کلِمہ ءکُفْر سے توبہ کرے، کلِمہ پڑھے، تجدیدِ بَیْعَت اور تجدیدِ نکاح بھی کرے۔ اِعْتِکاف کی قَضاء نہیں کیونکہ مُرتَد ہوجانے سے سابِقہ تمام نیک اعمال برباد ہوجاتے ہیں۔

marfat.com

مدینہ ۲۱ مُعتَکِف نے مَعاذاللہ عزوجل کوئی نشہ آور چیز کھالی یا خُدانخواستہ داڑھی جیسی پاکیزہ اور محترم سنّت کو مُونڈ ڈالا اگرچہ یہ دونوں کام ویسے ہی حرام ہیں اور مسجِد میں اور بھی سخت گناہ لیکن اعتِکاف نہیں ٹوٹے گا۔

مدینہ ۲۲ مُعتَکِف کیلئے مسجِد میں داڑھی کا خَط بنوانے یا زُلفیں تَراشنے یا سر اور داڑھی میں تیل ڈالنے میں کوئی مُضائقہ نہیں جبکہ اپنا کپڑا وغیرہ بچھا کر پوری اِحتیاط سے یہ کام کئے جائیں۔ مسجِد کی دریاں تیل سے آلود نہیں ہونی چاہئیں اور بال وغیرہ بھی اُن پر نہیں گرنے چاہئیں۔

مدینہ ۲۳ مُعتَکِف دینی مدرَسے کی کتابیں پڑھ سکتا ہے۔

مدینہ ۲۴ رات کے وَقْت جتنی دیر تک مسجِد میں بتّی جلانے کا عُرْف ہے۔ اُتنی دیر تک بِلا تکلُّف دینی مُطالَعہ کیا جاسکتا ہے۔ زائد بجلی استِعمال کرنے کیلئے انتِظامیہ سے طے کرلیں۔

مدینہ ۲۵ اَخبارات چُونکہ جانداروں کی تصاویر بلکہ فلمی اشتہارات سے عُمُوماً پُر ہوتے ہیں لہٰذا مسجِد میں ان کے مُطالَعے سے بچیں۔

مدینہ ۲۶ کوئی اُچکا اپنے یا کسی اسلامی بھائی کے جُوتے چُرا کر بھاگا تو اُس کو پکڑنے کیلئے مسجِد سے باہَر نہیں جاسکتے۔ باہَر گئے تو اِعتِکاف ٹوٹ گیا۔

مدینہ ۲۷ مسجِد اگر کئی منزِلہ ہے اور سیڑھیاں اِحاطۂ مسجِد کے اندر ہی بنی ہوئی ہیں

marfat.com

تو بلا تکلُّف اوپر کی تمام منزِلوں بلکہ چھت پر بھی جاسکتے ہیں۔البتہ بلا ضَرورت مسجِد کی چھت پر چڑھنا مکروہ اور بے اَدَبی ہے۔

مدینہ ۲۸ مسجِد میں ٹیپ ریکارڈر پر بیان یا نعت شریف سننا چاہیں تو ٹیپ ریکارڈر میں اپنے سَیل ڈال لیں۔اگر مسجِد کی بجلی سے چلانا چاہیں تو انتِظامیہ سے طے کرلیں[1] اور یہ بھی احتیاط کریں کہ کسی کی عبادت یا آرام میں خَلَل واقِع نہ ہو۔

مدینہ ۲۹ اسلامی بہنیں بارہ[۱۲] مہینے میں جب چاہیں جتنی دیر چاہیں خواہ ایک مِنَٹ کیلئے بھی مسجِد بَیت میں نفلی اِعْتِکاف کرسکتی ہیں۔

مدینہ ۳۰ مسجِد کی چھت وغیرہ اگر گر پڑی یا کسی نے زبردستی نکال دیا تو فوراً دوسری مسجِد میں مُعْتَکِف ہوجائیں اِعْتِکاف صحیح ہوجائے گا۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

''عرشِ عُلیٰ سے اعلیٰ میٹھے نبی کا روضہ'' کے ۲۶ حُروف کی نسبت سے ملاحظہ ہوں

مَدَنی مشوروں پر مُشْتَمِل مُعْتَکِفین کیلئے ۲۶ مَدَنی پھول

مدینہ ۱ دَورانِ اعتِکاف حَتَّی الْاِمکان اپنا وقت، نَوافِل، تِلاوتِ قُرآن، ذِکر و دُرود، مُطالَعۂ کُتُبِ اسلامیہ اور سُنّتیں اور دُعائیں وغیرہ سیکھنے سکھانے میں گزاریں۔

---

[1] آسانی اسی میں ہے کہ جتنی بجلی آپ نے خرچ کی ہے اس کا اندازہ کرکے اندازہ سے کچھ زیادہ پیسے انتظامیہ کے حوالے کردیں۔

marfat.com

مدنی ۲ اِعتکاف کیلئے مسجِد میں پردہ لگائیں تو کم سے کم جگہ گھیریں تاکہ نمازیوں کو پریشانی نہ ہو۔

مدنی ۳ مسجِد کو ہر قسم کی آلُودگی اور گَرد وغُبار وغیرہ سے بچائیں۔

مدنی ۴ مسجِد میں شور وغُل، ہنسی مَذاق وغیرہ ہرگز نہ کریں۔

مدنی ۵ آپ گھر سے سُوئے مسجد چلے تو نیکیاں کمانے مگر کہیں ایسا نہ ہو کہ گناہوں کا ڈھیر لے کر پلٹی۔ لہٰذا خبردار! مسجِد میں ہرگز ہرگز بِلا ضَرورت کوئی لَفْظ منہ سے نہ نکلے۔ زَبان پر مضبوط قفلِ مدینہ لگائیں۔

مدنی ۶ مُعْتَکِفِین اسلامی بھائیوں کو مسجِد میں ضَروری اشیاء پہلے ہی سے مُہَیّا کر لینی چاہئیں تاکہ بعد میں کسی سے سُوال کرنے کی حاجت نہ رہے اور دوسروں سے چیزیں مانگتے رہنے کی عادت بھی اچّھی نہیں۔ بعض صَحابہءکرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان تو سُوال سے اس قَدَر بچتے تھے کہ اگر اُن کا چابُک بھی گِر جاتا تو گھوڑے پر بیٹھے ہونے کے باوُجُود وہ کسی کو اتنا تک نہیں کہتے کہ ''بھائی! یہ چابُک تو ذرا اٹھا دینا'' بلکہ خود گھوڑے سے اُتر کر اُٹھا لیتے۔

مدنی ۷ دوسرے کی موجودگی میں تِلاوت کی آواز اتنی آہِستہ رکھیں کہ اس کے کانوں تک آواز نہ پہنچے۔

marfat.com

مدینہ ۸ اِسی طرح ٹیپ ریکارڈر میں بیان، نعت شریف وغیرہ سنیں تو آواز دھیمی رکھیں کہ کسی کی عبادت یا نیند میں خلل واقع نہ ہو۔

مدینہ ۹ اگر آپ کی مسجِد میں دیگر اسلامی بھائی بھی مُعْتَکِف ہوں تو اُنکے حُقُوقِ صُحبت کا ہر طرح سے لحاظ رکھیں دِیگر مُعْتَکِفِین کی خدمت کو اپنی سعادت سمجھیں، اُن کی ضَروریات پوری کرنے کی حَتَّی الْاِمْکان سَعْی کریں اور اِخلاص و ایثار کا مُظاہَرہ کرتے رہیں۔ ایثار کا ثواب بے شُمار ہے چُنانچہ تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ بخشش نشان ہے، ''جو شخص اُس چیز کو جس کی خود اِسے حاجت ہو دوسرے کو دے دے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اِسے بخش دیتا ہے'' (اتحاف السادۃ المتقین ج۹ ص۷۷۹)

مدینہ ۱۰ آپ جو کچھ دُعائیں اور سُنّتیں جانتے ہیں دوسرے مُعْتَکِفِین کو سِکھانے کی کوشش کریں کہ ثواب لُوٹنے کا ایسا سُنَہری موقع بار بار نہیں ملتا۔

مدینہ ۱۱ اِعْتِکاف کے دَوران کھانے پینے میں خوب اِحتیاط کریں خُصُوصاً آلو چھولے اور چَٹ پٹے چَٹخاروں سے بچیں۔ ان شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کا فائدہ خود ہی دیکھ لیں گے۔

مدینہ ۱۲ ہو سکے تو کم کھائیں پئیں کہ اس سے نیند کے غَلَبے میں کمی، ہاضِمہ دُرُست، اور بار بار اِستنجاء خانے جانے سے خَلاصی، اِحتِلام کا خطرہ بھی کم رہے گا۔

marfat.com

فیرینی اور نمک کی حکایت

مُجدِّدِ اعظم امام اَحمد رَضا خان علیہ الرحمۃ الرحمٰن کے خلفیہ و شاگردِ رشید حضرت علّامہ ظَفَرُ الدّین بِہاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی سب سے پہلی سَوانحِ بنام ''حیاتِ اَعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ'' میں رَقَم فرماتے ہیں، ''مولانا محمد حسین صاحب میرٹھی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا بیان ہے کہ میں نے ایک سال بریلی شریف میں رَمَضانُ الْمُبارَک کی ۲۰ تاریخ سے اعتکاف کیا۔ اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجِد میں تشریف لائے تو فرمایا، ''جی تو چاہتا ہے کہ میں بھی اعتکاف کروں، مگر فرصت نہیں ملتی۔'' آخر ۲۶ رَمَضانُ الْمُبارَک کو فرمایا، ''آج سے میں بھی مُعْتَکِف ہی ہو جاؤں۔''

مولانا محمد حسین صاحِب میرٹھی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، ''شام کو (کھجور وغیرہ سے روزہ تو افطار فرما لیتے مگر اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو) کھانا کھاتے میں نے کسی دن نہیں دیکھا۔ سَحَر کو صرف ایک چھوٹے سے پیالے میں فیرینی اور ایک پیالی میں چٹنی آیا کرتی تھی۔ وہ نوش فرمایا کرتے۔'' ایک دن میں نے دریافت کیا، ''حُضور! فیرینی اور چٹنی کا کیا جوڑ؟'' فرمایا، ''نمک سے کھانا شروع کرنا اور نمک ہی پر ختم کرنا سنّت ہے، اس لئے یہ چٹنی آتی ہے۔'' (حیاتِ اعلیٰحضرت ص ۴۱)

سبحٰن اللہ عَزَّوَجَلَّ! پیکرِ سنّت، سیِّدی اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ میٹھی فیرینی سے قبل اور بعد اس لئے نمکین چٹنی استعمال فرماتے تھے کہ کھانے کے اوّل آخر نمک

marfat.com

استعمال کرنے کی سنت ادا ہو جائے۔ الحمدللہ عَزَّوَجَلَّ کھانے کے اوّل آخر نمک (یا نمکین) کھانے سے ستّر ۷۰ بیماریاں دور ہوتی ہیں۔

مدینہ ۱۳ اعتکاف کے دَوران جتنا ہو سکے زیادہ سے زیادہ سنّتوں پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ مَثَلاً چٹائی اور مٹّی کے برتن وغیرہ استعمال کریں۔ اور مَدَنی اِنعامات پر عمل کر کے فارم پُر کریں اور اس کی ہمیشہ کیلئے عادت بنائیں۔

مدینہ ۱۴ جتنا ہو سکے سادہ سے سادہ غذا و اشیاء استعمال کریں۔

مدینہ ۱۵ مسجِد کے فَرْش، دَری یا چٹائی پر ہرگز نہ سوئیں کہ پسینے کی بدبو اور سر کے تیل کا دھبّہ ہونے نیز اِحتِلام کی صورت میں ناپاک ہو جانے کا بھی خطرہ ہے۔ لہٰذا اپنی چٹائی ضَرور ساتھ لائیں اس سے چٹائی پر سونے کی سنّت بھی ادا کرنے کا موقع ملے گا اور مسجِد کی دریاں اور چٹائیاں بھی آلودَگی سے محفوظ رہیں گی۔

مدینہ ۱۶ اگر اپنی چٹائی مُیَسّر نہ ہو تو کم از کم اپنی چادر ہی بچھالیں۔

مدینہ ۱۷ گھر ہو یا مسجِد، جہاں بھی سوئیں پردہ میں پردہ کا خیال رکھیں ممکن ہو تو پاجامے پر ایک چادر تہبند کی طرح لپیٹنے اور دوسری اوڑھنے کی عادت بنائیں کہ نیند میں بعض اوقات کپڑے پہنے ہوئے بھی بے پردَگی سخت بے پردَگی ہو رہی ہوتی ہے۔

marfat.com

مدینہ ۱۸ ہرگز ہرگز دو اسلامی بھائی ایک ہی تکیہ پر یا ایک ہی چادر میں نہ سوئیں۔

مدینہ ۱۹ اِسی طرح مَحَلِّ فتنہ میں کسی کی ران یا گود میں سر رکھ کر لیٹنے سے بھی پرہیز کریں۔

مدینہ ۲۰ جب ۲۹ رَمَضانُ الْمُبارَک کو عیدُ الفِطْر کے چاند کی خبر سنیں یا ۳۰ رَمَضان شریف کا سورج ڈوب جائے تو مسجِد سے ایسے نہ دوڑ پڑیں کہ جیسے قید سے رِہا ہوئے، بلکہ ہونا یہ چاہیئے کہ رَمَضانُ الْمُبارَک کے رخصت ہونے کی خبر سنتے ہی صَدمہ سے دل ڈوبنے لگے کہ آہ! محترم ماہ ہم سے جُدا ہو گیا، خوب رو رو کر ماہِ رمضان کو اَلْوَداع کہیں۔

مدینہ ۲۱ اختِتامِ اعتِکاف کے وَقْت خوب رَو رَو کر اپنی خامیوں اور کوتاہیوں اور مسجِد کی بے ادَبیوں پر اللہ عَزَّوَجَلَّ سے مُعافی طَلَب کریں۔ خوب گڑگڑا کر اپنے اور تمام عالَم کے اسلامی بھائی بَہنوں کے اعتِکاف کی قَبولیَّت اور کُل اُمَّت کی مَغْفِرَت کی دعاء مانگیں۔

مدینہ ۲۲ آپس میں ایک دوسرے سے حُقوق مُعاف کروائیں۔

مدینہ ۲۳ خُدّامِ مسجِد کو بھی راضی کریں اور اِنتِظامِیہ مسجِد کا بھی تعاون کے سبب شکریہ ادا کریں۔

marfat.com

مدینہ ۲۴ شبِ عیدُ الفِطْر ہو سکے تو عبادت میں گزاریں۔ ورنہ کم از کم عِشاء اور فجر کی نمازیں باجماعت ادا کریں تو بحکمِ حدیث پوری رات کی عبادت کا ثواب ملے گا۔

مدینہ ۲۵ کوشش کر کے چاند رات اسی مسجد میں گزاریں جہاں اعتکاف کیا ہے بُزُرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللہ اِس بات کو پسند کرتے تھے اور دوسروں کو بھی اسکی ترغیب دلاتے تھے۔ چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا امام جلالُ الدّین سُیوطی شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نَقْل فرماتے ہیں کہ سیِّدُنا ابراہیم بن اَدْھم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا، ''کہ بُزُرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللہ اِس بات کو پسند کرتے تھے کہ (عیدُ الفِطْر کی) رات (مسجد ہی) میں گزاریں تا کہ وَہیں سے ان کے دن (یعنی عید کے مبارک دن کی ابتِداء ہو۔'' امام مالِک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بُزُرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللہ کا یہ معمول نَقْل فرماتے ہیں کہ وہ چاند رات کو اپنے گھروں کو نہیں لوٹتے تھے یہانتک کہ لوگوں کیساتھ عید کی نماز ادا نہ کر لیں۔ (الدر المنثور ج ۱ ص ۴۸۸)

مدینہ ۲۶ عید کی مقدّس ساعتیں بازاروں کے اندر خریداریوں میں گزارنے سے بچیں۔ اِسی طرح عید کے یومِ سعید کو بھی مَعاذ اللہ عَزَّوَجَلَّ مخلُوط تفریح گاہوں، سنیما گھروں اور ڈرامہ گاہوں میں گزار کر یومِ وعید نہ بنائیں۔

اے ہمارے پیارے پیارے اللہ عَزَّوَجَلَّ تمام اسلامی بھائیوں اور اسلامی

بَہنوں کی نَمازوں، روزوں اوراعتِکاف ودیگرعبادات میں جوکچھ خطائیں ہوئی ہوں ۔ انہیں مُعاف فرما کرھماری عبادات کواپنے دربار میں قبول فرما۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

اپنی چیز سنبھالنے کا طریقہ

الحمدللہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغ قران وسنّت کی عالمگیرتحریک "دعوت اسلامی" سے وابَستہ ھزاروں اسلامی بھائی دنیاکی مختلف مساجدمیں اجتماعی اعتِکاف کرتے ھیں. شرعی مسئلہ یہ ھے کہ اگردوسرے کی کوئی چیزغَلَطی سے تبدیل ھوکرآجائے، چاھے اپنی چیزسے ملتی جلتی ھوتب بھی اُس کااستعمال ناجائزوگناہ ھے. لھٰذامُعتکفین (اورمدرسے کے مقیم طلباء بلکہ ھرایک) کوچاھئے کہ اپنی اپنی چیزوں پرکوئی نشانی لگالیں تاکہ خَلْط مَلْط ھوجانے کی صورت میں مل سکیں. رھنمائی کیلئے کچھ نشانیاں آنے والے صفحے پرحاضِرِ خدمت ھیں.

(چپل، چادروغیرہ پر نام یاکسی بھی زبان کاکوئی حرف مثلاً A,B وغیرہ نہ لکھیں بلکہ ہوسکےتو کمپنی کانام بھی مٹادیں۔تاکہ پاؤں تلےآنے پر بےادبی نہ ہو۔ ہرزبان کےحروف تہجّی (ALPHABET) کاادب کیجئے۔)

marfat.com

جو اللہ عزوجل اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے
اسے چاہئے کہ اچھی بات کہے یا چُپ
رہے۔ (بخاری شریف)

marfat.com

۷۸۶

عیدِ مُبارَک

بعد رَمَضان ''عید'' ہوتی ہے — رَبِّ عزوجل کی رَحمت مَزید ہوتی ہے

جس کو آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی دید ہوتی ہے — اُس پہ قُربان، ''عید'' ہوتی ہے

عید تجھ کو مُبارَک اے صائم[1] — روزہ داروں کی عید ہوتی ہے

روزہ خورو! خُدا عزوجل کی ناراضی — سُن لو! تُم پر شدید ہوتی ہے

تیری شیطان! ماہِ رَمَضاں میں — کیسی مِٹّی پلید ہوتی ہے

واسطے عاشِقانِ رَمَضاں کے — مغفِرت کی نَوِید ہوتی ہے

عید کے دِن عُمَر یہ رَو رَو کر — رضی اللہ تعالیٰ عنہ بولے، ''نیکوں کی عید ہوتی ہے''

فِلم بِینوں کے حق میں سُن لو یہ — عید، یومِ وَعید ہوتی ہے

بے نَمازوں کی، رَوزہ خوروں کی — کون کہتا ہے عِید ہوتی ہے!

جس کو آقا مَدینے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم بُلوائیں — اُس مسلماں کی عید ہوتی ہے

مُجھ کو ''عیدی'' میں دو بقیع آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم! — جانے کب میری عید ہوتی ہے!

عید عطّار اُس کی ہے جس کو
خواب میں صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم اُن کی دِید ہوتی ہے

دینا

[1] یعنی روزہ دار

marfat.com

۷۸۶

۴ چار جھوٹے دعویدار

۱ اللہ عزوجل کی مَحبّت کا دعویدار مگر اللہ عزوجل کے حرام کردہ کاموں سے نہ بچنے والا۔

۲ مَحبّتِ رسول کا دعویدار مگر غریبوں کو اَہمیّت نہ دینے والا۔

۳ طالِبِ جنّت ہونے کا دعویدار مگر راہِ خدا عزوجل میں خرچ کرنے سے کترانے والا۔

۴ جہنّم سے خوف رکھنے کا دعویدار مگر گناہوں سے پرہیز نہ کرنے والا۔

(حاتم اَصَمّ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

۷۸۶

۶ چھ اَفراد پر بھلائی کا دروازہ بند

۱ اپنے عِلْم پر عمل نہ کرنے والے۔

۲ نِعمتوں پر شکر نہ کرنے والے۔

۳ نیکوں کی صحبت میں بیٹھنے کے باوُجود اُن کے نقشِ قدم پر نہ چلنے والے۔

۴ مرنے والوں کی تجہیز و تکفین میں حصّہ لینے کے باوُجود عبرت نہ پکڑنے والے۔

۵ دولت ہونے کے باوُجود آخرت کے لئے توشہ جمع نہ کرنے والے۔

۶ گناہوں کی کثرت کے باوُجود توبہ نہ کرنے والے۔

(یحییٰ بن مُعاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

marfat.com

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

(٦) فیضانِ عیدُ الفِطر

ایک بار کسی بِھکاری نے کُفّار سے سُوال کیا، اُنہوں نے مذاقاً حضرتِ مولیٰ علی کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْہَہُ الکریم کے پاس بھیج دیا جو کہ سامنے تشریف فرما تھے۔ اُس نے حاضِر ہوکر دستِ سُوال دراز کیا۔ آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْہَہُ الکریم نے دس ۱۰ بار دُرُود شریف پڑھ کر اُس کی ہتھیلی پر دم کر دیا اور فرمایا، مُٹھی بند کرلو اور جن لوگوں نے بھیجا ہے اُن کے سامنے جا کر کھولدو۔ (کُفّار ہنس رہے تھے کہ خالی پھونک مارنے سے کیا ہوتا ہے!) مگر جب سائل نے اُن کے سامنے جا کر مُٹھی کھولی تو وہ سونے کے دِیناروں سے بھری ہوئی تھی! یہ کرامت دیکھ کر کئی کافِر مسلمان ہوگئے۔ (راحَتُ الْقُلُوب ص ٦١)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! تاجدارِ مدینہ، سُرورِ قَلب وسینہ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے رَمَضان شریف کے مُبارَک مہینہ کے مُتعلِّق ارشاد فرمایا ہے کہ اِس مہینے کا پہلا عَشرہ رَحمت، دوسرا ۲ مَغفِرت اور تیسرا ۳ عشرہ جَہنَّم سے آزادی کا ہے۔

(الترغیب والترھیب ج ۲ ص ۲٤)

معلوم ہوا کہ رَمَضانُ الْمُبَارَک رَحمت ومغفِرت اور جَہنَّم سے آزادی کا مہینہ ہے ،لہٰذا اِس رَحمت ،مَغْفِرت اور دوزخ سے آزادی کے اِنعامات کی خوشی میں ہمیں عِیدِ سَعید کی خوشی مَنانے کا موقع فَرَاہَم کیا گیا ہے اور عیدُ الفِطْر کے روز خوشی کا اظہار کرنا سُنّت ہے۔لہٰذا ادائے سُنّت کی نِیَّت سے ہمیں بھی اللہ عزوجل کے فَضْل ورَحْمت پر شکر اور اظہارِ مُسَرَّت کرنا چاہیے کہ اللہ عزوجل کے فضل ورَحْمت پر خوشی کرنے کی تَرغیب تو ہمیں خود اللہ عزوجل کا سچّا کلام بھی دے رہا ہے۔چُنانچہ ارشاد ہوتا ہے:

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا

ترجمۂ کنزالایمان: تم فرماؤ اللہ عزوجل ہی کے فَضْل اور اُسی کی رَحْمت ،اِسی پر چاہئے کی خوشی کریں۔

(پ ۱۱ سورۂ یونس آیت ۵۸)

ہم عِید کیوں نہ منائیں؟

دیکھئے نا! جب کوئی مُلک کسی ظالِم حُکومت کے چُنگل سے آزادی پاتا ہے تو ہر سال اُسی ماہ کی اُسی تاریخ کو اُس کی یادگار کے طور پر ''جَشنِ آزادی'' منایا جاتا ہے۔نیز جب کوئی طالِبِ عِلْم امتحان میں کامیاب ہوجاتا ہے تو وہ کس قَدَر خوش ہوتا ہے۔ ماہِ رَمَضانُ الْمُبَارَک کی بَرَکتوں اور رَحْمتوں کے تو کیا کہنے! یہ تو وہ عظیمُ الشّان مہینہ ہے۔جس میں بَنی نَوعِ انسان کی فَلاح وبَہبودی ،اِصلاح وتَرَقّی اور نَجات اُخروی کیلئے ایک ''خُدائی قانون'' یعنی قُرآنِ مَجِید نازِل ہوا۔یہ وہ مہینہ ہے جس میں ہر مُسلمان کی حَرارتِ اِیمان کا اِمتحان لیا جاتا ہے۔پس زندگی کا ایک

بہترین دستورُ العَمَل پاکر اور ایک مہینہ کے سخت اِمتحان میں کامیاب ہوکر ایک مسلمان کا خوش ہونا فطری بات ہے۔

مُعافی کا اِعلانِ عام

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! اللہ عزَّوجلَّ کا کرم بالائے کرم ہے کہ اس نے ماہِ رَمَضانُ الْمُبارَک کے بعد فوراً ہی عیدُ الفِطر کی نعمتِ عُظمیٰ سے ہمیں سَرفراز فرمایا۔ اِس عیدِ سَعید کی بے حد فضیلت ہے۔ چُنانچِہ ایک طویل حدیث میں ہے حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے رِوایَت کیا ہے، یہ بھی ہے، جب عیدُ الفِطر کی مبارَک رات تشریف لاتی ہے تو اِسے ''لَیْلَۃُ الْجَائِزہ'' یعنی ''اِنعام کی رات'' کے نام سے پُکارا جاتا ہے۔ جب عید کی صُبح ہوتی ہے تو اللہ عزَّوجلَّ اپنے مَعصُوم فِرشتوں کو تمام شہروں میں بھیجتا ہے، چُنانچِہ وہ فِرشتے زمین پر تشریف لاکر سب گلیوں اور راہوں کے سِروں پر کھڑے ہوجاتے ہیں۔ اور اِس طرح نِدا دیتے ہیں، ''اے اُمّتِ مُحمد! صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم اُس ربِّ کریم عزَّوجلَّ کی بارگاہ کی طرف چلو! جو بَہُت ہی زیادہ عطا کرنے والا اور بڑے سے بڑا گُناہ مُعاف فرمانیوالا ہے''۔ پھر اللہ عزَّوجلَّ اپنے بندوں سے یُوں مُخاطِب ہوتا ہے:-

''اے میرے بندو! مانگو! کیا مانگتے ہو؟ میری عِزت وجَلال کی قَسم! آج کے روز اِس (نمازِ عید کے) اِجتماع میں اپنی آخِرت کے بارے میں جو کچھ سُوال کرو گے وہ پُورا کروں گا اور جو کچھ دنیا کے بارے میں مانگو گے اُس میں تمھاری بَھلائی

کی طرف نظرِ فرماؤں گا۔ (یعنی اِس مُعاملہ میں وہ کروں گا جس میں تمھاری بہتری ہو۔) میری عِزّت کی قَسم! جب تک تم میرا لِحاظ رکھو گے میں بھی تمھاری خطاؤں پر پَردہ پوشی فرماتا رہوں گا۔ میری عِزّت وجلال کی قَسم! میں تمھیں حَد سے بڑھنے والوں (یعنی مُجرموں) کے ساتھ رُسوا نہ کروں گا۔ بس اپنے گھروں کی طرف مَغْفِرت یافتہ لَوٹ جاؤ۔ تم نے مجھے راضی کر دیا اور میں بھی تم سے راضی ہوگیا۔"

(التَّرغیب وَالتَّرھیب ج ۲ ص ۳۰)

"عیدی" ملنے کی رات

سُبْحٰنَ اللّٰہ! (عَزَّوَجَلَّ)، سُبْحٰنَ اللّٰہ! (عَزَّوَجَلَّ) پیارے اسلامی بھائیو! خُدائے رَحمٰن عَزَّوَجَلَّ ہم گُنہگاروں پر کس قَدَر مہربان ہے۔ ایک تو رَمَضانُ الْمُبارَک میں سارا مہینہ وہ ہم پر اپنی رَحمتیں نازِل فرماتا ہی رہتا ہے۔ پھر جُوں ہی یہ مُبارَک مہینہ ہم سے جُدا ہوتا ہے، فوراً ہمیں عِیدِ سعید کی خوشیاں عطا فرماتا ہے۔ گُزشتہ حدیثِ مُبارَک میں شَوَّالُ الْمُکَرَّم کی چاند رات یعنی شبِ عِیدُ الفِطر کو "لَیْلَۃُ الْجَائِزہ" یعنی "اِنعام کی رات" قرار دیا گیا ہے۔ یہ رات نیک لوگوں کو اِنعام مِلنے گویا "عِیدی" دیئے جانے کی رات ہے۔ اِس مُبارَک رات کی بے حد فضیلت ہے۔ چُنانچِہ

دِل زِندہ رہے گا

تاجدارِ مدینہ، سُرورِ قَلْب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے، جس نے عِیدَین کی

رات (یعنی شبِ عِیدُ الفِطر اور شبِ عِیدُ الاَضحٰی طلبِ ثواب کیلئے) قِیام کیا، اُس دن اُس کا دِل نہیں مَرے گا، جس دن لوگوں کے دِل مَر جائیں گے۔ (ابنِ ماجہ ج۲ص ۳۶۵)

جنّت واجب ہوجاتی ہے

ایک اور مَقام پر حضرتِ سَیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رضی اللہ تعالٰی عنہٗ سے مَروی ہے، فرماتے ہیں، جو پانچ راتوں میں شب بیداری کرے اُس کے لئے جَنَّت واجِب ہوجاتی ہے۔ ذِی الْحِجّہ شریف کی آٹھویں[8]، نویں[9] اور دسویں[10] رات (اِس طرح تین[3] راتیں تو یہ ہوئیں) اور چوتھی[4] عِیدُ الفِطر کی رات، پانچویں[5] شَعْبانُ الْمُعظَّم کی پندرہویں[15] رات (یعنی شبِ بَرَاءَت)۔

(التَرغیب والترھیب ج۲ص ۹۶)

سَیِّدُنا عبدُ اللہ ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالٰی عنہما کی رِوایَت کردہ طویل حدیثِ پاک (جو آگے مَذکور ہے) میں یہ مضمون بھی ہے کہ عِید کے روز مَعْصُوم فِرِشتے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطاؤں اور بخشِشوں کا اِعلان کرتے ہیں۔ اور اللہ عَزَّوَجَلَّ خود بھی بے حد کرم فرماتا ہے اور ماہِ رَمَضانُ الْمُبارَک میں عبادت کرنے والے تمام مسلمان بھائیوں اور مسلمان بہنوں کی مَغْفِرت فرمادیتا ہے۔ گویا عام مُعافی کا اِعلان کردیا جاتا ہے۔ مَزید بَرآں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے یہ بھی فرمایا جاتا ہے کہ جِسے جو کچھ دُنیا و آخِرت کی خیر مانگنی ہے وہ سُوال کرے، اُس پر ضَرور کرم کیا جائے گا۔ کاش! ایسے مانگنے کے مواقِع پر ہمیں مانگنا آجائے، کیونکہ عُمُوماً لوگ اِن مَوقعوں پر صِرف دُنیا کی خیر، روزی میں بَرَکت

marfat.com

اور نہ جانے کیا کیا دنیا کے مُعامَلات پر سُوال کرتے ہیں۔ دنیا کی خیر کے ساتھ ساتھ آخِرت کی خیر زیادہ مانگنی چاہئے۔ **دِین پر اِستِقامت** اور **خاتِمہ بِالْخَیر** وہ بھی مدینے میں وہ بھی سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے قدموں میں، اور **مَدفَن جنّتُ الْبقیع** میں اور جنّتُ الْفردوس میں سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا پڑوس بھی مانگ لینا چاہیے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

پڑوسی خُلد میں عطّار کو اپنا بنا لیجے | جہاں ہیں اتنے اِحساں! اور اِحساں یارسولَ اللہ

کوئی سائل مایوس نہیں جاتا

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! غور تو فرمائیں! عِیدُالفِطر کا دِن کس قدر اہم تَرین دن ہے۔ اِس دِن اللہ عزّوجلّ کی رَحمت نِہایَت ہی جوش پر ہوتی ہے۔ دربارِ خُداوندی عزّوجلّ سے کوئی سائل مایُوس نہیں لوٹایا جاتا۔ ایک طرف اللہ عزّوجلّ کے نیک بندے اللہ عزّوجلّ کی بے پایاں رَحمتوں اور بخشِشوں پر خوشیاں مَنا رہے ہوتے ہیں۔ تو دُوسری طرف مُؤمِنوں پر اللہ عزّوجلّ کی اِتنی کرم نوازیاں دیکھ کر اِنسان کا بدترین دشمن شیطان آگ بگولہ ہو جاتا ہے۔ چُنانچہ

شیطان کی بدحواسی

حضرتِ سَیِّدُنا وَہب بن مُنَبِّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، جب بھی عِیدُ آتی ہے، شیطان چِلّا چِلّا کر روتا ہے۔ اس کی بدحواسی دیکھ کر تمام شَیاطین اُس کے گرد جمع ہو کر پُوچھتے ہیں، اے آقا! آپ کیوں غَضبناک اور اُداس ہیں؟ وہ کہتا ہے، ہائے افسوس! اللہ تعالیٰ عزّوجلّ نے آج کے دِن اُمّتِ مُحمّد صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کو بَخش

marfat.com

دیا ہے۔لہٰذا تم اِنہیں لذّتوں اور خواہِشاتِ نَفسانی میں مشغُول کردو۔

(مُکَاشَفَۃُ الْقُلُوب ص ۳۰۸)

کیا شیطان کامیاب ہے؟

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ شیطان پر عِیْد کا دِن کس قَدَر گراں گُزرتا ہے۔ لہٰذا وہ اپنی ذُرِّیَّت کو حُکم صادِر کردیتا ہے کہ تم مسلمانوں کو لَذّاتِ نَفسانی میں مشغُول کردو۔آہ! فی زمانہ شیطان اپنے اِس وار میں کامیاب ہوتا نظر آرہا ہے۔ آہ! صد آہ!! کہ عید کی آمد پر ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ عِبادات وحَسَنات کی کثرت کرکے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا زیادہ سے زیادہ شُکر ادا کیا جاتا۔مگر افسوس! صَد افسوس! اب مسلمان عِیدِ سَعید کا حقیقی مقصد ہی بُھلا بیٹھے ہیں۔ہائے افسوس! اب تو عِیْد مَنانے کا یہ انداز ہوگیا ہے کہ بے ہُودہ قِسم کے اُلٹی سِیدھی ڈیزائن والے بلکہ مَعَاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ جانداروں تک کی تصاویر[1] والے بھڑکیلے کپڑے پہنے جاتے ہیں، رَقص وسُرُود کی مَحفلیں گَرم کی جاتی ہیں، بے ڈھنگے مَیلوں، گندے کھیلوں، ناچ گانوں اور فِلموں ڈِراموں کا اِہتمام کیا جاتا ہے۔اور جی کھول کر وَقت و دولت دونوں کو خِلافِ سُنَّت وشریعت اَفعال میں برباد کیا جاتا ہے۔

افسوس! صَد ہزار افسوس! ہم اب اِس مُبارَک دن کو کس قَدَر غلَط کاموں میں

---

[1] بہارِ شریعت میں ہے کہ جانور یا انسان کی تصویر والا لباس پہن کر نَماز پڑھنا مکروہِ تحریمی (یعنی قریب بہ حرام) ہے ایسے کپڑے تبدیل کرکے یا اوپر دوسرا کوئی لباس پہن کر نَماز دوبارہ ادا کرنا واجِب ہے۔نَماز کے علاوہ بھی جاندار کی تصویر والا کپڑا پہننا ناجائز ہے۔ (خلاصہ از بہارِ شریعت حصہ ۳ ص ۱۴۱ تا ۱۴۲)

marfat.com

گزارنے لگے ہیں۔ میرے اسلامی بھائیو! اِن خلافِ شَرع باتوں کے سَبَب ہوسکتا ہے کہ یہ عیدِ سعید ہمارے لئے ''یومِ وَعید'' بن جائے، لِلّٰہ! اپنے حال پر رَحم کیجئے! فیشن پرستی اور فُضول خرچی سے باز آجایئے! دیکھئے تو سہی! اللہ عزوجل نے فُضول خَرچوں کو قُراٰنِ پاک میں شیطانوں کا بھائی قرار دیا ہے۔ چُنانچہ ارشاد ہوتا ہے:-

وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِیْرًا ﴿۲۶﴾ اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ كَانُوْۤا اِخْوَانَ الشَّیٰطِیْنِؕ-وَ كَانَ الشَّیْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا ﴿۲۷﴾

(پ ۱۵ سورۃ بنی اسرائیل آیت ۲۶، ۲۷)

ترجمۂ کنزالایمان: -اور فُضول نہ اُڑا بے شک اُڑانے والے شیطانوں کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا بڑا ناشکرا ہے۔

اِنسان و حیوان کا فرق

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ فُضول خرچی کرنے کی کس قَدَر مذمَّت قُراٰنِ پاک میں وارِد ہوئی ہے۔ یاد رکھئے! اِن فُضول خرچیوں سے ہرگز ہرگز اللہ عزوجل خوش نہیں ہوتا۔ تو پھر ہم کیوں اِن حَرکتوں کا اِرتِکاب کر کے اللہ عزوجل کو ناراض اور اِس کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کو رنجیدہ کریں۔ یاد رکھئے! اِنسان اور حَیوان میں جو مابِہِ الاِمتیاز (یعنی فرق کرنے والی چیز) ہے وہ عَقل و تدبیر، دُور بینی اور دُور اَندیشی ہے۔ عُمُوماً حیوان کو ''کَل'' کی فِکر نہیں ہوتی، اور عام طور پر اُس کی کوئی

marfat.com

حَرَکت کِسی حکمتِ عملی کے ماتَحت نہیں ہوتی۔ بَرخِلاف انسانوں کے، کہ اُنہیں نہ صِرف کل ہی کی بلکہ مسلمان کوتو اِس دُنیوی زندگی کے بعد والی اُخرَوی زندگی کی بھی فِکر ہوتی ہے۔ پَس سمجھدار انسان وُہی ہے بلکہ حقیقۃً انسان ہی وہ ہے جو ''کَل'' کی بھی فِکر کرے۔ اور حکمتِ عملی سے کام لے۔ مگر افسوس! آجکل حکمتِ عملی کا تو نام تک نہیں رہا اِس فانی زندگی کو غنیمت جانتے ہوئے آخِرت کیلئے کوئی اِنتظام نہیں کیا جاتا۔ آہ! اب تو لوگ اپنی زندگی کا مقصد مال کمانا، خوب ڈٹ کر کھانا اور پھر خُوب غفلت کی نیند سَو جانا ہی سمجھتے ہیں۔

ع کیا کہوں اَحباب کیا کارِ نُمایاں کرگئے!

B.A. کیا، نوکر ہوئے، پنشن مِلی پھر مَر گئے!!

زِندگی کا مَقصد کیا ہے؟:

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! زندگی کا مقصد صِرف بڑی بڑی ڈِگریاں حاصِل کرنا، کھانا پینا، اور مَزے اُڑانا نہیں ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آخِر ہمیں زندگی کیوں مَرحَمت فرمائی؟ آیئے! قُرآنِ پاک کی خدمت میں عَرض کریں کہ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی سچّی کِتاب! تُو ہی ہماری رَہنُمائی فرما کہ ہمارے جِینے اور مَرنے کا مقصد کیا ہے؟ قُرآنِ عظیم سے جواب مِل رہا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عالیشان ہے:-

marfat.com

خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیٰوۃَ لِیَبْلُوَکُمْ اَیُّکُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا

(پ۲۹ سورۃ الملک آیت ۲)

ترجمۂ کنزالایمان:۔موت اور زندگی پیدا کی کہ تمھاری جانچ ہو (دُنیاوی زندگی میں) تم میں کس کا کام زیادہ اچھا ہے۔

یعنی اِس موت وحَیات کو اِس لئے تخلیق کیا گیا تا کہ آزمایا جائے کہ کون زیادہ مُطِیع (فرماں بردار) اور مُخلِص ہے۔

عید یا وعید: میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خُرافات کا اِرتِکاب کر کے ''یومِ عِید'' کو اپنے لئے ''یومِ وَعِید'' نہ بنائیں۔

اور یاد رکھئے!

لَیْسَ الْعِیْدُ لِمَنْ لَّبِسَ الْجَدِیْد اِنَّمَا الْعِیْدُ لِمَنْ خَافَ الْوَعِیْد

(یعنی عید اُس کی نہیں، جس نے نئے کپڑے پہن لئے۔ عِید تو اُس کی ہے جو عذابِ الٰہی سے ڈر گیا۔)

اَولیائے کرام رحمہم اللہ بھی توعید مناتے رہے ہیں: پیارے پیارے اِسلامی بھائیو! ہم لوگ تو صِرف نئے نئے کپڑے پہننے اور عُمدہ کھانے تناوُل کرنے کو ہی عید سمجھ بیٹھے ہیں۔ ذرا غور تو کیجئے! ہمارے بُزُرگانِ دین رحمہم اللہ بھی تو آخر عِید مناتے رہے ہیں۔ مگر اِن کے عِید مَنانے کا انداز ہی نِرالا رہا ہے۔ وہ دُنیا کی لذّتوں سے کوسوں دُور بھاگتے رہے ہیں۔ کتنے افسوس کی بات ہے کہ حضراتِ اَولیائے کِرام (رحمہم اللہ) تو ہر حال میں اپنے نَفْس کی مُخالَفت کرتے رہیں۔ اور ہم لوگ ہر حال میں نَفْسِ سَرکش ہی کی پیروی کرنے میں لگے رہیں۔

marfat.com

اللہ عزوجل کے ایک وَلی حضرتِ سَیِّدُنا ذُوالنُّون مِصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ایمان افروز حِکایت سنئے اور درسِ عِبرت حاصِل کیجئے۔ حضرتِ سَیِّدُنا شیخ فریدُ الدّین عطّار (عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْغَفَّار) اپنی شُہرۂ آفاق کتاب ''تذکِرَۃُ الاَولیاء'' میں فرماتے ہیں:-

عید کا انوکھا کھانا

حضرتِ سَیِّدُنا ذُوالنُّون مِصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دس ۱۰ برس تک کوئی لذیذ کھانا تناوُل نہ فرمایا، نَفْس چاہتا رہا۔ اور آپ علیہ رحمۃ اللہ تعالیٰ نَفْس کی مُخالَفت فرماتے رہے، ایک بار عِید مُبارَک کی مُقدّس رات کو دِل نے مَشْوَرہ دیا کہ کَل اگر عِیدِ سعید کے روز کوئی لذیذ کھانا کھالیا جائے تو کیا حَرَج ہے؟ اِس مَشْوَرہ پر آپ رحمۃ اللہِ تعالیٰ علیہ نے بھی دِل کو آزمائش میں مُبتَلا کرنے کی غَرَض سے فرمایا، ''میں اَوّلاً دو ۲ رَکْعَت نَفْل میں پُورا قُرآنِ پاک خَتْم کروں گا۔ اے میرے دِل! تُو اگر اِس بات میں میرا ساتھ دے تو کل لذیذ کھانا مِل جائے گا۔'' لہٰذا آپ رحمۃ اللہِ تعالیٰ علیہ نے دو ۲ رَکْعَت ادا کی اور اِن میں پُورا قُرآنِ مجید خَتْم کیا۔ آپ علیہ رحمۃ اللہ تعالیٰ کے دِل نے اِس اَمْر میں آپ علیہ رحمۃ اللہ تعالیٰ کا ساتھ دیا۔ (یعنی دونوں ۲ رَکْعَتیں دِل جَمْعی کے ساتھ ادا کرلی گئیں) آپ رحمۃ اللہِ تعالیٰ علیہ نے عید کے دِن لذیذ کھانا منگوایا۔ نِوالہ اُٹھا کر مُنہ میں ڈالنا ہی چاہتے تھے کہ بے قرار ہوکر پھر رکھ دیا اور نہ کھایا۔ لوگوں نے اِس کی وجہ پُوچھی تو فرمایا، جس وَقْت میں نِوالہ مُنہ کے قریب لایا تو میرے نَفْس نے کہا، دیکھا؟ میں آخِر اپنی دس ۱۰ سال کی خواہش میں کامیاب ہوگیا نا! میں نے اُسی وَقْت کہا، کہ اگر یہ بات ہے تو میں تجھے ہرگز

marfat.com

کامیاب نہ ہونے دوں گا۔اور ہرگز ہرگز لذیذ کھانا نہ کھاؤں گا۔چُنانچہ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے لذیذ کھانا کھانے کا اِرادہ تَرک کردیا۔اتنے میں ایک شخص لذیذ کھانے کا طَباق اٹھائے ہوئے حاضِر ہوا اور عَرض کی، یہ کھانا میں نے اپنے لئے رات کو تیّار کیا تھا۔رات جب سویا تو قسمت انگڑائی لے کر جاگ اُٹھی ،رات کو خواب میں مَیں نے رسولِ کریم رَءُوف رَّحیم صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کی زِیارت کا شَرَف حاصِل کیا۔میرے پیارے پیارے اور میٹھے میٹھے آقا صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا،اگر تُو کل قِیامت کے روز بھی مجھے دیکھنا چاہتا ہے تو یہ کھانا ذُوالنُّون رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے پاس لے جا اور اُن سے جا کر کہہ کہ

''حضرتِ مُحمّد بن عبدُ اللہ بن عبدُ المُطّلب صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم و رضی اللہ تعالٰی عنہما فرماتے ہیں،کہ دَم بھر کیلئے نَفْس کے ساتھ صُلح کرلو۔اور چند نِوالے اِس لذیذ کھانے سے کھالو۔''

حضرتِ سَیِّدُنا ذُوالنُّون مِصری رضی اللہ تعالٰی عنہ یہ پیغامِ رِسالت صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم سُن کر وَجْد میں آگئے،اور کہنے لگے!''میں فرمانبردار ہوں۔میں فرمانبردار ہوں۔'' اور لذیذ کھانا کھانے لگے۔(ان پر اللہ عزوجل کی رَحمتیں ہوں۔)

(تذکرۃ الاولیاء ص ۷۴)

عزوجل صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم

ربّ ہے مُعْطِی یہ ہیں قاسِم رِزْق اُس کا ہے کھلاتے یہ ہیں
ٹھنڈا ٹھنڈا میٹھا میٹھا پیتے ہم ہیں پلاتے یہ ہیں

(وسائلِ بخشش (مع) ص ۳۱۰)

marfat.com

سرکار کِھلاتے ہیں، سرکار پِلاتے ہیں

پیارے پیارے اِسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے عِید کے روزِ سعید بھی نَفْس کی پیروی سے کس قَدَر دُور رہتے ہیں، یقیناً یقیناً اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَقبول بندے نَفْسِ اَمّارہ کے غُلام نہیں ہوتے۔ اور نَفسانی خواہِشات کی کچھ بھی پَرواہ نہیں کرتے اور ہر آن اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عِبادت و اِطاعت ہی میں خوش رہتے ہیں۔ اور اُن کی یہ شان ہوتی ہے کہ اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی خاطِر وہ لَذائذِ دُنیوی سے مُجْتَنِب رہتے ہیں۔ ایسے خوش بختوں کو خُصوصیَّت کے ساتھ اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے پیارے حَبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کِھلاتے ہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ مدینے کے تاجْوَر، محبوبِ ربِّ اکبر عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم اپنی اُمَّت کے حالات سے آج بھی باخبر ہیں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم اپنے محبوب غُلام حضرتِ سَیِّدُنا ذُوالنُّون مِصری رحمۃ اللہِ تعالیٰ علیہ کے حالات مُلاحَظہ فرما رہے تھے۔ جبھی تو اپنے ایک غُلام کو حُکْم فرما کر حضرت کو پیغام بھجوایا اور اپنے کرم سے کھانا کھلایا۔

سرکار کِھلاتے ہیں سرکار پِلاتے ہیں (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) سُلطان و گدا سب کو سرکار نبھاتے ہیں (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم)

رُوح کو بھی سجائیں

پیارے پیارے اِسلامی بھائیو! اِس میں کوئی شک نہیں کہ عِید کے دِن غُسل کرنا، نئے یا دُھلے ہوئے کپڑے پہننا اور پاک صاف عِطْر لگانا سُنَّت ہے۔ یہ سُنَّتیں ہمارے ظاہری بدن کی صفائی کیلئے ہیں۔ لیکن ہمارے اِن صاف، اُجلے اور نئے

کپڑوں اور نہائے ہوئے اور خُوشبو مَلے ہوئے جِسم کے ساتھ ساتھ ہماری رُوح بھی، ہم پر ہمارے ماں باپ سے بھی زیادہ مہربان خُدائے رَحمٰن عزوجل کی مَحَبَّت و اِطاعت اور سرکارِ مدینہ، سُلطانِ باقرینہ، فیض، گنجینہ، صاحِبِ مُعَطَّر پسینہ، باعِثِ نُزُولِ سکینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی اُلفت وسُنَّت سے خوب خوب سجی ہوئی ہونی چاہیئے۔

مدینہ **نَجاسَت پر چاندی کا وَرَق**

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! سوچئے تو سہی! روزہ ایک بھی نہ رکھا ہو، سارا ماہِ رَمَضان اللہ عزوجل کی نافرمانیوں میں گزارا ہو، بجائے مَسجِد میں یا عِبادات میں گزارنے کے ساری راتیں اُودھم بازی اُچھل کُود، کرکٹ کھیلنے یا اُس کا تماشہ دیکھنے، ٹیبل فُٹبال اور وِڈیو گیمز کھیلنے یا آوارہ گردی کرنے میں گزری ہوں۔ بجائے تِلاوت کلامِ پاک کے رُومانی ناوِلیں پڑھی ہوں اور بجائے نَعتیں سُننے کے ٹیپ ریکارڈر پر خوب فلمی گانے سُنے ہوں اور یُوں اپنے جِسم ورُوح کو دِن رات گُناہوں میں مُلَوَّث رکھا ہو اور آج عِید کے دِن فِرَنگی طَرز کے اِنگلش فیشن والے بے ڈھنگے کپڑے پہن بھی لئے تو یہ یُوں سمجھئے کہ گویا ایک نَجاست تھی جس پر چاندی کا وَرَق چَسپاں کر کے اُس کی نُمائش کر دی گئی۔

مدینہ **عید کِس کیلئے ہے؟**

سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی مَحَبَّت سے سرشار دیوانو! سچّی بات تو یہی ہے کہ عِید اُن خوش بَخت مسلمانوں کیلئے ہے جنہوں نے ماہِ مُحَرَّم، رَمَضانُ الْمُعظَّم کو رَوزوں

،نمازوں اور دیگر عِبادتوں میں گُزارا۔ تو یہ عید اُن کے لئے اللہ عزَّوَجلَّ کی طرف سے مزدُوری مِلنے کا دِن ہے۔ ہمیں تو اللہ عزَّوَجلَّ سے ڈرتے رہنا چاہئے کہ آہ! محترم ماہ کا ہم حق ادا ہی نہ کر سکے۔

سیِّدُنا عُمَرِ فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عید

عِید کے دِن لوگ کاشانۂ خِلافت پر حاضِر ہوئے تو کیا دیکھا کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دروازہ بند کر کے زار و قِطار رَو رہے ہیں۔ لوگوں نے حَیران ہو کر عَرض کیا، یا امیرَ المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ! آج تو عِید ہے جو کہ خوشی مَنانے کا دِن ہے، خوشی کی جگہ یہ رونا کیسا؟ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنسو پُونچھتے ہوئے فرمایا، ''ھٰذا یَوْمُ الْعِیْدِ وَ ھٰذا یَوْمُ الْوَعِیْد'' یعنی اے لوگو! یہ عِید کا دِن بھی ہے اور وَعِید کا دِن بھی۔ آج جسکے نَماز و روزہ مَقبول ہو گئے۔ بِلا شُبہ اُس کے لئے آج عِید کا دِن ہے۔ لیکن آج جِس کے نَماز و روزہ کو رَد کر کے اُس کے مُنہ پر مار دیا گیا ہو۔ اُس کیلئے تو آج وَعِید ہی کا دِن ہے۔ اور میں تو اِس خَوف سے رَو رہا ہوں کہ آہ!

''اَنَا لَا اَدْرِیْ اَمِنَ الْمَقْبُوْلِیْنَ اَمْ مِنَ الْمَطْرُوْدِیْنَ.''

یعنی مجھے یہ معلوم نہیں کہ مَیں مَقبول ہُوا ہُوں یا رَد کر دیا گیا ہوں۔

ہماری خوش فہمی!

اللہُ اکبر! (عزَّوَجلَّ) مَحبَّت والو! ذرا سوچئے! خوب غور فرمایئے! وہ فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کو مالِکِ جنَّت، تاجدارِ رِسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اپنی حیاتِ ظاہری ہی

میں جَنَّت کی بِشارت عِنایت فرمادی تھی۔اُن کا روزہ اور مَقبُول نہ ہو؟ یہ کیسے
رضی اللہ تعالیٰ عنہ
ہوسکتا ہے؟ یقیناً آپ کا روزہ مَقبول تھا، بیشک مقبول تھا، بِلاشُبہ مقبول تھا۔ مگر
رضی اللہ تعالیٰ
خوفِ خُداوندی عَزَّوَجَلَّ کا آپ پر کس قَدَر غلَبہ تھا کہ صِرف یہ سوچ سوچ کر
تھرّا رہے تھے کہ نہ معلوم میری رَمَضانُ الْمُبارَک کی طاعَتیں قَبول ہوئیں یا
نہیں۔ سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! عیدُ الْفِطْر کی خُوشی منانا جن کا حقیقی حق تھا اُن کے
خوف وخَشیَّت کا تو یہ عالَم ہو اور ہم جیسے نِکمّے اور باتُونی لوگوں کی یہ حالت ہے کہ
نیکی کے ''ن'' کے نُقطے تک تو پہُنچ نہیں پاتے مگر خوش فَہمی کا حال یہ ہے کہ ہم
جیسا نیک اور پارسا تو شاید اب کوئی رہا ہی نہ ہو۔ اِس رِقّت انگیز حِکایت
سے اُن نادانوں کو خُصوصاً دَرسِ عِبرت حاصِل کرنا چاہیے جو اپنی عِبادات پر ناز
کرتے ہوئے پُھولے نہیں سماتے اور اپنے نیک اعمال مَثَلاً نَماز، روزہ، حج،
مَساجِد کی خدمت، خَلقِ خُدا کی مدد اور سماجی فلاح وبَہبُود وغیرہ وغیرہ کاموں کو اپنے
خیال میں ''کارنامہ'' تصوُّر کرتے ہوئے ہر جگہ چَہکتے، اِعلان کرتے پِھرتے
ڈَھنڈورا پیٹتے نہیں تھکتے، بلکہ اپنے نیک کاموں کی مَعاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اخبارات
ورَسائِل میں تصاویر تک چھپوانے سے گُریز نہیں کرتے۔ آہ! اِن کا ذِہن کس
طرح بنایا جائے۔ اِن کو تعمیری واَخلاقی سوچ کس طرح فَراہم کیجائے۔ اِنہیں کس
طرح باوَر کرایا جائے کہ اِس طرح بِلاضَرورتِ شَرعی اپنی نیکیوں کا اِعلان رِیا
کاری ہے اور رِیا کاری میں سَراسَر تباہ کاری ہے۔ ایسا کرنے سے بعض صورتوں

میں نہ صِرف اعمال برباد ہوتے ہیں بلکہ رِیاکاری کا گُناہ بھی اعمال نامہ میں دَرج کر دیا جاتا ہے۔ اور اپنا فوٹو چھپوانا؟ تَوبہ! تَوبہ! رِیاکاری پر سینہ زوری اعمال کی نُمائش کا اتنا شوق کہ فوٹو جیسے حرام ذَرِیعے کو بھی نہ چھوڑا گیا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ رِیاکاری کی تَباہ کاری، ''مَیں مَیں'' کی مُصیبت اور اَنانِیت کی آفت سے ہم سب مسلمانوں کی حِفاظت فرمائے۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

شہزادے کی عید

حضرتِ سَیِّدُنا عُمَرِ فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مرتبہ عِید کے دِن اپنے شہزادے کو پُرانی قَمیص پہنے دیکھا تو رَو پڑے، بیٹے نے عَرض کیا، پیارے ابّا جان! کیوں رَو رہے ہیں؟ فرمایا، میرے لال! مجھے اَندیشہ ہے کہ آج عِید کے دِن جب لڑکے تجھے اِس قمیص میں دیکھیں گے تو تیرا دِل ٹوٹ جائے گا۔ بیٹے نے جواباً عَرض کیا، دِل تو اُس کا ٹُوٹے جو رِضائے اِلٰہی عزوجل کو نہ پاسکا یا جس نے ماں یا باپ کی نافرمانی کی ہو اور مجھے اُمّید ہے کہ آپ کی رِضامندی کے طُفیل اللہ تعالیٰ عَزَّوَجَلَّ بھی مجھ سے راضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوگا۔ یہ سُن کر حضرتِ عُمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شہزادے کو گلے لگایا اور اُس کیلئے دُعاء کی۔ ان پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمتیں ہوں۔ (مُکاشَفَۃُ الْقُلُوب ص ۳۰۸)

شہزادیوں کی عید

امیرُ المؤمنین حضرتِ سَیِّدُنا عُمر بن عبدُ الْعَزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں عِید سے ایک دِن قَبل آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہزادیاں حاضِر ہوئیں اور بولیں، ''بابا جان!

کل عِید کے دِن ہم کون سے کپڑے پہنیں گی؟'' فرمایا، ''یہی کپڑے جو تم نے پَہن رکھے ہیں۔ اِنہیں دھولو، کل پَہن لینا!۔'' ''نہیں! بابا جان! آپ ہمیں نئے کپڑے بنوادیں۔'' بچیوں نے ضِد کرتے ہوئے کہا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، ''میری بچّیو! عِید کا دِن اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عِبادت کرنے، اُسکا شُکر بجالانے کا دِن ہے۔ نئے کپڑے پہننا ضَروری تو نہیں۔''! ''بابا جان! آپ کا فرمانا بیشک دُرُست ہے لیکن ہماری سَہیلیاں ہمیں طَعنے دیں گی کہ تم امیرُ المؤمنین کی لڑکیاں ہو اور وُہی پُرانے کپڑے پَہن رکھے ہیں''۔ یہ کہتے ہوئے بچیوں کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ بچیوں کی باتیں سُن کر امیرُ المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دِل بھر آیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خازِن (وزیر مالیات) کو بُلا کر فرمایا، ''مجھے میری ایک ماہ کی تنخواہ پیشگی لادو۔'' خازِن نے عَرض کی، ''حُضُور! کیا آپ کو یقین ہے کہ آپ ایک ماہ تک زندہ رہیں گے؟''

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ''جَزَاكَ الله! تُو نے بیشک عُمدہ اور صحیح بات کہی۔'' خازِن چلا گیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بچیوں سے فرمایا، ''پیاری بیٹیو! اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ وَصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی رِضا پر اپنی خواہِشات کو قُربان کردو (اِن پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمتیں ہوں۔) (مَعْدَنِ اَخلاق حصہ اول ص ۲۵۷ تا ۲۵۸)

عِید صِرف اُجلے لباس پہننے کا نام نہیں

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ گُزشتہ ۲ دونوں حِکایات سے ہمیں یہی دَرس مِلا کہ اُجلے کپڑے پَہن لینے کا نام ہی عِید نہیں۔ اس کے بِغیر بھی عِید

marfat.com

مَنائی جاسکتی ہے۔ اللّٰہُ اَکبر عَزَّوَجَلَّ! حضرتِ سَیِّدُنا عُمر بن عبدُالعَزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کِس قَدر غریب و مسکین خَلیفہ تھے اِتنی بڑی سلطنت کے حاکم ہونے کے باوُجُود آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کوئی رقم جَمع نہ کی تھی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خازِن بھی کِس قَدر دِیانتدار تھے اور اُنہوں نے کیسے خُوبصورت انداز سے پیشگی تنخواہ دینے سے انکار کردیا۔ اِس حِکایت سے ہم سب کو بھی عِبرت حاصِل کرنی چاہئیے اور پیشگی تنخواہ یا اُجرت لینے سے پہلے خوب اچھی طرح غور کرلینا چاہئے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ پیشگی لی ہوئی تنخواہ یا اُجرت کا حق ادا کرنے سے پہلے ہی مَوت آجائے اور ہمارے سَر پر دُنیوی مال کا وَبال رہ جائے اور خُدانخواستہ آخِرت میں ہم پھنس جائیں۔

حُضُور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عید

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَقبول بندوں کی ایک ایک ادا ہمارے لئے مُوجِبِ صَد درسِ عِبرت ہوتی ہے، دیکھئے ہمارے حُضُور سَیِّدُنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان کتنی اَرفَع واعلیٰ ہے۔ لیکن اس کے باوُجُود آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے لئے کیا چیز پیش فرماتے ہیں؟ سنئے اور عِبرت حاصِل کیجئے۔

خَلق گوید کہ فَردا روزِ عِید اَست — خُوشی دَرروحِ ہر مؤمن پَدید اَست
دَراں رَوزے کہ باایماں بمیرَم — مرادَر مُلک خُود آں رَوزِ عِید اَست

یعنی ''لوگ کہہ رہے ہیں، ''کل عید ہے! کل عید ہے!'' اور سب خوش ہیں۔ لیکن میں تو جس دِن اِس دنیا سے اپنا ایمان محفوظ لے کر گیا، میرے لئے تو وُہی دِن عِید کا دِن ہوگا۔''

marfat.com

سُبْحٰنَ اللّٰہ !(عَزَّوَجَلَّ) سُبْحٰن اللّٰہ !(عَزَّوَجَلَّ) کیا شانِ تقویٰ ہے۔اتنی بڑی شان کہ اَوْلیاءِ کرام رَحِمَہُمُ اللہ کے سَردار!اور اِس قَدَرتَواضُع و اِنکِسار!!یہ سب کچھ دراصل ہمارے دَرْس کیلئے ہے اور ہمیں بتانا مقصود ہے کہ خَبردار!ایمان کے مُعامَلہ میں غفلت نہ کرنا، ہر وَقْت ایمان کی حِفاظت کی فِکر میں لگے رہنا۔کہیں ایسا نہ ہو کہ تمھاری غفلت اور مَعْصِیَت کے سَبَب ایمان کی دَولت تمھارے ہاتھ سے نِکل جائے۔

رضا کا خاتمہ بِالْخیر ہوگا ۸ اگر رَحمت تری شامِل ہے یاغوث (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

ایک وَلی کی عِید

حضرتِ سَیِّدُنا شیخ نَجیبُ الدّین رَحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مُتَوَکِّل، حضرتِ سَیِّدُنا شیخ بابا فریدُ الدّین گنجِ شَکَر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بھائی اور خَلیفہ ہیں، ان کا لقب مُتَوَکِّل ہے۔یہ ۷۰ ستّر برس شہر میں رہے مگر کوئی ظاہری ذَرِیعہ مَعاش نہ ہونے کے باوُجود اِنکے اَہل وعِیال نِہایَت اطمینان سے زندگی بَسر کرتے رہے آپ اپنے مولیٰ عَزَّوَجَلَّ کی یاد میں اِس قَدَر مُسْتَغْرَق رہتے تھے کہ یہ بھی نہیں جانتے تھے کہ آج کونسا دِن ہے؟اور یہ کون سا مہینہ ہے؟اور سِکّہ کتنی مالِیَّت کا ہے؟ایک دَفْعہ عِید کے دِن آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے گھر میں بَہُت سے مہمان جَمع ہوگئے۔اِتِّفاق سے اُس روز آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے گھر میں خُورد ونَوش کا کوئی سامان نہیں تھا۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بالا خانے پر جا کر یادِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں مَشْغول ہوگئے۔اور دِل ہی دل میں یہ کہہ رہے تھے،

''یااللہ عَزَّوَجَلَّ آج عِید کا دِن ہے اور میرے گھر مِہمان آئے ہوئے ہیں۔ اچانک کہیں سے ایک شخص چَھت پر ظاہِر ہوا، اُس نے کھانوں سے بھرا ہوا ایک خَوان پیش کیا۔ اور کہا، اے نَجِیبُ الدّین! تمھارے تَوَکُّل کی دُھوم مَلاءِ اَعلیٰ (یعنی فِرشتوں) میں مچی ہوئی ہے۔ اور تمہارا یہ حال ہے کہ تم ایسے خیال (کھانا طَلَبی) میں مَشغُول ہو؟ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا، حق تعالیٰ عَزَّوَجَلَّ خوب جانتا ہے کہ میں نے اپنی ذات کے لئے یہ خیال نہیں کیا، بلکہ اپنے مہمانوں کے باعِث اس طرف مُتوجِہ ہوگیا تھا۔ حضرتِ سَیِّدُنا نَجِیبُ الدّین مُتَوَکِّل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ صاحِبِ کرامت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہونے کے باوُجُود اِنتہائی مُنکَسِرُ المِزاج تھے۔ آپ کی اِنکِساری کا یہ عالَم تھا کہ ایک روز ایک فقیر بَہُت دُور سے آپ کی مُلاقات کیلئے آیا اور آپ سے پُوچھا کہ کیا نَجِیبُ الدّین مُتَوَکِّل (یعنی تَوَکُّل کرنے والا) آپ ہی ہیں؟ تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اِنکِسار اً فرمایا کہ بھائی! میں تو نَجِیب الدّین مُتَأکِّل (یعنی بَہُت زیادہ کھانے والا) ہوں (اِن پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمتیں ہوں۔) (اخبارُ الاخیار ص ۶۰)

کَرامَت کا ایک شُعبہ:

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں اور وَلیوں کی عِید کس قَدَر سادہ ہوا کرتی ہے۔ اِس حِکایت سے یہ بھی معلُوم ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے دوستوں کی ضَروریات کا غیب سے اِنتِظام فرما دیتا ہے۔ یہ سب اُس کے کرم کے کَرِشمے ہیں۔ بوَقتِ ضَرورت کھانا، پانی وغیرہ ضَروریاتِ زندگی کا اچانک

marfat.com

حاضِر ہوجانا بُزُرگوں سے کرامت کے طور پر وُقوع میں آتا ہے۔چُنانچِہ "شَرحِ عَقَائدِ نَسَفِیَّہ" میں جہاں کرامت کی چند مثالوں کا بیان ہے وَہاں یہ بھی مَذکُور ہے کہ ضَرورت کے وَقْت کھانے پانی کا حاضِر ہوجانا بھی کرامَت ہی کا ایک شُعبہ ہے۔بُزُرگانِ دین (رحمہم اللہ) کے خُداداد تَصَرُّفات وکرامات کا کیا کہنا؟ یہ ایسے مَقْبُولانِ بارگاہِ خُداوندی عَزَّوَجَلَّ ہوتے ہیں کہ اُن کی زَبانِ پاک سے نِکلی ہوئی بات اور دِل میں پیدا ہونے والی خواہِشات پُوری ہوکر رہتی ہیں۔

ع جو جَذْب کے عالَم میں نکلے لبِ مؤمن سے
وہ بات حقیقت میں تقدیرِ الٰہی ہے

ایک سخی کی عیدِ مدینہ

سَیِّدُنا عبدُالرَّحمٰن بن عَمْرِ والْاَوْزاعی (رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ) بَیان کرتے ہیں کہ عِیدُ الفِطْر کی شب دروازے پر دَستَک ہوئی، دیکھا تو میرا ہَمسایہ کھڑا تھا۔میں نے کہا، کہو بھائی! کیسے آنا ہوا؟ اُس نے کہا، "کل عِیْد ہے لیکن خَرْچ کیلئے کُچھ نہیں، اگر آپ کچھ عِنایَت فرمادیں تو عِزّت کے ساتھ ہم عید کا دِن گزارلیں گے۔" میں نے اپنی بیوی سے کہا، ہمارا فُلاں پڑوسی آیا ہے اُس کے پاس عید کیلئے ایک پیسہ تک نہیں، اگر تمھاری رائے ہوتو جو پچیس ۲۵ دِرہَم ہم نے عِید کیلئے رکھ چھوڑے ہیں وہ ہَمسایہ کو دے دیں۔ہمیں اللہ تعالٰی اور دیدے گا۔نیک بیوی نے کہا، بَہُت اچھا۔ چُنانچِہ میں نے وہ سب دِرہم اپنے ہَمسایہ کے حوالے کردیئے اور وہ دُعائیں دیتا

marfat.com

ہوا چلا گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد پھر کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ میں نے جُونہی دروازہ کھولا، ایک نَوجوان میرے قَدموں پر گر پڑا اور رَوْرَو کر کہنے لگا، میں آپ کے والِد کا بھاگا ہوا غُلام ہوں، اب مجھے اپنی حَرکت پر بَہُت نَدامت لاحِق ہوئی، یہ پچیس ۲۵ دِینار میری کمائی کے ہیں آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں قَبول فرمالیجئے، آپ میرے آقا ہیں اور میں آپ کا غلام۔ میں نے وہ دِینار لے لئے اور غُلام کو آزاد کردیا۔ پھر میں نے اپنی بیوی سے کہا، خُدا عَزَّوَجَلَّ کی شان دیکھو! اُس نے ہمیں ۲۵ دِرہَم کے بدلے ۲۵ دِینار عطا فرمائے! رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ۔

سَلام اُس پر کہ جس نے بیکسوں کی دَستگیری کی

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی شان بھی کتنی نِرالی ہے کہ اُس نے پچیس ۲۵ دِرہَم (چاندی کے سِکّے) دینے والے کو آن کی آن میں پچیس ۲۵ دِینار (سونے کے سِکّے) عطا فرمادیئے۔ اور بُزُرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہ کا اِیثار بھی خُوب تھا کہ وہ اپنی تمام تَر آسائشوں کو دُوسرے مسلمانوں کی خاطِر قُربان کردیتے تھے۔ انہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے پیارے حَبیب صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم سے والہانہ مَحَبَّت تھی۔ انہیں معلوم تھا کہ اِسلام ایک عالمگیر ہمدردی کا پیغام لے کر آیا ہے۔ ہمارے حُضُور، سَراپا نُور، فیض گَنجُور صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم رَحمتِ عالَم ہیں، آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کی رَحمت سے کوئی محروم نہیں رہا۔ ہمارے پیارے سرکار صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم غُرَبا ءو مَساکین اور یتیموں کی طرف

marfat.com

نَظرِ خاص رکھتے۔اور ہر طرح اُن کی دِلجُوئی فرمایا کرتے تھے ۔

ع سَلام اُس پر کہ جس نے بے کسوں کی دستگیری کی

سلام اُس پر کہ جس نے بادشاہی میں فقیری کی

سُبحٰن اللہ!(عزوجل) اتنی بڑی شان کہ ''بعدازخُدا بزُرگ توُ ہی قِصّہ مُختَصَر'' اور اِس قَدر تَواضُع کہ جس کا کوئی نہیں اُس کے حُضُور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم ہیں۔کیا خُوب فرمایا میرے آقا اعلیٰحضرت (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) نے ۔

کَنزِ ہر بیکس و بے نَوا پر دُرُود — جرزِ ہر رفتۂ طاقت پہ لاکھوں سلام
مجھ سے بے کس کی دولت پہ لاکھوں دُرُود — مجھ سے بے بس کی قوّت پہ لاکھوں سلام

خَلق کے دَاد رَس سب کے فریاد رَس
کَہفِ روزِ مُصیبت پہ لاکھوں سلام

مدینہ غریبوں کی خبرگیری کرو!

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! اِس خُوشی کے دِن یعنی روزِ عید میں ہمارے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ہمیں غُربَاء ومَساکین کا خیال رکھنے کی بھی تعلیم دی اور غریبوں، یَتیموں اور مِسکینوں کو بھی اِس خوشی میں شَریک کرنے کیلئے صَدَقۂ فِطر کا حُکم دیا۔تاکہ جو اپنی ناداری کے باعِث اِس روزِ سعید کی خُوشی نہیں مَنا سکتے، وہ بھی مَنا سکیں۔

صَدقۂ فِطر واجب ہے

سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ایک شَخص کو حُکم دیا کہ جا کر مکّۂ مُعظّمہ کے گلی کوچوں میں اِعلان کر دو، ''صَدَقۂ فِطر واجِب ہے۔'' (ترمذی ج۲ص۱۵۱)

marfat.com

صَدَقۂ فِطر لغو باتوں کا کفّارہ ہے

حضرتِ سَیِّدُنا اِبنِ عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں، مَدَنی سرکار، غریبوں کے غَمخوار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے صَدَقۂ فِطر مقرّر فرمایا تاکہ فُضول اور بیہُودہ کلام سے روزوں کی طَہارت (یعنی صفائی) ہوجائے۔ نیز مَساکِین کی خُورِش (یعنی کھانا) بھی ہوجائے۔ (ابوداؤد ج۲ ص۲۸)

روزہ مُعلَّق رہتا ہے

حضرتِ سَیِّدُنا اَنَس بن مالِک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں، حُضُور، سراپا نُور، فیض، گنجُور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں، جب تک صَدَقۂ فِطر ادا نہیں کیا جاتا، بندے کا روزہ زمین و آسمان کے درمیان مُعلَّق (یعنی لٹکا ہوا) رہتا ہے۔ (کنزالعُمّال ج۸ ص۲۵۳)

''عید کی خوشیاں مبارک'' کے ۱۶ حُرُوف کی نسبت سے فِطرہ کے ۱۶ مَدَنی پھول

۱ صَدَقۂ فِطر ان تمام مُسلمان مَرد و عورت پر واجِب ہے جو ''صاحِبِ نِصاب'' ہوں اور اُن کی نِصاب ''حاجاتِ اَصْلِیَّہ[1]'' (یعنی ضَروریاتِ زندگی سے) فارِغ ہو۔ (عالمگیری ج۱ ص۱۹۱)

۲ جِس کے پاس ساڑھے سات تولے سونا یا ساڑھے باوَن تولہ چاندی یا ساڑھے باوَن تولہ چاندی کی رقم ہو (اور یہ سب حاجات اَصْلِیَّہ سے فارِغ ہوں) اُس کو صاحِبِ نِصاب کہا جاتا ہے[2]۔

[1] حاجت اَصْلِیَّہ کی تفصیل بہارِ شریعت حصہ چہارم میں دیکھئے۔
[2] ''صاحِبِ نِصاب''، ''غنی''، ''فقیر''، ''حاجاتِ اَصْلِیَّہ'' وغیرہ اِصْطِلاحات کی تفصیلی معلومات فِقہِ حَنَفی کی مشہور کتاب ''بہارِ شریعت'' حصہ پنجم میں مُلاحظہ فرمائیں۔

marfat.com

مدنی ۳ صَدَقَۂ فِطر واجِب ہونے کیلئے، ''عاقِل وبالِغ'' ہوناشَرط نہیں۔ بلکہ بچّہ یا مَجنُون (یعنی پاگل) بھی اگر صاحِبِ نِصاب ہوتو اُس کے مال میں سے اُن کا وَلی (یعنی سَرپرست) ادا کرے۔ (رَدُّالمُحتار ج۳ص ۳۱۲)

مدنی ۴ مالِکِ نِصاب مَرْد اپنی طرف سے، اپنے چھوٹے بچّوں کی طرف سے اور اگر کوئی مَجنُون (یعنی پاگل) اولاد ہے (چاہے پھر وہ پاگل اولاد بالِغ ہی کیوں نہ ہو) تو اُس کی طرف سے بھی صَدَقَۂ فِطر واجِب ہے، ہاں اگر وہ بچّہ یا مَجنُون اگر خود صاحِبِ نِصاب ہے تو پھر اُس کے مال میں سے فِطرہ ادا کردے۔ (عالمگیری ج۱ص ۱۹۲)

مدنی ۵ مَرْد صاحِبِ نِصاب پر اپنی بیوی یا ماں باپ یا چھوٹے بھائی بَہَن اور دیگر رِشتہ داروں کا فِطرہ واجِب نہیں۔ (عالمگیری ج۱ص ۱۹۳)

مدنی ۶ والِد نہ ہوتو دادا جان والِد صاحِب کی جگہ ہیں۔ یعنی اپنے فَقیر ویتیم پَوتے پَوتیوں کی طرف سے اُن پہ صَدَقَۂ فِطر دینا واجِب ہے۔

(دُرِّمُختار، ردُّالمُحتار ج۳ص ۳۱۵)

مدنی ۷ ماں پر اپنے چھوٹے بچّوں کی طرف سے صَدَقَۂ فِطر دینا واجِب نہیں۔

(رَدُّ المُحتار ج۳ص ۳۱۵)

مدنی ۸ باپ پر اپنی عاقِل بالِغ اولاد کا فِطرہ واجِب نہیں۔

(دُرِّمُختار مع رَدُّالمُحتار ج۳ص ۳۱۷)

marfat.com

مسئلہ ۹ کسی صحیح شَرعی مجبوری کے تَحْت روزے نہ رکھ سکا یا مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی بدنصیب نے بِغیر مجبوری کے رَمَضانُ الْمُبارَک کے روزے نہ رکھے۔ اُس پر بھی صاحِب نِصاب ہونے کی صُورت میں صَدَقَۂ فِطْر واجِب ہے۔ (رَدُّالْمُحتار ج۳ ص ۳۱۵)

مسئلہ ۱۰ بیوی یا بالِغ اولاد جن کا نَفَقَہ وغیرہ (یعنی روٹی کپڑے وغیرہ کا خَرچ) جس شَخْص کے ذِمّہ ہے وہ اگر اِن کی اجازت کے بِغیر ہی اِن کا فِطْرہ ادا کردے تو ادا ہوجائے گا۔ ہاں اگر نَفَقَہ اُس کے ذِمّہ نہیں ہے۔ مَثَلاً بالِغ بیٹے نے شادی کر کے گھر الگ بَسالیا اور اپنا گُزارہ خود ہی کرلیتا ہے تو اب اپنے نان نَفَقَہ (یعنی روٹی کپڑے وغیرہ) کا خود ہی ذِمّہ دار ہوگیا ہے۔ لہٰذا ایسی اولاد کی طرف سے بِغیر اجازت فِطْرہ دے دیا تو ادا نہ ہوگا۔

مسئلہ ۱۱ بیوی نے بِغیر حُکْمِ شوہر اگر شوہر کا فِطْرہ ادا کردیا تو ادا نہ ہوگا۔

(بہارِ شریعت حصّہ پنجم ص ۴۳)

مسئلہ ۱۲ عِیدُ الفِطْر کی صُبحِ صادِق طُلوع ہوتے وَقْت جو صاحِب نِصاب تھا اُسی پر صَدَقَۂ فِطْر واجِب ہے۔ اگر صُبحِ صادِق کے بعد صاحِب نِصاب ہوا تو اب واجِب نہیں۔ (عالمگیری ج۱ ص ۱۹۲)

مسئلہ ۱۳ صَدَقَۂ فِطْر ادا کرنے کا اَفْضل وَقْت تو یہی ہے کہ عید کو صُبحِ صادِق کے بعد عید کی نَماز ادا کرنے سے پہلے پہلے ادا کردیا جائے۔ اگر چاند رات یا

marfat.com

رَمَضانُ الْمُبارَک کے کسی بھی دِن بلکہ رَمَضان شریف سے پہلے بھی اگر کسی نے ادا کر دیا تب بھی فِطرہ ادا ہو گیا اور ایسا کرنا بالکل جائز ہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۹۲)

مدینہ ۱۴ اگر عید کا دِن گُزر گیا اور فِطرہ ادا نہ کیا تھا تب بھی فِطرہ ساقِط نہ ہوا۔ بلکہ عُمر بھر میں جب بھی ادا کریں ادا ہی ہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۹۲)

مدینہ ۱۵ صَدَقۂ فِطر کے مصارِف وُہی ہیں جو زکوٰۃ کے ہیں۔ یعنی جن کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں اِنہیں فِطرہ بھی دے سکتے ہیں اور جن کو زکوٰۃ نہیں دے سکتے اُن کو فِطرہ بھی نہیں دے سکتے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۹۴)

مدینہ ۱۶ ساداتِ کرام کو صَدَقۂ فِطر نہیں دے سکتے۔

صَدَقۂ فِطر کی مِقدار آسان لفظوں میں: ”ایک سو پچھتّر روپے اُٹھنی بھر“ (یعنی ۲ دو سیر ۳ تین چھٹانک آدھا تولہ، یا دو کلو اور تقریباً پچاس گرام) وَزن گیہوں یا اُس کا آٹا یا اتنے گیہوں کی قیمت ایک صَدَقۂ فِطر کی مِقدار ہے۔

قبر میں ایک ہزار انوار داخل ہوں: مَنقول ہے کہ جو شخص عِید کے دِن تین ۳ سو مرتبہ ”سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ“ پڑھے اور فَوت شُدہ مسلمانوں کی اَرْواح کو اِس کا ثواب ہَدِیَہ کرے تو ہر مسلمان کی قَبر میں ایک ہزار انوار داخِل ہوتے ہیں اور جب وہ پڑھنے والا خود مَرے گا، اللہ تعالیٰ عَزَّوَجَلَّ اُس کی قَبر میں بھی ایک ہزار انوار داخِل فرمائیگا۔ (یہ وِرْد دونوں عِیدَین میں کیا جا سکتا ہے)

(مُکاشَفَۃُ القُلُوب ص ۳۰۸)

marfat.com

نمازِ عید سے قبل کی سُنّت

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! اب اُن باتوں کا بیان کیا جاتا ہے جو عِیدَین (یعنی عِیدُ الفِطر اور بقرعید دونوں ہی) میں سُنّت ہیں۔ چُنانچہ

حضرتِ سَیِّدُنا بُرَیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَروی ہے کہ تاجدارِ مدینہ، سُرورِ قَلب وسینہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم عِیدُ الفِطر کے دِن کچھ کھا کر نماز کیلئے تشریف لے جاتے تھے۔ اور عیدِ اَضحٰی کے روز نہیں کھاتے تھے جب تک نماز سے فارِغ نہ ہوجاتے (ترمذی ج۲ ص ۷۰) اور ''بُخاری'' کی رِوایَت حضرتِ سَیِّدُنا اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ عِیدُ الفِطر کے دِن تشریف نہ لے جاتے جب تک چند کھجوریں نہ تناوُل فرمالیتے اور وہ طاق ہوتیں۔ (بُخاری ج۲ ص ۴)

حضرتِ سَیِّدُنا ابُوہُرَیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایَت ہے کہ تاجدارِ مدینہ، سُرورِ قَلب وسینہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم عِیدکو (نمازِ عِید کیلئے) ایک راستہ سے تشریف لے جاتے اور دُوسرے راستے سے واپَس تشریف لاتے۔ (ترمذی ج۲ ص ۶۹)

اِس مبارَک جُملے، ''عید میں غریبوں کو مت بھولو'' کے ۲۱ حُرُوف کی نسبت سے

عِیدُ کی اِکیس سُنّتیں اور آداب

عِید کے دِن یہ اُمُور سُنّت (مُستَحَب) ہیں:-

(۱) حَجامت بنوانا، (مگر زُلفیں بنوایئے نہ کہ اِنگریزی بال)۔ (۲) ناخُن تَرشوانا۔ (۳) غُسل کرنا۔ (۴) مِسواک کرنا۔ (یہ اُس کے عِلاوہ ہے جو وُضو میں کی جاتی ہے کہ

وُضو میں سُنَّتِ مُؤَکَّدہ ہے، (حاشیہ بہارِ شریعت حصّہ ٤ ص ٤١) (۵) اچھے کپڑے پَہننا، نئے ہوں تو نئے ورنہ دُھلے ہوئے۔ (٦) خُوشبو لگانا (جب بھی خُوشبو لگائیں تو پاک عِطر لگائیں۔ الکحل والا اِسپرے سینٹ نہ لگائیں کہ یہ ناپاک ہوتا ہے) (۷) انگوٹھی پَہننا، (جب بھی انگوٹھی پہنیں تو اِس بات کا خاص خیال رکھیں کہ صِرف ساڑھے چار ماشہ سے کم وَزن چاندی کی ایک ہی انگوٹھی پہنیں۔ ایک سے زیادہ نہ پہنیں اور اُس ایک انگوٹھی میں بھی نگینہ ایک ہی ہو۔ ایک سے زیادہ نگینے نہ ہوں۔ اور بغیر نگینے کی بھی نہ پہنیں۔ نگینے کے وَزن کی کوئی قید نہیں۔ چاندی یا کسی اور دھات کا چھلّہ یا چاندی کے بیان کردہ وَزن وغیرہ کے عِلاوہ کسی بھی دھات کی انگوٹھی یا چھلّہ مرد نہیں پہن سکتا۔) (۸) نمازِ فَجر مسجدِ مَحَلّہ میں پڑھنا۔ (۹) عِیدُ الفِطر کی نماز کو جانے سے پہلے چند کھجُوریں کھالینا۔ تین، پانچ، سات یا کم وبیش مگر طاق ہوں۔ کھجُوریں نہ ہوں تو کوئی میٹھی چیز کھالیں اگر نماز سے پہلے کچھ بھی نہ کھایا تو گُناہ نہ ہوا۔ مگر عِشاء تک نہ کھایا تو عِتاب (ملامت) کیا جائے گا۔ (۱۰) نمازِ عِید، عِیدگاہ میں ادا کرنا۔ (۱۱) عِیدگاہ پیدل جانا۔ (۱۲) سُواری پر بھی جانے میں حَرَج نہیں مگر جس کو پیدل جانے پر قُدرت ہو اُس کیلئے پیدل جانا اَفضل ہے اور واپسی پر سُواری پر آنے میں حَرَج نہیں۔ (۱۳) نمازِ عِید کیلئے ایک راستے سے جانا اور دوسرے راستے سے واپس آنا۔ (١٤) عِید کی نماز سے پہلے صَدَقۂ فِطر ادا کرنا۔ (اَفضل تو یہی ہے مگر عِید کی نماز سے قَبل نہ دے سکے تو بعد میں دیدیں۔) (۱۵) خُوشی ظاہر کرنا۔ (۱٦) کثرت سے صَدَقہ دینا۔ (۱۷) عیدگاہ کو اِطمینان و وَقار اور نیچی نِگاہ کِئے جانا۔ (۱۸) آپس میں

مُبارَک باد دینا۔ (۱۹) بعدِ نمازِ عید مُصافَحہ (یعنی ہاتھ مِلانا) اور مُعانَقہ (یعنی گلے ملنا) جیسا کہ عُموماً مسلمانوں میں رائج ہے بہتر ہے کہ اِس میں اِظہارِ مُسَرَّت ہے۔ (بہارِ شریعت حصّہ ۴؛ ص ۷۱) مگر اَمْرَدِ خوبصورت سے گلے ملنا مَحَلِّ فِتنہ ہے۔ (۲۰) عِیدِ اَضْحٰی (یعنی بَقَر عید) تمام اَحْکام میں عِیدُ الفِطر (یعنی میٹھی عید) کی طرح ہے۔ صِرْف بعض باتوں میں فَرْق ہے۔ مَثَلاً اِس میں (یعنی بَقَر عید میں) مُسْتَحَب یہ ہے کہ نَماز سے پہلے کچھ نہ کھائے چاہے قُربانی کرے یا نہ کرے اور اگر کھالیا تو کَراہَت بھی نہیں۔ (۲۱) عِیدُ الفِطر (یعنی میٹھی عید) کی نَماز کیلئے جاتے ہوئے راستے میں آہِستہ سے تکبیر کہیں اور نَمازِ عِیدِ اَضْحٰی کیلئے جاتے ہوئے راستے میں بُلند آواز سے تکبیر کہیں۔ تکبیر یہ ہے:-

اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ۔

ترجَمہ: اللہ عَزَّوَجَلَّ سب سے بڑا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ سب سے بڑا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی عِبادت کے لائق نہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ سب سے بڑا ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی کے لئے تمام خوبیاں ہیں۔

اے ہمارے پیارے پیارے اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں عِیدِ سَعید کی خُوشیاں سُنَّت کے مطابِق منانے کی تَوفِیق عطا فرما۔ اور ہمیں حج شریف اور دیارِ مدینہ و تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی دید کی حقیقی عِید بار بار نصیب فرما۔

اٰمین بِجاہِ النَّبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

تِری جبکہ دید ہوگی جبھی میری عِید ہوگی
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
مِرے خواب میں تُو آنا مَدَنی مدینے والے

marfat.com

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

(۷) نَفْل روزوں کا بیان

دُرُود وسلام کی فضیلت

حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صِدّیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ کہ نبیٔ کریم، رءُوْفٌ رَّحیم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر دُرُودِ پاک آگ کے لئے ٹھنڈے پانی سے بڑھ کر گناھوں کو مٹاتا ہے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم پر سلام بھیجنا غُلام آزاد کرنے سے افضل ہے۔"

(کتابُ الْفَجْرِ الْمُنِیر فِی الصَّلاۃِ عَلَی الْبَشِیْرِ النَّذِیر ص ۴۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو ! فرض روزوں کے عِلاوہ نَفْل روزوں کی بھی عادت بنانی چاہیئے کہ اس میں بے شُمار دینی و دُنیوی فوائد ہیں۔ اور ثواب تو اِتنا ہے کہ جی چاہتا ہے بس روزے رکھتے ہی چلے جائیں۔ جہاں تک دُنیوی فوائد کا تعلُّق ہے تو روزہ میں دن کے اندر کھانے پینے میں صَرف ہونے والے وَقت اور اِخراجات کی بچت اور پیٹ کی اِصلاح کا سامان ہے۔ اور دینی فوائد میں بے اندازہ ثواب، ایمان کا تحفُّظ، جہنَّم سے نَجات اور جنّت کا حُصُول شامل ہیں۔ اور تمام فوائد کی اَصل یہ ہے کہ اِس سے اللہ عزوجل راضی ہوتا ہے۔

اب ''سبز گنبد'' کے سات حُروف کی نسبت سے روزۂ نَفل کے وَجد آفرین فَضائل پر مَبنی سات احادیثِ مبارکہ مُلاحظہ فرمائیں۔

حدیث ۱ حضرتِ سَیِّدُنا قَیس بن زَید جُہَنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ جنّت نِشان ہے، ''جس نے ایک نفلی روزہ رکھا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کیلئے جنّت میں ایک دَرَخت لگائے گا جس کا پھل اَنار سے چھوٹا اور سَیب سے بڑا ہوگا۔ اُسکی مٹھاس شہد جیسی اور ذائِقہ خالِص شہد کیطرح خوشگوار ہوگا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ بروزِ قیامت روزہ دار کو اس دَرَخت کا پھل کھلائے گا۔ (طَبرانی کبیر ج۱۸ص۳۶۶)

حدیث ۲ تاجدارِ رسالت، شفیعِ روزِ قیامت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ ڈھارس نِشان ہے، ''جس نے اُمیدِ ثواب رکھتے ہوئے ایک نَفل روزہ رکھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے دوزخ سے چالیس سال (کا فاصِلہ) دُور فرمادے گا۔''

(کَنزُالعُمّال ج۸ص۲۵۵)

حدیث ۳ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے نبی، مکّی مَدَنی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عافِیَت نشان ہے، ''جس نے رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کیلئے ایک دن کا نَفل روزہ رکھا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسکے اور دوزخ کے درمیان ایک تیز رفتار سُوار کی پچاس سالہ مُسافَت کا فاصِلہ فرمادے گا۔'' (کَنزالعُمّال ج۸ص۲۵۵)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ رَغبت نِشان ہے، ''اگر کسی نے ایک دِن نَفْل روزہ رکھا اور زمین بھر سونا اُسے دیا جائے جب بھی اِس کا ثواب پُورا نہ ہوگا اِس کا ثواب تو قِیامت ہی کے دِن ملے گا۔'' (ابو یعلیٰ ج۵ ص۲۵۳)

حضرتِ سَیِّدُنا عُتبہ بن عبدِ سُلَمِی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول، بی بی آمِنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گلشن کے مہکتے پھول صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ رَحمت نشان ہے، ''جس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں ایک دن کا فَرض روزہ رکھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے جہنَّم سے اتنا دُور کردے گا جتنا ساتوں زمین و آسمانوں کے مابَین فاصِلہ ہے۔ اور جس نے ایک دن کا نَفْل روزہ رکھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے جہنَّم سے اتنا دُور کردے گا جتنا زمین و آسمان کا درمیانی فاصِلہ ہے۔ (طبرانی معجم کبیر ج۱۷ ص۱۲۰)

حضرتِ سَیِّدُنا حُذَیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایَت ہے، رسولُ اللہ عَزَّوَجَلَّ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا، ''جس نے مَحض اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کیلئے کَلِمہ پڑھا وہ جنّت میں داخِل ہوگا اور اُس کا خاتِمہ بھی کَلِمہ پر ہوگا اور جس نے کسی دِن اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کیلئے روزہ رکھا تو اُس کا خاتِمہ بھی اسی پر ہوگا اور وہ داخِل جنّت ہوگا۔ اور جس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کیلئے صَدَقہ کیا اس کا خاتِمہ

بھی اسی پر ہوگا اور وہ داخلِ جنّت ہوگا۔ (مُسند امام احمد ج۹ ص ۹۰)

مدینہ ۱۷ حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے رِوایَت ہے، سرکارِ مدینۂ منوَّرہ، سُلطانِ مکّۂ مکرَّمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا، جو روزے کی حالت میں مَرا، اللہ تعالیٰ عَزَّوَجَلَّ قِیامت تک کیلئے اس کے حساب میں روزے لِکھ دے گا۔ (کَنْزُالْعُمّال ج۸ص ۲۱۳)

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! خوش نصیب ہے وہ مسلمان جسے روزے کی حالت میں موت آئے۔ بلکہ کسی بھی نیک کام کے دَوران موت آنا نہایت ہی اچّھی علامت ہے۔ مثلاً باوُضو یا دَورانِ نَماز مَرنا، سفرِ مدینہ کے دَوران بلکہ مدینۂ منوَّرہ میں رُوح قَبض ہونا، دَورانِ حج مکّۂ مُکرَّمہ، مِنٰی، مُزْدَلِفہ یا عَرَفات شریف میں فَوتگی، دعوتِ اسلامی کے سنّتوں کی تربیَّت کے مَدَنی قافِلے میں سفر کے دَوران دنیا سے رخصت ہونا۔ یہ سب ایسی عظیم سعادتیں ہیں کہ صِرْف خوش نصیبوں کو ہی حاصِل ہوتی ہیں۔ اِس سلسلے میں صَحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضوان کی نیک تمنائیں بیان کرتے ہوئے۔ حضرتِ سَیِّدُنا خَیْثَمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، صَحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضوان اِس بات کو پسند کرتے تھے کہ کسی شَخْص کا انتِقال کسی اچّھے کام مَثَلاً حج، عُمرہ، غَزوہ (جہاد)، رَمَضان کے روزے وغیرہ کے بعد ہو۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہ
''یاحُسین'' کے چھ حُروف کی نسبت سے مُلاحظہ فرمائیں۔

مُحرَّمُ الحرام اور عاشوراء کے روزوں کے چھ فضائل

۱ حضرتِ سَیِّدُنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایَت ہے رسولِ اکرم، نورِ مجسَّم، شاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں، ''رَمَضان کے بعد مُحرَّم کا روزہ افضل ہے اور فَرض کے بعد افضل نَماز صلوٰۃُ اللَّیل۔ (یعنی رات کے نوافل) ہے۔ (مسلم ج ۱ ص ۳۹۸)

۲ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے محبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ رَحمت نشان ہے، مُحَرَّم کے ہر دن کا روزہ ایک مہینہ کے روزوں کے برابر ہے۔

(طَبَرانی فی الصغیر ج ۲ ص ۷۱)

یومِ موسیٰ علیہ السلام

۳ حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا ارشادِ گرامی ہے، ''رسولُ اللہ (عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) جب مدینۂ منوَّرہ میں تشریف لائے یَہُود کو عاشوراء کے دن روزہ دار پایا تو ارشاد فرمایا، یہ کیا دن ہے کہ تم روزہ رکھتے ہو؟ عَرض کی، یہ عظمت والا دن ہے کہ اِسمیں موسیٰ علیہِ الصَّلوٰۃ وَالسَّلام اور اُن کی قوم کو اللہ تعالیٰ نے نَجات دی اور فرعون

marfat.com

اور اُس کی قوم کو ڈبو دیا۔ لہٰذا موسیٰ علیہ السّلام نے بطورِ شکرانہ اِس دن کا روزہ رکھا، تو ہم بھی روزہ رکھتے ہیں۔ ارشاد فرمایا، موسیٰ (علیہِ الصّلوٰۃ وَالسّلام) کی مُوافَقَت کرنے میں بہ نسبت تمھارے ہم زیادہ حقدار اور زیادہ قریب ہیں۔ تو سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے خُود بھی روزہ رکھا اور اِس کا حُکم بھی فرمایا۔ (بخاری ج۲ ص۲۰۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس حدیثِ پاک سے معلوم ہوا کہ جس روز اللہ عَزَّوَجَلَّ کوئی خاص نِعمت عطا فرمائے اُس کی یادگار قائم کرنا دُرُست ومحبوب ہے کہ اس طرح اُس نِعمتِ عُظمیٰ کی یاد تازہ ہوگی۔ اور اُسکا شکر ادا کرنے کا سبب بھی ہوگا خود قُرآنِ عظیم میں ارشاد فرمایا:-

وَذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰىمِ اللّٰهِؕ

ترجَمۂ کنزالایمان: اور انھیں اللہ کے دن یاد دلا۔

(پ۱۳ابراھیم ۵)

عیدوں کی بھی عید:

صَدرُ الْاَفاضِل عَلّامہ مفتی سیّد نعیمُ الدّین مُرادآبادی علیہ رَحمۃُ الھادی "خزائنُ العِرفان" میں اِس آیت کے تحت فرماتے ہیں کہ اَیّامِ اللہ سے وہ دن مُراد ہیں جن میں اللہ عزوجل نے اپنے بندوں پر انعام کئے جیسے کہ بنی اسرائیل کے لئے مَنّ و سَلْوٰی اُتارنے کا دن، حضرت موسیٰ علیہِ السّلام کے لئے دریا میں راستہ بنانے کا دن۔ ان اَیّام میں سب سے بڑی نعمت کے دن سیّدِ عالَم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی وِلادت ومعراج

marfat.com

کے دن ہیں ان کی یاد قائم کرنا بھی اِس آیت کے حکم میں داخِل ہے"

ہم مسلمانوں کیلئے سُلطانِ مدینۂ منوّرہ، شَہَنْشاہِ مکّۂ مکرّمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے یومِ ولادت سے بڑھکر کون سا دن "یومِ اِنعام" ہوگا؟ تمام نعمتیں اُنہیں کے طُفیل تو ہیں اور یہ دن عید سے بھی بہتر کہ اُنہیں کے صَدقہ میں عید بھی عید ہوئی۔ اِسی وجہ سے پیر شریف کے دن روزہ رکھنے کا سبب ارشاد فرمایا فِیْہِ وُلِدتُّ یعنی اِس دن میری ولادت ہوئی۔ (صحیح مسلم ج ۱ ص ۳۶۸)

عید میلادُ النبی تو عید کی بھی عید ہے — بالیقیں ہے عیدِ عیداں عیدِ میلادُ النبی

عاشوراء کا روزہ

حضرتِ سَیِّدُنا عبداللہ ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں، "میں نے نبیِّ پاک، صاحِبِ لَولاک، سیّاحِ اَفلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کو کسی دن کے روزہ کو اور دن پر فضیلت دیکر جُستجو فرماتے نہ دیکھا مگر یہ کہ عاشوراء کا دن اور یہ کہ رَمَضان کا مہینہ۔"

(صحیح بخاری ج ۲ ص ۳۰۷)

یہودیوں کی مخالَفت کرو!

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے محبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا یومِ عاشوراء کا روزہ رکھو اور اِس میں یہودیوں کی مخالَفت کرو اس سے پہلے یا بعد میں بھی ایک دن کا روزہ رکھو۔ (مسند امام احمد ج ۱ ص ۵۱۸)

marfat.com

جب بھی عاشوراء کا روزہ رکھیں تو ساتھ ہی نویں یا گیارہویں محرم کا روزہ بھی رکھ لینا بہتر ہے۔

حضرتِ سیِّدُنا ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسولُ اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں، مجھے اللہ پر گُمان ہے کہ عاشورا کا روزہ ایک سال قبل کے گُناہ مٹا دیتا ہے۔ (صحیح مسلم ج۲ ص۳۶۷)

رجبُ المرجب کے روزے

''شبِ معراج'' کے سات حُروف کی نسبت سے ماہِ رَجَب اور ستائیسویں رَجَب کے روزے کے فضائل پر مُشتمِل سات روایات سُنئے اور جھومئے:۔

جنتی نہر کا نام رجب ہے مدینہ

حضرتِ سَیِّدُنا اَنَس بن مالِک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، کہ رسولُ اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''جنّت میں ایک نَہر ہے جسے ''رَجَب'' کہا جاتا ہے جو دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھی ہے تو جو کوئی رَجَب کا ایک روزہ رکھے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے اس نَہر سے سیراب کریگا۔''

(شُعَبُ الایمان ج۳ص۳۶۸)

کشتیِ نوح میں رجب کے روزہ کی بہار مدینہ

حضرتِ سَیِّدُنا اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، کہ رسولُ اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

marfat.com

نے فرمایا، جس نے رَجَب کا ایک روزہ رکھا تو وہ ایک سال کے روزوں کی طرح ہوگا۔ جس نے سات روزے رکھے اُس پر جہنَّم کے سات دروازے بند کر دیئے جائینگے، جس نے آٹھ روزے رکھے اُس کیلئے جنَّت کے آٹھ دروازے کھول دیئے جائیں گے، جس نے دس روزے رکھے وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے جو کچھ مانگے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے عطا فرمائیگا۔ اور جس نے پندرہ روزے رکھے تو آسمان سے ایک مُنادی نداء کرتا ہے کہ تیرے پچھلے گناہ بخش دیئے گئے پس تو از سرِ نَو عمل شروع کر کہ تیری برائیاں نیکیوں میں بدل دی گئیں۔ اور جو زائد کرے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے زیادہ دے۔ اور رَجَب میں (حضرتِ سَیِّدُنا) نُوح علٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کَشتی میں سُوار ہوئے تو خود بھی روزہ رکھا اور ہمراہیوں کو بھی روزے کا حکم دیا۔ ان کی کَشتی دس محرَّم تک چھ ماہ برسرِ سفر رہی۔ (شُعَبُ الایمان ج۳ص۳۶۸)

جَنّتی محل

حضرتِ سَیِّدُنا ابو قِلابہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں "رَجَب کے روزہ داروں کیلئے جنَّت میں ایک مَحَل ہے۔"

(شُعَبُ الایمان ج۳ص۳۶۸)

۲۷ ویں رَجَبُ الْمُرَجَّب کی عظمتوں کے کیا کہنے! اِسی تاریخ کو ہمارے پیارے پیارے، میٹھے میٹھے آقا صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم پر پہلی بار وَحی نازِل ہوئی اور اِسی تاریخ کو مِعراج کا عظیم الشان معجزہ رونُما ہوا۔ چُنانچہ ۲۷ ویں رَجَب شریف کے

marfat.com

روزے کی بڑی فضیلت ہے۔جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے،

سَو برس کے روزوں کا ثواب!

مدینہ رَجَب میں ایک دن اور رات ہے، جواُس دن کا روزہ رکھے اور وہ رات نوافِل میں گزارے، یہ سَو برس کے روزوں اور سَو برس کی شب بیداری کے برابر ہو۔اور وہ ۲۷ ویں رَجَب ہے اِسی تاریخ کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کو مَبْعُوث فرمایا۔ (شُعَبُ الْاِیمان ج۳ص۳۶۸)

ایک نیکی سَو نیکیوں کے برابر!

مدینہ رَجَب میں ایک رات ہے کہ اس میں نیک عمل کرنے والے کو سَو برس کی نیکیوں کا ثواب ہے اور وہ رجب کی ستائیسویں شب ہے۔ جواس میں بارہ رَکعَت اِس طرح پڑھے کہ ہر رَکعَت میں سورۂ فاتحہ اور کوئی سی ایک سُورت اور ہر دو رَکعَت پر اَلتَّحِیَّاتُ اور آخِر میں بعدِ سلام سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَر سَو بار، اِستِغفار سَو بار، دُرُود شریف سَو بار اور اپنی دنیا وآخِرت سے جس چیز کی چاہے دعاء مانگے اور صبح کو روزہ رکھے تو اللہ تعالیٰ اس کی سب دُعائیں قَبول فرمائے سوائے اُس دُعاء کے جو گُناہ کے لئے ہو۔ (شُعَبُ الایمان ج۳ص۳۷۴)

مدینہ حدیثِ پاک میں ہے، جو رَجَب کی ستائیسویں کا روزہ رکھے اللہ تعالیٰ

marfat.com

اُس کیلئے ساٹھ مہینے کے روزوں کا ثواب لکھے اور یہ وہ دن ہے جس میں جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام (حضرت) محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کیلئے پیغمبری لے کر نازِل ہوئے۔ (تنزیہ الشریعہ ج۲ ص۱۶۱)

کفن کی واپسی

بَصرہ کی ایک نیک خاتون نے بوقتِ وفات اپنے بیٹے کو وصیت کی کہ مُجھے اُس کپڑے کا کفَن دینا جسے پہن کر میں رَجَبُ الْمُرجَّب میں عبادت کیا کرتی تھی۔ بعدازوفات بیٹے نے کسی اور کپڑے میں کفنا کر دفنا دیا۔ جب قبرِستان سے گھر آیا تو یہ دیکھ کر تھرّا اُٹھا کہ جو کفَن اُس نے پہنایا تھا وہ گھر میں موجود تھا! جب اُس نے گھبرا کر ماں کی وصیت والے کپڑے تلاش کئے تو وہ اپنی جگہ سے غائب تھے۔ اتنے میں ایک غیبی آواز گونج اٹھی، ''اپنا کفَن واپس لے لو ہم نے اُس کو اُسی کپڑے میں کفنایا ہے (جس کی اُس نے وصیت کی تھی) جو رَجَب کے روزے رکھتا ہے ہم اُس کو قبر میں رنجیدہ نہیں رہنے دیتے۔'' (نُزھَۃُ الْمجالِس ج۱ ص۱۵۵)

شعبان المعظم کے روزے

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

''محمدٌ رَّسولُ اللّٰہ'' کے ۱۲ حُروف کی نسبت سے شَعبانُ الْمعظَّم کے روزوں اور شبِ بَراءَت کے فضائل پر مُشتمِل ۱۲ رِوایات مُلاحظہ فرمائیں۔

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ، سُلطانِ باقرینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا

marfat.com

فرمانِ عظمت نشان ہے، ''رَمَضان کے بعد سب سے افضل شَعبان کے روزے ہیں، تعظیمِ رَمَضان کیلئے''۔ (شُعَبُ الْایمان ج۳ص۳۷۷)

مدینہ ۲ امُّ الْمُؤمنین سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، حُضُورِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کو میں نے شَعبان سے زیادہ کسی مہینے میں روزہ رکھتے نہ دیکھا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم سِوائے چند دِن کے پورے ہی ماہ کے روزے رکھا کرتے تھے۔ (ترمذی ج۲ص۱۸۲)

مدینہ ۳ حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، ''تاجدارِ رِسالت صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم پُورے شَعبان کے روزے رکھا کرتے تھے۔'' فرماتی ہیں ''کہ میں نے عرض کی، ''یارسولَ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم! کیا سب مہینوں میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے نزدیک زیادہ پسندیدہ شَعبان کے روزے رکھنا ہے؟'' تو شفیعِ روزِ شُمار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اِس سال مرنے والی ہر جان کو لِکھ دیتا ہے اور مجھے یہ پسند ہے کہ میرا وَقتِ رُخصت آئے اور میں روزہ دار ہوں۔''

(مسند ابو یعلی ج۴ص۲۷۷)

مدینہ ۴ حضرتِ سیِّدنا عبداللہ بن اَبی قَیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَروی کہ انہوں نے حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرماتے ہوئے سُنا

marfat.com

،رسولُ اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا پسندیدہ مہینہ شَعبانُ الْمُعَظَّم تھا کہ اس میں روزے رکھا کرتے پھر اسے رَمَضان سے ملا دیتے۔

(ابوداؤد ج ۲ ص ۳۱۹)

مدینہ حضرتِ سیِّدُنا اُسامہ بن زَید رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں، ''میں نے عرض کیا، یارسولَ اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کو شَعبان کے روزے رکھتے ہوئے دیکھتا ہوں کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کسی بھی مہینے میں اِسطرح روزے نہیں رکھتے۔'' فرمایا، ''رجَب اور رَمَضان کے بیچ میں یہ مہینہ ہے، لوگ اِس سے غافِل ہیں۔ اس میں لوگوں کے اَعْمال اللہ ربُّ الْعٰلَمِین عَزَّوَجَلَّ کی طرف اُٹھائے جاتے ہیں۔ اور مجھے یہ محبوب ہے کہ میرا عمل اِس حال میں اُٹھایا جائے کہ میں روزہ دار ہُوں۔''

(نَسائی ج ٤ ص ٢٠٧)

مدینہ حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسولُ اللہ (عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) شعبان سے زیادہ کسی مہینے میں روزے نہ رکھا کرتے تھے کہ پُورے شَعبان کے ہی روزے رکھا کرتے تھے اور فرمایا کرتے کہ اپنی استِطاعت کے مطابِق عمل کرو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس وَقْت تک اپنا فضل نہیں روکتا جب تک تم اُکتا نہ جاؤ۔ بے شک اس کے نزدیک پسندیدہ

marfat.com

(نفل) نَماز وہ ہے کہ جس پر ہمیشگی اِختیار کی جائے اگرچہ کم ہو۔تو پس جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کوئی نَماز (نَفل) پڑھتے تو اس پر ہمیشگی اختیار فرماتے۔ (صحیح بخاری ج۲ص۲۹۸)

حضرتِ سَیِّدُ نا اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، سرکارِ مدینہ، راحتِ قَلْب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں عرض کیا گیا کہ رَمَضان کے بعد کونسا روزہ افضل ہے ؟ارشاد فرمایا،" تعظیمِ رَمَضان کیلئے شَعبان۔" پھر عرض کیا گیا، کونسا صَدَقہ افضل ہے؟ فرمایا، رَمَضان کے ماہ میں صَدَقہ کرنا۔ (ترمذی ج۲ص۱۴۶)

حضرتِ سَیِّدَ تُنا عائشہ صِدِّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے رِوایَت ہے، تاجدارِ رِسالت، سراپا رُحمت، محبوبِ ربُّ العزَّت عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا، اللہ عَزَّوَجَلَّ شَعبان کی پندرہویں شب میں تجلّی فرماتا ہے۔ اِستِغْفار (یعنی توبہ) کرنے والوں کو بَخش دیتا اور طالبِ رَحمت پر رَحم فرماتا اور عداوت والوں کو جس حال پر ہیں اُسی پر چھوڑ دیتا ہے۔"

(بیہقی، شعب الایمان ج۳ص۳۸۳)

حضرتِ سَیِّدُ نا مُعاذ بن جَبَل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راویَت ہے، سُلطانِ مدینۂ منوَّرہ، شَہَنْشاہِ مکۂ مُکرَّمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم فرماتے ہیں،

marfat.com

''شعبان کی پندرہویں شب میں اللہ عزوجل تمام مخلوق کی طرف تجلّی فرماتا ہے اور سب کو بخش دیتا ہے مگر کافر اور عداوت والے کو۔

(صحیح ابن حبان ج۷ص ۴۷۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جن دو شخصوں میں کوئی دُنیوی عداوت ہو تو انہیں چاہیئے کہ شبِ براءت آنے سے پہلے پہلے آپس میں مل کر ایک دوسرے کی خطاء مُعاف کردیں تاکہ مغفرتِ الٰہی عزوجل انہیں بھی شامل ہو۔ انہیں احادِیث مبارکہ کی بِنا پر بِحَمْدِہٖ تعالیٰ مدینۃُ المرشِد بریلی شریف میں میرے آقا اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ طریقہ مقرّر فرمایا تھا کہ ۱۴ شعبانُ المُعَظَّم کو رات آنے سے پہلے مسلمان آپس میں ملتے اور ایک دوسرے کے قُصُور مُعاف کرواتے تھے۔ ہر جگہ اسلامی بھائی بھی ایسا ہی کریں اور اسلامی بہنیں بھی فون وغیرہ کے ذریعے آپس میں مُعافی تلافی کرلیں۔

مدینہ سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے رِوایت ہے، حُضُور سراپا نُور، فیضِ گنجُور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا، میرے پاس جبرئیل (علیہ السلام) آئے اور کہا یہ شعبان کی پندرہویں رات ہے اس میں اللہ تعالیٰ جہنّم سے اِتنوں کو آزاد فرماتا ہے جتنے بنی کَلب[1] کی بکریوں کے بال ہیں مگر کافر اور عداوت والے اور رِشتہ کاٹنے والے اور (ٹخنوں سے نیچے) کپڑا لٹکانے

[1] عرب شریف میں بنی کلب ایک قبیلہ تھا جن کے یہاں بکریاں بکثرت ہوتی تھیں۔

marfat.com

والے اور والِدَین کی نافرمانی کرنے والے اور شراب کی عادی کیطرف نظرِ رَحمت نہیں فرماتا۔ (شُعَب اُلایمان ج۳ص۳۸۳)

حضرتِ سیِّدُنا امام احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ ابن عُمر ابنِ زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جو رِوایَت کی اُسمیں قاتِل کا بھی ذِکر ہے۔

(مسند امام احمد ج۲ص۵۸۹)

۱۱ حضرتِ سیِّدُنا نامُرّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایَت ہے، تاجدارِ رِسالت، سراپا رَحمت، محبوبِ ربُّ العزّت عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا، اللہ عَزَّوَجَلَّ شَعبان کی پندرہویں شب میں تمام زمین والوں کو بَخْش دیتا ہے سوائے کافِر اور عدوات والے کو۔ (اَلْمُتَجَرُّالرَّابِح ص۳۷۶)

۱۲ حضرتِ مولیٰ علی کرم اللہ تعالی وجھہ الکریم سے رِوایَت ہے، ''نبی پاک، صاحِبِ لَولاک، سیّاحِ اَفلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں، ''جب شَعبان کی پندرہویں رات آجائے تو اُس رات کو قِیام کرو اور دِن میں روزہ رکھو کہ رب تَبارَكَ وَتعالیٰ غُروبِ آفتاب سے آسمانِ دُنیا پر خاص تجلّی فرماتا اور کہتا ہے، ہے کوئی بَخْشِش چاہنے والا کہ اُسے بخش دوں، ہے کوئی روزی طلب کرنے والا کہ اُسے روزی دوں، ہے کوئی مُبتَلا کہ اُسے عافِیَّت دوں، ہے کوئی ایسا! ہے کوئی ایسا! اور یہ اُس وَقْت

marfat.com

تک فرماتا ہے کہ فَجر طلوع ہوجائے۔ (ابنِ ماجہ ج۲ص ۱۶۰)

فائدے کی بات شبِ بَراءَت میں اَعمال نامے تبدیل ہوتے ہیں لہٰذا ممکن ہوتو چودھویں شَعبانُ الْمُعَظَّم کو بھی روزہ رکھ لیا جائے تاکہ اعمال نامے کے آخری دن میں بھی روزہ ہو۔ ٤ شعبان کو عَصر کی نماز پڑھکر مسجِد میں نفلی اعتِکاف کی نیّت سے ٹھہرا جائے تاکہ اَعمالنامہ تبدیل ہونے کے آخری لَمحات میں مسجِد کی حاضِری اور اعتِکاف لکھا جائے۔

مغرب کے بعد چھ نوافل معمولاتِ اولیائے کِرام رَحِمَہُمُ اللہ سے ہے کہ مغرِب کے فَرض وسنّت وغیرہ کے بعد چھ رَکعَت نَفْل دو دو رَکعَت کر کے ادا کئے جائیں۔ پہلی دو رَکعتوں سے پہلے یہ نیّت کریں کہ اس کی بَرَکت سے اللہ عَزَّوَجَلَّ درازیِ عُمر بالخَیر عطا فرمائے۔ اس کے بعد دو رَکعَت میں بلاؤں سے حفاظت اور اس کے بعد والی دو رَکعتوں کیلئے نیّت کریں اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے سوا کسی کا مُحتاج نہ کرے، ہر دو رَکعَت کے بعد اکیس بار قُلْ هُوَ اللهُ یا ایک بار سُورۂ یاسین پڑھیں بلکہ ہوسکے تو دونوں ہی پڑھ لیں یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ایک اسلامی بھائی یاسین شریف بُلند آواز سے پڑھیں اور دوسرے خاموشی سے سُنیں اِس میں یہ خیال رکھیں کہ دوسرا اِس دَوران زَبان سے یاسین شریف نہ پڑھے۔ اِن شآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کہ رات شروع ہوتے ہی ثواب کا اَنبار لگ جائے گا۔ ہر بار یاسین شریف کے بعد دعائے نصفِ شَعبان بھی پڑھیں۔

دُعائے نصف شعبان المعظم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ يَا ذَا الْمَنِّ وَلَا يُمَنُّ عَلَيْهِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا ذَا الطَّوْلِ وَالْاِنْعَامِ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَنْتَ ظَهْرُ اللَّاجِيْنَ وَجَارُ الْمُسْتَجِيْرِيْنَ وَاَمَانُ الْخَآئِفِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ كَتَبْتَنِيْ عِنْدَكَ فِيْ اُمِّ الْكِتٰبِ شَقِيًّا اَوْ مَحْرُوْمًا اَوْ مَطْرُوْدًا اَوْ مُقَتَّرًا عَلَيَّ فِي الرِّزْقِ فَامْحُ اللّٰهُمَّ بِفَضْلِكَ شَقَاوَتِيْ وَحِرْمَانِيْ وَطَرْدِيْ وَاِقْتَارَ رِزْقِيْ وَاَثْبِتْنِيْ عِنْدَكَ فِيْ اُمِّ الْكِتٰبِ سَعِيْدًا مَرْزُوْقًا مُوَفَّقًا لِلْخَيْرَاتِ فَاِنَّكَ قُلْتَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ فِيْ كِتَابِكَ الْمُنَزَّلِ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّكَ الْمُرْسَلِ يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهٗ اُمُّ الْكِتٰبِ ۝ اِلٰهِيْ بِالتَّجَلِّي الْاَعْظَمِ فِيْ لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَهْرِ شَعْبَانَ الْمُكَرَّمِ الَّتِيْ يُفْرَقُ فِيْهَا كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ وَّيُبْرَمُ اَنْ تَكْشِفَ عَنَّا مِنَ الْبَلَآءِ وَالْبَلْوَآءِ مَا نَعْلَمُ وَمَا لَا نَعْلَمُ وَاَنْتَ بِهٖ اَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

marfat.com

دعائے نصف شعبان کا اُردو ترجَمہ:

ترجمہ؛ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اے احسان کرنے والے کہ جس پر احسان نہیں کیا جاتا! اے بڑی شان وشوکت والے! اے فضل وانعام والے! تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پریشان حالوں کا مددگار، پناہ مانگنے والوں کو پناہ اور خوفزدوں کو امان دینے والا ہے، اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اگر تو اپنے یہاں اُمُّ لکتاب (لوحِ محفوظ) میں مجھے شقی (بد بخت)، محروم، دھتکارا ہوا اور رِزْق میں تنگی دیا ہوا لکھ چکا تو اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اپنے فضل سے میری بدبختی، مَحرومی، ذلّت اور رِزق کی تنگی کو مٹادے اور اپنے پاس اُمُّ الکتاب میں مجھے خوش بخت، رِزْق دیا ہوا اور بھلائیوں کی توفیق دیا ہوا ثبت فرمادے۔ کہ تو نے ہی تیری نازِل کی ہوئی کِتاب میں تیرے ہی بھیجے ہوئے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی زَبان پر فرمایا اور تیرا فرمانا حق ھے"۔ اللہ جو چاہے مٹاتا ہے اور ثابت کرتا ہے اور اصل لکھا ہوا اسی کے پاس ہے۔" (کنزالایمان) خدایا عَزَّوَجَلَّ! تَجلّی اعظم کے وسیلہ سے جو نصفِ شَعبانُ الْمُکرم کی (پندرھویں) رات میں ہے کہ جس میں بانٹ دیا جاتا ہے جو حکمت والا کام اور اٹل کر دیا جاتا ہے۔ (یا اللہ!) مصیبتوں اور رنجشوں کو ہم سے دور فرما کہ جنہیں ہم جانتے اور نہیں بھی جانتے جبکہ تو انہیں سب سے زیادہ جاننے والا ہے۔ بے شک تو سب سے بڑھ کر عزیز اور عزّت والا ہے۔ اللہ تعالیٰ ھمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم پر اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے آل واصحاب رضی اللّٰہ تعالیٰ عنھم پر دُرُود و سلام بھیجے۔ سب خوبیاں سب جہانوں کے پالنے والے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں۔

marfat.com

سگِ مدینہ کی مَدَنی التجاء

الحمدللہ عاشق مدینہ (راقم الحروف) کا سالہا سال سے شبِ بَرَاءت میں چھ نوافل ادا کرنے کا معمول ہے۔ مغرب کے بعد کی جانے والی یہ عبادت نفلی ہے فَرض و واجب نہیں اور مغرب کے بعد نوافِل و تِلاوت کی شریعت میں کہیں مُمانَعت بھی نہیں لہٰذا ممکِن ہو تو تمام اسلامی بھائی اپنی اپنی مساجِد میں لوگوں کو ترغیب دلا کر ان نوافِل کا اہتمام فرمائیں اور ڈھیروں ثواب کمائیں۔ اسلامی بہنیں اپنے اپنے گھر میں یہ نوافِل ادا کریں۔

سال بھر جادو سے حفاظت

شَعبانُ الْمُعَظَّم کی پندرہویں رات بَیری (یعنی بَیر کے درخت) کے سات پتے پانی میں جوش دیکر رکھ دیں (جب نہانے کے قابل ہو جائے تو) غُسل کریں اِن شآءَ اللہ العزیز عَزَّوَجَلَّ تمام سال جادو کے اثر سے محفوظ رہیں گے۔

(اسلامی زندگی ص ۱۱۳)

قبر پر موم بتّیاں جلانا

شبِ بَرَاءت میں اسلامی بھائیوں کا قبرستان جانا سُنَّت ہے (اسلامی بہنوں کو شرعاً کو اجازت نہیں) قبروں پر موم بتّیاں نہیں جلا سکتے ہاں اگر تِلاوت وغیرہ کرنا ہو تو ضَرورتاً اُجالا حاصل کرنے کے لئے قَبر سے ہٹ کر موم بتّی جلا سکتے ہیں اِسی طرح حاضِرین کو خوشبو پہنچانے کی نِیَّت سے قَبر سے ہٹ کر اگر بتّیاں جَلانے میں حرج نہیں۔ ہاں

marfat.com

مزاراتِ اولیاء رحِمَہُمُ اللہ پر چادر چڑھانا اور اس کے پاس چَراغ جلانا جائز ہے۔ کہ اس طرح لوگ متوجہ ہوتے اور ان کے دلوں میں عظمت پیدا ہوتی اور وہ حاضر ہو کر اکتسابِ فیض کرتے ہیں۔ اگر اولیاء اور عوام کی قَبْریں یکساں رکھی جائیں تو بہت سارے دینی فوائد ختم ہو کر رہ جائیں۔

سبز رُقعہ

شبِ بَرَاءَت یعنی عذاب وغیرہ سے چُھٹکارا پانے کی رات۔ اِس ضِمن میں ایک حِکایت سنئے اور جُھومئے، چُنانچِہ امیرُ المؤمنین حضرتِ سَیِّدُنا عُمر بن عبدُ العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک مرتبہ شَعبانُ الْمُعَظَّم کی پندرہویں شب کو نوافِل میں مشغول تھے۔ سر اُٹھایا تو ایک سَبز رُقعہ مِلا جس کا نُور آسمان تک پھیلا ہوا تھا۔ اُس پر لکھا تھا:- هٰذا بَرَاءَةٌ مِّنَ الْمَلِكِ الْعَزِيْزِ لِعَبْدِهٖ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْز یعنی خُدائے مالِک وغالِب، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے یہ "بَرَاءَت نامہ" ہے جو اُس کے بندے عُمر بن عبدالعزیز کو عطا ہوا ہے۔

(تفسیرِ رُوحُ البَیان ج۸ص۴۰۲)

آتشبازی کا موجد کون؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شبِ بَرَاءَت جہنَّم کی آگ سے بَرَاءَت یعنی چُھٹکارا پانے کی رات ہے۔ مگر آج کل کے مسلمانوں کو نہ جانے کیا ہو گیا ہے کہ وہ آگ سے چُھٹکارا حاصِل کرنے کی بجائے پیسے خرچ کر کے خود اپنے

لئے آگ یعنی آتشبازی کا سامان خریدتے ہیں اور اِس طرح خوب خوب آتشبازی چلا کر اِس مقدّس رات کا تقدُّس پامال کرتے ہیں ۔''اسلامی زندگی'' میں حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، ''آتشبازی نمرود بادشاہ نے ایجاد کی جبکہ اس نے حضرتِ ابراہیم خلیلُ اللہ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو آگ میں ڈالا اور آگ گلزار ہوگئی تو اس کے آدمیوں نے آگ کے انار بھر کر ان میں آگ لگا کر حضرتِ خلیل اللہ علیہ السلام کی طرف پھینکے۔'' (اسلامی زندگی ص ۶۳)

آتشبازی حرام ہے

افسوس! آتشبازی کی ناپاک رسم اب مسلمانوں میں زور پکڑتی جارہی ہے، مسلمانوں کا کروڑہا کروڑ روپیہ ہر سال آتشبازی کی نذر ہوجاتا ہے اور آئے دِن یہ خبریں آتی ہیں کہ فُلاں جگہ آتشبازی سے اِتنے گھر جل گئے اور اِتنے آدمی جل کر مرگئے وغیرہ وغیرہ۔ اِس میں جان کا خطرہ، مال کی بربادی اور مکان میں آگ لگنے کا اندیشہ ہے۔ پھر یہ کام اللہ عزوجل کی نافرمانی بھی ہے۔ حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں، ''آتشبازی بنانا، بیچنا، خریدنا اور خریدوانا، چلانا اور چلوانا سب حرام ہے۔'' (اسلامی زندگی ص ۶۳)

تجھ کو شعبانِ معظّم کا خدایا واسطہ
بخش دے ربِّ محمد عزوجل تو مری ہر اک خطا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

marfat.com

شش عید کے روزے

مدینہ

شش عید کے روزوں کے اس قدر فضائل ہیں کہ ان روزوں سے محروم رہنا ہی نہیں چاہیئے۔ چنانچہ لفظِ ''عید'' کے تین حروف کی نسبت سے تین فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم ملاحظہ فرمایئے اور جھومئے:۔

۱ حضرتِ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں، ''جس نے رمضان کے روزے رکھے پھر چھ دن شوال میں رکھے تو گناہوں سے ایسے نکل گیا جیسے آج ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔'' (مجمع الزوائد ج۳ ص۴۲۵)

۲ حضرتِ سیدنا ابو ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، سرکارِ نامدار مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ مشکبار ہے، ''جس نے رمضان کے روزے رکھے پھر ان کے بعد چھ شوال میں رکھے۔ تو ایسا ہے جیسے دہر کا (یعنی عمر بھر کیلئے) روزہ رکھا۔'' (صحیح مسلم ج ۱ ص۳۹۹)

۳ حضرتِ سیدنا ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راویت ہے، رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا، ''جس نے عیدُالفطر کے بعد (شوال میں) چھ روزے رکھ لئے تو اُس نے پورے سال کا روزہ رکھا

marfat.com

کہ جوایک نیکی لائے گا اُسے دس ملیں گی۔ (ابن ماجہ ج۲ص۳۳۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کرم اوراس کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے صَدْقے سال بھر کے روزوں کا ثواب لُوٹنا کس قَدَر آسان کر دیا گیا۔ ہر ایک مسلمان کو یہ سعادت حاصل کر لینی چاہیئے۔ ایک سال کے روزوں کے ثواب کی حِکمت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ عَزَّوَجَلَّ نے ہم کمزور بندوں کیلئے مَحض اپنے کرم سے ایک نیکی کا ثواب دس گُنا رکھا ہے۔ چنانچِہ خدائے رَحمٰن عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ بَرَکت نشان ہے:۔

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا ترجَمۂ کنزالایمان: جوایک نیکی لائے تو اُس کیلئے اس جیسی دس ہیں۔" (پ۸الانعام۱۶۰)

الحمد للّٰہ یوں ماہِ رَمَضان کے روزے دس مہینوں کے روزوں کے برابر ہوئے اور چھ روزے ساٹھ روزوں (دوماہ) کے برابر اس طرح پورے سال کے روزوں کا ثواب حاصِل ہوگیا۔ الحمدللّٰہ علیٰ اِحسانِہٖ۔

یہ روزے کب رکھے جائیں؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! علّامہ یَحیٰی بن شَرَفُ الدّین نَوَوِی علیہ رحمۃ القوی شرحِ صحیح مسلم میں فرماتے ہیں، "افضل یہ ہے کہ عیدُ الفِطر کے فوراً بعد چھ روزے پے در پے رکھے جائیں لیکن اگر کسی نے مُتَفَرِّق (یعنی ناغہ کرکے)

marfat.com

رکھے یا عیدُ الفِطر کے فوراً بعد (یعنی عید کے دوسرے دن سے) چھ روزے پے در پے نہ رکھے بلکہ چند دِن اِنہیں مُؤَخَّر کیا (یعنی دوسرے دن سے شروع نہیں کئے بلکہ بعد میں رکھے) تو اُسے بھی یہ فضیلت حاصِل ہوجائے گی۔ کیونکہ اسپر بھی یہ بات صادِق آتی ہے کہ اس نے ماہِ رَمَضان کے بعد شَوّال کے چھ روزے رکھے۔" (شرح صحیح مسلم ج١ ص ٣٦٩)

اَلْغَرَض عیدُ الفِطر کا دن چھوڑ کر سارے مہینے میں جب چاہیں رکھ سکتے ہیں۔

بعض احادیثِ مُبارَکہ کے مطابق ذوالحجَّۃالحرام کا پہلا عشرہ (یعنی ابتدائی دس دن) رَمَضانُ المُبارَک کے بعد سب دِنوں سے افضل ہے۔ چُنانچِہ اسمِ ذات "اللہ" کے چار حُروف کی نسبت سے مُلاحَظہ فرمائیں:۔

عشرۂ ذُوالحجَّۃُ الحرام کے متعلِّق چار روایات

١ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار، محبوبِ ربِّ غفّار عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ نور بار ہے، "ان دس دنوں سے زیادہ کسی دن کا نیک عمل اللہ عَزَّوَجَلَّ کو محبوب نہیں۔" صَحابۂ کِرام علیہم الرضوان نے عرض کی، "یارسولَ اللہ! عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم اور نہ راہِ خُدا عَزَّوَجَلَّ میں جہاد؟" فرمایا، "اور نہ راہِ خُدا عَزَّوَجَلَّ میں جہاد، مگر وہ کہ اپنی جان و مال لیکر نکلے پھر ان میں سے کچھ واپَس نہ لائے۔ (یعنی صِرف وہ مجاہد افضل ہوگا جو جان و مال قربان کرنے میں کامیاب ہوگیا۔)

(بخاری شریف ج٢ ص٨)

marfat.com

حدیث ۲ حدیثِ پاک میں ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کو عشرۂ ذُوالْحجَّہ سے زیادہ کسی دن میں اپنی عِبادت کیا جانا پسندیدہ نہیں اُن کے ہر دن کا روزہ ایک سال کے روزوں اور ہر شب کا قِیام شبِ قَدْر کے برابر ہے۔" (ترمذی ج۲ ص۱۹۲)

عَرَفہ کا روزہ

حدیث ۳ حضرتِ سَیِّدُنا ابوقَتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایَت ہے، سُلطانِ مدینہ، قرارِ قَلب وسینہ، فیض گنجینہ، صاحِبِ مُعَطَّر پسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ باقرینہ ہے، "مجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ پر گُمان ہے کہ عَرَفہ کا روزہ ایک سال قَبْل اور ایک سال بعد کے گُناہ مٹا دیتا ہے۔" (صحیح مُسلم ج ۱ ص۳۶۷)

حدیث ۴ اُمُّ الْمُؤمنین سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے رِوایَت ہے، رسولُ اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا، عَرَفہ کا روزہ ہزار روزوں کے برابر ہے۔ (شُعَبُ الایمان ج۳ ص۳۵۷) مگر حج کرنے والے پر جو عَرَفات میں ہے اُسے عَرَفہ کے دِن روزہ مکروہ ہے کہ حضرتِ سَیِّدُنا ابنِ خُزَیْمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرتِ سَیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حُضُورِ پُرنُور، شافِعِ یومُ النُّشُور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے عَرَفہ کے دِن (حاجی کو) عَرَفات میں روزہ رکھنے سے مَنْع فرمایا۔ (صحیح ابن خُزیمہ ج۳ ص۲۹۲)

اَیّامِ بیض کے روزے

ہر مَدَنی ماہ میں کم از کم تین روزے ہر اسلامی بھائی اور اسلامی بہن کو رکھ ہی لینے چاہئیں۔

marfat.com

اس کے بے شمار دُنیوی اور اُخروی فوائد وفضائل ہیں۔ بہتر یہ ہے کہ یہ روزے ''ایامِ بیض ''یعنی چاند کی ۱۳، ۱٤، اور ۱۵ تاریخ کو رکھے جائیں۔ اس ضِمن میں ''یا اللہ'' کے چھ حُروف کی نسبت سے چھ احادیثِ مبارکہ سنئے اور ایمان تازہ کیجئے۔

۱ امُّ المؤمنین سَیِّدَتُنا حَفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے رِوایت ہے، اللہ عزَّوَجلَّ کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم چار چیزوں کو نہیں چھوڑتے تھے (۱) عاشوراء اور (۲) عَشرَہ ذُو الحجّہ اور (۳) ہر مہینے میں تین دن کے روزے اور (٤) فجر (کے فرض) سے پہلے دو رَکعتیں (یعنی دو سنتیں)۔

(نَسائی ج٤ ص۲۲٦)

۲ حضرتِ سَیِّدُنا ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے رِوایت ہے کہ طبیبوں کے طبیب، اللہ کے حبیب عزَّوَجلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم ایّامِ بِیض میں بِغیر روزہ کے نہ ہوتے نہ سفر میں نہ حَضَر (یعنی قِیام) میں۔ (نسائی ج٤ ص۲۰٤)

۳ ہر مہینے میں تین دن کے روزے ایسے ہیں جیسے دَہر یعنی (ہمیشہ) کا روزہ۔

(صحیح بخاری ج۲ ص۳۰۰)

٤ رَمضان کے روزے اور ہر مہینے میں تین دن کے روزے سینہ کی خرابی کو دُور کرتے ہیں۔ (مسند امام احمد ج۹ ص۳٦)

۵ جس سے ہو سکے ہر مہینے میں تین روزے رکھے کہ ہر روزہ دس گناہ مٹاتا اور گناہ

marfat.com

سے ایسا پاک کر دیتا ہے جیسا پانی کپڑے کو۔

(طبرانی فی المعجم الکبیر ج۲۵ ص۳۵)

مدینہ ۱ جب مہینے میں تین روزے رکھنے ہوں تو تیرہ، چودہ، پندرہ کو رکھو۔

(نسائی ج۴ ص۲۲۸)

پیر شریف اور جُمعرات کے روزے

پیر شریف اور جُمعرات کے روزے رکھنا سُنّت ہے۔ اِس ضِمن میں اسمِ پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم "مُصطفٰے" کے پانچ حُروف کی نسبت سے پانچ احادیثِ کریمہ ملاحظہ فرمائیں:-

مدینہ ۱ حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَروی ہے، رسولُ اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں، پیر اور جُمعرات کو اَعمال پیش ہوتے ہیں تو میں پسند کرتا ہوں کہ میرا عمل اُس وَقت پیش ہو کہ میں روزہ دار ہُوں۔

(سُنَنِ ترمذی ج۲ ص۱۸۷)

مدینہ ۲ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے محبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم پیر شریف اور جُمعرات کو روزے رکھا کرتے تھے اِس کے بارے میں عرض کی گئی تو فرمایا، ان دونوں دنوں میں اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کی مغفِرت فرماتا ہے مگر وہ دو شخص جنہوں نے باہَم جُدائی کر لی ہے اُن کی نِسبت ملائکہ سے فرماتا ہے انہیں چھوڑ دو یہاں تک کہ صُلح

marfat.com

کرلیں۔ (ابنِ ماجہ ج۲ص۳۴۴)

مدینہ اُمُّ المؤمنین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں ، میرے سرتاج صاحبِ معراج صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم پیر اور جُمعرات کو خَیال کر کے روزہ رکھتے تھے۔ (ترمذی شریف ج۲ص۱۸۶)

مدینہ حضرتِ سَیِّدُنا ابوقَتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار، رسولوں کے سالار، نبیوں کے سردار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم سے پیر شریف کے روزے کا سبب دریافت کیا گیا تو فرمایا، اِسی میں میری وِلادت ہوئی، اسی میں مجھ پر (پہلی) وَحی نازِل ہوئی۔ (صحیح مسلم ج ۱ص۳۶۸)

سُنّتِ مَدینہ

مدینہ حضرتِ سَیِّدُنا اُسامہ بن زَید رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے غُلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَروی ہے، فرماتے ہیں کہ سَیِّدُنا اُسامہ بن زَید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سفر میں بھی پیر اور جُمعرات کا روزہ تَرک نہیں فرماتے تھے۔ میں نے ان کی بارگاہ میں عرض کی کہ کیا وجہ ہے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اِس بڑی عُمر میں بھی پیر اور جُمعرات کا روزہ رکھتے ہیں؟ فرمایا، رسولُ اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم پیر اور جُمعرات کا روزہ رکھا کرتے تھے۔ میں نے عرض کی، یارسولَ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم ! کیا وجہ ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم پیر اور جُمعرات کا روزہ رکھتے ہیں؟ تو ارشاد فرمایا لوگوں کے اَعمال پیر اور جُمعرات کو پیش کیے جاتے ہیں۔ (شُعَبُ الایمان ج۳ص۳۹۲)

marfat.com

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو ! ان احادیثِ مبارکہ سے معلوم ہوا کہ پیر شریف اور جُمعرات کو بارگاہِ خُداوندی عزوجل میں بندوں کے اعمال پیش کئے جاتے ہیں اور ان ۲ دونوں ایّام میں اللہ عزوجل اپنی رَحمت سے مسلمانوں کی مغفِرت فرما دیتا ہے۔ مگر آپَس میں کسی دُنیَوی سبب سے کینہ رکھنے والوں کو نہیں بخشا جاتا۔ واقِعی یہ بے حد تشویش کی بات ہے۔ آج کے دَور میں شاید ہی کوئی کینے سے محفوظ ہو۔ دل کی چُھپی ہوئی دشمنی کو **کِینہ** کہتے ہیں لہٰذا ہمیں غور کر کے جس جس مسلمان کا دل میں کِینہ بیٹھ گیا ہو اُس کو دور کرنا چاہئے۔ خُصُوصاً خاندانی جھگڑے ہوں تو خود آگے بڑھ کر صُلح کی ترکیب بنانی چاہئے، اِخلاص کے ساتھ کامِل کوشش کے باوُجُود بھی اگر ناکامی ہوئی تو پہَل کرنے والا اِن شآءَ اللہ عزوجل بَری ہو جائیگا۔ بَہَر حال پیر شریف اور جُمعرات کو ہمارے میٹھے میٹھے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم روزہ رکھا کرتے تھے۔ پیر شریف کے روزے کا ایک سبب اپنی ولادت بھی بتایا گویا سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم ہر پیر شریف کو روزہ رکھ کر اپنا یومِ ولادت منایا کرتے تھے۔ کاش! ہمیں بھی پیر شریف اور جُمعرات کا روزہ رکھنے والی سنّت نصیب ہو جایا کرے۔

بُدھ اور جُمَعرات کے روزے

''جنّت'' کے تین ۳ حُرُوف کی نسبت سے بدھ اور جُمعرات کے روزوں کے فضائل پر مَبنی تین ۳ رِوایات مُلاحظہ فرمائیں:

مدینہ ۱ حضرتِ سَیِّدُنا عبداللہ ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے رِوایَت ہے، اللہ

عَزَّوَجَلَّ کے پیارے رسول، گلشن آمِنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مہکتے پھول صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ بشارت نشان ہے، جو بدھ اور جُمُعرات کو روزے رکھے اُس کے لئے جہنَّم سے آزادی لکھ دی جاتی ہے۔ (ابو یعلی ج۵ ص۱۱۵)

مدینہ ۲ حضرتِ سَیِّدُنا مسلم بن عُبَیْدُ اللہ قُرَشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والِدِ مکرَّم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایَت کرتے ہیں کہ اُنہوں نے بارگاہِ رِسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم میں یا تو خود عرض کیا یا کسی نے دریافت کیا، یارسولَ اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم میں ہمیشہ روزہ رکھوں؟ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم خاموش رہے۔ پھر دوسری مرتبہ عرض کی، پھر خاموشی اختیار فرمائی۔ تیسری بار پوچھنے پر اِستِفسار فرمایا کہ روزے کے متعلِّق کس نے سُوال کیا؟ عرض کی، میں نے یانبیَّ اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم! تو جواباً ارشاد فرمایا، بے شک تجھ پر تیرے گھر والوں کا حق ہے تُو رَمَضان اور اس سے مُتَّصِل مہینے (شوّال) اور ہر بدھ اور جُمُعرات کو روزہ رکھ کہ اگر تُو ایسا کریگا تو گویا تو نے ہمیشہ کے روزے رکھے۔

(شُعَبُ الایمان ج۳ص۳۹۵)

مدینہ ۳ ''جس نے رَمَضان، شَوّال، بدھ اور جُمُعرات کا روزہ رکھا تو وہ داخِلِ جنّت ہوگا۔'' (السنن الکبریٰ للنسائی ج۲ص۱۴۷)

بدھ، جُمعَرات اور جُمُعہ کے روزے

''کرم'' کے تین حُروف کی نسبت سے بدھ جُمعَرات اور جُمُعہ کے روزوں کے فضائل پر مَبنی تین روایات مُلاحَظہ فرمائیں:

۱ حضرتِ سَیِّدُنا عبداللہ ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے رِوایَت ہے، سُلطانِ دو جہان، رَحمتِ عالَمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ جنّت نِشان ہے، جس نے بدھ، جُمعَرات و جُمعہ کو روزے رکھے اللہ تعالیٰ اُس کیلئے جنّت میں ایک مکان بنائے گا جس کا باہَر کا حصّہ اندر سے دکھائی دیگا اور اندر کا باہَر سے۔ (اَلْمُتَجَرُّالرَّابِح ص ۳۷٤)

۲ حضرتِ سَیِّدُنا اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایَت ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کیلئے (یعنی بدھ، جُمعَرات و جُمعہ کے روزے رکھنے والے کیلئے جنّت میں) موتی اور یاقوت وزَبَرجَد کا مَحَل بنائے گا۔ اور اُس کیلئے دوزخ سے بَرَاءَت (یعنی آزادی) لکھ دی جائے گی۔ (شُعَبُ الْاِیمان ج۳ ص۳۹۷)

۳ حضرتِ سَیِّدُنا عبداللہ ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی رِوایَت میں ہے، جو اِن تین دِنوں کے روزے رکھے پھر جُمعہ کو تھوڑا یا زیادہ تصدُّق (یعنی خیرات) کرے تو جو گُناہ کیا ہے بخش دیا جائیگا۔ اور ایسا ہو جائیگا جیسے اُس دِن کہ اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا۔ (طبرانی کبیر ج۱۲ ص۲٦۷)

marfat.com

جُمُعہ کا روزہ

''یانُورُ'' کے پانچ حُرُوف کی نسبت سے پانچ روایات جُمعہ کے روزہ سے متعلّق مُلاحظہ ہوں۔

۱ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ مُبارَک ہے۔ ''جس نے جُمعہ کا روزہ رکھا تو اللہ عزوجلّ اسے آخِرت کے دس دِنوں کے برابر اَجْر عطا فرمائے گا اور ان کی تعداد ایّامِ دنیا کی طرح نہیں ہے۔'' (شُعَبُ الایمان ج۳ص۳۹۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آخِرت کا ایک دن دنیا کے ایک ہزار برس کے برابر ہے۔ یعنی جُمعہ کو روزہ رکھنے والے کو دس ہزار سال کے روزوں کا ثواب مِلتا ہے مگر تنہا جُمعہ کا روزہ نہ رکھیں اس کے ساتھ جُمعرات یا ہفتہ ملالیں۔ (تنہا جمعہ کا روزہ رکھنے کی مُمانَعت کی حدیثِ پاک آگے آرہی ہے۔)

۲ حضرتِ سَیِّدُنا ابُو اُمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَروی ہے کہ مدینے کے تاجْوَر، شفیعِ روزِ محشر، محبوبِ ربِّ اکبر عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ رُوح پرور ہے، ''جس نے جُمعہ ادا کیا (یعنی نمازِ جُمعہ ادا کی) اور اِس دِن کا روزہ رکھا اور مریض کی عِیادت کی اور جنازے کے ساتھ گیا اور نِکاح کی گواہی دی تو اُس کیلئے جنّت واجِب ہوگئی۔'' (طبرانی کبیر ۸ص۹۷)

۳ حضرتِ سَیِّدُنا ابُو ہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَروی ہے، رسولُ اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''جس نے روزے کی حالت میں یومِ

marfat.com

جُمعہ کی صُبح کی اور مریض کی عِیادت کی اور جَنازے کے ساتھ گیا اور صَدَقہ کیا تو اُس نے اپنے لئے جنّت ۔اِجب کرلی۔" (شُعَبُ الایمان ج۳ص۳۹٤)

مدینہ حضرتِ سَیِّدُنا جابِر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَروی ہے کہ رسولُ اللہ عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا جس نے بروزِ جُمعہ روزہ رکھا اور مریض کی عِیادت کی اور مِسکین کو کھانا کِھلایا اور جنازے کے ہمراہ چلا تو اُسے چالیس سال کے گُناہ لاحِق نہ ہونگے۔(شُعَبُ الایمان ج۳ص۳۹٤)

مدینہ حضرتِ سَیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم بہت کم جُمعہ کا روزہ تَرک فرماتے تھے۔

(شُعَبُ الایمان ج۳ص۳۹٤)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح عاشُوراء کے روزے کے پہلے یا بعد میں ایک روزہ رکھنا ہے اِسی طرح جُمعہ میں بھی کرنا ہے، کیوں کہ خُصُوصیَّت کے ساتھ تنہا جُمعہ یا صِرْف ہفتہ کا روزہ رکھنا مکروہِ تَنْزِیہی ہے۔ہاں اگر کسی مخصوص تاریخ کو جُمعہ یا ہفتہ آ گیا تو کراہت نہیں۔مثلاً ۱۵ شَعبانُ الْمُعظَّم، ۲۷رَجَبُ الْمُرجَّب وغیرہ۔

جُمعہ کا روزہ تنہا رکھنے کی کراہیت

حضرتِ سَیِّدُنا ابُو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَروی فرماتے ہیں، میں نے تاجدار

marfat.com

مدینۂ منوّرہ ،سردارِ مَکّۂ مکرّمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کوفرماتے ہوئے سُنا تم میں سے کوئی ہرگز جُمُعہ کا روزہ نہ رکھے مگر یہ کہ اس کے پہلے یا بعد میں ایک دن مِلا لے۔ (بخاری ج ۲ ص ۲۰۳)

مدینہ ۲ حضرتِ سَیِّدُنا ابُو ہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبیِّ کریم، رءُوفٌ رَّحیم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم سے رِوایَت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا، راتوں میں سے شبِ جُمعہ کو قِیام کیلئے خاص نہ کرو اور نہ ہی دِنوں کے دَوران یومِ جُمعہ کو روزے کے ساتھ خاص کرو مگر یہ کہ تم ایسے روزے میں ہو جو تمہیں رکھنا ہو۔ (مسلم ج ۲ ص ۸۰۱)

مدینہ ۳ حضرتِ سَیِّدُنا عامِر بن لُدَین اَشْعَری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایَت ہے کہ میں نے رسولُ اللہ عزّوجلّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کوفرماتے ہوئے سُنا، ''جُمعہ کا دِن تمہارے لئے عید ہے اِس دن روزہ مت رکھو مگر یہ کہ اس سے پہلے یا بعد میں بھی روزہ رکھو۔ (التّرغیب وَالتّرھیب ج ۲ ص ۶۶)

اِن تینوں[۳] احادیث سے معلوم ہوا کہ تنہا جُمعہ کا روزہ نہ رکھنا چاہئے۔ ہاں اگر کوئی خاص وجہ ہو مَثَلاً ۲۷ رجبُ الْمرجَّب جُمعہ کو ہوگئی تو اب رکھنے میں حَرَج نہیں۔

ہفتہ اور اتوار

حضرتِ سَیِّدَتُنا اُمِّ سَلَمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مَروی ہے کہ رسولُ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم ہفتہ اور اتوار کا روزہ رکھا کرتے اور فرماتے، ''یہ[۲] دونوں (ہفتہ اور اتوار) مُشرِکین کی عید کے دِن ہیں اور میں

marfat.com

چاہتا ہوں کہ ان کی مخالفت کروں"۔ (ابنِ خُزَیمہ ج۳ص۳۱۸)

تنہا ہفتہ کا روزہ رکھنا ممنوع ہے۔ چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن بُسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی بہن رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا، ہفتے کے دن کا روزہ فرض روزوں کے علاوہ مت رکھو۔

حضرتِ سیِّدُنا امام ابوعیسٰی ترمذی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے اور یہاں ممانعت سے مراد کسی شخص کا ہفتے کے روزے کو خاص کر لینا ہے کہ یہودی اُس دن کی تعظیم کرتے ہیں۔ (ترمذی ج۲ص۱۸۶)

ایک اور سُنّت

حضرتِ اُمُّ المؤمنین سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، میرے سرتاج، صاحبِ معراج صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم ایک مہینے میں ہفتہ، اتوار اور پیر کا جبکہ دوسرے ماہ منگل، بدھ اور جُمعرات کا روزہ رکھا کرتے۔" (ترمذی ج۲ص۱۸۶)

اب "محمدٌ رسولُ اللّٰہ" صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ۱۲ حُروف کی نسبت سے حاضرِ خدمت ہیں ؎

روزۂ نفل کے ۱۲ مَدَنی پھول

مدینہ ۱ ماں باپ اگر بیٹے کو نفل روزے سے اِس لئے منع کریں کہ بیماری کا اندیشہ ہے تو والِدَین کی اِطاعت کرے۔ (رَدُّالمُحتار ج۳ص۴۱۶)

مدینہ ۲ شوہر کی اجازت کے بغیر بیوی نفل روزہ نہیں رکھ سکتی۔

(دُرِّمُختار، رَدُّالمُحتار ج۳ص۴۱۵)

مدینہ ۳ نفل روزہ قصد اً شروع کرنے سے پورا کرنا واجب ہوجاتا ہے اگر

marfat.com

توڑے گا تو قضاء واجب ہوگی۔ (دُرِّمُختار ج۳ص ۴۱۱)

مدینہ نَفل روزہ جان بوجھ کر نہیں توڑا بلکہ بِلا اختیار ٹوٹ گیا مَثَلاً عورت کو روزہ کے دَوران حَیض آ گیا تو روزہ ٹوٹ گیا مگر قضاء واجب ہے۔

(دُرِّمُختار ج۳ص ۴۱۲)

مدینہ نَفل روزہ بِلا عُذر توڑنا ناجائز ہے۔ مہمان کے ساتھ اگر میزبان نہ کھائیگا تو اُسے یعنی مہمان کو ناگوار گزرے گا۔ یا مہمان اگر کھانا نہ کھائے تو میزبان کو اَذِیَّت ہوگی تو نَفل روزہ توڑنے کیلئے یہ عُذر ہے بشرطیکہ یہ بھروسہ ہو کہ اس کی قَضاء رکھ لیگا اور یہ بھی شَرط ہے کہ ضَحْوۂ کُبریٰ سے پہلے توڑے بعد کو نہیں۔ (دُرِّمُختار، رَدُّالْمُحتار ج۳ص ۴۱۳)

مدینہ والِدَین کی ناراضگی کے سبب عَصر سے پہلے تک روزہ توڑ سکتا ہے۔ بعدِ عَصر نہیں۔ (دُرِّمُختار، رَدُّالْمُحتار ج۳ص ۴۱۴)

مدینہ اگر کسی اسلامی بھائی نے دعوت کی تو ضَحْوۂ کُبریٰ سے قَبل روزہ نَفل توڑ سکتا ہے۔ مگر قَضاء واجب ہے۔ (دُرِّمُختار ج۳ص ۴۱۴)

مدینہ اِس طرح نِیَّت کی کہ ”کہیں دعوت ہوئی تو روزہ نہیں اور نہ ہوئی تو ہے۔“ یہ نِیَّت صحیح نہیں۔ بَہر حال روزہ دار نہیں۔ (عالمگیری ج۱ص ۱۹۵)

مدینہ مُلازِم یا مَزدور اگر نَفلی روزہ رکھیں تو کام پُورا نہیں کر سکتے تو ”مُستاجِر“

marfat.com

(یعنی جس نے ملازِمت یا مزدوری پر رکھا ہے) کی اجازت ضَروری ہے۔اور اگر کام پورا کر سکتے ہیں تو اجازت کی کوئی ضَرورت نہیں۔ (دُرِّمُختار ج۳ص ٤١٥)

مدینہ ۱۰ حضرتِ سَیِّدُنا داؤد علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام ایک دن چھوڑ کر ایک دن روزہ رکھتے تھے۔اِس طرح روزے رکھنا ''صَومِ داؤدی'' کہلاتا ہے اور ہمارے لئے یہ افضل ہے۔جیسا کہ رسولُ اللہ عزَّوَجلَّ وصلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا، افضل روزہ میرے بھائی داؤد (علیہ السلام) کا روزہ ہے کہ وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دِن نہ رکھتے اور دشمن کے مقابلے سے فَرار نہ ہوتے تھے''۔ (ترمذی ج۲ص۱۹۷)

مدینہ ۱۱ حضرتِ سَیِّدُنا سُلَیمان عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام تین۳ دن مہینے کے شروع میں، تین۳ دن وَسط میں اور تین۳ دن آخر میں روزہ رکھا کرتے تھے اور اس طرح مہینے کے اَوائل، اَوَاسِط اور اَواخر میں روزہ دار رہتے تھے۔ (کَنزُالعُمّال ج۸ص ۳۰٤)

مدینہ ۱۲ سارا سال روزے رکھنا مکروہِ تَنزِیہی ہے۔ (دُرِّمُختار ج۳ص۳۳۷)

اے ہمارے پیارے پیارے اللہ عزوجل ہمیں زندگی، صحت اور فُرصَت کو غنیمت جانتے ہوئے خوب خوب نَفلی روزے رکھنے کی سَعادت عطا فرما، انہیں قَبول بھی کر اور ہماری اور محبوب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کی ساری امّت کی مَغْفِرت فرما۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم

marfat.com

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

''رَمَضَانُ الْمُبَارَک'' کے بارہ حُروف کی نسبت سے

(۸) روزہ داروں کی بارہ حِکایات

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے۔

لَقَدْ كَانَ فِیْ قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ ؕ (پ ۱۳ یوسف ۱۱۱)

ترجَمۂ کنزالایمان۔ بے شک ان کی خبروں (حِکایات) سے عقلمندوں کی آنکھیں کُھلتی ہیں۔

سرکارِ دوجہان صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ مغفِرت نِشان ہے، جو میری مَحبَّت اور میری طرف شوق کی وجہ سے مجھ پر ہر دن اور ہر رات کو تین۳ تین۳ بار دُرُود شریف پڑھے تو اللہ عزوجل پر حق ہے کہ وہ اِس کے اُس دن اور اُس رات کے گناہ بَخش دے۔

(التَرغِیب وَ التَّرھِیب ج ۲ ص ۵۰۰)

صَلُّوا علَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

(۱) کریموں کا روزہ

حَجّاج بن یوسُف ایک مرتبہ دَورانِ سفرِ حج مکّۂ مُعظّمہ و مدینۂ منوّرہ کے درمیان ایک منزِل میں اُترا اور دوپہر کا کھانا تیّار کروایا اور اپنے حاجِب (یعنی چوبدار) سے کہا کہ کسی مہمان کو لے آؤ۔ حاجِب خَیمہ سے باہَر نِکلا تو اُسے ایک اَعرابی لیٹا ہوا

نظر آیا، اِس نے اُسے جگایا اور کہا، چلو تمہیں امیر حَجَّاج بلا رہے ہیں۔ اَعرابی آیا تو حَجَّاج نے کہا، میری دعوت قَبول کرو اور ہاتھ دھو کر میرے ساتھ کھانا کھانے بیٹھ جاؤ، اَعرابی بولا، مُعاف فرمایئے! آپکی دعوت سے پہلے میں آپ سے بہتر ایک کریم کی دعوت قَبول کر چکا ہوں۔ حَجَّاج نے کہا، وہ کس کی؟ وہ بولا اللہ تعالیٰ کی جس نے مجھے روزہ رکھنے کی دعوت دی اور میں روزہ رکھ چکا ہوں۔ حَجَّاج نے کہا اتنی سَخْت گرمی میں روزہ؟ اَعْرابی نے کہا، ہاں! قِیامت کی سَخْت ترین گرمی سے بچنے کیلئے۔ حَجَّاج نے کہا، آج کھانا کھالو اور یہ روزہ کل رکھ لینا۔ اَعْرابی بولا، کیا آپ اِس بات کی ضَمانت دیتے ہیں کہ میں کل تک زندہ رہوں گا۔ حَجَّاج نے کہا یہ بات تو نہیں۔ اَعرابی بولا، تو پھر وہ بات بھی نہیں۔ یہ کہا اور چل دیا۔ (رَوْضُ الرِّیاحِین ص ۴۸)

صَلُّوا علی الحبیب ! صلَّی اللہ تعالیٰ علیٰ محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے کسی دُنیوی حاکم کے رُعب میں نہیں آتے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جو لوگ یہاں کی گرمی برداشت کر کے روزہ رکھتے ہیں وہ کل قِیامت کی ہولناک گرمی سے محفوظ رہیں گے۔ اِن شآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

(۲) شیطان کی پریشانی

ایک بُزُرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مسجِد کے دروازے پر شیطان کو حَیران و پریشان کھڑے ہوئے

دیکھ کر پوچھا، کیا بات ہے؟ شیطان نے کہا، اندر دیکھئے۔ اُنہوں نے اندر دیکھا تو ایک شخص نماز پڑھ رہا تھا اور ایک آدمی مسجد کے دروازے کے پاس سو رہا تھا۔ شیطان نے بتایا کہ وہ جو اندر نماز پڑھ رہا ہے اُس کے دل میں وَسْوَسہ ڈالنے کیلئے میں اندر جانا چاہتا ہوں لیکن جو دروازے کے قریب سو رہا ہے یہ روزہ دار ہے۔ یہ سویا ہوا روزہ دار جب سانس باہَر نکالتا ہے تو اُس کی وہ سانس میرے لئے شُعلہ بن کر مجھے اندر جانے سے روک دیتی ہے۔

(الروض الفائق بتصرف ص ۲۶)

صلّوا علَی الحبیب ! صلَّی اللہ تعالیٰ علیٰ محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شیطان کے وار سے بچنے کے لئے روزہ ایک زبردست ڈھال ہے۔ روزہ دار اگرچہ سو رہا ہے مگر اس کی سانس شیطان کیلئے گویا تیر ہے۔ معلوم ہوا روزہ دار سے **شیطان** بڑا گھبراتا ہے۔ **شیطان** چُونکہ ماہِ رَمَضانُ الْمُبارَک میں قید کرلیا جاتا ہے اِس لئے وہ جہاں بھی اور جب بھی روزدار کو دیکھتا ہے پریشان ہوجاتا ہے۔

(۳) نِزالاکفّارہ مدینۃ

ایک صَحابی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بارگاہِ نَبَوی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلم میں حاضِر ہوئے اور عرض کی، یارسولَ اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم! میں نے رَمَضان کے روزہ کی حالت میں (قصداً) اپنی

عورت سے ''قُربَت'' کی۔ میں ہلاک ہوگیا۔فرمایئے !اب میں کیا کروں؟ سرکارِ نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا، غلام آزاد کرسکتے ہو؟ عرض کیا، نہیں یارسولَ اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم !فرمایا، کیا مُتَوَاتِر دو ماہ کے (یعنی لگاتار ساٹھ) روزے رکھ سکتے ہو؟ عرض کی، نہیں یارسولَ اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم !فرمایا، ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو؟ عرض کی، یارسولَ اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم !یہ بھی نہیں کرسکتا۔اتنے میں بارگاہِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم میں کسی نے کچھ کھجوریں ہدیۃً حاضر کیں۔سرکارِ نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے وہ ساری کھجوریں اُس صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عطا فرمادیں اور فرمایا، انہیں خیرات کردو، تمہارا کفارہ ادا ہوجائے گا۔وہ بولے، یارسولَ اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم !مدینہ بھر میں مجھ سے بڑھ کر کوئی محتاج نہیں۔سرکارِ نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم سُن کر ہنسے یہاں تک کہ دندانِ مُبارک چمکنے لگے اور زحمت کے پھول جھڑنے لگے، الفاظ کچھ یوں ترتیب پائے یعنی فرمایا، فَاَطْعِمْهُ اَهْلَكَ جا اپنے گھر والوں کو ہی کھلا دے تیرا کفارہ ادا ہوجائے گا۔)

(بخاری شریف ج۲ ص۲۸۹)

صلُّوا علَی الحبیب ! صلَّی اللہ تعالیٰ علیٰ محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کسی صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بتقاضائے بَشَرِیَّت اگر کوئی لغزش واقع ہو بھی جاتی تو وہ فوراً اُس کا تدارُک فرماتے۔اور مُعافی کیلئے

بارگاہِ رِسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم میں حاضِر ہوجاتے۔ اِس لئے کہ انکا ایمان تھا کہ رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ اِسی درِ پاک سے حاصِل ہوسکتی ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ صَحابۂ کِرام علیہم الرضوان کا یہ عقیدہ تھا کہ سرکارِ نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم مالِک ومختار ہیں اور شریعت انہیں کے ارشادات کا نام ہے، اِسی لئے تو سرکارِ آبرودار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے اِستِفسار پر کہ غلام آزاد کرسکتے ہو؟ ساٹھ ۶۰ دِن کے لگاتار روزے رکھ سکتے ہو؟ ساٹھ ۶۰ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو؟ وہ صَحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہی کہتے رہے کہ نہیں یارسولَ اللہ! عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم گویا ان کا ایمان تھا کہ، سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کفارہ کی ان تینوں ۳ قسموں کے سوا اگر چاہیں تو میرے لئے کوئی چوتھی قسم کا کفارہ بھی ارشاد فرماسکتے ہیں۔ چُنانچِہ سرکارِ عالی وَقار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے بھی اپنے مُختار ہونے پر اپنی مُہرِ تصدیق یوں ثبت فرمادی کہ گویا جاؤ تمہارے لئے ہم کفارہ یہ مقرر فرماتے ہیں کہ بجائے کچھ دینے کے لے جاؤ۔ اور پھر جب اُس صَحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ عرض کیا کہ مدینہ بھر میں میرے برابر کوئی محتاج نہیں تو فرمادیا کہ اچھا جاؤ اپنے گھر والوں ہی کو کھِلا دو۔ تمہارا کفارہ ادا ہوجائے گا۔ گویا جہاں سارے مسلمانوں کے لئے جان بُوجھ کر رَمَضانُ الْمُبارَک کا روزہ توڑنے کا کفارہ (جب کہ شرائط پائی جائیں) یہ ہے کہ غُلام آزاد کرے اس کی استِطاعت نہ ہو تو مُتواتِر ساٹھ ۶۰ روزے رکھے اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو ساٹھ ۶۰ مسکینوں کو

کھانا کِھلائے۔ وَہاں صِرْف اُسی صَحابی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کیلئے سرورِ عالَم صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم نے کفّارہ یہ مقرّر فرمایا کہ تمہارا کفّارہ یہ ہے کہ تم بجائے کچھ دینے کے ہماری جناب سے لے جاؤ اور بجائے کسی پر خَرْچ کرنے کے اپنے اَہْلِ خانہ پر ہی صَرْف کردو۔ یہ ہے سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہِ بیکس پناہ۔

ع یہ وُہی ہیں جو بَخْشش دیتے ہیں
کون اِن جُرموں پر سزا نہ کرے

(حدائقِ بخشش)

صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی سخاوت (۴)

اُمُّ الْمُؤمِنین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا بے حد سخی تھیں۔ حضرتِ سَیِّدُنا عُروَہ بن زُبیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ اُمُّ الْمُؤمِنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے ستّر ہزار دَراہِم راہِ خُدا عَزَّوَجَلَّ میں تقسیم کردیئے حالانکہ ان کی قمیص مُبارَک میں پیوند لگا ہوا تھا اور ایک دَفعہ حضرتِ سَیِّدُنا عبداللہ بن زُبیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ان کی خدمت میں ایک لاکھ دَراہِم بھیجے تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے وہ سب دِرہَم ایک ہی روز میں راہِ خُدا عَزَّوَجَلَّ میں تقسیم کردیئے اور اُس روز آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا خود روزہ سے تھیں۔ شام کے وَقْت باندی نے عرض کیا، کیا ہی اچھا ہوتا ایک دِرہَم روٹی کیلئے رکھ لیتیں۔ تو فرمایا، مجھے یاد نہیں رہا۔ یاد رہتا تو بچا لیتی۔ (مَدارِجُ النُّبُوَّت ج۲ ص۵۵۶)

صلّوا علی الحبیب ! صلی اللہ تعالیٰ علیٰ محمّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اُمُّ الْمُؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے وُسعَت کے باوُجود اپنی زندگی نہایت سادہ اور زاہدانہ گزاردی اور جو دولت بھی حاضِر ہوئی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے راہِ خُدا عزوجل میں تقسیم فرمادی یہاں تک کہ لاکھ دَراہِم آئے وہ بھی لُٹادیئے اور روزہ اِفطار کرنے کیلئے بھی کوئی اہتمام نہ فرمایا اور ایک ہم ہیں کہ اگر کبھی نَفْل روزہ رکھ بھی لیں تو ہمیں اِفطار کے وَقْت بَہَمہ اقسام کے پھل کباب، سَموسے، ٹھنڈا ٹھنڈا شربت اور نہ جانے کیا کیا چاہئے۔ بَہَر حال ہمیں اُمُّ الْمُؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نقشِ قدم پر چلنا چاہئے اور دولت سے اِس قَدَر مَحَبَّت نہ رکھنا چاہیئے کہ راہِ خُدا عزوجل میں خَرْچ کرنے کے مُعامَلے میں دل تنگ ہو۔

(۵) ٹھنڈا پانی

حضرتِ سَیِّدُنا ناسَری سَقَطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا روزہ تھا۔ طاق میں پانی ٹھنڈا ہونے کیلئے آبخورہ (یعنی کوزہ) رکھ دیا تھا، نمازِ عَصْر کے بعد مُراقَبہ میں تھے، حُورانِ بہشتی نے یکے بعد دیگرے سامنے سے گزرنا شروع کیا۔ جو سامنے آتی اُس سے دریافْت فرماتے، تُو کس کے لئے ہے؟ وہ کسی ایک بندۂ خُدا کا نام لیتی۔ ایک آئی، اُس سے بھی یہی پُوچھا تو اُس نے کہا، ''اُس کیلئے ہوں جو روزہ میں پانی ٹھنڈا ہونے کو نہ رکھے۔'' فرمایا، ''اگر تُو سچ کہتی ہے تو اِس کوزہ کو گرادے''، اُس نے گرادیا۔ اِس کی آواز سے آنکھ

کُھل گئی۔ دیکھا تو وہ آبخورہ ٹوٹا پڑا تھا۔ (الملفوظ حصہ اول ص ۹۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا، آخرت کی اَبدی راحتیں اور نعمتیں پانے کیلئے اپنے نفس کو قابو کر کے دنیا کی لذّتوں کو ٹھوکر مارنی پڑتی ہے۔ اللہ عزوجل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ والے اپنے نَفْس کو بَہُت مارتے تھے۔ چُنانچہ ایک بُزُرگ نے سخت گرمی کے دِنوں میں دوپَہَر کے وَقْت ایک شَخْص کو دیکھا کہ برف لئے جارہا ہے، دل میں حسرت ہوئی، کاش! میرے پاس بھی پیسے ہوتے اور میں بھی برف خرید کر ٹھنڈا پانی پیتا۔ پھر فوراً نَدامت ہوئی کہ میں نَفْس کی چال میں کیوں آ گیا! اُنہوں نے عہد کیا کہ کبھی ٹھنڈا پانی نہ پیوں گا۔ لہٰذا سخت گرمی کے موسَم میں بھی پانی کو گَرم کر کے پیا کرتے تھے۔

نہنگ[1] و اژدہا و شیرِ نر مارا تو کیا مارا
بڑے مُوذی کو مارا نفسِ اَمّارہ کو گر مارا

(۶) اِنعامِ مُصطفٰے صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلَّم

رَمَضانُ الْمُبارَک کی آمد آمد تھی اور مشہور مؤرِّخ حضرتِ واقِدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس کچھ نہ تھا۔ آپ نے اپنے ایک عَلَوی دوست کی طرف یہ رُقعہ بھیجا، ''رَمَضان شریف کا مہینہ آنے والا ہے اور میرے پاس خَرْچ کیلئے کچھ نہیں، مجھے قرضِ حَسَنہ کے طور پر ایک ہزار دِرْہم بھیجئے''۔ چُنانچہ اُس عَلَوی نے ایک ہزار

[1] یعنی مگرمچھ

دِرْہَم کی تھیلی بھیج دی۔تھوڑی دیر کے بعد حضرتِ وَاقِدِی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ایک دوست کا رُقعہ حضرتِ وَاقِدِی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی طرف آ گیا،''رَمَضان شریف کے مہینے میں خرچ کیلئے مجھے ایک ہزار دِرْہَم کی ضَرورت ہے۔''حضرتِ وَاقِدِی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے وُہی تھیلی وہاں بھیج دی۔دوسرے روز وُہی عَلَوی دوست جن سے حضرتِ واقدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے قرض لیا تھا۔اور وہ دوسرے دوست جنہوں نے حضرت وَاقِدِی سے قرض لیا تھا۔دونوں حضرتِ وَاقِدِی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے گھر آئے۔ عَلَوی کہنے لگے،رَمَضانُ الْمُبارَك کا مہینہ آ رہا ہے اور میرے پاس ان ہزار دِرہَموں کے سِوا اور کچھ نہ تھا۔مگر جب آپ کا رُقعہ آیا تو میں نے یہ ہزار دِرْہَم آپ کو بھیج دیئے اور اپنی ضَرورت کیلئے اپنے اِن دوست کو رُقعہ لکھا کہ مجھے ایک ہزار دِرْہَم بطورِ قرض بھیج دیں۔اِنہوں نے وُہی تھیلی جو میں نے آپ کو بھیجی تھی، مجھے بھیج دی۔تو پتا چلا کہ آپ نے مجھ سے قرض مانگا، میں نے اپنے اِن دوست سے قرض مانگا اور اِنہوں نے آپ سے مانگا۔اور جو تھیلی میں نے آپ کو بھیجی تھی وہ آپ نے اسے بھیج دی۔اور اس نے وُہی تھیلی مجھے بھیج دی۔پھر ان تینوں حضرات نے اتِفاقِ رائے سے اس رقم کے تین۳ حصّے کر کے آپَس میں تقسیم کر لئے۔اِسی رات حضرتِ سَیِّدُنا وَاقِدِی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو خواب میں جنابِ رِسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی زیارت ہوئی اور فرمایا، اِن شآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کل تمہیں بہت کچھ مل جائے گا۔چُنانچِہ دوسرے روز امیر یَحْیٰی برمکی نے سَیِّدُنا وَاقِدِی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو بُلا

کر پوچھا، ''میں نے رات خواب میں تمہیں پریشان دیکھا ہے، کیا بات ہے؟ حضرتِ سَیِّدُنا وَاقِدِی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے سارا قصہ سنایا تو یَحْیٰی برمکی نے کہا، ''میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ آپ تینوں میں سے کون زیادہ سخی ہے۔ آپ تینوں ہی سخی اور واجِبُ الْاِحْتِرام ہیں۔ پھر اس نے تیس ہزار دِرْہَم حضرتِ وَاقِدِی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اور بیس بیس ہزار ان دونوں کو دیئے۔ اور حضرتِ وَاقِدِی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو قاضی بھی مقرر کر دیا

(حُجَّۃُ اللّٰہِ عَلَی الْعٰلَمِین ص ۵۷۷)

صلّوا علی الحبیب ! صلی اللہ تعالیٰ علیٰ محمّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سچے مسلمان سخی اور پیکرِ ایثار ہوتے ہیں۔ اور اپنے اسلامی بھائی کی تکلیف دور کرنے کی خاطِر اپنی مشکلات کی ذرّہ برابر پرواہ نہیں کرتے۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ سخاوت سے ہمیشہ فائِدہ ہی ہوتا ہے، مال گھٹتا نہیں بلکہ بڑھتا ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم امّت کے حالات سے باخبر ہیں اور سخاوت کرنے والوں پر نَظَرِ رَحمت فرماتے ہیں۔ یقیناً اللہ عزوجل کی راہ میں ایثار کی بہت فضیلت ہے۔ چُنانچہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ مغفِرت نشان ہے، ''جو شخص اُس چیز کو جس کی خود اِسے حاجت ہو دوسرے کو دیدے تو اللہ عزوجل اِسے بَخْش دیتا ہے۔

(اتحاف السّادۃ المتقین ج ۹ ص ۷۷۹)

marfat.com

(۷) روزہ کی خوشبو

حضرتِ سَیِّدُنا امام قَتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغیرہ کے استادِ حدیث حضرتِ سَیِّدُنا عبداللہ بن غالِب حَدّانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شہید کردیئے گئے۔ تدفین کے بعد ان کی قَبر شریف کی مِٹّی سے مُشک کی خوشبو آتی تھی۔ کسی نے خواب میں دیکھ کر پوچھا، مَاصُنِعَتْ ؟ یعنی آپ کے ساتھ کیا مُعامَلہ فرمایا گیا؟ کہا، ''اچّھا مُعامَلہ فرمایا گیا'' پوچھا، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو کہاں لے جایا گیا؟ کہا، ''جنّت میں'' پوچھا، ''کون سے عمل کے باعِث ؟'' فرمایا، ''ایمانِ کامِل، تَہَجُّد اور گرمیوں کے روزوں کے سبب،'' پھر پوچھا، ''آپ کی قَبر سے مُشک کی خوشبو کیوں آرہی ہے؟'' تو جواب دیا، ''یہ میری تِلاوت اور رَوزوں میں پیاس کی خوشبو ہے۔''

(حِلْیَۃُ الْاَوْلِیاء ج۶ ص۲۶۶)

صلّوا علَی الحبیب ! صلی اللہ تعالیٰ علیٰ محمّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اسی طرح حضرتِ سَیِّدُنا امام بُخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی قَبرِ انور کی مِٹّی سے بھی مُشک کی خوشبو آتی تھی بار بار قَبر پر مِٹّی ڈالی جاتی تھی مگر لوگ خوشبو کی وجہ سے تَبَرُّکاً اُٹھالے جاتے تھے۔ (مُقدّمہ صحیح بخاری ج۱ ص۶)

صاحِبِ دَلائلُ الخیرات حضرت شیخ سیّد محمد بن سُلیمان جَزُولی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی قَبرِ منوّر بھی معطّر تھی اور اُس سے گستوری کی خوشبو کی لپٹیں آتی تھیں کیونکہ آپ زندگی میں

marfat.com

۷۷

کثرت سے دُرُود شریف پڑھا کرتے تھے۔ انتقال کے ستّر برس کے بعد کسی سبب سے "سوس" سے "مراکش" میں مُنتقِل کرنے کے لیے جب قبر کُشائی کی گئی تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا جسمِ مبارک بالکل صحیح وسالم تھا حتّٰی کہ کفن تک بوسیدہ نہیں ہوا تھا۔ وفات سے قبل آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے داڑھی مبارک کا خط بنوایا تھا وہ ایسے ہی تھا جیسے آج ہی بنوایا ہے، یہاں تک کہ کسی نے امتحاناً آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے رخسارِ مبارک پر انگلی رکھ کر دبایا تو اُس جگہ سے خون ہٹ گیا اور جہاں دبایا تھا وہ جگہ سفید سی ہوگئی یعنی زندہ انسانوں کی طرح خون بھی جسم میں رَواں دَواں تھا! (مُصَابِیْحُ الْمَسَرَّات ص ۴)

صلّوا علی الحبیب ! صلی اللہ تعالیٰ علیٰ محمّد

(۸) رَمَضان وشَش عید کے روزوں کی بَرَکت

حضرتِ سَیِّدُنا سُفیان ثَوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، ایک بار میں تین ۳ سال تک مکّۂ مکرَّمہ میں مُقیم رہا۔ ایک مکّی شخص روزانہ دو پہر کے وقت طوافِ کعبہ کرتا، دوگانہ ادا کرتا پھر مجھے سلام کرتا اور اپنے گھر چلا جاتا۔ مجھے اُس نیک بندے سے مَحبّت ہو گئی۔ وہ سخت بیمار ہو گیا میں عِیادت کے لئے حاضِر ہوا تو اُس نے مجھے وصیّت کی، "جب میں فوت ہو جاؤں تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے ہاتھوں سے غسل دیکر میری نمازِ جنازہ ادا فرمایئے، مجھے تنہا نہ چھوڑیئے بلکہ ساری رات میری قبر کے پاس تشریف فرما رہئے نیز منکر نکیر کی آمد کے وقت مجھے تلقین فرمایئے گا"۔ میں نے حامی بھر لی۔ چُنانچہ

اس کے انتقال کے بعد میں نے حسبِ وصیّت عمل کیا۔ قبر کے پاس حاضر تھا کہ مجھے اُونگھ آ گئی۔ میں نے ہاتفِ غیبی کی آواز سُنی، اے سُفیان (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)! اِس کو تیری تلقین و قُربت کی کوئی حاجت نہیں، اِس لئے کہ ہم نے خود ہی اِس کو اُنس دیا اور تلقین کی۔'' میں نے کہا، اِس کو کس عمل کے سبب یہ رُتبہ ملا؟ آواز آئی، ''رَمَضانُ الْمُبارَك اور اس کے بعد شَوّالُ الْمُکَرَّم کے چھ روزے رکھنے کی بَرَکت سے۔'' حضرتِ سیِّدُنا سُفیان ثَوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، اِس ایک رات میں یہی خواب میں نے تین بار دیکھا۔ میں نے بارگاہِ خُداوندی عزوجل میں عرض کیا، یا اللہ! عزوجل مجھے بھی اپنے فضل و کرم سے اِن روزوں کی توفیق عطا فرما۔

ان پر اللہ کی رحمت ہو اور ان کی مغفرت کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

(قلیوبی، ص ۱۸)

صلّوا علی الحبیب ! صلی اللہ تعالیٰ علیٰ محمّد

(۹) رَمَضان کا چاند

ایک مرتبہ رَمَضان شریف کے چاند کے بارے میں کچھ اختلاف پیدا ہو گیا، بعض لوگ کہتے تھے کہ رات کو چاند ہو گیا۔ بعض کہتے تھے، نہیں ہوا۔ حُضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والِدۂ ماجِدہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا نے ارشاد فرمایا، ''میرا یہ بچّہ (یعنی غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ) جب سے پیدا ہوا ہے رَمَضان شریف کے دنوں میں سارا دن دودھ نہیں پیتا۔ اور آج بھی چُونکہ عہدُ القادِر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دودھ نہیں پیا۔ اس لیے غالِباً رات کو چاند ہو گیا

ہے۔چُنانچہ پھر تحقیق کرنے پر ثابت ہوا کہ چاند ہوگیا ہے۔ (نَفَحَاتُ الْاَسرار ص ۷۹)
اُن پر اللہ کی رحمتیں ہوں۔

غوثِ اعظم متقی ہر آن میں رضی اللہ تعالیٰ عنہ چھوڑا ماں کا دودھ بھی رَمضان میں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیٰ محمَّد

(۱۰) اہلبیت کے تین ۳ روزے

حضراتِ حَسَنَین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما بچپن میں ایک مرتبہ بیمار ہوگئے تو حضرتِ مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم وحضرتِ سَیِّدَتُنا بی بی فاطمہ اور خادِمہ حضرتِ سَیِّدَتُنا فِضَّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ان شہزادوں کی صحت یابی کے لیے تین ۳ روزوں کی مَنّت مانی۔ اللہ تعالیٰ نے دونوں شہزادوں کو شِفاء عطا فرمائی۔ چُنانچہ تین ۳ روزے رکھ لئے گئے۔ حضرتِ مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وَجْہَہُ الکریم تین ۳ صاع جَو لائے۔ ایک ایک صاع (یعنی تقریباً ۴ چار کلو، سَتّو گرام) تینوں ۳ دن پکایا۔ جب اِفطار کا وَقْت آیا اور تینوں ۳ روزہ داروں کے سامنے روٹیاں رکھی گئیں تو ایک دن مِسکین، ایک دن یتیم اور ایک دن قَیدی دروازے پر حاضِر ہوگئے اور روٹیوں کا سُوال کیا تو تینوں دن سب روٹیاں ان سائلوں کو دے دیں اور صِرف پانی سے اِفطار کر کے اگلا روزہ رکھ لیا۔

(خَزائنُ العِرفان ص ۹۲۶)

ع بھوکے رہ کر کے خود اوروں کو کھلا دیتے تھے
کیسے صابر تھے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے گھرانے والے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلّی اللہ تعالیٰ علیٰ محمّد

قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی پیاری بیٹی کے گھرانے کے اس ایمان افروز ایثار کو پارہ ۲۹ سورۃُ الدَّھر آیت نمبر ۸ اور ۹ میں اِس طرح بیان فرمایا ہے:۔

وَیُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰی حُبِّهٖ مِسْكِیْنًا وَّیَتِیْمًا وَّاَسِیْرًا ۝ اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِیْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا ۝ (پ ۲۹ الدّھر ۸، ۹)

ترجَمۂ کنزالایمان۔ اور کھانا کِھلاتے ہیں۔ اُس کی مُحبّت پر مسکین اور یتیم اور اَسیر (یعنی قیدی) کو۔ ان سے کہتے ہیں ہم تمہیں خاص اللہ عزَّوجلَّ کے لیے کھانا دیتے ہیں، تم سے کوئی بدلہ یا شُکر گُزاری نہیں مانگتے۔

کنزو جل

سبحٰن اللہ! اِس ایمان افروز حِکایت میں اہلِ بیتِ اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے جذبۂ ایثار کا خوب اظہار ہے۔ تین۳ دن تک صِرف پانی پی کر روزہ رکھ لینا کوئی معمولی بات نہیں۔ ہم اگر ایک روزہ رکھیں تو اِفطار میں ٹھنڈا ٹھنڈا شربت، کباب، سَموسے، میٹھے میٹھے پھل، گرما گرم بِریانی اور نہ جانے کیا کیا چاہیئے! اِس قدَر تنگدستی کے عالَم میں اتنا شاندار ایثار یہ انہیں کا حصّہ تھا۔

ایثار کی ایک فضیلت جو ''روزہ داروں کی ۱۲ حِکایات'' کی حِکایت نمبر ۶ کے

ضِمن میں بھی گزری، دوبارہ پیش کی جاتی ہے کہ، سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ مغفِرت نشان ہے، ''جو شخص اُس چیز کو جس کی خود اِسے حاجت ہو دوسرے کو دیدے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اِسے بخش دیتا ہے۔ (اتحاف السادۃ المتقین ص ۷۷۹)

اَہلبیتِ اَطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی شانِ عظمت نشان میں نازِل شدہ آیتِ کریمہ کے اس حصّے پر بھی توجُّہ فرمائیں جس میں ان کا قَول بیان کیا گیا ہے۔ ''ہم تمہیں خاص اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے کھانا دیتے ہیں تم سے کوئی بدلہ یا شکر گزاری نہیں مانگتے۔'' اِس قول میں اِخلاص کا عظیم الشان دَرَجہ بیان کیا گیا ہے۔ کاش! ہم بھی اپنا ہر عمل مَحض اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے کرنا سیکھ جائیں۔ کسی پر اِحسان کر کے اُس کا بدلہ چاہنا یا اس کی طرف سے شکریہ کی طلب رکھنا یہ سب خواہِشات ختم ہو جائیں۔ بہتر تو یہی ہے کہ کسی پر اِحسان کر کے یا فقیر کو کھانا یا خَیرات دے کر یہ بھی نہ کہا جائے کہ ''دعاء میں یاد رکھنا''۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ ہم نے اُس سے بدلہ طلب کر لیا! اب وہ دُعاء کرے یا نہ کرے، ہمارے حق میں قَبول ہو یا نہ ہو ہمارے نصیب۔

ع جس کا عمل ہو بے غَرَض اُس کی جزاء کچھ اور ہے

(۱۱) مُسَلسَل چالیس سال تک روزے

حضرتِ سَیِّدُنا داؤد طائی رحمۃ اللہِ تعالیٰ علیہ مسلسل چالیس سال تک روزے رکھتے رہے مگر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اِخلاص کا یہ عالَم تھا کہ اپنے گھر والوں تک کو خبر نہ ہونے دی۔ کام پر جاتے ہوئے دوپہر کا کھانا ساتھ لے لیتے اور راستے میں کسی کو دے

دیتے، مغرِب کے بعد گھر آ کر کھانا کھالیا کرتے۔(معدنِ اَخلاق حصّہ اول ص ۱۸۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہ تعالیٰ علیٰ محمَّد

دَاؤدؒ طائی کے نَفْس کشی کے واقِعات

سبحٰن اللہ! عزوجل اِخلاص ہو تو ایسا! حضرت سَیِّدُنا داؤد طائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اپنے نَفْس پر زبردست قابو تھا۔ تذکِرۃُ الاولیاء میں ہے، ایک بار گرمی کے موسَم میں دھوپ میں بیٹھے ہوئے مشغولِ عبادت تھے۔ کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی والِدَۂ مُحتَرَمہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا نے فرمایا، بیٹا! سائے میں آجاتے تو بہتر تھا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جواباً عرض کیا، امّی جان! ''مجھے شَرْم آتی ہے کہ اپنے نَفْس کی خواہش کے لئے کوئی اِقدام کروں''۔ ایک بار آپکا پانی کا گھڑا دھوپ میں دیکھ کر کسی نے عرض کیا، یاسَیِّدی! اِس کو چھاؤں میں رکّھا ہوتا تو اچّھا تھا۔ فرمایا، جب میں نے رکّھا تو اُس وقت یہاں چھاؤں تھی لیکن اب دھوپ میں سے اٹھاتے ہوئے نَدامت محسوس ہو رہی ہے کہ میں صِرْف اپنے نَفْس کی راحت کی خاطر گھڑا ہٹانے میں وَقْت صَرْف کروں اور اتنی دیر ذکرِ الٰہی عزوجل سے غافِل ہو جاؤں!

ایک مرتبہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دھوپ میں قراٰنِ پاک کی تِلاوت کر رہے تھے۔ کسی نے سائے میں آنے کی درخواست کی۔ تو فرمایا، ''مجھے اِتّباعِ نَفْس ناپسند ہے''۔ یعنی نَفْس بھی یہی مشورہ دے رہا ہے کہ چھاؤں میں آجاؤ مگر میں اِس کی پَیروی نہیں کر سکتا۔ اِسی رات آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا وِصال ہو گیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ

علیہ کے انتقال کے بعد غیب سے آواز سنی گئی۔ ''داؤد طائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی مُراد کو پہنچا کیوں کہ اس کا پروَردگار عزوجل اِس سے خوش ہے''۔ان پر اللہ کی رَحمتیں ہوں۔ (تذکِرۃ الاولیاء ص ۱۳۴ تا ۱۳۶)

اپنی نیکیوں کا اِعلان

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حکایت نمبر ۱۱ سے ان لوگوں کو ضَرور عبرت حاصِل کرنی چاہئے۔ جو وقتاً فوقتاً بلاضَرورتِ شَرعی اپنی نیکیوں کا اِعلان کر کے رِیاکاری کی تباہ کاری میں جا پڑتے ہیں، مَثَلاً کوئی کہتا ہے، میں ہر سال رَجَب، شَعبان اور رَمَضان کے روزے رکھتا ہوں (حالانکہ ماہِ رَمَضانُ المبارک کے روزے تو فرض ہیں پھر بھی وہ ریاکار جو کہ دو ماہ کے نفلی روزے رکھتا ہے اپنی ریاکاری کا وَزن بڑھانے کیلئے کہتا ہے میں ہر سال تین ماہ یعنی رَجَب، شعبان اور رَمَضان کے روزے رکھتا ہوں۔ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللہ)۔کوئی بولتا ہے، میں اتنے سال سے ہر ماہ ایامِ بِیض کے روزے رکھ رہا ہوں، کوئی اپنے حج کی تعداد کا تو کوئی عُمرے کی گنتی کا اِعلان کرتا ہے۔کوئی کہتا ہے، میں روزانہ اتنے دُرُود شریف پڑھتا ہوں، اتنے عرصے سے دلائلُ الخیرات شریف کا وِرْد کرتا ہوں۔ اتنی تِلاوت کرتا ہوں، ہر ماہ فُلاں مدرَسے کو اتنا چندہ پیش کرتا ہوں۔ اَلْغَرَض خوامخواہ اپنے نوافِل، تہجُّد، نفلی روزوں اور عبادتوں کا خوب چرچا کیا جاتا ہے۔آہ! اِخلاص کا دُور دُور تک کوئی پتا نہیں۔ یاد رکھئے! رِیاکاری کا عذاب برداشت نہیں ہو سکے گا۔سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ والہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا، جُبُّ الْحُزْن سے اللہ عزوجل کی پناہ طَلَب کرو صَحابۂ کِرام علیہم الرضوان نے عرض کی جُبُّ الْحُزْن کیا ہے؟ ارشاد فرمایا، ''دوزخ میں ایک کُنواں ہے جس کی سختی سے دوزخ بھی روزانہ چار سو بار پناہ مانگتا ہے۔ اِس میں رِیا کار قارِیوں کو ڈالا جائیگا۔''

(ابنِ ماجہ ج ۱ ص ۱۶۷)

حِفظ کی خوشی میں تقریب

آج کل بچہ بچی اگر حِفظِ قران مکمّل کرلے تو اسکے لئے شاندار تقریب کی جاتی ہے۔ جس میں اس کو گُل پوشی و گُل پاشی اور تحائف و تعریفی کلِمات سے خوب نوازا جاتا ہے۔ گھر والے شاید سمجھتے ہوں گے ہم حوصَلہ افزائی کر رہے ہیں۔ مگر معذِرت کے ساتھ عرض ہے کہ بچہ ''بُلند حوصَلہ'' تھا جبھی تو حافِظ بنا۔ ہاں حِفظ شروع کرواتے وَقْت حوصَلہ افزائی کی واقِعی ضَرورت ہوتی ہے کہ کسی طرح یہ پڑھ لے۔ بَہر حال حافِظ مَدَنی مُنّے، مُنّی کے حِفظ کی تقریب میں حوصَلہ افزائی ہو رہی ہے یا وہ خود ''پُھول کر کُپّا'' ہوا جارہا ہے اِس پر غور کرلیا جائے۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ ہماری یہ ''تقریبِ سعید'' اِس بے چارے سادہ لَوح بَھولے بھالے حافِظ مَدَنی مُنّے کی ریاکاری کی تربیَت کا سبب بن رہی ہو!

میں نے اِس طرح کی تقاریب میں اِخلاص کو بَہُت تلاشا، مجھے نہ مل سکا۔ بس صِرف نُمود و نُمائش ہی نظر آئی۔ یہاں تک کہ بعض اَوقات مَعاذَ اللہ عزوجل تصاویر بھی

marfat.com

کھینچی جاتی ہیں۔ اسی طرح اکثر کمسِن مَدَنی مُنّے، مُنّی کی ''روزہ کُشائی'' کی تقریب میں بھی تصاویر کے گناہ کا سلسلہ ہوتا ہے۔ ورنہ سادَگی کے ساتھ روزہ کُشائی کی رَسم ادا کی جائے۔ یا حافِظ مَدَنی مُنّے کی دینی ترقّی کے لئے سب کو اکٹھا کرنے کے بجائے بُزُرگوں کی بارگاہوں میں پیش کر کے عُمر بھر قرآن پاک یاد رہنے اور اس پر عمل کرنے کی دُعائیں لی جائیں تو ان شآءاللہ عَزَّوَجَلَّ اس میں بَرَکتیں زیادہ ہوں گی۔

وَاللہُ اَعْلَمُ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَصلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم

حِفظ کر کے بُھلا دینا

اَلْحاصِل اچّھی طرح غور کر لینا چاہئے کہ ہم جو تقریب کرنے جارہے ہیں اِس میں ہماری آخِرت کا کتنا فائدہ ہے۔ اگر آپکا دل واقِعی مطمئن ہے کہ حِفظِ قرآن کی خوشی کی تقریب سے مقصود نُمائش نہیں۔ اور یہ بھی یقین ہے کہ مَدَنی مُنّے کو رِیا کاری کا کوئی خطرہ نہیں۔ یعنی آپ اِس کو اِخلاص کی اعلیٰ تربیت دے چُکے ہیں تو بے شک تقریب کیجئے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ قَبول فرمائے۔ اٰمین بجاہِ النبی الامین صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم

یہ بات بھی قابلِ توجُّہ بلکہ نہایت ہی تشویشناک ہے کہ جن حُفّاظ اور حافِظات کی شاندار تقاریب ہوتی ہیں ان کی ایک تعداد آگے چل کر قرآنِ پاک بُھلا دیتی ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ بعض خاندانوں میں ایک رَواج سا ہوگیا ہے کہ بچّے یا بچّی کو قرآن حِفظ کروالیا جائے۔ اگرچِہ یہ بہت نیک کام ہے مگر یہ یاد رکھئے کہ حِفظ کرنا آسان ہے مگر عُمر بھر حافِظ رہنا مشکِل ہے۔ لہٰذا جو بھی اپنی اولاد کو حِفظ کروائے اُس کی خدمت میں

دَرْد بھری مَدَنی اِلتجاء ہے کہ عُمر بھر اپنی حافِظ اولاد پر کڑی نگرانی رکھے کہ اگر زیادہ نہیں تو کم از کم ایک پارہ روزانہ تِلاوت کرتا ہی رہے۔ تا کہ بھول نہ جائے۔ یہ بھی ذِہن میں رکھئے کہ بالِغ یا بالِغہ کا پڑھ کر بھُلا دینا سَخْت گناہ ہے حدیثِ پاک میں ہے، جو قراٰن پڑھ کر بھول جائے قِیامت کے دن کوڑھی ہو کر آئے گا۔ (ابو داؤد، ج ۱، ص ۵۴۶) اور قرآنِ مجید میں قِیامت میں اندھا اٹھائے جانے کی وعید ہے۔ وَالعِیاذُ بِاللّٰہ عزوجل

نیکی کے اظہار کی کب اجازت ہے؟

تَحدیثِ نعمت (یعنی نِعمت کا چَرچا کرنے) کیلئے بعض صورتوں میں نیک عمل کے اِظہار کی اجازت ہوتی ہے۔ اِسی طرح کوئی پیشوا ہے اور وہ اپنا عمل اِس لئے ظاہِر کرتا ہے کہ ماتحت اَفراد کو اس سے عمل کی رغبت ملے گی تو اب رِیا کاری نہیں، مگر ہر ایک کو اپنا عمل ظاہِر کرتے وَقْت ایک سو ایک بار اپنے دل کی کیفیت پر غور کر لینا چاہئے کیونکہ شیطٰن بَہُت بڑا مکّار ہے، ہو سکتا ہے کہ اس طرح سے اُبھار کر بھی وہ رِیا کاری میں مُبتَلا کر دے، مَثَلاً دل میں وَسوَسہ ڈالے کہ لوگوں سے کہہ دے، ''میں تو صِرْف تَحدیثِ نِعمت کیلئے اپنا عمل بتا رہا ہوں''، حالانکہ دل میں لڈو پھوٹ رہے ہوں گے کہ اِس طرح بتانے سے لوگوں کے دلوں میں میری عزّت بڑھ جائے گی۔ یہ یقیناً رِیا کاری ہے اور ساتھ میں تَحدیثِ نعمت کا کہنا ریا کاری در ریا کاری اور ساتھ ہی جھوٹ کے گناہِ کبیرہ کی

تباہ کاری بھی ہے۔ تفصیلی معلومات کیلئے سیِّدُنا امام محمد غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کُتُبِ تصوُّف اِحیاءُ العُلوم یا کیمیائے سعادت سے نیّت، اِخلاص اور رِیا کے ابواب کا مُطالَعہ کیجئے۔ کاش! انہیں پڑھنے سے شیطٰن محروم نہ کرے۔ کیونکہ یہ مردود کبھی نہ چاہے گا کہ مسلمان کا عمل خالِص ہوکر مقبول ہوجائے۔

اے ہمارے پیارے پیارے اللہ عزوجل ہمیں اِخلاص کے ساتھ اپنی عبادت اور نَفلی روزوں کی کثرت کی سعادت نصیب فرما اور ہمیں شیطٰن کے اُن حیلے بہانوں کی پہچان عطا فرما جن کے ذریعے وہ ہمارے اَعمال برباد کردیا کرتا ہے۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم۔

(۱۲) روزے داروں کا مَحَلّہ

حضرتِ سیِّدُنا مالِک بن دینار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے چالیس سال کے دَوران کبھی کھجور نہیں کھائی۔ چالیس برس بعد آپ کو جب کھجور کھانے کی خوب خواہش ہوئی تو نَفس کُشی کے لئے مُسلسل آٹھ دن روزے رکھے۔ پھر کھجوریں خرید کر دن کے وقت بَصرہ شریف کے ایک مَحَلّہ کی مسجِد میں داخِل ہوئے، ابھی کھانے کیلئے نکالی ہی تھیں کہ ایک بچہ چِلّا اُٹھا، ابّا جان! مسجِد میں یَہودی آگیا ہے! اُس کے والِد صاحِب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ یَہودی کا نام سُن کر ہاتھ میں ڈنڈا لئے چڑھ دوڑے مگر آتے ہی آپ کو پہچان لیا اور معذِرت کرتے ہوئے کہا، حُضُور! بات دَراَصْل یہ ہے کہ ہمارے

مَحَلّہ میں سارے مسلمان روزہ رکھتے ہیں یہاں یہودیوں کے عَلاوہ دن کے وَقْت کوئی نہیں کھاتا اِسی لئے اُس کو آپ کے یہودی ہونے کا شُبہ گزرا۔ برائے کرم! آپ اس کی خطامُعاف فرمادیں۔ آپ نے عالَمِ جوش میں فرمایا، بچّوں کی زَبان "غَیبی زَبان" ہوتی ہے۔ پھر قسم کھائی کہ اب کبھی کھجور کھانے کا نام تک نہ لوں گا۔ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللہ تعالیٰ علیٰ محمَّد (تذکرۃ الاولیا، ص: ۲)

گوشت کی خوشبو سے ہی گزارہ کرلیا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! ہمارے بزرگانِ دین رحمہم اللہ اپنے نَفْس کو کس طرح مارتے تھے۔ سیِّدُنا مالِک بن دِینار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی نَفْس کُشی کے کیا کہنے! آپ برسوں تک کوئی لذیذ چیز نہیں کھاتے تھے۔ عُمُوماً دن کو روزہ اور رُوکھی روٹی سے اِفطار کا معمول تھا۔ ایک بار نَفْس کی خواہش پر گوشت خریدا اور لے کر چلے، راستے میں سُونگھا اور فرمایا، اے نَفْس! گوشْت کی خوشبو سونگھنے میں بھی تو لُطف ہے بس اِس سے زیادہ اِس میں تیرا حصّہ نہیں یہ کہہ کر وہ گوشت ایک فقیر کو دیدیا۔ پھر فرمایا، اے نَفْس! میں کسی عَداوت کے باعِث تجھے اَذِیَّت نہیں دے رہا میں تو صِرْف اسلئے تجھے صَبْر کا عادی بنا رہا ہوں کہ رِضائے الٰہی عزوجل کی لازَوال دولت نصیب ہوجائے۔ (تذکرہ الاولیاء ص ۲٤) یہ بھی معلوم ہوا کہ پہلے کے مسلمان نفلی روزوں سے بُہت مَحَبَّت کیا کرتے تھے کہ بَصرہ شریف کے ایک پورے مَحَلّہ کا ہر مسلمان روز ہی روزہ رکھا کرتا!

نادان بچوں کی طرف سے نیکی کی دعوت

حضرتِ سیِّدُنا مالِک بن دِینار رحمۃ اللہِ تعالٰی علیہ کا یہ فرمانا کہ، بچّوں کی زَبان ''غَیبی زَبان'' ہوتی ہے۔ نہایت ہی پُر مَغز ارشاد ہے۔ واقِعی نادان بچّوں کی باتوں اور حرکتوں میں بھی بعض اَوقات عِبرت کے مَدَنی پھول پائے جاتے ہیں۔ اِتّفاق سے بیان کردہ حکایت نمبر ۱۲ اسگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہُ (یعنی راقِمُ الْحُرُوف) نے بابُ المدینہ کراچی میں ایک اسلامی بھائی کے گھر پر ۹ شَوّالُ الْمکرَّم ۱۴۲۲ھ کو تحریر کرنے کی سعادت حاصِل کی۔ طَعام کے وَقْت دسترخوان پر صاحِبِ خانہ کا مُنّا اور چھوٹی مُنّی بھی ساتھ ہی شامل ہوگئے۔ ان دونوں نے کھانے کے دَوران، حِرْص و طَمَع، بے جالڑائی، آبرُوریزی، بے صَبری، چُغلی، حَسَد، حُبِّ جاہ، رِیاکاری، مصیبت کا بے ضَرورت تذکِرہ اور فُضُول گوئی وغیرہ سے متعلِّق مجھے خوب دَرْس دیا!! آپ شاید سوچ میں پڑ گئے ہوں گے کہ ناسمجھ بچّے اتنے سارے عُنوانات پر کس طرح دَرْس دے سکتے ہیں! ان دُرُوس کا راز یہ ہے کہ وہ اس طرح کی حرکتیں کرنے لگے جس سے مَدَنی ذِہن رکھنے والا انسان بَہُت کچھ سیکھ سکتا ہے۔ مَثَلاً اُنہوں نے ضَرورت سے کہیں زیادہ کھانا نکالا، کچھ کھایا، کچھ گرایا اور کچھ رکابی ہی میں چھوڑ دیا۔ اِن کی اِس حَرَکت سے یہ سیکھنے کو ملا کہ اپنی پلیٹ میں ضَرورت سے زیادہ کھانا ڈال لینا یہ حِرْص و طَمَع کی علامت اور نادان لوگوں کا کام ہے، سمجھدار آدمی ایسا نہیں کرسکتا۔ گرا ہوا کھانا یوں ہی چھوڑ دینا کہ پھینک دیا جائے یہ اِسراف ہے، کھا کر برتن

marfat.com

چاٹ لینا سنّت ہے، اِسراف کا اِرتِکاب اور سنّت کے خِلاف کام کرنا عُقلمندوں کا نہیں نادانوں کا کام ہے کیوں کہ بچّے نادان ہی ہوتے ہیں۔ مُنّے نے 7up کی ڈیڑھ لیٹر کی بوتل میں سے اپنے لئے پورا گلاس بھرلیا تو اس پر مُنّی احتجاج کرنے لگی یہاں تک کہ پہلے بوتل اٹھا کر میرے قریب رکھی مگر پھر بھی اطمینان نہ ہوا تو وہاں سے بھی اٹھا کر کمرے کے باہَر کسی اور کی تحویل میں دے آئی۔ اِس ''جنگ'' کے ذَرِیعے مُنّے نے حِرص پر دَرس دیا اور مُنّی نے حَسَد پر۔ چُونکہ دونوں میں ٹھن گئی تھی لہٰذا اب ایک دوسرے کے ''عُیُوب'' اُچھالنے لگے۔ اور گویا یوں سمجھا رہے تھے کہ دیکھئے! ہم نادان ہیں اِس لئے فُضُول گوئی، حَسَد، آبرُو ریزی، بے جا لڑائی اور بے صَبری کا مُظاہَرہ کرتے اور ایک دوسرے کے پَول کھولتے ہیں اگر دانا کہلانے والا شَخْص بھی ایسی حَرَکات کا اِرتِکاب کرے تو وہ بے وُقُوف ہوا یا نہیں؟ ٹھیک ہے ہم اپنے مُنہ میاں مٹھو بھی بن رہے ہیں، اپنی ہی زَبان سے اپنے فَضائل بھی بیان کر رہے ہیں، ایک دوسرے کی چھوٹی چھوٹی باتوں کو بھی اُچھال رہے ہیں مگر ہم تو چھوٹے ہو کر چُھوٹ جائیں گے، ان مُعامَلات میں ہماری آخرت میں بھی کوئی پکڑ نہیں کیونکہ ہم ابھی نابالِغ ہیں۔ اگر آپ بھی ہماری طرح کی غَلَطیاں کرتے ہوئے آبرو ریزی، رِیاکاری، جُھوٹ اور حَسَد وغیرہ وغیرہ گناہوں میں پڑیں گے تو ہوسکتا ہے کہ بروزِ قیامت فردِ جُرم عائد کر کے جہنَّم کا حُکم سنا دیا جائے۔ اگر خدانخواستہ ایسا ہوا تو آپ کو وہ صدمہ ہوگا کہ دنیا میں خود صدمے نے بھی

marfat.com

ایسا صدمہ نہ دیکھا ہوگا!

مَدَنی مُنّی نے مہندی والے ہاتھ کیوں دکھائے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سچی بات یہ ہے کہ اُن مَدَنی مُنّوں اور لاشعور مُبلِغوں کی حَرَکات میں سے میں نے فقط مَعْدُود ے چند ہی کا بیان کیا ہے۔ اگر بچّوں کی دن بھر کی حرکتوں کا جائزہ لیں تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ان کی ہر حَرَکت و ہر سَکَنَت میں ہمارے لئے عبرت کے بے شمار مَدَنی پھول ہوتے ہیں۔ ایکبار شبِ عیدِ میلادُ النَّبی صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ایک اسلامی بھائی اپنی ننّھی سی مَدَنی مُنّی اٹھا کر لائے۔ وہ اپنے مہندی سے رنگے ہوئے ہاتھ دِکھا کر میری توجّہ چاہ رہی تھی۔ اِس سے میں نے یہی ''مَدَنی پھول'' حاصِل کیا گویا وہ کہنا چاہتی ہے، حاجتِ شَرْعی کے بغیر بلا واسِطہ یا بالواسِطہ (IN DIRECT) اپنی خوبیوں کا اظہار بھی حُبِّ جاہ یعنی واہ واہ کی خواہش کی علامت ہے، جو ہم نادانوں کو ہی زَیب دیتا ہے۔ ظاہر ہے بچّیاں اپنے مہندی سے رنگے ہوئے ہاتھ دِکھلا کر یا بچّے اپنے نئے کپڑوں وغیرہ کی طرف مُتَوَجِّہ کر کے واہ واہ اور داد و تحسین ہی کے طلبگار ہوتے ہیں مگر اس میں ضمناً بڑوں کے لئے بہُت کچھ سامانِ عبرت ہوتا ہے۔ آج کل لوگوں کی اکثریت حُبِّ جاہ میں مُبتَلا نظر آ رہی ہے یعنی اپنی عزّت بنانے، شُہرت بڑھانے اور واہ واہ پسندی کا مرض عام ہے۔ حد تو یہ ہے کہ مساجِد و مدارِس کی تعمیر اور دیگر نیک کاموں میں بھی

marfat.com

اپنی نیک نامی یعنی شُہرت ہی کی تلاش رہتی ہے۔ یہ بے حد مُہلِک مرض ہے مگر اب اس کی طرف لوگوں کی توجُّہ ہی نہیں، اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوْب صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے، ''دو بھوکے بھیڑیے جنہیں بکریوں میں چھوڑ دیا جائے وہ اتنا نقصان نہیں پہنچاتے جتنا کہ مال و مرتبہ کا لالچ انسان کے دین کو نقصان پہنچاتا ہے۔'' (ترمذی شریف ج ۴ ص ۱۶۶)

اے ہمارے پیارے پیارے اللہ عزوجل! ہمیں اِخلاص کی لازَوال دولت سے مالا مال کر، حُبِّ جاہ اور ریا کاری سے محفوظ فرما۔ ہمیں فرض کے ساتھ ساتھ خوب خوب نفلی روزوں کی بھی سعادت بَخْش اور ان کو قَبول فرما۔ اور ہمیں بَخْش دے۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

عقل مند کی پہچان

وَالتَّقُوْنِ یٰۤاُولِی الْاَبَابِ ۝ (پ۲ البقرۃ ۱۹۷)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور مجھ سے ڈرتے رہو اے عقل والو!

معلوم ہوا عقل وُہی ہے جو خوفِ خُدا عزوجل پیدا کرے: جس عَقْل سے دُنیا بنے، دین نہ بنے وہ بے عقلی ہے عَقْل نہیں۔ (نورُالعرفان ص ۴۷)

عقل والے وُہی جو ربّ کی رِضا کو ڈھونڈیں
ہیں وہ بے عَقْل جو دولت کو غِنا کو ڈھونڈیں

marfat.com

مَاْخَذ و مَراجع

نمبر شمار	کتاب	مصنف/مؤلف	مطبوعه
١	قران مجيد	كلام باری تعالیٰ	ضياء القران پبليشنز لاهور
٢	كنز الا يمان في ترجمةالقران	اعلیٰحضرت احمد رضا خان عليه رحمة الرحمن	//
٣	الدر المنثور	الامام جلال الدين السيوطي (رحمة الله تعالى عليه)	دارالفكر بيروت
٤	روح البيان	اسمٰعيل حقی البروسوی (رحمة الله تعالى عليه)	//
٥	تفسير كبير	فخرالدين الرازی (رحمة الله تعالى عليه)	داراحياء التراث العربی بيروت
٦	تفسير قرطبي	عبد الله محمد بن احمد القرطبي(رحمة الله تعالى عليه)	دارالفكر بيروت
٧	تفسير عزيزی	شاه عبد العزيز محدث دهلوی (رحمة الله تعالى عليه)	ايچ ايم سعيد كمپنی كراچی
٨	تفسير صاوی	احمد بن محمدالصاوی المالك (رحمة الله تعالى عليه)	دارالفكر بيروت
٩	خزائن العرفان	سيدنعيم الدين مراد آبادی (رحمة الله تعالى عليه)	ضياء القران پبليكيشنز لاهور
١٠	تفسير نعيمي	احمد يار خان نعيمي (رحمة الله تعالى عليه)	ضياء القران پبليكيشنز لاهور
١١	غرائب القران	عبدالمصطفیٰ اعظمی (رحمة الله تعالى عليه)	شبير برادز لاهور
١٢	صحيح بخاری	محمد بن اسمٰعيل البخاری(رحمة الله تعالى عليه)	دارالفكر بيروت
١٣	صحيح مسلم	مسلم بن حجاج نيشاپوری(رحمة الله تعالى عليه)	قديمي كتب خانه كراچی
١٤	جامع ترمذی	محمد بن عيسیٰ الترمذی (رحمة الله تعالى عليه)	دارالفكر بيروت
١٥	سنن ابوداؤد	ابوداؤد سليمان بن اشعث (رحمة الله تعالى عليه)	دارالفكر بيروت
١٦	سنن نسائی	احمد بن شعيب النسائی (رحمة الله تعالى عليه)	//
١٧	سنن ابن ماجه	محمد بن يزيد القزوينی ابن ماجه (رحمة الله تعالى عليه)	دارالمعرفه بيروت
١٨	الترغيب والترهيب	زكیّ الدين عبد العظيم المنذری (رحمة الله تعالى عليه)	دارابن كثير بيروت
١٩	كنز العمّال	علامه علاؤ الدين علی المتقی الهندی (رحمة الله تعالى عليه)	دارالكتب العلمية بيروت
٢٠	شُعَب الايمان	ابوبكر احمد بن حسين البيهقی(رحمة الله تعالى عليه)	دارالكتب العلمية بيروت
٢١	صحيح ابن خزيمه	محمد بن اسحٰق بن خزيمه(رحمة الله تعالى عليه)	المكتب الاسلامي بيروت
٢٢	مشكوٰة المصابيح	محمد بن عبد الله الخطيب(رحمة الله تعالى عليه)	قديمي كتب خانه كراچی
٢٣	مسند امام احمد	امام احمد بن حنبل (رحمة الله تعالى عليه)	دارالفكر بيروت
٢٤	حِلْيَة الاولياء	ابونعيم احمد الاصفهاني (رحمة الله تعالى عليه)	دارالكتب العلمية بيروت
٢٥	مجمع الزوائد	حافظ نورالدين الهيثمي (رحمة الله تعالى عليه)	دارالفكر بيروت
٢٦	طبراني المعجم الكبير	سليمان بن احمد الطبراني (رحمة الله تعالى عليه)	دارالكتب العلمية بيروت
٢٧	طبراني المعجم الصغير	الحافظ سليمان بن احمد الطبراني (رحمة الله تعالى عليه)	دارالكتب العلمية بيروت
٢٨	كشف الخفاء ومُزيل الالباس	اسمٰعيل بن محمد العجلوني(رحمة الله تعالى عليه)	موسسة الرسالة بيروت
٢٩	جامع الاصول	مبارك بن محمد اثير الجزری (رحمة الله تعالى عليه)	دارالفكر بيروت
٣٠	المستدرك للحاكم	محمد بن عبد الله الحاكم (رحمة الله تعالى عليه)	دارالكتب العلمية بيروت
٣١	الجامع الصغير	امام جلال الدين السيوطي (رحمة الله تعالى عليه)	دارالكتب العلمية بيروت
٣٢	مسند امام اعظم عليه الرحمة	امام اعظم ابو حنيفه (رحمة الله تعالى عليه)	نور محمد كتب خانه كراچی
٣٣	الشفاء	عياض بن موسیٰ الاندلسي المالكي (رحمة الله تعالى عليه)	عبد التواب اكيڈمي ملتان
٣٤	صحيح ابن حِبّان	حافظ محمد بن حبان (رحمة الله تعالى عليه)	دارالكتب العلمية بيروت
٣٥	مسند ابی يعلیٰ	ابويعلیٰ احمد الموصلی(رحمة الله تعالى عليه)	دارالكتب العلمية بيروت
٣٦	السنن الكبریٰ للنسائي	احمد بن شعيب النسائي(رحمة الله تعالى عليه)	دارالكتب العلمية بيروت
٣٧	تنزية الشريعة	علي بن محمد الكناني (رحمة الله تعالى عليه)	مكتبة القاهره مصر
٣٨	الفجر المنير	عمر بن علي الفاكهاني (رحمة الله تعالى عليه)	مركز اهلسنت پوربندر انڈيا
٣٩	المتجر الرابح	ابومحمد شرف الدين الدمياطي (رحمة الله تعالى عليه)	عبد الملك بن عبد الله مكة المكرمة
٤٠	الكامل في ضعفاء الرجال	ابو احمد عبد الله ابن عدی(رحمة الله تعالى عليه)	دارالكتب العلمية بيروت
٤١	السنن الكبری البيهقي	ابوبكراحمد بن حسين البيهقي (رحمة الله تعالى عليه)	دارالفكر بيروت
٤٢	عمدة القاری	محمود بن احمد العينیٰ (رحمة الله تعالى عليه)	دارالفكر بيروت
٤٣	شرح صحيح مسلم	الامام شرف الدين النووی (رحمة الله تعالى عليه)	قديمي كتب خانه كراچی
٤٤	مرقاة المفاتيح	علامه ملاعلي القاری (رحمة الله تعالى عليه)	مكتبة رشيديه كوئٹه
٤٥	مرآة المناجيح	مفتي احمد يار خان نعيمي (رحمة الله تعالى عليه)	مكتبه اسلاميه لاهور

marfat.com

٤٦	اشعة اللمعات	عبد الحق محدث دهلوی (رحمة الله تعالی علیه)	کتب خانه مجیدیه ملتان
٤٧	شرح العقائد النسفیه	مسعود بن عمر التفتازانی (رحمة الله تعالی علیه)	قدیمی کتب خانه کراچی
٤٨	الفتاوی الرضویة	اعلیٰحضرت احمد رضاخان علیه رحمة الرحمن	مکتبة رضویه کراچی
٤٩	الدرالمختار	علامه علاء الدین الحصکفی(رحمة الله تعالی علیه)	مکتبة امدادیه ملتان
٥٠	رد المحتار	ابن عابدین محمد امین الشامی (رحمة الله تعالی علیه)	//
٥١	جد الممتار علی رد المحتار	اعلیٰحضرت احمد رضاخان علیه رحمة الرحمن	رضا اکیڈمی بمبئی هند
٥٢	بهار شریعت	مفتی امجد علی اعظمی (رحمة الله تعالی علیه)	مکتبة اسلامیه لاهور
٥٣	الفتاوی العالمگیری	نظام وعلمائے هند رحمة الله تعالی علیهم	حافظ کتب خانه کوئٹه
٥٤	فتح القدیر	امام ابن الهمام محمد (رحمة الله تعالی علیه)	مکتبة رشیدیه کوئٹه
٥٥	البحر الرائق	زین الدین ابن نجیم (رحمة الله تعالی علیه)	//
٥٦	تبیین الحقائق	عثمان بن علی الزیلعی(رحمة الله تعالی علیه)	//
٥٧	مراقی الفلاح	حسن بن عمار الشرنبلالی(رحمة الله تعالی علیه)	مکتبة المدادیه کوئٹه
٥٨	حاشیة الطحطاوی علی المراقی	سیداحمد الطحطاوی(رحمة الله تعالی علیه)	نور محمد کتب خانه کراچی
٥٩	فتاوی امجدیه	مولٰنا امجد علی اعظمی(رحمة الله تعالی علیه)	مکتبة رضویه کراچی
٦٠	الجوهرة النیرة	ابوبکر بن علی الحداد(رحمة الله تعالی علیه)	مکتبة حقانیه ملتان
٦١	النهر الفائق	عمر بن ابراهیم بن نجیم(رحمة الله تعالی علیه)	قدیمی کتب خانه کراچی
٦٢	تنبیه الغافلین	ابو اللیث نصر السمرقندی (رحمة الله تعالی علیه)	دارابن کثیر بیروت
٦٣	تنبیه المغترین	عبد الوهاب بن احمد شعرانی(رحمة الله تعالی علیه)	المطبعةالمیمنیة مصر
٦٤	دُرّة الناصحین	عثمان بن حسنالخویری(رحمة الله تعالی علیه)	دارالفکر بیروت
٦٥	نزهة المجالس	مولٰناعبد الرحمٰن الصفوری	مکتبة القدس کوئٹه
٦٦	أخلاق الصالحین	ابو یوسف محمد شریف محدث کوٹلوی (رحمة الله تعالی علیه)	مکتبة المدینه کراچی
٦٧	شرح الصدور	عبد الرحمن جلال الدین السیوطی(رحمة الله تعالی علیه)	دارالکتب العلمیة بیروت
٦٨	انیس الواعظین	ابوبکر سندی	المکتبة العربیة کوئٹه
٦٩	کیمیائے سعادت	محمد بن محمد غزالی(رحمة الله تعالی علیه)	مدینه پبلشنگ کمپنی کراچی
٧٠	معدن اخلاق	محمد رمضان علی القادری	دارالکتب حنفیه کراچی
٧١	روض الریاحین	عبد الله بن اسعد الیافعی(رحمة الله تعالی علیه)	المطبعة المیمنیة مصر
٧٢	الروض الفائق	شعیب بن سعد عبد الکافی(رحمة الله تعالی علیه)	دارالکتب العلمیة بیروت
٧٣	الملفوظ	اعلیٰحضرت(رحمة الله تعالی علیه)	حامد اینڈ کمپنی لاهور
٧٤	اتحاف السادة المتقین	محمد مرتضی الحسینی الزبیدی(رحمة الله تعالی علیه)	دارالکتب العلمیة بیروت
٧٥	قلیوبی	احمد شهاب الدین القلیوبی(رحمة الله تعالی علیه)	ایچ ایم سعید اینڈ کمپنی کراچی
٧٦	بهجة الاسرار	ابوالحسن شطنوفی الشافعی(رحمة الله تعالی علیه)	شبیر برادر لاهور
٧٧	مکاشفة القلوب	محمد بن محمد الغزالی(رحمة الله تعالی علیه)	دارالکتب العلمیة بیروت
٧٨	اخبار الاخیار	عبدالحق محدث دهلوی(رحمة الله تعالی علیه)	مکتبة نوریه رضویه سکهر
٧٩	مواعظ نعیمیه	احمد یار خان نعیمی (رحمة الله تعالی علیه)	نعیمی کتب خانه گجرات
٨٠	احیاء العلوم	مفتی محمد بن محمد الغزالی(رحمة الله تعالی علیه)	دارالکتب العلمیة بیروت
٨١	تذکرة الواعظین	محمد بن جعفر القریشی	المکتبة الحبیبیة کوئٹه
٨٢	کشف المحجوب	علی الهجویری داتا گنج بخش(رحمة الله تعالی علیه)	فرید بک اسٹال لاهور
٨٣	اسلامی زندگی	مفتی احمد یار خان نعیمی (رحمة الله تعالی علیه)	مکتبه اسلامیه لاهور
٨٤	مطالع المسرات	محمد بنعلی المهدی الفاسی(رحمة الله تعالی علیه)	المکتبة النوریة الرضویة فیصل آباد
٨٥	مدارج النبوة	عبد الحق محدث دهلوی(رحمة الله تعالی علیه)	ضیاء القرآن پبلیکیشنز لاهور
٨٦	جذب القلوب	عبد الحق محدث دهلوی(رحمة الله تعالی علیه)	نوری بک ڈپو لاهور
٨٧	حیاتِ اعلیحضرت	ظفر الدین محدث بهاری(رحمة الله تعالی علیه)	مکتبة رضویه کراچی
٨٨	تذکرة الاولیاء	فرید الدین محمد العطار(رحمة الله تعالی علیه)	شبیر برادرز لاهور
٨٩	حدائق بخشش	اعلیٰحضرت (رحمة الله تعالی علیه)	مکتبة المدینه کراچی
٩٠	ذوق نعت	حسن رضاخان (رحمة الله تعالی علیه)	شبیر برادرز لاهور
٩١	سحاب مدینه	امیر اهلسنت محمدالیاس عطار قادری دامت برکاتهم العالیه	مکتبة المدینه کراچی
٩٢	سامان بخشش	مصطفٰی رضا خان علیه رحمة الرحمن	شبیر برادرز لاهور

marfat.com

۷۸۶ فیضانِ رمَضان کی فہرس ۹۲

(۱) فضائلِ رمضان شریف		عبادت کی کثرت	۲۰	آتش پرست پر رحمت	۴۱
عبادت کا دروازہ	۲	ہزار گنا ثواب	۲۲	سال بھر کی نیکیاں برباد	//
نزولِ قران	//	رمَضان میں ذِکر کی فضیلت	//	دوزخیوں کا خون اور پیپ	۴۵
رمَضان کی تعریف	//	رمَضان کا دیوانہ	۲۳	رمَضان میں گناہ کرنے والا	//
مہینوں کے نام کی وجہ	۳	تین۳ چیزیں	۲۴	ناقدرو خبردار!	۴۶
سونے کے دروازے والا محل	۴	رحمت ہی رحمت	۲۵	قبر کا بھیانک منظر	۴۷
پانچ خصوصی کرم	۵	قبر میں آگ بھڑک اُٹھی!	۳۰	مُردوں سے گفتگو	۴۸
صغیرہ گناہوں کا کفارہ	۶	۲دو کیّالوں کی لرزہ خیز حکایت	۳۱	رمَضان کی راتوں میں	۴۹
توبہ کا طریقہ	//	حرام کی کمائی کہاں جاتی ہے؟	//	کھیل کود	
بیانِ جنت نشان	۷	۲دو آگ کے پہاڑ	۳۲	روزے میں زیادہ سونا	۵۲
برکتیں ہی برکتیں	۹	تنکے کا بوجھ	//	**(۲) احکامِ روزہ**	
جنت سجائی جاتی ہے	۱۳	لرز جاؤ!	۳۳	روزہ کس پر فرض ہے؟	۵۴
ہر شب ۶۰ ساٹھ ہزار کی بخشش	//	حقوق العباد	//	روزہ فرض ہونے کی وجہ	//
		تین۳ پیسے کا وبال	۳۴	انبیائے کرام کے روزے	۵۵
روزانہ دس۱۰ لاکھ کی رہائی	۱۴	قیامت میں مفلس کون؟	۳۵	روزہ دار کا ایمان کتنا پختہ ہے!	۵۶
جمعہ کی ہر ہر گھڑی دس دس لاکھ	۱۵	رمَضان میں مرنے کی فضیلت	۳۷	بچوں کو کب روزہ رکھوایا جائے؟	//
بھلائی ہی بھلائی	۱۶	جنت کی بشارت	//	کیا روزہ سے آدمی بیمار ہوجاتا ہے؟	//
خرچ میں کشادگی کرو	//	قیامت تک کے روزوں کا ثواب	//		
جنت کی ہوا	۱۷	جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں	۳۸	روزے سے صحت ملتی ہے	۵۸
۲دو اندھیرے دور	//	شیطان قید مگر گناہ؟	//	معدے کا ورم	//
فیضانِ رمَضان وقران	۱۸	دل کی سیاہی کا علاج	۴۰	حیرت انگیز انکشافات	۵۹
بخشش کا بہانہ	۱۹	گناہوں میں کمی آجاتی ہے	//	ڈاکٹروں کی تحقیقاتی ٹیم	//
لاکھ رمَضان کا ثواب	//	جنوں ہی شیطان آزاد ہوتا ہے	۴۱	خوب ڈٹ کر کھانے سے بیماریاں	//

marfat.com

(ب)

سابقہ گناہوں کا کفارہ	٦١	خواص کا روزہ	//	کھانا پینا بند کردو!	١٠٧
روزہ کی جزا	//	اخص الخواص کا روزہ	٧٧	افطار کے گیارہ فضائل	١٠٨
روزہ کا خصوصی انعام	٦٢	داتا صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ارشاد	//	کھجور کے ٢٥ مَدَنی پھول	١١٤
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنا صحابی کیلئے مخصوص نہیں	٦٣	روزہ رکھ کر بھی گناہ!	٧٨	افطار کے وقت دعا قبول	١١٩
		اللہ عزوجل کو کچھ حاجت نہیں،	٧٩	ہم کھانے پینے میں	١٢٠
مجھے موتیوں والا چاہئے	٦٤	میں روزہ دار ہوں		افطار کی دعا	١٢١
ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ	٦٥	روزہ تجھ سے کھولوں گا	٨٠	دعا کے تین فوائد	١٢٢
والہ وسلم کے		آنکھ کا روزہ	٨١	دعا میں پانچ سعادتیں	١٢٣
جو چاہو مانگ لو	٦٦	کان کا روزہ	٨٣	نہ جانے کون سا گناہ	١٢٤
جنتی دروازہ	٦٧	زبان کا روزہ	//	نماز نہ پڑھنا تو گویا خطا ہی نہیں۔	١٢٥
ایک روزے کی فضیلت	٦٨	زبان کی بے احتیاطی کی تباہ کاریاں	٨٤	جس کی ہم نہ مانیں.....	١٢٦
کوّے کی عمر	//	علم غیب مُصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم	٨٦	قبولیت دُعا میں تاخیر کا	١٢٧
سرخ یاقوت کا مکان	٦٩	ہاتھ کا روزہ	٨٧	ایک سبب	
جسم کی زکوٰۃ	//	پاؤں کا روزہ	٨٨	حکایت	١٢٨
سونا بھی عبادت	//	روزہ کی نیت	٨٩	جلدی مچانے والے کی دُعا	//
اعضاء کا تسبیح کرنا	٧٠	نیت کے ٢٠ مَدَنی پھول	٩٢	افسروں کے پاس تو بار بار	١٢٩
جنتی پھل	٧١	سحری کرنا سنت ہے	٩٧	تاخیر تو کرم ہے	١٣٣
سونے کا دسترخوان	//	ہزار سال کی عبادت سے بہتر	٩٨	مفسداتِ روزہ	١٣٤
سات قسم کے اعمال	//	سونے کے بعد اٹھ کر سحری	٩٩	روزہ میں قے ہونا	١٣٦
بے حساب اجر	٧٣	سحری کی اجازت کی حکایت	//	مُنہ بھر قے کی تعریف	١٣٨
جہنم سے دوری	//	کیا روزے کیلئے سحری شرط ہے؟	١٠٣	قے اور وضو	//
ایک روزہ چھوڑنے کا	٧٤	کھجور بہترین سحری ہے	//	ضروری ہدایات	١٣٩
نقصان		سحری کا وقت کب ہوتا ہے؟	١٠٤	بھول کر کھانے پینے سے	١٤٠
الٹے لٹکے ہوئے لوگ	//	تاخیر سے کونسا وقت مراد ہے؟	١٠٥	روزہ نہیں جاتا	
تین بدبخت	٧٦	اذان، فجر کیلئے ہے	١٠٦	جن سے روزہ نہیں جاتا	//
عوام کا روزہ	٧٧	افطار	//	مکروہاتِ روزہ	١٤٤
		بعدِ افطار کی دعا	١٠٧		

marfat.com

مکروہاتِ روزہ کے ۱۲ پیرے	۱۵۰	سبز گنبد کی تاریخ	۱۸۱	حکایت	۲۰۸
روزہ نہ رکھنے کی اعذار	۱۴۸	تراویح کے ۳۵ مَدَنی پھول	۱۸۲	ہمیں علامات کیوں نظر نہیں آتیں	//
سفر کی تعریف	۱۴۹	(۲) فیضانِ لیلۃ القدر			
معمولی بیماری	۱۵۰	عجیب حکایت	۱۹۲	طاق راتوں میں ڈھونڈو	۲۱۰
سفر میں چاہے روزہ رکھو یا نہ رکھو	۱۵۱	ہماری عُمریں قلیل ہیں	۱۹۵	آخری سات راتوں میں تلاش کرو	//
روزہ نہ رکھنے کی اجازتیں	۱۵۲	آہ! ہمیں قَدْر کہاں؟	۱۹۶	لیلۃ القدر پوشیدہ کیوں؟	۲۱۱
قضاء کے ۱۲ پیرے	۱۶۰	تمام بھلائیوں سے محروم	//	حکمتوں کے مَدَنی پھول	۲۱۳
کفارے کے احکام	۱۶۲	ایک ہزار شہزادے	۱۹۷	سال میں کوئی بھی رات شبِ قَدْر!	۲۱۵
روزہ کے کفارے کا طریقہ	۱۶۳	ہزار شہروں کی بادشاہت	۱۹۸	چاروں اماموں کے اقوال	۲۱۶
کفارہ سے متعلق ۱۱ پیرے	۱۶۴	پرچم کُشائی	//	شبِ قَدْر بدلتی رہتی ہے	۲۱۷
روزہ برباد ہونے سے بچاؤ	۱۶۶	سبز جھنڈا	۱۹۹	ستائیسویں رات شبِ قَدْر	//
(۳) فیضانِ تراویح		بدنصیب لوگ	۲۰۱	ہر رات عبادت میں گزارنے کا آسان نسخہ	۲۲۰
سُنّت کی فضیلت	۱۶۹	توبہ کرلو!	//	ستائیسویں شب کی قدر کریں	۲۲۱
رَمَضان میں ۶۱ قرآن ختم	//	لڑائی کا وبال	//	ہر بلا سے حفاظت	//
حرف چبانا	۱۷۰	شریف کے ساتھ شریف	۲۰۲	شبِ قَدْر کی دُعا	۲۲۲
تراویح بغیر اُجرت پڑھائے	۱۷۱	اور.....		نوافل	۲۲۲
تلاوت وذِکر ونعت کی اُجرت حرام ہے	۱۷۲	مسلمان مؤمن اور مہاجر کی تعریف	۲۰۳	(۵) فیضانِ اعتکاف	
اُجرت کا شرعی حیلہ	۱۷۳	باقابلِ برداشت خارش	۲۰۴	سارا مہینہ اعتکاف	۲۲۷
ختمِ قرآن اور رِقّت	۱۷۵	تکلیف دُور کرنے کا ثواب	//	دس دن کا اعتکاف	//
تراویح کی جماعت بدعتِ حَسَنہ ہے	۱۷۶	لڑنا ہے تو نفس کے ساتھ لڑو!	۲۰۵	عاشقوں کی دُھن	۲۲۸
۱۲ بدعاتِ حَسَنہ	۱۷۸	جادوگر بھی ناکام	۲۰۶	سُنّت سے محبت کی حکایت	//
کیا ہر بدعت گمراہی ہے؟	۱۷۹	علاماتِ شبِ قَدْر	//	ایک بار تو اعتکاف کرہی لیں	۲۲۹
بدعتِ حَسَنہ کے بغیر گزارہ نہیں	۱۸۰	سمندر کا پانی میٹھا ہوجاتا ہے	۲۰۷	ایک دن کے اعتکاف کی فضیلت	۲۳۰
		حکایت	۲۰۸		

marfat.com

سابقہ گناہوں کی بخشش	۲۳۱	معتکف فنائے مسجد میں جاسکتا ہے	۲۵۱	مدنی مشوروں پر مشتمل معتکفین	۲۸۰
آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی	//	اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا	//	کیلئے ۲۶ مدنی پھول	
جائے اعتکاف		فتویٰ		فیرنی اور نمک کی حکایت	۲۸۳
شبِ قدر کی تلاش	۲۳۲	مسجد کی چھت پر چڑھنا کیسا؟	۲۵۲	اپنی چیز سنبھالنے کا طریقہ	۲۸۷
دو حج اور دو عمروں کا ثواب	۲۳۴	حاجتِ شرعی	۲۵۳	(۲) فیضانِ عیدالفطر	۲۸۹
گناہوں سے تحفظ	//	حاجتِ طبعی	۲۵۴	ہم عید کیوں نہ منائیں؟	۲۹۰
روزانہ حج کا ثواب	۲۳۵	جن سے اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے	۲۵۵	مُعافی کا اعلان	۲۹۱
اعتکاف کی تعریف	//	صومِ سُکوت	۲۵۹	عیدی ملنے کی رات	۲۹۲
اب تو غنی کے در پر	۲۳۶	معتکف سے گناہ سرزد ہونا	۲۶۰	دل زندہ رہے گا	//
اعتکاف واجب	//	اعتکاف توڑنے کی سات	۲۶۱	جنّت واجب ہو جاتی ہے	۲۹۳
اعتکافِ سُنّت	۲۳۷	جائز صورتیں		کوئی سائل مایوس نہیں جاتا	۲۹۴
نیت اس طرح کریں	۲۳۸	ایک رِقّت انگیز حکایت	۲۶۲	شیطان کی بدحواسی	//
اعتکافِ نفل	//	اعتکاف میں جائز کاموں پر	۲۶۵	کیا شیطان کامیاب ہے؟	۲۹۵
مسجد میں کھانا پینا	۲۴۰	مشتمل آٹھ مدنی پھول		انسان و حیوان کا فرق	۲۸۶
اعتکاف کس مسجد میں کرے؟	۲۴۱	معتکف کیلئے چند اجازتیں	۲۶۶	زندگی کا مقصد کیا ہے؟	۲۹۷
مُعتکف اور احترامِ مسجد	//	اسلامی بہنوں کا اعتکاف	۲۶۸	عید یا وعید	۲۹۸
مسجد میں دُنیا کی باتیں	۲۴۲	اسلامی بہنوں کیلئے ۱۲ مدنی پھول	۲۶۹	اولیائے کرام رحمہم اللہ بھی تو	۲۹۹
مسجد میں شور و غل کرنا	//	کسی اور کے گھر جا کر اسلامی	۲۷۰	عید مناتے ہیں	
مسجد میں جُوتے تلاش	//	بہن اعتکاف نہیں کرسکتی		عید کا انوکھا کھانا	۳۰۰
کرتے پھرنا		اعتکاف قضاء کرنے کا طریقہ	۲۷۲	سرکارِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کھلاتے ہیں	۳۰۱
تو تمہیں سزا دیتا	۲۴۳	اعتکاف کا فدیہ	۲۷۳	سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم پلاتے ہیں	
مُباح کلام نیکیوں کو کھا جاتا ہے	//	اعتکاف توڑنے کی توبہ	//	روح کو بھی سجائیں	//
قبر میں اندھیرا	۲۴۴	معتکفین کیلئے ضرورت کی اشیاء	۲۷۴	نجاست پر چاندی کا ورق	۳۰۲
مسجد کے ۹ مدنی پھول	۲۴۵	اعتکاف کے تیس مدنی پھول	۲۷۵	عید کس کیلئے ہے؟	//
فِنائے مسجد اور معتکف	۲۵۰			سیِّدُنا عمر فاروق کی عید	۳۰۳
				ہماری خوش فہمی	//
				شہزادے کی عید	۳۰۵

marfat.com

شہزادیوں کی عید	//	کشتیِ نوح میں رجب کے	۳۲۷	روزہ نفل کے ۱۲ مدنی پھول	۳۵۵
عید صرف اُجلے لباس پہننے کا نام نہیں	۳۰۶	روزے کی بہار		(۸) روزہ داروں کی ۱۲ حکایت	۳۵۸
حضور غوث اعظم کی عید	۳۰۷	جنتی محل	۳۲۸	گرمیوں کا روزہ	//
ایک ولی کی عید	۳۰۸	سو برس کے روزوں کا ثواب	۳۲۹	شیطان کی پریشانی	۳۵۹
کرامت کا ایک شعبہ	۳۰۹	ایک نیکی سو سال کی نیکیوں کے برابر	//	نرالا کفارہ	۳۶۰
ایک سخی کی عید	۳۱۰	کفن کی واپسی	۳۳۰	صِدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سخاوت	۳۶۳
سلام اس پر کہ جس نے بے کسوں کی دستگیری کی	۳۱۱	شعبانُ المعظم کے روزے	//	ٹھنڈا پانی	۳۶۴
غریبوں کی خبر گیری کرو	۳۱۲	فائدے کی بات	۳۳۶	انعامِ مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم	۳۶۵
صدقۂ فطر واجب ہے	//	مغرب کے بعد چھ نوافل	//	روزہ کی خوشبو	۳۶۸
صدقہ لغو باتوں کا کفارہ ہے	۳۱۳	سال بھر جادو سے حفاظت	۳۳۹	رَمَضان و شش عید کے روزوں کی برکت	۳۶۹
روزہ معلّق رہتا ہے	//	قبر پر موم بتیاں جلانا	//	رمضان کا چاند	۳۷۰
صدقۂ فطر کی مقدار آسان لفظوں میں	۳۱۶	سبز رُقعہ	۳۴۰	اہلِ بیت کے تین روزے	۳۷۱
قبر میں ایک ہزار انوار داخل ہونگے	//	آتشبازی کا مُوجِد کون؟	۳۴۱	مسلسل چالیس سال تک روزے	۳۷۳
نمازِ عید سے قبل کی سنتیں	۳۱۷	شش عید کے روزے	۳۴۲	داؤد طائی کے نفس کشی کے واقعات	۳۷۴
(۷) نفل روزوں کا بیان		یہ روزے کب رکھے جائیں؟	۳۴۳	اپنی نیکیوں کا اعلان	۳۷۵
دُرُود وسلام کی فضیلت	۳۲۰	عشرہ ذوالحجۃ الحرام کے متعلق چار روایات	۳۴۴	حِفظ کی خوشی میں تقریب	۳۷۶
محرّمُ الحرام عاشورہ کے روزوں کے چھ فضائل	۳۲۴	عرفہ کا روزہ	۳۴۵	حِفظ کر کے بھلا دینا	۳۷۷
یومِ موسیٰ علیہ السلام	//	ایامِ بیض کے روزے	//	نیکی کے اظہار کی کب اجازت ہے	۳۷۸
عیدوں کی بھی عید	۳۲۵	پیر شریف اور جُمعرات کے روزے	۳۴۷	روزے داروں کا محلّہ	۳۷۹
عاشوراء کا روزہ	۳۲۶	سنّت سے مَحبّت	۳۴۸	گوشت کی خوشبو سے ہی گزارہ کرلیا	۳۸۰
یہودیوں کی مخالفت کرو	//	بدھ اور جمعرات کے روزے	۳۴۹	نادان بچوں کی طرف سے نیکی کی دعوت	۳۸۱
رجبُ المرجّب کے روزے	۳۲۷	بدھ، جمعرات اور جمعہ کے روزے	۳۵۱	مدنی منّی نے مہندی والے ہاتھ کیوں دکھائے؟	۳۸۳
جنتی نہر کا نام رجب ہے	//	جمعہ کا روزہ	۳۵۲		
		تنہا جمعہ کا روزہ رکھنا منع ہے	۳۵۳		
		ہفتہ اور اتوار	۳۵۴		
		ایک اور سنت	۳۵۵		

marfat.com

الأربعين النووية

لِلإمَامِ يَحيَىٰ بِنُ شَرَفِ النَّوَوِيّ (أَبُوزَكَرِيَّا)

المتوفى سنة ٦٧٦هـ

تقديم

المدينة العلمية

الناشر

مكتبة المدينة

للطباعة والنشر والتوزيع

جامع فيضان المدينة ،حي سوداجران،السوق الخضري القديم، باب المدينه كراتشي.باكستان

Email: maktaba@dawateislami.net

www.dawateislami.net

marfat.com

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

سنت کی بہاریں

اپنے اپنے شہروں میں ہونے والے **دَعوَتِ اِسلامی** کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں پابندیٔ وقت کے ساتھ شرکت فرما کر خوب خوب سنتوں کی بہاریں لوٹیں۔ کراچی میں سنتوں بھرا اجتماع فیضان مدینہ محلّہ سوداگران پرانی سبزی منڈی میں ہر جمعرات کو نماز مغرب کے بعد شروع ہو جاتا ہے۔

دَعوَتِ اِسلامی کے سنتوں کی تربیت کے لئے بیشمار مدنی قافلے شہر بہ شہر، گاؤں بہ گاؤں سفر کرتے رہتے ہیں۔ آپ بھی **سنتوں بھرا** سفر اختیار فرما کر اپنی آخرت کے لئے نیکیوں کا ذخیرہ اکٹھا کریں۔ باکردار مسلمان بننے کے لئے **مکتبۃ المدینہ** سے **مدنی انعامات** نامی رسالہ حاصل کیجئے۔ ہر اسلامی بھائی اور ہر اسلامی بہن اس کے مطابق زندگی گزارنے کی کوشش کرے۔ اس پر استقامت پانے کیلئے رسالے میں دیئے ہوئے طریقے کے مطابق اس کا فارم پر کر کے اپنے علاقے کے **دَعوَتِ اِسلامی** کے ذمہ دار کو ہر ماہ جمع کروائیں۔ ان شاء اللہ عزوجل آپ کی زندگی میں حیرت انگیز طور پر مدنی انقلاب برپا ہوگا۔